

جلد 8

اللہ والوں کی باتیں

صفحات: 580



مؤلف: امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ وفات ۴۳۰ھ

پیشکش
المدینۃ العلمیۃ
Islamic Research Center

بزرگانِ دین کے اَقوال واَحوال اور زُہد وتقوٰی کا بیان

حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء

(جلد:8)

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مؤلّف

امام اَبُو نُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اَصفہانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (وفات ۴۳۰ھ)

پیش کش: **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ**

(شعبہ تراجِم کُتُب)

ناشر





مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحٰبِکَ یَاحَبِیۡبَ اللہ

نام کتاب : حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:8)

ترجمہ بنام : **اللہ والوں کی باتیں**

مُصَنِّف : اِمام اَبُونُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اَصْفَہَانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات ۴۳۰ھ)

مُتَرجِمِین : مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجم کُتُب)

پہلی بار : جمادی الاولیٰ ۱۴۴۱ھ، جنوری 2020ء

تعداد : 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۹ شَوّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۴۰ھ حوالہ نمبر: ۲۳۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:8)" کے ترجمہ بنام "**اللہ** والوں کی باتیں" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیشِ کُتُب و رَسائل کی جانب سے نَظَرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کُتُب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

03-07-2019

www.dawateislami.net, **E.mail**:ilmia@dawateislami.net

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ علم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اِجمالی فہرست



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

”ولی کی صحبت نعمت ہے“ کے 15 حُروف کی نسبت سے کتاب پڑھنے کی ”15 نیّتیں“

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زیارت کروں گا۔ (۵) جہاں جہاں ”**سرکار**“ کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**، (۶) جہاں جہاں کسی ”**صحابی**“ کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ** اور (۷) جہاں جہاں کسی ”**بزرگ**“ کا نام آئے گا وہاں **رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ** پڑھوں گا۔ (۸) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا۔ (۹) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے فاتحہ پڑھ کر اس کے مُؤلِّف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ (۱۰) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَالضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (۱۱) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صَفْحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (۱۲) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۱۳) اس حدیثِ پاک ”تَهَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (موطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دے کر اور اس کتاب کا مطالَعہ کر کے اس کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (۱۴) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔ (۱۵) اس روایت ”عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ“ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء، ۷/۳۳۵، رقم ۱۰۷۵۰) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے واقعات دوسروں کو سنا کر ذِکرِ صالحین کی برکتیں لُوٹوں گا۔



اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے مُتعدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلَما و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اوراشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱)شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (۲)شعبہ تراجمِ کُتُب (۳)شعبہ درسی کُتُب

(۴)شعبہ اصلاحی کُتُب (۵)شعبہ تفتیشِ کُتُب (۶)شعبہ تخریج[1]

"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بِدعت، عالمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرت علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "**دعوتِ اسلامی**" کی تمام مجالس بَشُمُول "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

---

[1] ...اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہو چکی ہے: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (10) فیضانِ صحابیات وصالحات (11) شعبہ امیرِ اہلِ سنّت (12) فیضانِ مَدَنی مذاکرہ (13) فیضانِ اَولیاء وعُلَماء (14) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اسلامی (16) شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات (**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ**)

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

آج مسلمانوں کی بڑی تعداد نے بد عملی میں مبتلا ہو کر غور و فکر کرنا اور سوچنا سمجھنا چھوڑ دیا ہے، اچھے بُرے کی تمیز، نہ اپنے پرائے کا فرق، نہ دنیا کی تباہی پیش نظر اور نہ ہی آخرت کے نقصان کا دھیان۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج کے مسلمان کے عقائد و اعمال کی خرابی میں جہاں نفس و شیطان اپنا کردار ادا کر رہے ہیں وہیں دشمنانِ دین امت مسلمہ کو برباد کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہے، طرح طرح کے حیلوں بہانوں اور مختلف چالوں سے مسلمانوں کو اپنا ذہنی غلام بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں، بالخصوص الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعے فیشن کے نام پر بے حیائی، جِدَّت کے نام پر دین سے دوری اور آزاد خیالی کے نام پر شریعت سے بیزاری کو فروغ دیا جارہا ہے، **اللہ** پاک ورسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے امت کا تعلق مضبوط کرنے والے علمائے کرام اور بزرگان دین کے خلاف جذبات کو اُبھارا جارہا ہے اور بد تمیزی و بے باکی کو جرأت و بہادری بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ گویا ایک طرف مسلمان کو بے عمل بنایا جارہا ہے تو دوسری طرف اُس کے ذہن سے صحیح و غلط کا فرق مٹایا جارہا ہے، ایسا لگتا ہے کہ ذہن مفلوج ہو کر رہ گئے ہیں، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب ہو گئی ہے اور سوچ کی سمت اُسی جانب ہے جس طرف میڈیا لے جارہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بڑی تعداد میں مسلمان حلال و حرام کی تمیز نہیں رکھتے، حیا کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں، ناجائز رسم و رواج کے آگے شرعی احکامات کو کسی خاطر میں نہیں لاتے، جھوٹ و فریب کو تجارت کے لئے لازم و ملزوم سمجھتے ہیں، دینداروں کی صحبت سے دوری اور دنیاداروں کی قربت اختیار کرتے ہیں، قرآن و سنت پر عمل کرنے میں شرماتے جبکہ بے ڈھنگے فیشن پر اتراتے ہیں اور یہ نادان اپنی ترقی کو بزرگان دین کے صاف ستھرے کردار کے بجائے فاسقوں فاجروں کی گھٹیا زندگی میں تلاش کرتے نظر آتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ آج کا مسلمان بڑے دھوکے میں مبتلا ہے، اسے اس بات کا احساس نہیں ہے کہ اس نے ترقی کے لئے جن راہوں کا انتخاب کیا ہے وہ راہیں اسے پستی کی طرف لے جارہی ہیں، اسے اپنے ایمان کی قدر و قیمت معلوم نہیں ہے، اس کا عروج تو اسلاف کی روشن سیرت و کردار میں پنہاں ہے، مسلمانوں کو اپنی فکری

غلامی میں جکڑنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی قوت اور ترقی ان کے عقائد کی پختگی، جذبۂ ایمانی اور ان کے اسلاف کے کردار میں ہے لہٰذا وہ مسلمانوں کو اپنی ذہنی غلامی کی زنجیروں میں جکڑتے جا رہے ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذہنی غلامی کی ان زنجیروں کو توڑنے کے لئے ہمیں غیرت ایمانی، خوف خدا اور عشق مصطفٰے سے بھرپور کامیاب کرداروں کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اسلاف کی زندگی کے مختلف گوشوں کو اجاگر کرنے والی کتب نے ہر دور میں اصلاحِ امت کے کام میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے، انہی کتابوں میں ایک مشہور نام "حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء" کا بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے شعبہ تراجِم کُتُب (عربی سے اُردو) سے اس کتاب کی ابتدائی سات جلدیں "**اللہ والوں کی باتیں**" کے نام سے زیورِ ترجمہ سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ اس وقت کتاب کی آٹھویں جلد کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں 49 بزرگوں بالخصوص اُن مشہور و معروف اولیاء وصوفیاء کا تذکرہ ہے جن کی سیرت و کردار امت مسلمہ کے لئے مشعل راہ ہے۔ ترجمہ، تقابل، نظر ثانی، پروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ کے کام میں شعبہ کے تمام ہی اسلامی بھائی شریک رہے بالخصوص تین اسلامی بھائیوں نے بھرپور کوشش فرمائی: **(۱)... ابوواصف محمد آصف اقبال عطاری مدنی (۲)... گل فراز عطاری مدنی (۳)... محمد خرم ناصر عطاری مدنی** سَلَّمَہُمُ الْغَنِی۔ شرعی تفتیش دارُ الافتا اہلسنت کے مُتَخَصِّص اسلامی بھائی **محمد کفیل عطاری مدنی** سَلَّمَہُ الْغَنِی نے فرمائی ہے۔

آیئے اپنی دینی و دنیاوی اور اُخروی ترقی و عروج کے لیے اس بابرکت کتاب کا مطالعہ کریں۔ نہ صرف خود پڑھیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔ اپنے دوست احباب بالخصوص اساتذہ، علماء کرام اور مفتیان عظام کو تحفے میں پیش کریں۔ بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ وہ ہمیں کتاب پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور **ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش** کرنے کے لئے **مَدَنی اِنعامات** کا عامل اور **مَدَنی قافلوں** کا مسافر بنائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کو دن گنی رات چوگنی ترقّی عطا فرمائے!

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجِم کُتُب (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ)

بقیہ: **حضرت سیِّدُنا اِبراھیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ**

جنگل میں بھنا ہوا گوشت کھانے کی خواہش:

﴿11175﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حَفْص عُمَر بن حَفْص رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے والد اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوا، میں اس وقت کم عُمْر تھا، دورانِ سفر سر درات میں میرے والد نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کہا: اے ابو اسحاق! خدا کی قسم! آج رات مجھے حمارِ وحشی کا بھنا ہوا گوشت کھانے کی خواہش ہو رہی ہے۔ یہ سن کر آپ خاموشی سے چلتے رہے، اسی دوران دیہاتیوں اور خیمے والوں کے پاس سے ہمارا گزر ہوا تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر ہم صبح ہونے تک اس بستی میں رات گزار لیں تو بہتر ہے مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ ٹھنڈ تمہیں نقصان پہنچا رہی ہے۔ ہم نے کہا: جی ہاں، ابو اسحاق چنانچہ ہم میدان میں آئے اور خیمے والوں کے پاس کھڑے ہو کر کہا: اے لوگو! یہاں کوئی پناہ گاہ ہے جہاں ہم بقیہ رات گزار سکیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! یہی میدان ہے۔ اس میں لگائے گئے خیمے مہمانوں کے لئے ہی ہیں، خیموں کے پاس آگ روشن تھی، ہم وہاں ٹھہر گئے تو لوگ لکڑیاں اور انگارے لائے، میرے والد آگ میں لکڑیاں ڈال رہے تھے اور ہم گرمائش لے رہے تھے، اسی دوران **اللّٰہ** پاک نے ایک بڑا اور موٹا تازہ پہاڑی بکرا بھیج دیا جو شکاریوں سے چھوٹ کر اس میدان میں آکھڑا ہوا تھا، لوگ زخمی بکرے کی طرف لپکے اور اسے ذبح کر کے گوشت بنانے لگے، ہم دیکھ رہے تھے کہ لوگوں میں سے کسی نے کہا: تم ہمارے مہمان ہو۔ چنانچہ انہوں نے ایک بڑے برتن میں کچھ گوشت ہماری طرف بھیج دیا۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے میرے والد سے فرمایا: تمہارے پاس چھری ہے (تو لے آؤ) تاکہ اس کے پتلے لمبے ٹکڑے کر کے تمہاری خواہش کے مطابق آگ پر بھون لیا جائے۔

شاہ بلوط نامی درخت سے تازہ کھجوریں توڑنا:

﴿11176﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نَصْر حارِث بن نعمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ شاہ بلُوط نامی درخت سے پکی ہوئی تازہ کھجوریں توڑتے تھے۔

﴿11177﴾...حضرت سیِّدُنا یزید بن قَیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قسم کھا کر فرمایا کہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو افطار کے وقت ساحِلِ سمندر پر دیکھا کرتا تھا، آپ کے سامنے دسترخوان تو رکھا ہوتا تھا لیکن رکھنے والے کا پتا نہ چلتا، پھر میں دیکھتا کہ آپ اٹھ کر چلے جاتے اور جبلہ کی بستی میں داخل ہو جاتے لیکن آپ کے پاس کچھ نہ ہوتا تھا۔

اولیاءُ اللہ کی شان:

﴿11178﴾...حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن حازِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اگر مومن اس پہاڑ کو کہے کہ ”اپنی جگہ سے ہٹ جا۔“ تو ضرور ہٹ جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ کہنا تھا کہ اَبُوقُبَیس پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا: ٹھہر جا! میں نے تجھ سے نہیں کہا۔ یہ کہتے ہی پہاڑ ساکن ہو گیا۔

﴿11179﴾...حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن خُبَیق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سِندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے ساتھیوں سے یہ فرماتے سنا: اگر **اللہ** تعالیٰ کا کوئی ولی پہاڑ سے یہ کہے کہ اپنی جگہ سے ہٹ جا تو وہ ضرور ہٹ جائے۔ جس پہاڑ پر آپ تشریف فرما تھے یہ کہتے ہی وہ حرکت کرنے لگا۔ آپ نے پاؤں سے اسے ٹھوکر مار کر فرمایا: ٹھہر جا! میں نے تیری مثال اپنے ساتھیوں کو سمجھانے کے لئے دی تھی۔

﴿11180﴾...حضرت سیِّدُنا مکی بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مکہ مکرمہ میں تھے کسی نے آپ سے سوال کیا کہ ”**اللہ** پاک کے ہاں مومن کی کتنی عزت و کرامت ہے؟“ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بارگاہِ الٰہی میں مومن کی اتنی عزت و کرامت ہے کہ اگر وہ پہاڑ سے کہے: ”حرکت کر تو پہاڑ ضرور حرکت کرنے لگے۔“ یہ فرمانا تھا کہ پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ آپ نے پہاڑ سے فرمایا: میں نے تجھ سے نہیں کہا (کہ حرکت کر)۔

سامان وغیرہ کی حفاظت کا وظیفہ:

﴿11181﴾...حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہمراہ سفر میں تھے کہ کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ہمارے راستے میں ایک

شیر کھڑا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شیر کے پاس جا کر فرمایا: اے ابو حارث (یہ شیر کی کنیت ہے)! اگر ہمارے معاملے میں تجھے کوئی حکم دیا گیا ہے تو اس کی تعمیل کر اور اگر ایسا نہیں ہے تو ہمارے راستے سے ہٹ جا۔ راوی کا بیان ہے: (آپ کا یہ فرمانا تھا کہ) شیر دھاڑتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ پھر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہم سے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ صبح و شام یہ دعا پڑھا کرے: ''اَللّٰھُمَّ احْرُسْنَا بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَاتَنَامُ وَاحْفَظْنَا بِرُکْنِکَ الَّذِیْ لَایُرَامُ وَارْحَمْنَا بِقُدْرَتِکَ عَلَیْنَا وَلَا نَھْلِکُ وَاَنْتَ الرَّجَاءُ یعنی اے ربِّ کریم! اپنی اس نظر سے ہماری حفاظت فرما جو کبھی سوتی نہیں، اپنے اس سایۂ رحمت کی پناہ عطا فرما جو کبھی جدا نہیں ہوتا اور اپنی قدرت کے شایانِ شان ہم پر رحم و کرم فرما تاکہ ہم ہلاک نہ ہوں کہ ہماری امیدوں کا مرکز و محور تیری ہی ذات ہے۔'' پھر فرمایا: یہ کلمات میں اپنے کپڑوں اور سامان کے لئے کہتا ہوں تو ان میں کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔

﴿3-11182﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الجبار بن کثیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی گئی: آگے ہمارے سامنے ایک درندہ (شیر) کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے دکھاؤ۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو با آوازِ بلند پکار کر کہا: ''اے شیر! اگر تجھے ہمارے بارے میں کوئی حکم دیا گیا ہے تو اسے پورا کر ورنہ جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا۔'' یہ فرمانا تھا کہ شیر دم دبا کر بھاگ گیا۔ شیر کے گفتگو سمجھ لینے پر ہمیں بڑا تعجب ہوا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ کہو: ''اَللّٰھُمَّ احْرُسْنَا بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَاتَنَامُ، اَللّٰھُمَّ وَاکْنُفْنَا بِکَنَفِکَ الَّذِیْ لَایُرَامُ، اَللّٰھُمَّ وَارْحَمْنَا بِقُدْرَتِکَ عَلَیْنَا وَلَا نَھْلِکُ وَاَنْتَ الرَّجَاءُ یعنی اے **اللہ**! اپنی اس نظر سے ہماری حفاظت فرما جو کبھی سوتی نہیں، اے **اللہ**! اپنے اس سایۂ رحمت کی پناہ میں رکھ جو کبھی جدا نہیں ہوتا، اے **اللہ**! اپنی قدرت کے شایانِ شان ہم پر رحم و کرم فرما تاکہ ہم ہلاک نہ ہوں کہ ہماری امیدوں کا مرکز و محور تیری ہی ذات ہے۔'' حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تَمِیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 50 سال سے زائد عرصہ سفر میں گزارا، (دورانِ سفر) میں یہ کلمات کہہ لیتا تھا (ان کی برکت سے) میرے پاس کبھی کوئی چور نہیں آیا اور میں نے ہمیشہ بھلائی ہی دیکھی۔

﴿11184﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگردوں میں سے کسی کو یہ کہتے سنا کہ ہم پہاڑ کی طرف گئے تو کچھ لوگوں نے ہمیں لکڑیاں

کاٹنے کے لئے مزدوری پر رکھ لیا، ہم لکڑیاں کاٹتے اور وہ ان سے پیالے اور گلاس بنایا کرتے، ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک درندہ آ گیا، لوگ منتشر ہو گئے، میں نے آپ کے قریب جا کر کہا: کیا آپ دیکھتے نہیں کہ لوگ پریشانی کا شکار ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہے؟ کہا: یہ آپ کے پیچھے درندہ کھڑا ہے۔ آپ نے درندے کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے خبیث! واپس لوٹ جا۔ پھر لوگوں سے فرمایا: جب تم یہاں آئے تھے تو کیا تم نے یہ کلمات نہیں کہے تھے:

"اَللّٰھُمَّ احْرُسْنَا بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنَا بِکَنَفِکَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنَا بِقُدْرَتِکَ عَلَیْنَا وَلَا تُھْلِکْنَا وَاَنْتَ ثِقَتُنَا وَرَجَاؤُنَا یعنی اے اللہ! اپنی اس نظر سے ہماری حفاظت فرما جو کبھی سوتی نہیں، اپنے اس سایۂ رحمت کی پناہ میں رکھ جو کبھی جدا نہیں ہوتا، اپنی قدرت کے شایانِ شان ہم پر رحم و کرم فرما اور ہمیں ہلاکت سے بچا کہ ہمیں تجھ ہی پر بھروسا ہے اور ہماری اُمیدوں کا مرکز و محور تیری ہی ذات ہے۔"

ولی کی دعا سے طوفان تھم گیا:

﴿11185﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تَمِیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سمندری سفر پر تھے کہ شدید طوفان شروع ہو گیا، آپ اپنی چادر میں لپٹے آرام فرما تھے، کشتی میں سوار لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے، ایک مسافر نے کہا: حضور! آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس مصیبت سے دوچار ہیں اور آپ ہیں کہ چادر اوڑھے آرام فرما رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے چہرے سے چادر ہٹائی، سر باہر نکال کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: "اے اللہ! بے شک تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھادی اب اپنا عفو و کرم بھی دکھادے۔" پس (اتنا کہنا تھا کہ) سمندر تھمنے لگا حتّٰی کہ تیل کی طرح ہو گیا۔

﴿11186﴾... حضرت سیِّدُنا بَقِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم سپہ سالار معیوف یا ابن معیوف کے ساتھ سمندری جہاد میں تھے کہ تیز ہوا چلی اور موجوں نے زور پکڑا، کشتیاں ہچکولے کھانے لگیں تو لوگ رونے لگے، کسی نے معیوف سے کہا کہ یہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں بہتر ہے تم ان سے کہو کہ یہ اللہ پاک سے دعا کریں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کشتی کے ایک کونے میں سر پر چادر لپیٹے سو رہے تھے۔ معیوف نے آپ کے قریب آکر عرض کی: اے ابو اسحاق! آپ دیکھ نہیں رہے کہ لوگ کس مصیبت میں ہیں؟ چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ”اے **اللہ**! بے شک تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھادی اب اپنی رحمت بھی دکھادے۔“ پس (اتنا کہنا تھا کہ) کشتیاں ساکن ہو گئیں۔

ولی کا ساتھ ہو تو پھر ڈر کیسا؟

﴿11187﴾... حضرت سَیِّدُنا خَلَف بن تَمِیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت سَیِّدُنا ابو رَجاء ہَرَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ مسجد میں تھا کہ گھوڑے پر سوار ایک شخص آیا، گھوڑے سے اُترا آپ کو سلام کیا اور الوداع کہتے ہوئے رخصت ہو گیا، آپ نے مجھے اس کے بارے میں بتایا کہ یہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ سمندری جہاد میں کشتی میں سوار تھا، لشکر کو طوفان کی موجوں نے آگھیرا، لوگ ڈوبنے ہی والے تھے کہ انہوں نے سمندر سے کسی کو بلند آواز میں یہ کہتے سنا کہ تم ڈر رہے ہو حالانکہ تمہارے درمیان ”ابراہیم بن اَدْہَم“ موجود ہیں۔

دستِ غیب سے مدد:

﴿11188﴾... حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ بن حازِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی جنگ میں شریک ہوتے تو اپنے ساتھیوں سے یہ شرط رکھتے کہ خدمت کرنا اور اذان دینا میرے ذِمّہ ہے۔ ایک دن آپ کے رُفقا نے آپ کے پاس آکر کہا: اے ابو اسحاق! ہمارا جنگ میں جانے کا پختہ ارادہ ہے، اگر ہمیں پتا چل جائے کہ آپ ہمارے مال میں سے کھائیں گے تو ہمیں خوشی ہوگی۔ آپ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ **اللہ** پاک کام بنا دے گا۔ پھر فرمایا: میں فلاں سے قرض مانگتا ہوں تو دینا اس پر آسان نہیں ہوتا، فلاں پر بھی آسان نہیں ہوتا، فلاں میرے جیسا ہے۔ پھر سجدے میں گر گئے، رخسار آنسوؤں سے تر تھے، روتے ہوئے کہنے لگے: میری خرابی ہو! میں نے اپنے آقا و مولا کو چھوڑ کر غلاموں سے مانگا۔ غلام کا یہ جواب تو اچھا ہے کہ ”میرے آقا نے مجھے مال دیا ہے، اگر وہ مجھے تمہیں دینے کا حکم دے گا تو میں تمہیں دے دوں گا۔“ پس غلاموں کا سامنا کرنے کے بعد میں آقا کے پاس جاؤں گا تو وہ مجھ سے یہ نہیں کہے گا: ”حق یہ ہے کہ مجھ سے مانگا جائے نہ کہ میرے علاوہ کسی اور سے۔“ پھر آپ خود پر افسوس کرتے ہوئے ساحِلِ سمندر پر گئے، وضو کر کے نماز پڑھی، پھر سیدھے پاؤں پر قبلہ رو کھڑے ہو کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے ربِّ کریم! میرے نفس نے جو کچھ کیا تو

جانتا ہے، یہ خطا مجھ سے بے توجہی میں ہوئی ہے، اگر اس پر تو میرا مواخذہ فرمائے تو میں اس کا مستحق ہوں اور اگر مجھ سے درگزر فرمائے تو یہ تیری ہی شان کے لائق ہے، بے شک تو میری ضرورت کو جانتا ہے پس اسے پورا فرما۔ آپ کے دل میں یہ بات آئی کہ اپنے دائیں جانب دیکھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دیکھا تو 400 دینار موجود تھے، آپ نے ان میں سے ایک دینار لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس آکر پوچھنے لگے (کہ یہ کس کے ہیں)۔ سب نے انکار کیا اور اس کے متعلق پوچھنے لگے، کچھ عرصہ یہ معاملہ آپ نے چھپائے رکھا پھر جب انہیں بتایا تو وہ کہنے لگے: اے ابو اسحاق! آپ نے جہاد کا ارادہ کیا تھا اور جو مانگا وہ آپ کو دیا گیا پھر اتنا کیوں نہ لیا جس سے جہاد پر قوت حاصل کر لیتے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، اگر **اللّٰہ** کریم چاہتا تو میرے لئے اتنا ہی ظاہر فرما دیتا جتنے کی میرے دل میں طلب تھی لیکن اس نے میری طلب سے زیادہ ظاہر فرمایا تاکہ مجھے آزمائے، بخدا! اگر یہ 10 ہزار بھی ہوتے تو بھی میں اتنا ہی لیتا جتنے کی مجھے ضرورت تھی۔

﴿11189﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن فُدَیک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سمندری جہاد کے ارادے سے سفر پر روانہ ہوئے، ابھی ہم نے تھوڑا سفر ہی طے کیا تھا کہ ہمیں شور و غل سنائی دیا، دیکھا تو وہاں گورنر ابراہیم بن صالح بازوں اور شاہینوں کے ساتھ شکار کے لئے آیا ہوا تھا، بالوں کو لٹکائے ننگے سر والی لونڈیاں بھی اس کے ساتھ تھیں، میری نظر ان پر پڑی تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے فُدَیک! چھوڑو، ان کی طرف نہ دیکھو یہ بُری ہیں، بوڑھی ہو جاتی اور بول و براز بھی کرتی ہیں، انہیں حیض بھی آتا ہے بلکہ ان حوروں کے لئے عمل کرو جو حیض، گندگی اور بول و براز سے پاک ہیں، جنہیں دیکھ کر پیار آئے اور ایک عمر والیاں ہیں (ہمیشہ جوان رہیں گی اور مزید صفات بیان کیں کہ) وہ ایسی ایسی ہیں۔ چنانچہ ہم آگے بڑھ گئے، پھر انگوروں کے باغات سے گزرتے ہوئے لوگوں کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا: اے فُدَیک! ان انگوروں کو دیکھو جو ختم ہونے والے ہیں اور انہیں توڑنے سے روکا جاتا ہے، تم ان پھلوں کے لئے عمل کرو جو نہ تو ختم ہوں گے اور نہ ہی انہیں توڑنے سے روکا جائے گا۔ پس ہم آگے بڑھ گئے اور شہر کی فصیل (چار دیواری) تک پہنچ گئے، ہمارا لشکر پانچ حصوں میں تھا، حضرت سیِّدُنا ابو مَرثَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کچھ جمع کرو کہ اس میں برکت ہوگی۔ پس ہم

میں سے ہر شخص دو دینار لانے کے لئے چلا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تشریف لے گئے، ہم جانتے تھے کہ آپ کے پاس کچھ نہیں ہے لہٰذا ہم میں سے ایک شخص آپ کے پیچھے ہو لیا تاکہ دیکھے کہ آپ دینار کہاں سے لاتے ہیں۔ چنانچہ آپ ایک سنسان جگہ تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ پیچھے جانے والے نے قسم کھا کر بتایا کہ اس نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ارد گرد بہت سا سونا دیکھا، آپ نے اس میں سے فقط دو دینار لئے، پھر ہم تیاری کر کے کشتیوں میں سوار ہو گئے۔

سمندری جزیرے میں مددِ الٰہی:

﴿11190﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُہَلْہِل سعید بن صَدَقہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جن کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ یہ اَبدال ہیں، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کشتی میں سوار لوگوں کی طرف آئے تو ملاّح نے آپ سے دو دینار کرایا مانگا۔ آپ نے فرمایا: اس وقت تو میرے پاس نہیں ہیں لیکن میں دورانِ سفر دے دوں گا۔ اس نے حیران ہو کر کہا: ہم سمندر میں ہوں گے اس وقت آپ کہاں سے دیں گے؟ بہر حال اس نے آپ کو سوار کر لیا، سفر جاری رہا حتّٰی کہ ایک سمندری جزیرے پر پہنچ گئے، ملاح نے کہا: **اللہ** پاک کی قسم! میں ضرور دیکھوں گا کہ یہ مجھے دو دینار کہاں سے دیں گے؟ کیا انہوں نے یہاں کچھ چھپا رکھا ہے؟ ملاح نے کہا: لاؤ دو دینار دو۔ آپ نے فرمایا: دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ تشریف لے گئے، وہ بھی چپکے سے پیچھے ہو لیا، آپ نے جزیرے کے آخر میں جا کر نماز ادا کی، جب واپس لوٹنے لگے تو سجدے کی حالت میں بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوئے: اے **اللہ**! ملاح نے مجھ سے اپنا حق مانگا ہے تو میری طرف سے اسے اس کا حق دے دے۔ جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا تو دیکھا کہ آپ کے قریب ارد گرد دینار پڑے ہیں اور ملاح سامنے کھڑا تھا، فرمایا: تم آگئے؟ اپنا حق لے لو، حق سے زیادہ نہ لینا اور کسی کو اس بارے میں بتانا بھی نہیں۔ لوگ آگے بڑھے تو انہیں سخت آندھی اور اندھیرے نے گھیر لیا، لوگوں کو ہلاکت کا خوف ہونے لگا تو ملاح نے کہا: دو دینار والے صاحب کہاں ہیں؟ لوگوں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں اس سے چھٹکارے کے لئے **اللہ** پاک سے دعا کیجئے۔ چنانچہ آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: "اے ربِّ کریم! اے پروردگار! تو نے ہمیں اپنی قدرت تو دکھا دی اب اپنی رحمت اور عفو و کرم کا نظارہ بھی

کرادے۔" یہ کہنا تھا کہ طوفان تھم گیا اور لوگ آگے بڑھنے لگے۔

شدید برف باری میں بھی ثابت قدمی:

﴿11191﴾... حضرت سیِّدُنا جامع بن اَعْیَن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوئے، راستے میں شدید برف باری ہوئی حتّٰی کہ گھوڑے اور خیمے بھی برف میں دھنسنے لگے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی عَبا پہنی اور برف پر چڑھ گئے جبکہ ہم برف میں دَب جانے کے خوف سے اپنی سواریاں چھوڑ کر بھاگ گئے، ہماری حالت کچھ بہتر ہوئی تو کسی نے ایک طرف بغور دیکھتے ہوئے کہا: تمہاری خرابی ہو! گھڑ سوار آگئے۔ ہم چھپنے کے لئے درخت کی طرف دوڑتے ہوئے کہنے لگے کہ دشمن آگئے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا علی بن بَکّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہمارے ساتھ تھے، آپ فرمانے لگے: ٹھہرو! دیکھو یہ گھوڑے کیسے ہیں؟ پس کچھ لوگوں نے پہاڑ پر چڑھ کر دیکھا اور کہا: اے ابوالحسن! گھوڑے بغیر رکاب والی زینوں کے ساتھ ہیں اور ایک گھڑ سوار اپنی لاٹھی سے انہیں ہانک رہا ہے۔ حضرت سیِّدُنا علی بن بکار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تمہاری خرابی ہو! یہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں، اُترو، کہیں ہم ان کے سامنے دوسری بار رُسوا نہ ہو جائیں۔ پس جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 360 گھوڑوں کے ساتھ آئے تو ہم نے ان کا استقبال کیا، آپ نے فرمایا: شہادت خود تمہارے پاس آئی تو تم اس سے بھاگ گئے۔ حضرت سیِّدُنا علی بن بَکّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہم سے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تو **اللہ** کریم نے برف جمادی اور گھوڑے ہنکا کر لانے میں اس نے آپ کی مدد کی۔

دعائے ولی کی برکت:

﴿11192﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن عَبْدُ الْفَزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مرعش سے ہمارے پاس تشریف لائے، آپ جب بھی آتے میرے والد صاحب کے ہاں ٹھہرتے، میں اس وقت چھوٹا تھا، ایک مرتبہ آپ نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو والد صاحب نے مجھ سے کہا: دیکھو دروازے پر کون ہے؟ میں نے جا کر دیکھا تو چوغہ پہنے گندمی رنگت والے ایک صاحب کھڑے تھے، میں ڈر گیا اور واپس آکر والد صاحب سے کہا: ایک صاحب ہیں جنہیں میں نہیں پہچانتا۔ والد صاحب گئے اور دیکھتے ہی انہیں گلے لگالیا، پھر

دونوں اندر آئے اور گفتگو میں مصروف ہوگئے، میں ان کے سامنے کھڑا تھا، والد صاحب نے ان سے کہا: اے ابو اسحاق! میرا یہ بیٹا علم کے معاملے میں سست ہے آپ اللہ پاک سے دعا کیجئے کہ وہ اسے علم کا شوق اور رزقِ حلال عطا فرمائے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے اپنے قریب بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ”اے اللہ! اسے کتاب کا علم اور رزقِ حلال عطا فرما۔“ حضرت سیِّدُنا حسن بن عبدُ القَزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اس دعا کی برکت سے) اللہ کریم نے مجھے اپنی کتاب کا علم عطا فرمایا اور (رزق کا انتظام یوں ہوا کہ) شہد کی مکھیوں نے میرے گھر میں چھتا لگالیا جو مسلسل بڑھتا رہا اور اتنا زیادہ شہد ہوا کہ مجھے اپنی کتابوں کے صندوق میں رکھنا پڑا۔

جنتی شہروں کی مثل دو شہر:

﴿11193﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سیاہ فام غلام حضرت سیِّدُنا فَرّج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے آقا حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 186 ہجری میں صور شہر میں تشریف لائے اور یہاں آنے کی وجہ یہ بنی کہ آپ نے خواب دیکھا کہ آپ کے لئے جنت کھولی گئی، اس میں دو شہر تھے ایک سفید یاقوت کا اور دوسرا سرخ یاقوت کا اور آپ سے کہا گیا: ان شہروں میں رہائش اختیار کریں کیونکہ یہ دونوں شہر دنیا میں ہیں۔ آپ نے پوچھا: ان کا نام کیا ہے؟ بتایا گیا: انہیں تلاش کرو تم انہیں ایسے ہی دیکھو گے جیسے یہ تمہیں دکھائے گئے۔ چنانچہ آپ سوار ہو کر ان کی تلاش میں نکلے، خُراسان کی کئی خانقاہیں دیکھ کر اپنے غلام سے فرمایا: اے فَرّج! مجھے وہ دونوں شہر نظر نہیں آئے۔ پھر قزوین، مِصِّیْصَہ اور ثغور شہر کی طرف سفر کیا حتّٰی کہ صور شہر کے کنارے واقع ساحلِ سمندر پر آئے، وہاں موجود پہاڑوں پر حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داود عَلَیْہِمَا السَّلَام کے بنائے گئے راستوں سے پہاڑ پر چڑھے اور صور شہر دیکھا تو اپنے غلام سے فرمایا: اے فَرّج! مجھے دکھائے گئے شہروں میں سے ایک شہر یہی ہے۔ چنانچہ یہاں رہائش اختیار فرمالی۔ آپ حضرت سیِّدُنا احمد بن معیوف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ جہاد میں شرکت کیا کرتے، جب جہاد سے لوٹتے تو مسجد کے دائیں گوشے میں ٹھہرتے، ایک مرتبہ کسی جنگ میں گئے تو ایک جزیرہ میں آپ کا وصال ہوگیا۔ چنانچہ آپ کو صور شہر میں مدفلہ کے مقام پر دفن کیا گیا، اہلِ صور اپنے اشعار میں آپ کے فضائل و کمالات بیان کرتے اور جب بھی کسی میت کی وراثت تقسیم کرتے تو حضرت سیِّدُنا

ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اس کی ابتدا کرتے۔ حضرت سیِّدُنا قاسم بن عبدُالسلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے صور شہر میں آپ کی قبرِ انور کی زیارت کی ہے۔ دوسرا جنتی شہر "عسقلان" ہے۔

﴿11194﴾... مِصّیصَہ شہر کے قاضی حضرت سیِّدُنا ابُو مُنذِر بِشر بن مُنذِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جب بھی حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھتا تو یوں محسوس ہوتا جیسے بے روح جسم ہے کہ اگر ہوا کا جھونکا بھی لگے تو گر پڑیں، آپ کی رنگت گندمی ہو چکی تھی، چوغہ زیب تن کئے ہوئے ہوتے، جب اپنے دوستوں کے ساتھ تنہائی میں ہوتے تو سب سے زیادہ ملنسار ہوتے۔

﴿11195﴾... حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن حازِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے دوستوں کے ساتھ ایک مکان میں تھے میں بھی وہاں موجود تھا، وہ ایک تربوز لا کر کھانے اور مزاحاً ایک دوسرے کی طرف اچھالنے لگے، اسی دوران کسی نے دروازے پر دستک دی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کوئی بھی شخص حرکت نہ کرے۔ لوگوں نے کہا: اے ابواسحاق! آپ نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم چھپ کر کوئی ایسا کام کریں جو اعلانیہ نہ کریں تو یہ بھی ریاکاری ہے؟ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: خاموش رہو! مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی میرے اور تمہارے بارے میں (بدگمانی کا شکار ہو کر) **اللہ** پاک کی نافرمانی کا مرتکب ٹھہرے۔

دل جوئی کا جذبہ:

﴿11196﴾... حضرت سیِّدُنا ہَیْثَم بن جمیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھیوں نے بتایا کہ جب بھی کوئی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کھانے کی دعوت دیتا تو (نفل) روزہ ہونے کے باوجود کھا لیتے اور یہ نہ فرماتے کہ میں روزے سے ہوں۔[1]

[1]... دعوتِ اسلامی کے **مکتبۃ المدینہ** کی **1250** صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ 1007"** پر ہے: نفل روزہ بلا عذر توڑ دینا ناجائز ہے، مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اسے ناگوار ہوگا یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے تو میزبان کو اذیت ہوگی تو نفل روزہ توڑ دینے کے لیے یہ عذر ہے، بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اس کی قضا رکھ لے گا اور بشرطیکہ ضحوۂ کبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔ زوال کے بعد ماں باپ کی ناراضی کے سبب توڑ سکتا ہے اور اس میں بھی عصر کے قبل تک توڑ سکتا ہے بعد عصر نہیں۔

ملنساری محبت کا سبب ہے:

﴿11197﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فِریابی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ آپ کو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم اور حضرت سیِّدُنا سلیمان بن خَوّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا میں سے کون زیادہ پسند ہے؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زیادہ محبوب ہیں کیونکہ (سیِّدُنا سلیمان خَوّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مقابلے میں) وہ لوگوں کے ساتھ زیادہ میل جول رکھتے اور ان سے حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔

دین رہتا ہے نہ دنیا:

﴿11198﴾... حضرت سیِّدُنا یَعلیٰ بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خلیفہ ابوجعفر منصور کے پاس آئے تو اس نے آپ سے کہا: اے ابو اسحاق! آپ کا کیا حال ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے خلیفہ!

نُرَقِّعُ دُنْيَانَا بِتَمْزِيقِ دِيْنِنَا فَلَا دِيْنُنَا يَبْقٰى وَلَا مَا نُرَقِّعُ

ترجمہ: ہم اپنا دین برباد کر کے دنیا سنوارتے ہیں تو ہمارا دین رہتا ہے نہ دنیا۔

﴿11199﴾... حضرت سیِّدُنا ضَمرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی حاکم کے پاس گئے تو اس نے پوچھا: آپ گزر بسر کیسے کرتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا:

نُرَقِّعُ دُنْيَانَا بِتَمْزِيقِ دِيْنِنَا فَلَا دِيْنُنَا يَبْقٰى وَلَا مَا نُرَقِّعُ

ترجمہ: ہم اپنا دین برباد کر کے دنیا سنوارتے ہیں تو ہمارا دین رہتا ہے نہ دنیا۔

حاکم نے دربانوں سے کہا: انہیں باہر نکال دو کہ انہوں نے خود کو قتل کے لئے پیش کر دیا ہے۔

﴿11200﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بطورِ مثال یہ شعر کہتے سنا:

لَلُقْمَةٌ بِجَرِيْشِ الْمِلْحِ آكُلُهَا اَلَذُّ مِنْ تَمْرَةٍ تُحْشٰى بِزَنْبُوْرِ

ترجمہ: موٹے نمک والا جو لقمہ میں کھاتا ہوں وہ بھڑ زدہ کھجوروں سے زیادہ لذیذ ہے۔

مجلس میں نمایاں مقام سے پرہیز کرو:

﴿11201﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نَصر سَمَرقَندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا:

تَوَقَّ لِمَحْظُوْرٍ صُدُوْرَ الْمَجَالِسِ ... فَاِنَّ عُضُوْلَ الدَّاءِ حُبُّ الْقَلَانِسِ

ترجمہ: ممنوعات سے بچنے کے لئے مجلسوں میں نمایاں مقام سے پرہیز کرو کیونکہ ٹوپیوں کی محبت لاعلاج بیماری ہے۔

لوگوں کو چھوڑو اللہ کو دوست بناؤ:

﴿11202﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن بَکّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں رہا، میں اکثر آپ کو یہ کہتے سنتا: اے میرے بھائی!

اِتَّخِذِ اللهَ صَاحِبًا وَذَرِ النَّاسَ جَانِبًا

ترجمہ: لوگوں سے علیحدگی اختیار کرکے **اللہ** پاک کو دوست بنالو۔

پریشانیوں کا گھر:

﴿11203﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ "عورتوں سے جماع کا دلدادہ شخص فلاح نہیں پاتا۔" یہ بھی فرماتے سنا کہ "دنیا پریشانیوں کا گھر ہے۔"

﴿11204﴾... مِصِّیْصَہ کے قاضی حضرت سیِّدُنا بِشر بن مُنْذِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بارہا دیکھا، آپ اس اعرابی کی طرح لگتے تھے جسے پیٹ بھر سوکھی روٹی اور پانی بھی میسر نہ ہو، ان کی کھال ہڈیوں سے لگی ہوئی تھی (بڑے کمزور نظر آتے تھے، گھر سے باہر) تم انہیں نہ تو کسی کے ساتھ بیٹھا دیکھو گے اور نہ ہی ان سے گفتگو کر سکو گے حتّٰی کہ گھر پہنچ جائیں۔ جب آپ گھر میں ہوتے اور دوست آپ کے پاس آتے تو ان سے خوش طبعی کرتے اور خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک ساتھی نے مجھے بتایا کہ ان کے دستر خوان پر شہد اور گھی بھی پکی ہوئی ترکاری کی طرح ہوتا تھا۔

﴿11205﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُالرحمٰن بن یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں رہنے کے لئے آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس سے فرمایا: تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے درہم نکالے تو آپ نے اس میں سے کچھ درہم لئے اور اس سے فرمایا: جاؤ! ہمارے لئے کیلے خرید لاؤ۔ اس نے کہا: کیا تمام درہموں کے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: اپنے دراہم لو اور چلے جاؤ! تم ہماری صحبت کی تاب نہیں رکھتے۔

نصیحت آموز اشعار

رات کی تنہائی میں نفس کو نصیحت:

﴿11206﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آدھی رات کے وقت تنہائی میں دردناک اور غمگین آواز میں گفتگو کرتے ہوئے یہ شعر کہتے:

وَمَتٰی اَنْتَ صَغِیْرًا وَّکَبِیْرًا اَخُوْ عِلَلٍ　　　فَمَتٰی یَنْقَضِی الرَّدٰی وَمَتٰی وَیْحَكَ الْعَمَل

ترجمہ: اے گناہوں کے مریض! تو کب چھوٹے سے بڑا ہوگا پھر کب یہ مدت بھی گزر جائے، تجھ پر افسوس! تو عمل کب کرے گا۔

پھر فرماتے: اے میرے نفس! **اللہ** کریم کے حلم پر دھوکا کھانے سے بچ کہ وہ سچا خدا ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٚ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ (پ۲۱، لقمٰن: ۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں **اللہ** کے حلم پر دھوکا نہ دے وہ بڑا فریبی۔

بہترین برزخی زندگی:

حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں ملک شام کے ایک شہر کے قبرستان سے گزرا تو وہاں ایک بلند قبر دیکھی جس پر ایک تحریر لکھی تھی، میں نے اسے پڑھا تو اس میں عبرت تھی اور ایک بہترین کلام تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسے اکثر پڑھا کرتے تھے (وہ کلام یہ ہے):

مَا اَحَدٌ اَكْرَمُ مِنْ مُفْرَدٍ　فِيْ قَبْرِهٖ اَعْمَالُهٗ تُؤْنِسُهٗ

مُنَعَّمٌ فِي الْقَبْرِ فِيْ رَوْضَةٍ　زَيَّنَهَا اللّٰهُ فَهِيَ مَجْلِسُهٗ

ترجمہ: اس سے زیادہ معزز کوئی نہیں جو اپنی قبر میں تنہا ہے لیکن اس کے اعمال اس کا دل بہلاتے ہیں۔ قبر کے اندر اس باغ میں آسودہ حال ہے جسے **اللہ** پاک نے مزین وآراستہ کیا اور یہی اس کی مجلس ہے۔

پتھر پر لکھے اشعار:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے مجھ سے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں ملک شام کے کسی شہر میں گیا تو وہاں میں نے ایک بڑے پتھر پر عربی زبان میں یہ عبارت واضح طور پر لکھی دیکھی:

كُلُّ حَيٍّ وَّاِنْ بَقِيَ　فَمِنَ الْعَيْشِ يَسْتَقِيْ

فَاعْمَلِ الْيَوْمَ وَاجْتَهِدْ　وَاحْذَرِ الْمَوْتَ يَا شَقِيْ

ترجمہ: ہر زندہ شخص جب تک باقی ہے وہ زندگی سے سیرابی ہی چاہے گا، اے بدبخت! موت سے ڈر اور آج عمل و کوشش کرلے۔

میں وہاں کھڑا اسے پڑھ کر رو رہا تھا کہ بالوں سے بنا جبہ پہنے پراگندہ سر اور غبار آلود شخص نے مجھے سلام کیا، میں نے سلام کا جواب دیا تو اس نے مجھے روتا دیکھ کر پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ ”یہ شعر لکھا دیکھا تو مجھے رونا آگیا۔“ اس نے کہا: تم خود سے نصیحت حاصل نہیں کروگے اور روتے رہوگے یہاں تک کہ تمہیں کوئی اور نصیحت کرے؟ پھر اس نے مجھ سے کہا: میرے ساتھ چلو میں تمہیں کچھ اور پڑھواتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ چل دیا، ابھی تھوڑا سا ہی چلا ہوں گا کہ ایک محراب نما بڑے پتھر کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے کہا: پڑھو، رو اور نافرمانی سے بچتے رہو۔ وہ مجھے چھوڑ کر نماز پڑھنے لگ گیا، اس پتھر کے اوپری حصے میں یہ عبارت کندہ تھی:

لَا تَبْغِيَنَّ جَاهًا وَّجَاهُكَ سَاقِطٌ　عِنْدَ الْمَلِيْكِ وَكُنْ لِّجَاهِكَ مُصْلِحًا

ترجمہ: تم جاہ ومرتبہ کے سبب ظلم نہ کرنا کہ بادشاہ حقیقی کے سامنے تمہاری کچھ حیثیت نہیں لہٰذا اپنی جاہ ومنزلت کی

اصلاح کر لو۔

اور اس کے دوسری جانب فصیح عربی میں لکھا تھا:

مَنْ لَّمْ یَثِقْ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ لَاقٰی هُمُوْمًا کَثِیْرَۃَ الضَّرَرِ

ترجمہ: قضاوقدر پر اعتماد نہ کرنے والا بڑے دردناک غموں سے دوچار ہو گا۔

اور بائیں جانب فصیح عربی میں لکھا تھا:

مَا اَزْیَنَ التُّقٰی وَمَا اَقْبَحَ الْخَنَا وَکُلٌّ مَاْخُوْذٌ بِمَا جَنٰی وَعِنْدَ اللهِ الْجَزَا

ترجمہ: پرہیزگاری کتنی حسین ہے اور فحش گوئی کتنی بُری چیز ہے ہر شخص کی پکڑ اس کے جرم کے سبب ہو گی اور جزا اللہ پاک ہی کے پاس ہے۔

اور محراب کی نچلی جانب زمین سے ایک گز یا اس سے کچھ اوپر لکھا تھا:

اِنَّمَا الْعِزُّ وَالْغِنٰی فِیْ تُقَی اللهِ وَالْعَمَلِ

ترجمہ: عزت اور غنا (یعنی تونگری) تو خوفِ خدا اور نیک عمل میں ہی ہے۔

میں اس میں غور کر چکنے اور سمجھ لینے کے بعد اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہوا تو اسے نہ پایا معلوم نہ ہو سکا کہ وہ چلا گیا یا غائب ہو گیا ہے۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بارہا یہ اشعار کہتے سنا اور آپ ان اشعار کے عادی تھے:

لِمَا تُعْلِنُ الدُّنْیَا بِہٖ مِنْ شُرُوْرِھَا یَکُوْنُ بُکَاءُ الطِّفْلِ سَاعَۃَ یُوْضَعُ

وَ اِلَّا فَمَا یُبْکِیْہِ مِنْهَا وَاِنَّهَا لَاَرْوَحُ مِمَّا کَانَ فِیْہِ وَاَوْسَعُ

اِذَا اَبْصَرَ الدُّنْیَا اِسْتَهَلَّ کَاَنَّمَا یَرٰی مَا سَیَلْقٰی مِنْ اَذَاهَا وَیَسْمَعُ

ترجمہ: بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس لئے روتا ہے کہ دنیا اسے اپنی برائیوں کے ڈراوے سنا رہی ہوتی ہے ورنہ اس بچے کو رونے کی کیا ضرورت ہے جبکہ وہ ایسی جگہ آچکا ہے جو سابقہ جگہ (یعنی ماں کے پیٹ) سے زیادہ کشادگی اور راحت والی ہے۔ بچہ دنیا کو دیکھتا ہے تو چیخ مار کے روتا ہے گویا دنیا کی آنے والی تکالیف کو دیکھ اور سن رہا ہوتا ہے۔

سیّدُنا ابراہیم بن اَدہَم عَلَیہِ الرَّحمَہ کے اَقوال

دلوں پر غفلت کے پردے کیوں ہیں؟

﴿11207﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس کھڑے ایک صوفی نے سوال کیا: اے ابو اسحاق! دل اللہ کریم سے پردے میں کیوں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ وہ اللہ پاک کی ناپسندیدہ چیزوں کو پسند کرتے، دنیا کو محبوب رکھتے، دھوکے کے گھر اور لہو ولعب کی طرف مائل ہیں اور انہوں نے اس گھر کے لئے عمل کرنا چھوڑ دیا جس میں زوال اور خاتمے سے پاک ابدی نعمتوں کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہنا ہے اور جس ملک میں وہ ہے وہ بھی خاتمے اور زوال سے پاک ہے۔

چیزوں کی پہچان کا طریقہ:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم کسی چیز کی فضیلت کو جاننا چاہو تو اس کی ضد سے اسے جانچو تب تم اس کی فضیلت کو جان لوگے۔ امانت کو خیانت سے، سچ کو جھوٹ سے اور ایمان کو کفر سے جانچو تب تم ان نعمتوں کی فضیلت جان لوگے جو تمہیں دی گئی ہیں۔

نیکوکار کی اصل زندگی:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: خوف رکھنے والا ہی موت کا پیالہ پینے پر قادر ہوگا اور فرمانبردار عزت پائے گا کہ وہ اسی کا امیدوار تھا۔ مُطیع وفرمانبردار کے لئے حیات (ابدی)، عزت اور عذابِ قبر سے نجات ہے جبکہ نافرمان اس دن حسرت وندامت میں غوطہ زَن ہوگا جو کان پھاڑنے چنگھاڑنے اور مصیبت والا ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: میں آج مٹی گارے کا کام کروں گا۔ آپ نے فرمایا: ''تم طالب بھی ہو اور مطلوب بھی، تمہیں وہ طلب کرتا ہے جس سے تم بچ نہیں سکتے اور تم وہ طلب کرتے ہو جس سے تمہیں کفایت کی گئی ہے، گویا جو تم سے مخفی تھا اسے تمہارے لئے کھول دیا گیا اور تم جس میں تھے تمہیں اس سے پھیر دیا گیا۔ اے ابن بشار! شاید تم نے کسی لالچی کو محروم اور فاقہ کش کو

رزق دیا ہوا نہیں دیکھا۔ ” پھر مجھ سے پوچھا: تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: سبزی فروش کے پاس میرا ایک دانق (درہم کا چھٹا حصہ) ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تمہاری یہ بات مجھ پر زیادہ گراں گزری ہے کہ تم ایک دانق کے مالک ہو پھر بھی کام کی تلاش میں ہو۔

موت کا تذکرہ:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک دن ابوضَمرہ صوفی کو ہنستے دیکھا تو فرمایا: اے ابو ضمرہ! اس چیز کی طمع (لالچ) ہرگز نہ کرنا جسے ہونا نہیں ہے۔ میں نے عرض کی: اے ابو اسحاق! اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: سمجھے نہیں؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اپنے باقی رہنے کی طمع ہرگز نہ کرنا حالانکہ تم جانتے ہو کہ تم موت کی طرف بڑھ رہے ہو، جسے موت کا شکار ہونا ہے وہ ہنستا نہیں ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ موت کے بعد اس کا ٹھکانا کہاں ہو گا، جنت یا دوزخ؟ اور جو ہو کر رہے گا اس سے مایوس نہ ہونا کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ موت کا وقت کون سا ہے صبح کا یا شام کا، رات کا یا دن کا؟ پھر آہیں بھرتے ہوئے بے ہوش ہو گئے۔

﴿11208﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: روزے دار، نمازی، حاجی، عمرہ کرنے والا اور غازی وہ ہے جو لوگوں سے بے نیاز ہے۔

بُرا سائل:

﴿11209﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سوال دو طرح کے ہیں: ایک سوال وہ ہے جو لوگوں کے دروازوں پر کیا جاتا ہے اور دوسرا سوال وہ کہ کوئی کہے: میں مسجد میں رہ کر نماز، روزہ اور عبادتِ الٰہی میں مشغول رہوں گا، اگر کوئی میرے پاس کچھ لائے گا تو قبول کر لوں گا۔ دونوں میں سے یہ زیادہ بُرا ہے اور یہ سوال میں ضد کرنا ہے۔

ماموں کے قاتل سے حُسنِ سلوک:

﴿11210﴾... حضرت سیِّدُنا ابو علی جُرجانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے اپنے ماموں کے قاتل کو مکہ مکرمہ میں دیکھا وہ سجدے میں تھا، میرے دل میں اس کے خلاف ایک بات آئی، میرا دل کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا بالآخر اس نے یہ جواب دیا کہ میں اسے مل کر سلام کروں اور نرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے (کھجوروں کا) ایک طباق خرید کر تحفۃً دے دوں۔ آپ فرماتے ہیں: ایسا کرنے سے وہ خیال میرے دل سے نکل گیا۔

﴿11211﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو محمد یُونُس بن سُلَیمان بَلْخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے غلام عبد الملک کو کچھ اس مضمون کا خط لکھا:

اما بعد! میں تمہیں اللہ پاک سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، مجھے تمہارا خط ملا اللہ کریم تمہارا بھلا کرے، تم نے ہمارے آپس کے معاملات کا تذکرہ کیا ہے، یاد رکھو جو اللہ پاک کے حق کی رعایت کرتا ہے وہ بکثرت اپنا حصہ پاتا ہے اور لوگ اس سے محفوظ رہتے ہیں اور جو اپنا حصہ چھوڑتا ہے اور اللہ کریم کے حق کی حفاظت نہیں کرتا لوگ اس کا حق مارتے ہیں اور یہ معاملہ ربِّ کریم کے سپرد ہے کیونکہ نیکی کی قوت اور بُرائی سے بچنے کی طاقت اللہ پاک ہی کی توفیق سے ہے۔

پھر لوگ بھی تمہاری طرح انسان ہیں جو ناراض بھی ہوتے ہیں اور راضی بھی، پس ان میں سے کوئی لوگوں کا امام و پیشوا بن جاتا ہے کہ لوگ اس کی طرف رجوع کرتے، اس پر بھروسا کرتے، اس کے ساتھ لین دین کرتے اور ایسے لوگوں کی خوب تعریفیں کرتے ہوئے ان کے طور طریقوں اور افعال کی پیروی کرتے ہیں حتّٰی کہ تم ان کی روش اپنا کر ان کے مقام و مرتبے کی تمنا کرتے ہو، پھر ربِّ کریم نے ہمارے ساتھ بھلائی کی اور پڑوسی (یعنی ہمارے دوست واحباب) کے بعد ہمیں باقی رکھا تو ہم اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں کہ وہ ہمیں برائی کے لئے باقی رکھے کیونکہ اس کی خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں رہا جا سکتا اور اعمال کا دارو مدار خاتمے پر ہے۔

جو خوفِ خدا رکھتا ہے وہ نہ تو اپنی پسند سے کوئی عمل کرتا ہے اور نہ ہی اپنی خواہش سے بولتا ہے، دین دار شخص کو اپنی گفتگو میں بھی وہی امید رکھنی چاہئے جو وہ اپنے کام میں رکھتا ہے اور اس میں وہی خوف رکھنا چاہئے جو وہ اپنے عمل سے رکھتا ہے اور اسے اللہ پاک کے سپرد کر دے۔ اگر تم سے ہو سکے کہ ربِّ کریم کے مقابلے میں کسی کو ترجیح نہ دو تو غضب و رضامندی دونوں حالتوں میں اسے پیشِ نظر رکھو کیونکہ اللہ پاک رازوں اور پوشیدہ

باتوں کو جانتا، گناہ بخشتا اور پکڑ فرماتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں اور اگر تم لایعنی (فضول) کاموں سے بچتے ہوئے اپنے نفس پر ترس کھا کر اس کی مدد کر سکو تو ایسا ہی کرنا کیونکہ کوئی اور تمہارے لئے کوشش نہیں کرے گا۔ بے شک لوگوں نے ناراضی و رضا دونوں حالتوں میں دنیا طلب کرنے کی کوشش کی لیکن پھر بھی ان کی مرادیں پوری نہیں ہوئیں اور جو آخرت کا طالب ہو لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں، دنیا کی ذلت سے اس کا کچھ نہیں بگڑتا اور دنیاوی عزت کے لئے وہ لوگوں سے جھگڑا بھی نہیں کرتا، وہ تو بس اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول رہتا ہے اور لوگ بھی اس سے راحت میں رہتے ہیں۔ پس تم اللہ پاک سے ڈرو اور درست راہ پر قائم رہو کیونکہ دنیا سے جانے والے اپنے اعمال کی طرف متوجہ رہتے ہیں نہ کہ بلند مرتبہ، شہرت اور ناموری کی طرف کیونکہ ربِّ کریم عدل و انصاف کو ہی پسند فرماتا ہے۔ اللہ پاک اُس کام پر ہماری اور تمہاری مدد فرمائے جس کے لئے اُس نے ہمیں پیدا کیا اور اپنی چاہت کے مطابق ہمیں اور تمہیں بقیہ زندگی میں برکتیں عطا فرمائے۔

جہاں تک کمی و کوتاہی کا معاملہ ہے تو میں نے اس کا ذکر نہیں کیا لہٰذا تم اپنی جان کو مشقت میں نہ ڈالو اگر تمہیں کوئی عافیت والا معاملہ پیش آئے تو اللہ کریم کا شکر ادا کرو اور اگر کوئی مصیبت و آزمائش پہنچے تو اسے سلامتی کے برابر نہ ٹھہرانا، بے شک جس نے اپنے ضروری کام میں کوتاہی کی تو وہی تم میں زیادہ رونے کا مستحق ہے۔ بے شک ہمیں یقین ہے کہ لوگ دوسروں کے حقوق نہیں لے جاسکتے اور اللہ کریم ہر حق دار کو اس کا حق دینے والا ہے۔ لوگ اپنے لئے ہی کوشش کرتے ہیں، اس کا حساب بھی انہیں پر ہوگا اور جزا کل (قیامت) میں ملے گی۔ اگر تم استطاعت رکھو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں مظالم (دوسروں پر ظلم کے گناہ) کے ساتھ حاضر نہ ہو تو ایسا ہی کرنا اور جہاں تک تم پر ظلم کا معاملہ ہے تو تم غلبے کا خوف نہ کرنا کیونکہ ربِّ کریم کو کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ پس جس نے جان لیا کہ امور اسی طرح ہیں تو اسے چاہئے کہ اپنے نفس پر غلبہ پائے اور جو حقوق اس پر ہیں انہیں ادا کرنے کی کوشش کرے کیونکہ آنے والا کل (یعنی قیامت کا دن) زیادہ سخت اور تکلیف دہ ہوگا۔ ہمیں اللہ پاک کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔ بہر حال پڑوسیوں میں سے جو باقی رہ گئے ہیں انہیں میرا سلام پہنچانا کہ بے شک وصیت لمبی ہوگئی ہے۔

﴿11212﴾... حضرت سیِّدُنا شَریک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَةُ الله

عَلَیْہ سے پوچھا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ میں نزاع (اختلاف) کی کیا وجہ تھی؟ اس پر آپ رونے لگے، مجھے اس سوال کرنے پر ندامت ہوئی، کچھ دیر بعد سر اوپر اٹھایا اور فرمایا: جس نے اپنے نفس کو پہچانا وہ اپنے نفس (کی اصلاح) میں ہی مشغول ہو گیا اور جسے اپنے ربِّ کریم کی معرفت حاصل ہو گئی وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے ربِّ کریم (کے ذکر) میں ہی مشغول ہو گیا (تم ان کے معاملے کو چھوڑو اپنی فکر کرو)۔

فقر شہادت کی مثل ایک خزانہ ہے:

﴿11213﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن بَکّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک فقر آسمانوں میں ربِّ کریم کے پاس شہادت کی مثل ایک خزانہ ہے جو **اللہ** پاک اپنے محبوب بندے کو ہی دیتا ہے۔

دعا قبول نہ ہونے کے 10 اسباب:

﴿11214﴾... حضرت سیِّدُنا شَقیق بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بصرہ کے بازاروں سے گزرے تو لوگ آپ کے گرد جمع ہو کر کہنے لگے: اے ابو اسحاق! **اللہ** پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (پ۲۴، المؤمن: ۶۰) ترجمۂ کنزالایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

ہم ایک عرصے سے اس سے دعا کر رہے ہیں لیکن قبول نہیں ہو رہی۔ آپ نے فرمایا: اے بصرہ والو! تمہارے دل 10 چیزوں کی وجہ سے بے حس ہو گئے ہیں: (۱)... تم **اللہ** پاک کو پہچانتے ہو لیکن اس کا حق ادا نہیں کرتے (۲)... تم کتابُ اللہ کی تلاوت کرتے ہو لیکن اس پر عمل نہیں کرتے (۳)... رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو لیکن ان کی سنتوں کو چھوڑے بیٹھے ہو (۴)... شیطان کی دشمنی کا دعویٰ کرتے ہو پھر اس کی پیروی بھی کرتے ہو (۵)... تم کہتے ہو کہ ہمیں جنت محبوب ہے لیکن اس کے لئے عمل نہیں کرتے (۶)... تم یہ تو کہتے ہو کہ ہم جہنم کی آگ سے ڈرتے ہیں لیکن عمل خود کو اس میں گروی رکھنے والے کر رہے ہو (۷)... تم

کہتے ہو کہ موت حق ہے لیکن اس کے لئے تیاری نہیں کرتے (۸)...تم اپنے عیبوں کو چھوڑ کر مسلمان بھائیوں کے عیب ڈھونڈنے میں لگے ہوئے ہو (۹)...تم اپنے رب کی نعمتیں کھاتے ہو لیکن ان کا شکر ادا نہیں کرتے اور (۱۰)...تم اپنے مردوں کو دفن تو کرتے ہو لیکن ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔

میزان میں سب سے وزنی اعمال:

﴿11215﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میزان میں سب سے وزنی اعمال وہ ہوں گے جو جسموں پر بھاری ہوں گے، جس نے کام پورا کیا وہ پورا اجر پائے گا اور عمل نہ کرنے والا دنیا سے آخرت کی طرف نہ تھوڑے کے ساتھ جائے گا نہ زیادہ کے ساتھ۔

حق اور باطل:

﴿11216﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: حق کے ساتھ تنہا شخص بھی کم نہیں اور باطل کے ساتھ جَمِ غفیر بھی طاقتور نہیں۔

کامل پرہیزگاری:

﴿11217﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: پرہیزگاری کامل کیسے ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنے دل میں ساری مخلوق کو برابر کا درجہ دو، لوگوں کے عیب تلاش کرنے کے بجائے اپنے گناہوں پر نظر رکھو، عاجزی بھرے دل کے ساتھ ربِّ جلیل کا عمدہ الفاظ میں ذکر کرتے رہو، اپنے گناہوں میں غور و فکر کر کے ربِّ کریم کی بارگاہ میں توبہ کرو تو پرہیزگاری تمہارے دل میں گھر کر جائے گی اور اپنے رب کے سوا کسی سے طمع نہ رکھو۔

خاموشی کی تعلیم:

﴿11218﴾... حضرت سیِّدُنا مروان بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے کہا: فلاں علمِ نحو حاصل کر رہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اسے خاموشی کی تعلیم حاصل کرنے کی اس سے

زیادہ حاجت ہے۔

فضول گو کو نصیحت:

﴿11219﴾... حضرت سیِّدُنا ابووَہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک شخص کو دنیاوی گفتگو کرتے دیکھا تو اس کے پاس آکر کھڑے ہوگئے اور اس سے فرمایا: اس گفتگو سے تمہاری کوئی غرض وابستہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: تو کیا اس گفتگو سے تم امن میں رہو گے؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: تو ایسا کام کیوں کر رہے ہو جس میں نہ تو تمہاری کوئی غرض ہے اور نہ ہی تم امن میں ہو؟

غور و تفکر والے:

﴿11220﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن سعید بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا علی بن بکّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: کیا حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بکثرت نمازیں پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں، لیکن آپ غور و تفکر والے انسان تھے کہ ساری رات بیٹھ کر (آخرت کے معاملے میں) غور و فکر کیا کرتے تھے۔

﴿11221﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کچھ دوستوں نے ہمیں بتایا کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس جاکر انہیں سلام کیا تو انہوں نے سر اُٹھا کر ہمیں دیکھا اور کہا: اے اللہ! ہمیں اپنا ناپسند بندہ نہ بنانا۔ پھر کچھ دیر کے لئے سر جھکائے رکھا پھر اُٹھایا اور کہا: جب وہ ہمیں ناپسند نہیں کرتا تو ہم سے محبت فرماتا ہے۔ پھر فرمایا: جب ہم عربی میں گفتگو کرتے ہیں تو نہیں چاہتے کہ ہم سے غلطیاں سرزد ہوں لیکن عمل میں کوتاہی کے باوجود اسے درست نہیں کرنا چاہتے۔

عبادت کی اصل:

﴿11222﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عبادت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: عبادت کی اصل غور و فکر اور ذِکْرُ اللہ کے سوا خاموش رہنا ہے۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا لُقمان حکیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: آپ کو اتنی حکمت (یعنی دانائی) کیسے حاصل ہوئی؟ تو آپ نے فرمایا: "میں غیر ضروری سوال نہیں کرتا اور لایعنی چیزوں

کے درپے نہیں ہوتا۔“

بندے کی بہتری کس میں ہے؟

پھر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابن بَشّار! بندے کے لئے بہتر ہے کہ خاموش رہے یا وہ بات کرے جو اسے فائدہ دے یا جس کے ذریعے وہ کسی کو فائدہ دے خواہ وہ کسی کو نصیحت کرے، تنبیہ کرے، خدا کا خوف دلائے یا عذابِ الٰہی سے ڈرائے۔ جان لو کہ کسی بھی گفتگو میں مثال بات کو واضح کرنے، درست اندازہ بیان کرنے، توجہ بڑھانے اور گفتگو کے پیچ وخم کو کھولنے کا کام کرتی ہے۔

موت اور اس کے بعد کے تصورات:

اے ابن بشار! اپنے دل کی آنکھوں کے سامنے یہ منظر بطور مثال رکھو کہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے مددگار فرشتے تمہاری روح قبض کرنے آئے ہیں تو دیکھو اس وقت تمہاری کیا حالت ہے اور ابتدائی مراحل کی گھبراہٹوں اور منکر نکیر کے سوالات کو تصوُّر میں لاؤ اور دیکھو اس وقت تمہاری کیا حالت ہے نیز قیامت، اس کی ہولناکیوں، گھبراہٹوں، نامۂ اعمال کا ملنا، حساب اور بارگاہِ الٰہی میں کھڑے ہونے کو بھی دل کی آنکھوں کے سامنے رکھو اور دیکھو تمہاری کیا حالت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ اتنا کہنے کے بعد حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر گئے۔

کُوچ کے اعلان سے پہلے ہی تیاری کر لو:

﴿11223﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رملہ میں مقیم تھے، حضرت سیِّدُنا عُمَر بن مِنْہال قُرَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ کی طرف خط لکھا کہ مجھے ایسی نصیحت کیجئے جسے میں آپ کے حوالے سے یاد رکھوں۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان کی طرف لکھا: بے شک دنیا کا غم بہت زیادہ ہے، موت انسان سے قریب ہے، ہر وقت نفس کے لئے موت سے حصہ ہے (یعنی ہر گزرتا لمحہ بندے کو موت کے قریب کر رہا ہے)، مصائب وآلام جسم میں رینگنے والے کیڑے کی طرح داخل

ہو رہے ہیں، لہٰذا عمل کے لئے جلدی کرو اس سے پہلے کہ کوچ کا اعلان کر دیا جائے اور گزر گاہ (یعنی دنیا) میں عمل کی کوشش کرو اس سے پہلے کہ جائے قرار (یعنی آخرت) کی طرف کوچ کر جاؤ۔

سب سے سخت جہاد:

﴿11224﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: سب سے سخت جہاد خواہشات کے خلاف جہاد کرنا ہے، جس نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکا تو وہ دنیا اور اس کی بلاؤں سے راحت پا گیا اور دنیاوی تکلیفوں سے امان و عافیت میں آ گیا۔

دل سے خواہش کب ختم ہوگی؟

﴿11225﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: خواہش ہلاک کرتی اور **اللہ** پاک کا خوف شفا دیتا ہے اور جان لو کہ تمہارے دل سے خواہش اس وقت ختم ہوگی جب تم اس سے ڈرو جس کے بارے میں تمہیں یقین ہے کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

فکرِ آخرت کی ترغیب:

﴿11226﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اس کے ذکر کا حق ادا کرو جس کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے، اپنی سابقہ زندگی کے اعمال میں غور و فکر کرو کہ کیا وہ قابلِ بھروسا ہیں اور تمہیں اپنے رَبّ کے عذاب سے نجات کی امید ہے۔ جب تم ایسا کرو گے تو اپنے دل کو راہِ نجات کے اہتمام میں مشغول کر دو گے اور چین و اطمینان میں رہنے والے ان غافلوں کی روش چھوڑ دو گے جنہوں نے اپنے نفس کو خواہش کے پیچھے چلنے والا بنا دیا اور خواہشات نے انہیں ہلاکت خیز راہوں پر ڈال دیا، ضرور عنقریب وہ جان لیں گے، افسوس کریں گے اور نادم ہوں گے۔ پھر آپ نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:

وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ (پ۱۹، الشعرآء: ۲۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

امیر المؤمنین کو نصیحت:

﴿11227﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: مجھے کسی نے بتایا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا خالد بن صَفْوان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے کہا کہ مجھے مختصر مگر جامع نصیحت کرو۔ تو انہوں نے کہا: "اے امیر المؤمنین! **اللہ** پاک کی عیب پوشی سے بعض لوگ دھوکے کا شکار ہو گئے اور تعریف کئے جانے کے سبب فتنے میں پڑ گئے، لہٰذا کسی کا آپ کو نہ جاننا آپ کے خود کو جاننے پر غالب نہیں آسکتا۔ **اللہ** کریم ہمیں اور آپ کو عیب پوشی کے دھوکے میں پڑنے، لوگوں سے اپنی تعریف سن کر خوش ہونے، ربِّ کریم کے فرض کردہ اَحکام سے روگردانی کرنے، ان میں کمی کرنے اور خواہشوں کی طرف مائل ہونے سے اپنی پناہ میں رکھے۔"

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر امیر المؤمنین رونے لگے پھر فرمایا: **اللہ** پاک ہمیں اور تمہیں خواہشات کی پیروی سے اپنی پناہ میں رکھے۔

﴿11228﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن عبد الرحمٰن سَروجی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اپنے ایک بھائی کو کچھ اس مضمون کا مکتوب لکھا: اما بعد! تم پر **اللہ** پاک کا خوف لازم ہے کہ جس کی نافرمانی جائز نہیں، اس کے علاوہ کسی سے امید نہیں رکھی جاتی، **اللہ** کریم سے ڈرو کیونکہ جو اس سے ڈرتا ہے وہ طاقتور و بلند، سیر و سیراب اور دنیا سے بیگانہ ہو جاتا ہے، اس کا جسم تو لوگوں کے درمیان ہوتا ہے لیکن دل آخرت کے مشاہدے میں مستغرق ہوتا ہے، اس کی قلبی بصیرت دنیا کی محبت سے آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہے، پھر وہ دنیا کے حرام سے دور رہتا، اس کی شہوات سے بچتا ہے اور خالص حلال کو بھی نقصان دہ سمجھتا ہے سوائے روٹی کے اس ٹکڑے کے کہ جو پیٹھ سیدھی رکھنے کے لئے ضروری ہو یا بقدرِ کفایت موٹے کھردرے کپڑے کے کہ جس سے ستر پوشی ہو سکے، وہ ربِّ کریم پر ہی بھروسا کرتا اور اسی سے امید رکھتا ہے اور خالق کے سوا ہر مخلوق سے اس کی امید ختم ہو جاتی اور بھروسا اُٹھ جاتا ہے۔ پس جس نے محنت و کوشش کی، لاغر و کمزور ہو گیا، بدن کو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے عبادت میں لگائے رکھا حتّٰی کہ اس کی آنکھیں اندر دھنس گئیں، پسلیاں ظاہر ہو گئیں تو اس کے بدلے میں **اللہ** پاک اس کی عقل میں اضافہ فرما دیتا، قلبی قوت عطا فرماتا اور آخرت میں کثیر

نعمتیں اس کے لئے ذخیرہ فرماتا ہے۔ لہٰذا اے میرے بھائی! دنیا سے کنارہ کش ہو جا کیونکہ دنیا کی محبت بہرہ، اندھا اور لوگوں کو ذلیل ورسوا کر دیتی ہے اور آجکل آجکل کے چکر میں نہ پڑ کیونکہ ہلاک ہونے والے اپنی تمناؤں اور آرزوؤں میں ہی ہلاک ہو گئے حتّٰی کہ غفلت کی حالت میں اچانک ان کے پاس موت آگئی تو اسی حالت میں انہیں اندھیری و تنگ قبروں کی طرف منتقل کر دیا گیا اور ان کے گھر والوں اور اولاد نے انہیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا، لہٰذا تم رجوع کرتے ہوئے دل اور پختہ عزم سے کہ جس میں شک نہ ہو **اللہ** کریم کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ وَالسَّلَام

﴿11229﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ القَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عباد بن کثیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مکہ مکرّمہ میں تھے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں خط لکھا: "تم اپنے طواف، حج اور سعی کو راہِ خدا میں لڑنے والے کی نیند کی طرح بنالو۔" حضرت سیِّدُنا عباد بن کثیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جواباً لکھا: آپ سرحد پر اپنی اقامت، پہرے اور جہاد کو اپنے اہل وعیال کے لئے حلال روزی کمانے والے مزدور کی نیند کی طرح بنالو۔

دنیا کی محبت اور دنیا سے دوری:

﴿11230﴾... حضرت سیِّدُنا فُدَیک بن سُلَیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: لوگوں سے ملاقات کی خواہش دنیا کی محبت اور لوگوں سے دوری دنیا سے کنارہ کشی ہے۔

﴿11231﴾... حضرت سیِّدُنا سَہل بن ہاشم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہم سے فرمایا: "دوست احباب کم رکھو۔"

﴿11232﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن حارث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے شہرت کو پسند کیا اس نے **اللہ** پاک کی تصدیق نہیں کی۔

﴿11233﴾... حضرت سیِّدُنا حبیب بن عبدُ اللہ اَزْدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو غار سے نکلتے دیکھا تو پوچھا: کہاں سے آرہے ہیں؟ فرمایا: **اللہ** کریم کی اُنسیت حاصل کر کے آرہا ہوں۔

خاموشی میں سلامتی ہے:

﴿11234﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم مسجد میں جمع تھے، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سوا سب آپس میں گفتگو کر رہے تھے، میں نے ان سے عرض کی: آپ گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: اس لئے کہ گفتگو بیوقوفی کی بیوقوفی اور عقل مند کی عقل کو ظاہر کرتی ہے۔ میں نے کہا: جب ایسا ہے تو ہم بھی گفتگو نہیں کریں گے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر خاموشی کے سبب تمہارا دم گھٹنے لگے تو زبان کی لغزشوں سے اپنی سلامتی کو یاد کر لینا۔

خدا کا کرم اور بندوں کا عمل:

﴿11235﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اسلام کی دولت عطا فرما کر **اللہ** پاک نے تم پر احسان فرمایا کہ تمہیں بدبختی سے سعادت مندی، سختی سے نرمی اور اندھیروں سے روشنی کی طرف لے گیا جبکہ تم نے اس کی نعمتوں کی ناشکری کی، ایمان کی حلاوت کو خطاؤں سے کڑوا کیا، اسلام کی کڑیوں کو گناہوں سے کمزور کیا اور فرمانبرداری کو نافرمانی سے پامال کیا، تم محض مصائب کے گھاٹ اتر رہے، ہلاکت کے کناروں سے گزر رہے، لغزش کے پُلوں پر عمارتیں بنا رہے اور شبہات کے قلعوں میں پناہ گزیں ہو، تم ذاتِ باری تعالیٰ کے معاملے میں دھوکے کا شکار اور اس پر جری ہو، خود کو دھوکا دے رہے ہو اور **اللہ** پاک سے ڈر نہیں رہے۔ بے شک ہم **اللہ** کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایک مرتبہ فرماتے سنا: **اللہ** پاک نے تجھ پر انعام کیا اس وقت تو شکر گزار نہ ہوا تو کہیں اس کے حلم کے سبب تو دھوکے میں تو نہیں ہے! اے میرے بھائی! موت کا غرغرہ آنے سے پہلے ہی قبر میں جانے کو یاد رکھ اور اس دن کے لئے عمل کر۔

بولنے اور خاموش رہنے کا شخصیت پر اثر:

﴿11236﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! آدمی بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے احمق کہا جانے لگتا ہے حالانکہ وہ احمق

نہیں ہوتا اور کوئی شخص خاموش رہتا ہے حتّٰی کہ اسے حلیم کہا جانے لگتا ہے جبکہ وہ حلم والا نہیں ہوتا۔

دُم بنو سر نہ بنّا:

﴿11237﴾... حضرت سیِّدُنابَقِیَّہ بن ولید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ساحِلِ سمندر پر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کی: میں آپ کو کنیت سے پکاروں یا نام لے کر؟ فرمایا: اگر کنیت سے پکارو تو بھی منظور ہے لیکن اگر نام سے پکارو گے تو اچھا لگے گا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے بقیہ! دُم بنو سر نہ بنّا کہ دم بچ جاتی ہے جبکہ سر ہلاک ہو جاتا ہے۔ میں نے پوچھا: آپ نکاح کیوں نہیں کرتے؟ تو فرمایا: اس مرد کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو اپنی عورت کو دھوکے میں رکھے اور اس کے ساتھ فریب کرے؟ میں نے کہا: یہ اچھی بات نہیں ہے۔ فرمایا: میں کسی عورت سے نکاح کروں گا تو وہ اس چیز کا مطالبہ کرے گی جس کا دیگر عورتیں کرتی ہیں جبکہ مجھے عورتوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ حضرت سیِّدُنابَقِیَّہ بن ولید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس پر میں ان کی تعریف کرنے لگا تو آپ نے مہارت وہوشیاری کے ساتھ فرمایا: کیا تم اہل وعیال والے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: تمہارے اہل وعیال کی ایک پریشانی میری اس حالت سے بہتر ہے میں جس میں ہوں۔

نکاح نہ کرنے کی وجہ:

﴿11238﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عبدُ اللہ شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بقیہ بن ولید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو حِمص کی مسجد میں یہ کہتے سنا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے پاس تشریف فرماتھے، میں نے ان سے کہا: آپ نکاح کیوں نہیں کرتے؟ تو آپ نے فرمایا: اس مرد کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو مسلمان عورت کو دھوکا دے اور اس کے ساتھ فریب کرے؟ میں نے کہا: یہ اچھی بات نہیں ہے۔ پھر میں ان کی تعریف کرنے لگا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم اہل وعیال والے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: اہل وعیال کی طرف سے ملنے والی تمہاری ایک پریشانی میری اس حالت سے بہتر ہے میں جس میں ہوں۔

﴿11239-40﴾... حضرت سیِّدُنا بقیہ بن ولید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ملک شام کے ایک قصبہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میسر آئی، آپ کہیں جارہے تھے، ایک رفیق بھی آپ کے

ساتھ تھا، چلتے چلتے ایسی جگہ پہنچے جہاں پانی اور گھاس تھی، آپ نے اپنے ساتھی سے فرمایا: کیا تمہارے پاس تمہارے تھیلے میں کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا: روٹی کے کچھ ٹکڑے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے اس نے وہ ٹکڑے پھیلا دیئے، آپ انہیں کھانے لگے اور مجھ سے فرمایا: بقیہ! آؤ، کھانا کھاؤ۔ میری خواہش تھی کہ میں آپ کے ساتھ کھانا کھاؤں۔ چنانچہ میں آپ کے ساتھ کھانے لگا، پھر آپ نے اپنی چادر پھیلا کر فرمایا: بقیہ! دنیا والے ہم سے کتنے غافل ہیں، دنیا میں ہم سے زیادہ نعمتوں میں زندگی گزارنے والا کوئی نہیں ہے۔ مجھے مسلمانوں کے معاملے کے سوا کسی چیز کی فکر نہیں ہوتی۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے بقیہ! کیا تم عیال دار ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اے ابو اسحاق! بخدا! میں عیال دار ہوں۔ گویا آپ کو میرے بارے میں کچھ اندازہ نہ تھا، جب آپ نے میرا چہرہ دیکھا تو فرمایا: شاید! عیال دار شخص کی ایک پریشانی ہماری اس حالت و کیفیت سے بہتر ہے جس میں ہم ہیں۔

زہد اختیار کرنے کا سبب:

﴿11241﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: زاہدوں نے بیوقوفوں اور جاہلوں کی جہالت میں شرکت سے بچنے کے لئے دنیا میں زہد اختیار کیا۔

رات مرضیٔ الٰہی کے مطابق بسر کرو:

﴿11242﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بادشاہ تو اپنی پسند کے مطابق رات گزارتے ہیں لیکن تم اس کے مطابق رات بسر کرو جو **اللہ** پاک نے تمہارے لئے پسند فرمایا اور اس پر راضی رہو۔

کس صورت میں نیکی پر اجر نہیں؟

﴿11243﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ پاکیزہ چیزیں چھوڑنے پر مجھے اجر دیا جائے گا کیونکہ مجھے ان کی خواہش ہی نہیں ہوتی۔ بعض علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس نے اپنی خواہش و پسند کی وجہ سے کوئی نیکی کی اور کراہت و ناپسندیدگی کی وجہ سے کوئی بُرائی چھوڑی تو اسے نہ تو نیکی پر اجر ملے گا اور نہ ہی بُرائی چھوڑنے پر وہ

گناہ سے سلامت رہے گا۔

﴿11244﴾... حضرت سیِّدُنا ضَمْرَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ مجھے کھانا پینا چھوڑنے پر اجر دیا جائے گا کیونکہ مجھے اس کی خواہش ہی نہیں ہوتی۔

﴿11245﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: باطل کو کثرت سے دیکھنا دل سے حق کی معرفت کو لے جاتا ہے۔

قابلِ رشک عبادت:

﴿11246﴾... حضرت سیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات میں جب بھی بیدار ہوتا تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ذِکْرُ اللہ میں مشغول پا کر غمگین ہو جاتا پھر اس آیت کی وجہ سے صبر آ جاتا:

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (پ٦، المآئدۃ: ٥٤) ترجمۂ کنزالایمان: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔

﴿11247﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سُلَیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک وضو سے 15 (یعنی تین دن تک) نمازیں ادا فرمائیں۔

﴿11248﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تَمِیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: حضرت سیِّدُنا محمد بن عَجْلان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے دیکھتے ہی قبلہ رو ہو کر سجدہ کیا پھر فرمایا: جانتے ہو میں نے سجدہ کیوں کیا؟ پھر خود ہی فرمایا: تمہیں دیکھ کر میں سجدۂ شکر بجالایا۔

مومن مومن سے محبت ہی کرتا ہے:

﴿11249﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن عجلان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مومن مومن سے محبت کرتا ہے خواہ کہیں بھی ہو۔

خودداری والا جواب:

﴿11250﴾... حضرت سیِّدُنا بَقِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے جب

کبھی پوچھا جاتا کہ آپ کیسے ہیں؟ تو فرماتے: خیریت سے ہوں جب تک کوئی میرا بوجھ نہ اُٹھائے۔

﴿11251﴾... حضرت سیِّدُنا بَقِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ (پ۱۰، التوبۃ: ۹۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ[1]۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فقط سواری کا ہی سوال کیا تھا۔

مسافر ربّ کی نگاہِ رحمت میں ہوتا ہے:

﴿11252﴾... حضرت سیِّدُنا بقیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** پاک مسافر پر رحم فرماتا ہے اور ہر روز اسے رحمت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے اور مسافر اپنے ربِّ کریم کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہوتا ہے۔

معرفتِ الٰہی رکھنے والا مصروف رہتا ہے:

﴿11253﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم عکّاش اَسدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہتے سنا: اے ابو عَمرو! حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ ”**اللہ** پاک کی معرفت رکھنے والا (کرنے والے کاموں میں) مصروف رہتا ہے اور خرابی ہے اس کے لئے جس کی عمر باطل (یعنی فضول) کاموں میں گزر گئی۔“

دو تہائی دین کا چلے جانا:

﴿11254﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن ضَحّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن

---

[1]... **آیتِ مبارکہ کا شانِ نُزول:** اصحابِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں سے چند حضرات جہاد میں جانے کے لئے حاضر ہوئے انہوں نے حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے سواری کی درخواست کی، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کروں تو وہ روتے واپس ہوئے۔ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (خزائن العرفان، پ۱۰، سورۃ التوبۃ، تحت الآیۃ: ۹۱)

اد ہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک آسمانی کتاب میں لکھا ہے کہ ”جس نے دنیا پر غمزدہ حالت میں صبح کی تو اس نے **اللہ** پاک سے ناراضی کی حالت میں صبح کی، جس نے خود کو پہنچنے والی مصیبت پر شکوے کی حالت میں صبح کی تو اس نے اپنے ربِّ کریم سے شکوے کی حالت میں صبح کی، جس فقیر نے دنیاوی مال و دولت کی وجہ سے مال دار کے سامنے عاجزی کی اس کا دو تہائی دین جاتا رہا اور جس نے قرآن پڑھا پھر **اللہ** کریم کی آیتوں کو ہنسی بنایا تو اسے آگ (یعنی جہنم) میں ڈالا جائے گا۔“

تین محبوب چیزیں:

پھر فرمایا: اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو مجھے اپنے شہد کی مکھی ہونے کی بھی کوئی پروا نہ ہوتی: (۱)... سخت گرمی میں دوپہر کی پیاس (۲)... سردیوں کی لمبی راتیں اور (۳)... نمازِ تہجد میں تلاوتِ قرآن کی لذت۔

ربّ تعالیٰ کا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے پہلا کلام:

﴿11255﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ **اللہ** پاک نے حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے سب سے پہلا کلام یہ فرمایا: ”میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اگر تم ان باتوں کے ساتھ مجھ سے ملے تو میں تمہیں جنت میں داخل فرماؤں گا اور تمہاری اولاد میں سے جو ان باتوں کے ساتھ مجھ سے ملے گا اسے بھی جنت میں داخل فرماؤں گا، ان میں سے ایک میرے لئے ہے، ایک تمہارے لئے، ایک میرے اور تمہارے درمیان ہے اور ایک میرے، تمہارے اور مخلوق کے درمیان ہے۔ جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ ”میری عبادت کرو اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراؤ۔“ جو تمہاری لئے ہے وہ یہ ہے کہ ”تم جو بھی عمل کرو گے میں تمہیں اس کا پورا بدلہ دوں گا۔“ جو میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ ”تم دُعا کرو گے تو میں قبول کروں گا۔“ اور جو میرے، تمہارے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ ”جسے تم اپنے لئے ناپسند کرو وہ دوسرے کو بھی نہ دو۔“

قیامت کی ہولناکیوں سے نجات پانے والے:

﴿11256﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ کہتے سنا کہ **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَخْشَ اللّٰهَ وَ یَتَّقْهِ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو حکم مانے **اللہ** اور اس کے رسول کا اور

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ(۵۲) (پ۱۸، النور:۵۲) اللہ سے ڈرے اور پرہیز گاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

(پھر نفس کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے نفس!) اللہ کریم نے تجھے بتادیا کہ اس سے ڈرنے کے سبب ہی تُو اچھی جزا کا مستحق ہوگا اور پرہیز گار قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات پائیں گے اور بہترین دروازے (یعنی جنت) کی طرف لوٹ جائیں گے۔ پھر کہا کہ اللہ کریم نے سچ فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۠(۱۲۸) (پ۱۴، النحل:۱۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں۔

﴿11257﴾... حضرت سیّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو فرماتے سنا: یہ چیز محبت کی نشانیوں میں سے نہیں ہے کہ تم وہ پسند کرو جو تمہارے محبوب کو پسند نہ ہو، ہمارے مولیٰ تعالیٰ نے دنیا کی مذمت بیان فرمائی ہم نے اس کی تعریف کی، اس نے دنیا کو ناپسند کیا ہم نے اسے چاہا، اس نے ہمیں دنیا سے بے رغبتی کا حکم دیا جبکہ ہم نے اسے ترجیح دی اور اس کے حصول میں رغبت کی، اس نے تمہیں دنیا کی ویرانی کا وعدہ دیا اور تم اس کے آباد کار و محافظ بن گئے، تمہیں دنیا طلبی سے منع کیا گیا پھر بھی تم اس کی طلب میں لگ گئے، تمہیں اس کے خزانوں سے ڈرایا گیا پھر بھی تم اسے جمع کرنے میں لگ گئے، اس دھوکے باز کی طرف بلانے والوں نے تمہیں اس کی طرف بلایا ان کی دعوت قبول کرنے میں تم نے جلدی کی تو اس نے تمہیں اپنے دھوکے میں مبتلا کر دیا، اس نے تمہیں امید دلائی تو اس کی امید کے سبب تم نے خود کو پستی میں ڈال دیا، تم اس کی خوشنمائی میں کھو کر اس کی لذتوں سے لطف اندوز ہونے لگ گئے، اس کی شہوتوں میں بدمست ہو کر اس کے پیچھے بھاگنے والوں میں شامل ہوگئے، حرص کے چنگل میں پھنس کر دنیا کے خزانوں کی تحقیق و جستجو میں پڑ گئے اور لالچ کے کُدالوں سے اس کی کانیں کھودنے میں لگ گئے، غفلت میں پڑ کر اپنے مکانات کی تعمیر میں مشغول ہوگئے اور جہالت کے سبب ان کی حفاظت میں لگ گئے۔ تمہاری خواہش و چاہت تو یہ ہے کہ اللہ پاک کے گھر (جنت) میں اس کے پڑوسی بن کر رہو اور اس کے قرب میں اس کے اولیا، اصفیا اور اہلِ ولایت کے مابین تمہاری رہائش گاہ ہو لیکن تمہاری حالت یہ ہے کہ تم حیرت زدہ و پریشان دنیا کے سمندروں میں غرق، اس کی خوشنمائی اور تروتازگی میں مزے اڑا رہے، اس کی لذتوں سے لطف اندوز ہو رہے اور اس کی گمراہیوں

میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں ہو، دنیا جمع کرنے سے تم سیر نہیں ہوتے اور اس میں باہم مقابلے سے تم اکتاتے نہیں ہو۔ بخدا! تم خود کو دھوکا دے رہے ہو، دنیا نے تمہیں دھوکا دے کر اور امیدیں دلا کر سستی وکاہلی کا شکار بنادیا حتّٰی کہ تمہیں قلبی یقین اور نیتوں کی سچائی حاصل نہیں ہو رہی اور تم اپنے گناہوں کی بُرائی سے نہیں نکل رہے اور تم اپنی بقیہ زندگی اللہ پاک کی نافرمانی میں گزار رہے ہو۔ کیا تم نے قرآنِ مجید میں اللہ کریم کا یہ فرمان نہیں سنا:

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ٘-اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ(۲۸) (پ۲۳، صٓ: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہم انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان جیسا کر دیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو شریر بے حکموں کے برابر ٹھہرا دیں۔

پس اس کی جنت کو اطاعت کے ذریعے، ولایت کو محبت کے ذریعے اور اس کی رضا و خوشنودی کو اس کی نافرمانی چھوڑ کر ہی حاصل کیا جاسکتا ہے کیونکہ اللہ پاک نے مغفرت رجوع کرنے والوں کے لئے، رحمت توبہ کرنے والوں کے لئے، جنت ڈرنے والوں کے لئے، حوریں اطاعت گزاروں کے لئے رکھی ہیں اور اپنا دیدار ان کے لئے رکھا ہے جو اس کے مُشتاق ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى(۸۲) (پ۱۶، طٰہٰ: ۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں اُسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔

یعنی جو گمراہی کے راستے سے ہدایت کے راستے پر آگیا۔

حقیقی مومن کی پہچان:

﴿11258﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ایک شہر سے میرا گزر ہوا تو وہاں مَیں نے زمین کی سیر وسیاحت کرنے والے دو زاہدوں کو دیکھا، اُن میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: اے بھائی! محبت کرنے والوں کو اپنے محبوب سے کیا ملا؟ دوسرے نے جواب دیا: اُنہیں اللہ پاک کے نُور سے دیکھنے کی اور اُس کے نافرمان بندوں پر شفقت و مہربانی کی

دولت نصیب ہوئی۔ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اُن سے کہا: جو قوم محبوب کی نافرمان ہو اُس کے ساتھ اہلیانِ محبت شفقت ومہربانی کا برتاؤ کیسے کرتے ہیں؟ انہوں نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: "اہلِ محبت اُن کے اعمال سے نفرت کرتے اور ان پر شفقت کرتے ہوئے انہیں وعظ ونصیحت کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے ان بُرے کاموں سے باز آجائیں، اُنہیں فکر ہوتی ہے کہ گنہگاروں کے بدن کہیں جہنم کی آگ کا ایندھن نہ بن جائیں۔ کوئی بھی شخص اُس وقت تک حقیقی مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک لوگوں کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔" پھر وہ غائب ہوگئے اور مجھے نظر نہ آئے۔

نصیحتوں کے مدنی پھول:

﴿11259﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن داود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں بَیْتُ الْمَقْدِس جارہا تھا کہ دورانِ سفر میری مُلاقات سات اَفراد پر مشتمل ایک جماعت سے ہوئی، میں نے اُنہیں سلام کیا اور کہا: مجھے کچھ نصیحت کریں شاید **اللہ** پاک مجھے اس سے نفع عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا: "دنیا وآخرت کا ہر وہ کام جو تمہیں **اللہ** کریم سے دُور کرے اُسے چھوڑ دو۔" میں نے کہا: **اللہ** پاک تم پر رحم فرمائے! کچھ مزید۔ کہا: ربِّ کریم کے سوا نہ تو کسی سے امید رکھو اور نہ ہی خوف۔ میں نے کہا: **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے! مزید نصیحت کیجئے۔ انہوں نے کہا: جو **اللہ** کریم کو محبوب ہو اسے محبوب رکھو اور جو اسے ناپسند ہو تم بھی ناپسند کرو۔ میں نے کہا: **اللہ** پاک تم پر رحم فرمائے! کچھ مزید۔ کہا: تنہائیوں میں روتے گڑگڑاتے اس کی بارگاہ میں دعا کرو، جہاں کہیں بھی ہو اس کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کرو اور مسلمانوں کے ساتھ نرمی وبھلائی سے پیش آؤ۔ میں نے کہا: **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے! مزید کچھ نصیحت کیجئے۔ تو اُنہوں نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: "اے **اللہ** کریم! ہمارے اور اُس کے درمیان تفریق فرمادے جس نے ہمیں تیری یاد سے غافل رکھا، اتنی نصیحتوں سے بھی اِس کا جی نہیں بھرا۔" حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کے بعد مجھے پتا نہ چلا کہ اُنہیں آسمان نے اٹھالیا یا زمین نگل گئی، پھر میں نے انہیں نہ دیکھا البتہ ان کی نصیحتوں سے **اللہ** پاک نے مجھے فائدہ پہنچایا۔

علم پر عمل کی نصیحت:

﴿11260﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ سِندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص طلبِ علم کے اِرادے سے جا رہا تھا کہ راستے میں اُسے ایک پتھر ملا جس پر لکھا تھا: مجھے پلٹ کر دیکھو تمہیں نصیحت ملے گی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے، آخرِ کار پتھر کو ہاتھ لگائے بغیر وہ آگے بڑھ گیا، (کچھ دور جاکر) واپس لوٹا اور پتھر کو پلٹ کر دیکھا تو اس پر یہ عبارت نقش تھی: ”جو تم جانتے ہو اس پر تو عمل پیرا ہو نہیں تو جو نہیں جانتے اُسے حاصل کر کے کیا کرو گے؟“ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ نصیحت آمیز عبارت پڑھ کر وہ شخص گھر لوٹ گیا۔

گناہوں کی بدصورتی جانچنے کا آلہ:

﴿11261﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو رَجاء قُرشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تُم مسلسل توبہ کے آئینے میں نظریں جمائے رکھو تو گناہوں کی بدصورتی تم پر آشکار ہو جائے گی۔

زُہد کی اقسام:

﴿11262﴾... حضرت سیِّدُنا مُتوکّل بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ زُہد کی تین اَقسام ہیں: (١)... فرض زہد (٢)... مستحب زہد (٣)... سلامتی والا زہد۔ حرام سے بچنا فرض زہد، حلال سے بچنا مستحب زہد اور مشتبہ چیزوں سے بچنا سلامتی والا زہد ہے۔

بُردبار عالم کی شیطان پر ہیبت:

﴿11263تا65﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا اِبنِ عَجلان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیطان پر بُردبار عالم سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں کیونکہ وہ اگر بولتا ہے تو علم کی بات کرتا ہے اور خاموش رہتا ہے تو حِلم اور بُردباری کے ساتھ خاموش رہتا ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ ”اس کے کلام سے زیادہ اس کی خاموشی مجھ پر بھاری ہے۔“

﴿11266-67﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن حُمَید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے عُلَما کی مخالفت مول لی اس نے بڑا شر اختیار کیا۔

سیرت وادب سیکھنے کے شوقین:

﴿11268﴾... مِصِّیصَہ شہر کے قاضی حضرت سیِّدُنا ابو مُنذِر بِشر بن مُنذِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ تھے، آپ ایک چوغہ پہنے ہوئے تھے، (کمزوری کے باعث) آپ کی رنگت مُتغیِّر ہو چکی تھی (کمزور اتنے کہ) گویا ہوا کے جھونکے سے ہی گر جائیں گے۔ آپ سے عرض کی گئی: اپنے ساتھیوں کی طرح آپ نے احادیث حفظ کیوں نہیں کیں؟ حضرت سیِّدُنا امام حَلَبِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روایت میں ہے کہ آپ سے عرض کی گئی: آپ احادیث روایت کیوں نہیں کرتے جبکہ آپ کے ہم عصر عُلَما کو تو احادیث بیان کرتے سنا گیا ہے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میری توجہ عُلَما کی سیرت اور آداب سیکھنے پر تھی۔

﴿11269﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: اُن کی طرح ہم نے بھی احادیث سُنی ہیں، اگر چاہتے تو وہ بھی ہماری طرح خاموش رہ سکتے تھے۔

بے فائدہ صحبت سے بچو:

﴿11270﴾... حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن حازِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حصولِ علم سے اس بات نے نہیں روکا کہ مجھے اس کے فضائل کا علم نہیں ہے بلکہ میں علم حاصل کرنے سے اس وجہ سے رکا ہوا ہوں کہ مجھے اس شخص کے ساتھ علم حاصل کرنا پسند نہیں جو علم کے حقوق سے واقف نہ ہو۔

﴿11271﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے علم کی کوئی بات پوچھی جاتی تو آپ ادب کی بات بتاتے۔

اعلیٰ ظرفی:

﴿11272﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھتے تو گفتگو کرنے سے بچتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا بِشْر بن عَوف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: خُدا کی قسم! یہ اُن کی اعلیٰ ظرفی ہے۔

تم بس باتیں کرتے ہو عمل نہیں:

﴿11273﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے طریقے پر چلنا چاہتا ہوں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اِس کی طاقت نہیں رکھتے۔ میں نے عرض کی: کیوں؟ فرمایا: اس لئے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عمل کیا ہے باتیں نہیں جبکہ تم صرف باتیں کرتے ہو عمل نہیں کرتے۔

﴿11274﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جہاد کے معاملے میں جس نے ایک نقطے جتنا (یعنی ذراسا) بھی رخنہ ڈالا تو گویا اس نے پوری توحید کو ڈھانے میں مدد دی۔

سچا عقیدت مند:

﴿11275﴾... مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: اے ابو اسحاق! میں خُراسان سے آپ کی صحبت پانے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس شرط پر کہ تمہارے مال پر تم سے زیادہ میرا حق ہو گا۔ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تُم نے مجھ سے سچ بولا، تم بہت اچھے ساتھی ہو۔

﴿11276﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: میں آپ کے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: اِس شرط پر کہ تمہاری چیز کا تُم سے زیادہ میں مالِک ہوں گا۔ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے تمہاری سچائی پسند آئی۔

﴿11277﴾... حضرت سیِّدُنا عَسْکَر بن حُصَیْن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گرمیوں میں ایک دن پہاڑ کے کنارے بالوں سے بنا التاجبہ پہنے ٹانگیں پہاڑ کی طرف بلند کئے لیٹے دکھائی دیئے، آپ فرمارہے تھے: بادشاہوں نے راحت وسکون کے لیے غلط راہ (یعنی بادشاہت) کا انتخاب کیا۔

بڑوں کا ادب کرو:

﴿11278﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جب کسی نوجوان کو مجلس میں (بڑوں

کے آگے) باتیں کرتا سنتے تو اُس کی خیر و صلاح سے مایوس ہو جاتے تھے۔

﴿11279﴾... حضرت سَیِّدُنا عُقْبَہ بن عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے سُنا: جب ہم کسی نوجوان کو دیکھتے کہ وہ بزرگوں کے سامنے بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہا ہے تو ہم اُس کی سعادت مندی اور اُس کی ہر بھلائی سے مایوس ہو جاتے تھے۔

دکھاوے کی عبادت نے معزز بنادیا:

﴿11280﴾... حضرت سَیِّدُنا بَقِیَّہ بن ولید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میں نے معرفتِ الٰہی "ابوسَمْعان" نامی ایک راہب سے سیکھی، اس کے گرجا گھر (عبادت خانے) میں جا کر میں نے اس سے پوچھا: اے ابوسَمْعان! تم کتنے عرصے سے اِس گرجا میں ہو؟ کہا: 70 سال سے۔ میں نے کہا: تم یہاں کیا کھا کر گزارا کرتے ہو؟ اس نے کہا: اے حَنِیْفی (یعنی مسلمان)! تم یہ سوال کیوں کر رہے ہو؟ میں نے کہا: میں جاننا چاہتا ہوں۔ اُس نے جواب دیا: ہر رات چنے کا ایک دانہ کھالیتا ہوں۔ میں نے پوچھا: آخر تمہارے دل میں ایسا کون سا جذبہ ہے جس کی بدولت چنے کا ایک دانہ تمہارے لئے کافی ہو جاتا ہے؟ اس نے کہا: یہ گرجا دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہنے لگا: لوگ سال میں ایک دن میرے پاس آتے، میرے گرجا کو سجاتے، اِس کا طواف کرتے اور میری بہت تعظیم کرتے ہیں، جب بھی میرے نفس کو عبادت بھاری لگنے لگتی ہے تو میں اُس لذت آمیز وقت کو یاد کر لیتا ہوں اور گھڑی بھر کی عزت کے لئے پورا سال مَشَقَّت برداشت کرتا رہتا ہوں۔ اے مسلمان! تم بھی ہمیشہ کی عزت حاصل کرنے کے لئے گھڑی بھر کی مشقت برداشت کر لیا کرو۔ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس کی یہ بات سُن کر میرے دل میں معرفتِ خداوندی گھر کر گئی۔ پھر اس نے مجھ سے کہا: کافی ہے یا مزید کچھ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! ضرور بتاؤ۔ بولا: گرجے سے نیچے اُترو۔ میں نیچے اُترا تو اُس نے میری طرف ایک ڈول لٹکایا جس میں چنے کے 20 دانے تھے۔ اُس نے کہا: لوگوں نے دیکھ لیا ہے کہ میں نے تمہیں کوئی چیز دی ہے اب واپس گرجے میں داخل ہو جاؤ۔ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں گرجے میں داخل ہونے لگا تو لوگ میرے اِرد گرد جمع ہو کر پوچھنے لگے: اے مسلمان! ہمارے شیخ نے تمہیں کیا چیز دی ہے؟ میں نے کہا: اپنی غذا کا کچھ حصہ۔ کہنے لگے: تم

اِس کا کیا کرو گے، ہم اِس کے زیادہ حقدار ہیں، ایسا کرو یہ ہمارے ہاتھ فروخت کر دو۔ میں نے کہا: 20 دِینار لوں گا۔ اُنہوں نے فوراً 20 دینار دے دیئے۔ میں راہب کے پاس پہنچا تو اُس نے پوچھا: اے مسلمان! تُم نے چنوں کا کیا کیا؟ میں نے کہا کہ نصرانیوں کے ہاتھ بیچ دیئے۔ پوچھا: کتنے میں؟ میں نے کہا: 20 دینار میں۔ اس نے کہا: تُم نے غلطی کر دی، اگر تم 20 ہزار بھی مانگتے تو وہ تمہیں ضرور دیتے، دیکھو! یہ اُس بندے کی عزت افزائی ہے جو اللہ پاک کی عبادت نہیں کرتا تو سوچو اُس کی کتنی عزت ہو گی جو اللہ کریم کی عبادت کرے۔ اے مسلمان! اِدھر اُدھر آنا جانا چھوڑو، بس اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

مخلص بندوں کی صفات:

﴿11281﴾... حضرت سیِّدُنا بَقِیّہ بن ولید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے بتایا کہ ایک راہب کے پاس سے میرا گزر ہوا جو اپنے گرجاگھر میں عبادت میں مصروف تھا، وہ گرجا پہاڑ کی چوٹی پر ایک بڑے سے ستون پر قائم تھا، جب ہوا زور سے چلتی تو گرجاگھر جھولنے لگتا، میں نے اُسے آواز دی: اے راہب! اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے پھر آواز دی لیکن کوئی جواب نہ آیا۔ تیسری مرتبہ پکار کر کہا: تمہیں اُس ذات کی قسم جس کے نام پر تم اس گرجے میں رُکے ہوئے ہو! مجھے جواب دو۔ یہ سُن کر اُس نے گرجے سے سر باہر نکالا اور بولا: کیوں شور مچا رہے ہو؟ تُم نے مجھے اُس نام سے پکارا جس کا میں اہل نہیں ہوں: تُم نے مجھے "راہب" کہہ کر پکارا حالانکہ میں راہب نہیں ہوں، راہب تو وہ ہے جو اپنے ربّ سے ڈرتا ہو۔ میں نے کہا: تم (راہب نہیں ہو تو) پھر کیا ہو؟ بولا: میں داروغہ ہوں، میں نے ایک درندے کو قید کر رکھا ہے۔ میں نے پوچھا: کون سا درندہ؟ کہنے لگا: میری زبان جو کہ نقصان پہنچانے والا درندہ ہے، اگر میں اِسے آزاد چھوڑ دوں تو لوگوں کو چیر پھاڑ کر رکھ دے۔ اے حنیفی (یعنی مسلمان)! اللہ پاک کے کچھ بندے ہیں جو سُننے سے بہرے، بولنے سے گونگے اور دیکھنے سے اندھے ہیں، وہ ظالموں کی نگری میں چلتے رہے، جاہلوں کی اُنسیت سے اُنہیں وحشت محسوس ہوئی، اُنہوں نے علم کے پھل (یعنی عمل) کو نورِ اخلاص سے پکایا اور یقین کی ہوا سے اسے توڑا یہاں تک کہ نورِ اخلاص کے ساحل پر لنگر انداز ہو گئے۔ خُدا کی قسم! یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں میں شب بیداری کا سُرمہ لگایا، اگر تُم رات میں دیکھو تو ساری مخلوق نیند کے مزے لُوٹ رہی ہوتی ہے لیکن یہ مخلص

بندے اپنی طاقت کے مطابق اُس پاک ذات سے مُناجات کرنے کھڑے ہو جاتے ہیں جسے اونگھ آئے نہ نیند۔ اے مسلمان! تم بھی اُن کے طریقے کو اختیار کرلو۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: میں نے اُس سے کہا کیا تم بھی مسلمان ہو؟ اُس نے کہا: میری نظر میں اسلام کے علاوہ کوئی دین نہیں ہے لیکن مسیح (یعنی حضرت سیِّدُنا عیسٰی) عَلَيْهِ السَّلَام نے ہمیں وصیت کی ہے اور تمہارے آخری زمانے کا ذکر فرمایا ہے لہٰذا میں نے دنیا کو چھوڑ رکھا ہے۔ تمہارے دین کو اگرچہ کافی وقت ہو چکا ہے لیکن نیا ہی ہے۔ حضرت سیِّدُنا بقیہ بن ولید رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کہتے ہیں: اس واقعہ کے بعد ایک مہینا بھی نہیں گزرا تھا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه لوگوں سے کنارہ کش ہوگئے۔

قرآن کے عجائبات سونے نہیں دیتے:

﴿11282﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ایک عابد کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ رات بھر نہیں سوتا، میری اس سے ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: تم رات کو سوتے کیوں نہیں؟ کہا: قرآنِ کریم کے عجائبات مجھے سونے نہیں دیتے۔

﴿11283﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الله بن داود رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے اُن سے کوئی مسئلہ پوچھا، اُنہوں نے جواب دیا، پھر میں اُن کے پاس آنے جانے لگا تو انہوں نے فرمایا: بس بس! جتنا ہم نے بتا دیا تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

غیبت سے نفرت:

﴿11284﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی صحبت میں بیٹھا کرتا تھا، ایک مرتبہ اُس نے آپ کے سامنے کسی کی غیبت کی تو آپ نے اُسے فرمایا: ایسا نہ کرو۔ وہ باز نہ آیا اور دوبارہ غیبت کرنے لگا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اُسے ڈانٹتے ہوئے فرمایا: یہاں سے نکل جاؤ۔ پھر فرمایا: مجھے تعجب ہے کہ ہم پر بارش کیسے برستی ہے۔ یہ روایت بیان کرنے کے بعد حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: مجھے تو اس پر تعجب ہے کہ جس وجہ سے بارش روک دی جاتی ہے وہ تم جانتے ہو (پھر بھی وہی کرتے ہو)۔

﴿11285﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملاقات ہوئی تو دونوں رات بھر آپس میں علمی گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

کیا دنیا کو مہنگائی کی وجہ سے چھوڑ رکھا تھا؟

﴿11286﴾... حضرت سیِّدُنا ضَمُرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے ایک مسلمان بھائی کو زہد و تقویٰ کے طور پر جانتے تھے، ایک مرتبہ اُس کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ اس نے زمین لے کر باغات لگائے ہوئے ہیں۔ آپ نے پوچھا: یہ سب کیا ہے؟ اُس نے کہا: مجھے یہ سب سستا مل گیا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تو کیا اس سے پہلے مہنگائی نے تمہیں دنیا سے روک رکھا تھا؟

اپنا حِصہ وراثت تقسیم کر دیا:

﴿11287﴾... حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن حازِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہمراہ تھا، کچھ لوگ آپ کے پاس آکر کہنے لگے: **اللہ** پاک آپ کو اجر عطا فرمائے! آپ کے والد دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں۔ فرمایا: ان کا انتقال ہوگیا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے کہا: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ (یعنی ہم اللہ کے مال ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے) **اللہ** پاک ان پر رحم فرمائے۔ لوگوں نے کہا: آپ کے والد نے آپ کے لئے وصیت کی ہے اور اُن کا ترکہ اکٹھا کرنے سے عامل (حکومتی کارندہ) بھی تنگ آگیا ہے۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں سے پہلے اپنے شہر پہنچ گئے اور عامل کے پاس جا کر کہا: میں فوت شدہ کا بیٹا ہوں۔ اُس نے کہا: اِس بات کو کون جانتا ہے؟ یہ سُن کر آپ نے اُسے سلام کیا اور واپس مکہ مکرمہ کے لیے نکل پڑے۔ لوگوں نے عامل سے کہا: یہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں، جاؤ! اُنہیں منا کر واپس لاؤ کہیں وہ تم پر غضبناک ہو کر بددعا نہ کر دیں۔ عامل آپ کے پیچھے آیا اور بولا: واپس آجائیے اور مجھے معاف کر دیجئے کہ میں آپ کو پہچان نہ سکا۔ فرمایا: میں تمہارے کہنے سے پہلے ہی تمہیں معاف کر چکا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ واپس تشریف لائے، اپنے والد کی وصیتیں نافذ کیں اور مالِ وراثت میں سے اپنا حصہ بھی باقی وُرثا پر تقسیم فرما کر پھر مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔

﴿11288﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس بندے نے شہرت پسند کی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تصدیق نہیں کی۔

حلال کی اہمیت و فضیلت:

﴿11289﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تَمِیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم اپنی غذا پاک کرلو پھر رات کو عبادت نہ کرنا اور دن میں (نفل) روزہ نہ رکھنا تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔

﴿11290﴾... حضرت سیِّدُنا ابوعبد اللہ مَلَطِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اکثر یہ دُعا کرتے تھے: اے **اللہ**! مجھے اپنی نافرمانی کی ذِلّت سے نکال کر اپنی فرمانبرداری کی عزت میں داخل فرما۔

مانگنے والے ہمارا بوجھ اٹھاتے ہیں:

﴿11291-92﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مانگنے والے کتنے اچھے ہیں کہ ہمارے سفر آخرت کا زادِ راہ وہ اپنے ہاتھوں میں اُٹھا لیتے ہیں۔ گویا یہ لوگ ہمارے دروازوں پر آکر پوچھ رہے ہوتے ہیں کہ "آپ دارِ آخرت کی طرف کچھ بھیجنا چاہتے ہیں؟"

مہنگائی کم کرنے کا نسخہ:

﴿11293﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حَواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کسی ساتھی نے مجھے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کی گئی: حضور! گوشت مہنگا ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اُسے سستا کر دو یعنی خریدنا چھوڑ دو۔

نہ زندگی قابل بھروسا نہ موت بے وفا:

﴿11294﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: بخدا! نہ تو زندگی قابلِ بھروسا ہے کہ اس سے ایک دن کی امید لگائی جاسکے اور نہ

موت بے وفائی کرتی ہے کہ اس سے بے خوف ہوا جاسکے پھر کس خوش فہمی میں سستی، کوتاہی اور بے پروائی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے؟ حالانکہ اللہ پاک کا حکم نافذ ہوکر رہتا ہے۔

سادہ غذا:

﴿11295﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سُلَیمان بن ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لوگوں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے سامنے عمدہ کھانوں کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: مجھے نہیں لگتا کہ کوئی کھانا اُس روٹی سے زیادہ عُمدہ ہو جسے زیتون میں چُورا کیا گیا ہو۔ حضرت سیِّدُنا سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے یہ سُن کر فرمایا: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس اپنا برتن موجود تھا یعنی بھوک۔

ہم محتاجی کی مصیبت میں کیوں مبتلا ہیں؟

﴿11296﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشَّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے سُنا: ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ ہم اپنے ہی جیسے لوگوں سے فقر و محتاجی کی شکایت کرتے ہیں لیکن اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں محتاجی سے نجات کی دُعا نہیں کرتے، ہمیں یہ مصیبت اِس وجہ سے اٹھانی پڑی کہ بندہ دنیا کی خاطر بندے سے محبت کرنے لگا اور اپنے مالک و مولیٰ کے خزانے فراموش کردیئے۔

مصیبت زدہ کو نصیحت:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا مال و متاع ضائع ہوگیا تھا یوں کہ اُس کی دکان میں آگ لگ گئی، اسے اتنا شدید صدمہ پہنچا کہ اُس کی حالت پاگلوں کی سی ہوگئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُس سے فرمایا: اے اللہ کے بندے! مال تو اللہ پاک کا ہے اس نے جب تک چاہا تجھے اس سے نفع دیا اور جب چاہا تجھ سے لے لیا، لہٰذا اُس کے حکم کی پاسداری کرتے ہوئے صبر سے کام لو اور بے صبری کا مظاہرہ نہ کرو کیونکہ عافیت پر اللہ کریم کا شکر اُسی وقت کامل کہلائے گا جب بندہ مصیبت پر صبر بھی کرے۔ جو آگے بڑھا اُس نے پالیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ نادم ہوا۔

اصل گھر اور اصل زندگی:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اکثر یہ فرماتے سنا: ہمارا اصل گھر ہمارے آگے (یعنی دارِ آخرت) ہے اور ہماری اصل زندگی تو موت کے بعد ہوگی یا جنّتی یا پھر دوزخی۔

دو بادشاہ دو فقیر:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ صحرا سے گزرتے ہوئے ایک مسلمان کی قبر کے پاس پہنچے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس کے لئے دعائے رحمت کی اور رونے لگے۔ میں نے عرض کی: یہ کس کی قبر ہے؟ فرمایا: یہ حُمَید بن جابر کی قبر ہے جس کی اِن تمام شہروں پر حکومت تھی، پہلے وہ دنیاوی رنگینیوں کے سمندر میں غرق تھا پھر **اللہ** پاک نے اُسے توبہ کی توفیق عطا فرمائی۔ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ ایک روز یہ بادشاہ اپنے ملک و سلطنت کے نشے میں چُور اور طاقت واختیار کے دھوکے میں نہایت مسرور تھا، جب وہ اپنی خاص ساتھی کے ساتھ سویا تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص اُس کے سرہانے کھڑا ہے جس کے ہاتھ میں خط ہے۔ اُس نے وہ خط بادشاہ کو دیا، بادشاہ نے دیکھا تو اُس میں سونے سے لکھا تھا کہ ”فانی (یعنی دنیا) کو باقی (رہنے والی آخرت) پر ترجیح مت دو، اپنے ملک و سلطنت، غلبہ واختیار، خادم وغلام، نیز راحت سامانیوں اور عیاشیوں سے دھوکا نہ کھاؤ، جس دُنیا میں تم ہو وہ بہت زبردست تھی اگر فانی نہ ہوتی، یہ بادشاہ تھی اگر اِس کے پیروکار ہلاکت میں نہ ہوتے، یہ خوشی اور سرور تھی اگر اس کی حقیقت محض دھوکا و فریب نہ ہوتی، یہ زندگی کا ایک دن تھی اگر اس کا مستقبل قابلِ اعتماد ہوتا۔ لہٰذا ربِّ کریم کے حکم کی طرف دوڑو، بے شک **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَۙ(۱۳۳) (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

چنانچہ وہ گھبرا کر اٹھا اور کہا: یہ **اللہ** پاک کی طرف سے تنبیہ اور نصیحت ہے۔ یہ کہہ کر کسی کو بتائے بغیر

سلطنت چھوڑ کر اِس پہاڑ پر آکر عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوگیا۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب مجھے اس واقعے کا پتا چلا تو میں ملاقات کرنے آیا اور سارا معاملہ پوچھا، اس نے مجھے اپنا قصہ سُنایا اور میں نے بھی اسے اپنی (ترکِ بادشاہت کی) رُوداد سُنائی۔ اس کے بعد میں مسلسل یہاں آتا رہا یہاں تک کہ اس کا انتقال ہوگیا اور یہیں تدفین ہوئی۔ یہ اُس بادشاہ کی قبر ہے۔ **اللہ** کریم کی اس پر رحمت ہو۔

﴿11297﴾... حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن حازِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: آپ احادیث کے حصول کی جستجو کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: میں بے توجہی یا بے رغبتی کی وجہ سے طلبِ حدیث سے کنارہ کش نہیں ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے کچھ احادیث مبارکہ سنی ہیں، اب اُن پر عمل کرنا چاہتا ہوں مگر عمل نہیں ہو پارہا، لہٰذا اُن پر عمل سے پہلے حدیث بیان کرنے والوں کی صحبت میں بیٹھنا اچھا نہیں لگتا۔

گوشہ نشینی اور باجماعت نماز کی اہمیت:

﴿11298﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں سے اس طرح بھاگو جیسے خونخوار درندے سے بھاگتے ہو لیکن نمازِ باجماعت اور جمعہ سے محروم نہ ہونا۔

﴿11299﴾... حضرت سیِّدُنا مُعافٰی بن عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کی باہم ملاقات ہوئی تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: ہم آپ سے اپنے ساتھ ہونے والے سلوک (یعنی ہمارے پاس طلبِ علم کے لئے لوگوں کے پریشان کُن ہُجُوم) کی شکایت کرتے ہیں۔ اس وقت تک حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے گوشہ نشینی اختیار کرلی تھی۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حدیثیں بیان کرکرکے تُم نے خود ہی اپنے آپ کو مشہور کرلیا ہے۔

﴿11300﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبدُ اللہ اَنْطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اپنے اور ربِّ کریم کے مابین کسی اور کو احسان کرنے والا نہ سمجھو، **اللہ** پاک کے

علاوہ ہر کسی کے احسان کو خود پر قرض سمجھا کرو۔

سب سے بڑا انعام:

﴿11301﴾... حضرت سیِّدُنا ابوزید سوّار جُذامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوزید! کل بروزِ قیامت عبادت گزاروں پر **اللہ** پاک کا سب سے بڑا انعام کیا ہوگا؟ میں نے عرض کی: میرے خیال میں تو جنت ہی سب سے بڑا انعام ہوگا۔ فرمایا: یہ تمہارا خیال ہے، خدا کی قسم! اگر **اللہ** کریم عبادت گزاروں سے کبھی بھی اپنا وجہِ کریم نہ پھیرے (یعنی ہر وقت انہیں اپنے دیدار سے مشرف فرمائے) تو میرے خیال میں ان کے لئے اس سے بڑا انعام کوئی نہیں ہوگا۔

قبولیتِ دعا کی شرط:

﴿11302﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم دعا کرنا چاہتے ہو تو حلال کھاؤ پھر جو چاہو دعا کرو (قبول ہوگی)۔

دل پر تین پردے:

﴿11303﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ دل پر تین طرح کے پردے آتے ہیں: (۱)...رضا واطمینان (۲)...رنج والم اور (۳)...خوشی ومسرت۔ پس اگر تم موجودہ چیزوں پر راضی ومطمئن ہو تو تم حریص ہو اور حریص محروم ہوتا ہے، اگر تم غیر موجود چیزوں پر غمزدہ ہو تو ناراض ہو اور ناراض عذاب میں ہوگا اور اگر تم تعریف پر خوش ہوتے ہو تو خود پسند ہو اور خود پسندی عمل کو برباد کر دیتی ہے۔ اِن سب کی دلیل یہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْؕ (پ۲۷، الحدید: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اس لئے کہ غم نہ کھاؤ اس پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش نہ ہو اس پر جو تم کو دیا۔

اللہ والوں سے محبت کا صلہ:

﴿11304﴾... حضرت سیِّدُنا فارِس نَجّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم

بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خواب دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام زمین پر تشریف لائے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان سے پوچھا: آپ زمین پر کیوں تشریف لائے ہیں؟ تو حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مجھے حکم ملا ہے کہ (اللہ پاک سے) محبت کرنے والوں کے نام لکھوں۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: مثلاً کون؟ فرمایا: جیسے "مالک بن دینار، ثابت بنانی، ایوب سختیانی (رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی)" اور بھی بہت سے لوگوں کے نام گنوائے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کیا ان محبین میں میرا نام بھی ہے؟ حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: جب آپ (اللہ پاک سے) محبت کرنے والوں کے نام لکھیں تو ان کے نیچے اُن سے محبت کرنے والے کا نام بھی لکھ دیجئے گا۔ میرا یہ کہنا تھا کہ حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی نازل ہوئی کہ "اِس کا نام تمام محبین سے پہلے لکھو۔"

دھوکے اور نقصان میں کون؟

﴿11305﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خواب میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار سے مُشَرَّف ہوئے تو عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کچھ نصیحت ارشاد فرمایئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس کے دونوں دن یکساں ہوں وہ دھوکے میں ہے، جس کا آئندہ کل گزشتہ کل سے بدتر ہو وہ ملعون ہے اور جو اپنے نفس کی کوتاہیوں پر نظر نہ رکھے وہ نقصان میں ہے اور جو نقصان میں ہو اس کے لیے مر جانا ہی بہتر ہے۔"

﴿11306﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: تھوڑی سی بھلائی بہت ہوتی ہے اور تھوڑی سی بُرائی بھی بہت ہوتی ہے۔ اے اِبْنِ بَشّار! جان لو کہ تعریف اِنعام ہے لیکن مذمت قرض ہے۔

خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ!

﴿11307﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: "جن کاموں سے اللہ پاک نے تمہیں ڈرایا اور بچنے کا حکم دیا اُن میں تُم نے اس کی

مخالفت کی، جن کاموں کے کرنے کا اس نے حکم دیا اور جن سے منع کیا اُن میں تم نے اس کی نافرمانی کی، اس کے وعدوں اور خوشخبریوں میں تم نے اُسے جُھٹلایا، اُس کی عطا کردہ نعمتوں اور دیئے گئے مقام و مرتبہ میں تم نے اُس کی ناشکری کی۔ یاد رکھو! جو بوؤ گے وہی کاٹو گے، جو درخت لگاؤ گے اُسی کا پھل توڑو گے، جیسا کرو گے ویسا بھرو گے، جو عمل کرو گے اُسی کی جزا پاؤ گے۔ اگر تم عقل رکھتے ہو تو اِن باتوں کو جان لو اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔" مزید فرماتے سنا کہ "ان کمزور جسموں اور جانوں کے متعلق **اللہ** کریم سے ڈرو، ہوشیار ہو جاؤ! کوشش کرو! **اللہ** پاک سے حیا کرو! بخدا! اُس نے پردہ پوشی کی اور مہلت دی، اس قدر اِنعام واکرام کیا گویا فضل و کرم سے تمام مخلوق کی بخشش فرمادی۔"

غم و پریشانی کی زیادتی کا سبب:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ بھی فرماتے سنا: "حرص و طمع کی کمی سچائی و پرہیزگاری کا باعث اور حرص و طمع کی زیادتی غم و پریشانی کے زیادہ ہونے کا سبب ہے۔"

جنت نہیں، تیری رضا کا طالب ہوں:

﴿11308﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ کہتے سُنا: اے **اللہ**! یقیناً تو جانتا ہے کہ جب تو نے مجھے اپنی یاد سے مانوس کیا، اپنی محبت عطا کی اور اپنی اطاعت و فرمانبرداری کو میرے لئے آسان کیا تو اب جنت کی حیثیت میرے نزدیک مچھر کے پر برابر بھی نہیں ہے، لہٰذا تُو جسے چاہے جنت دے دے۔

﴿11309﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے ربِّ کریم! بے شک تو جانتا ہے کہ جنت میرے نزدیک مچھر کے پر بلکہ اس سے کمتر شے کے برابر بھی نہیں ہے کیونکہ تو نے مجھے اپنی محبت سے سرشار کیا، اپنی یاد سے مانوس کیا اور اپنی عظمت و شان میں غور و فکر کرنے کی فرصت عطا فرمائی۔

﴿11310﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ کوئی مجھ

سے کہہ رہا ہے: کیا حق کے طالب آزاد شخص کو غلاموں کے آگے جھکنا زیب دیتا ہے؟ حالانکہ وہ اپنا مطلوب و مقصود اپنے آقا و مولیٰ کے پاس پاتا ہے۔

خدا کی محبت:

﴿11311﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تم تو خدا سے محبت کرو اور وہ تم سے محبت نہ کرے۔

﴿11312﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک نے جنت میں ہمیشہ کی بادشاہت والی نعمتیں رکھی ہیں جبکہ ہمارے بدن خارش زدہ اور بوسیدہ ہیں، وہ چاہے تو انہیں مشک و عنبر سے بھر دے اور چاہے تو ان سے موتی اور جواہرات ظاہر فرمائے۔ مرضی اسی کی ہے اور قدرت وطاقت کا وہی مالک ہے۔

﴿11313﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تَمِیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جب تم اپنے دوست (یعنی رب تعالیٰ) کے ساتھ تنہا ہو تو اپنا گریبان چاک کردو۔

محبَّتِ خداوندی کا اِدراک:

﴿11314﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک دن فرمایا: اگر بندوں کو محبَّتِ خداوندی کا حقیقی معنوں میں ادراک ہوتا تو ان کا کھانا، پینا، حرص کرنا اور بکثرت لباس تبدیل کرنا کم ہو جاتا، یہی وجہ ہے کہ فرشتے اللہ پاک سے محبت کرتے ہیں جبھی وہ اللہ کریم کے سوا ہر کسی کو چھوڑ کر اس کی عبادت میں مشغول ہیں حتّٰی کہ جب سے یہ دنیا معرضِ وجود میں آئی ہے تب سے لے کر اب تک کوئی فرشتہ قیام میں ہے، کوئی رکوع میں تو کوئی سجدے میں، وہ خدا کی یاد اور اُس کی بندگی میں اس قدر مشغول ہیں کہ جب سے خالق کائنات نے دنیا کو پیدا فرمایا ہے اس وقت سے فرشتوں نے کبھی اپنے دائیں بائیں بھی نظر نہیں کی۔

﴿11315﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ (پ٢٢، فاطر: ٣٢)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: سبقت لے جانے والے کو محبت کے کوڑے مارے گئے، شوقِ محبوب کی تلوار سے قتل کیا گیا، اب وہ بزرگی کے دروازے پر لیٹا ہوا ہے۔ میانہ چال والے کو ندامت کے کوڑے مارے گئے، حسرت کی تلوار سے قتل کیا گیا، اب وہ عفو و درگزر کے دروازے پر پڑا ہوا ہے جبکہ اپنی جان پر ظلم کرنے والے کو غفلت کے کوڑے مارے گئے، امیدوں کی تلوار سے قتل کیا گیا، اب وہ سزا کے دروازے پر پڑا ہوا ہے۔

جنتیوں کی شان و شوکت:

﴿11316﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جہنم میں جانے والوں کے لئے ہلاکت و بد بختی ہوگی جب وہ دیکھیں گے کہ **اللہ** پاک کا دیدار کرنے والے عمدہ اونٹوں پر سوار باری تعالیٰ کی طرف دوڑے چلے جارہے ہیں، انہیں گروہ در گروہ جمع کیا جارہا ہے، اُن کے لئے منبر رکھے گئے اور کرسیاں بچھائی گئی ہیں۔ **اللہ** کریم ان کی خوشی کامل کرنے کے لئے اپنے وجہِ کریم کے ساتھ ان کی طرف توجہ فرماکر ارشاد فرمارہا ہے: "میرے بندو! میری طرف آؤ، میرے بندو! میری طرف آؤ، میرے فرمانبردار دوستو! میرے پاس آؤ، میرا شوق و محبت رکھنے والو! میری جانب چلو، میرے غمزدہ مخلص دوستو! میری طرف بڑھو! دیکھو میں وہی (ربّ) ہوں جس کی تم نے معرفت حاصل کی۔ تم میں جو میرا مُشتاق، محب اور چاہنے والا ہے وہ میرے وجہِ کریم کے دیدار سے لطف اندوز ہولے۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں ضرور تمہیں اپنے پڑوس سے خوش کروں گا، اپنے قرب سے سرور بخشوں گا، عزت و تکریم والی نعمتیں عطا کروں گا، تم عالیشان بستروں پر ٹیک لگائے بالا خانوں (اونچے محلات) سے نظارے کرتے ہوگے، ان کے مالک ہوگے، ان ٹھکانوں میں ہمیشہ رہوگے کبھی کُوچ نہ کروگے، مطمئن رہوگے کبھی غمگین نہ ہوگے، تندرست رہوگے کبھی بیمار نہ ہوگے، آسودہ حال اور فراخی کی زندگی میں رہوگے کبھی موت کا سامنا نہیں کروگے، خوبصورت حوروں سے ملوگے کبھی بے زاری اور اُکتاہٹ کا شکار نہیں ہوگے، کھاؤ اور پیو رَچتا ہوا اور عیش و آرام کے مزے لو بدلہ اِس کا کہ تم نے اپنے بدنوں کو لاغر و کمزور کیا، اپنے جسموں کو مشقت میں ڈالا، دن میں روزے رکھے اور راتوں کو جاگ کر عبادت کی جبکہ لوگ سورہے ہوتے تھے۔

ملے تو ایثار، نہ ملے تو شکر:

﴿11317﴾... حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہمراہ مکّۂ مکرّمہ میں حاضر ہوئے۔ دورانِ طواف حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملاقات ہوئی، اِس سال وہ بھی حج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُن سے سوال کیا: "آپ کس اصول پر کاربند ہیں؟" اُنہوں نے کہا: ہمارا اصولِ زندگی یہ ہے کہ کھانا ملتا ہے تو کھالیتے ہیں، نہیں ملتا تو صبر کرتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: "یہ تو بلخ کے کتے بھی کرتے ہیں۔" حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: آپ کس اُصول پر عمل کرتے ہیں؟ فرمایا: "ہمارا اصولِ بندگی یہ ہے کہ کھانا ملتا ہے تو ایثار کر دیتے ہیں، نہیں ملتا تو اللہ پاک کی حمد کرتے اور اُس کا شکر بجالاتے ہیں۔" یہ سُن کر حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھڑے ہوئے اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے باادب بیٹھ کر کہا: اے استادِ محترم! آپ ہی ہمارے استاد ہیں۔

سفر میں بھی یادِ خداوندی:

﴿11318﴾... حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں کوفہ کے راستے میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہمراہ تھا، دورانِ سفر ہمارا گزر جنگل سے ہوا، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اندازِ سفر یہ تھا کہ راہ چلتے ہوئے عجائبات میں غور خوض کرتے اور ہر میل پر دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ ہم اسی حالت میں جنگل میں رہے یہاں تک کہ ہمارے کپڑے بوسیدہ ہوگئے، پھر ہم کوفہ میں داخل ہوئے اور وہاں ایک ویران مسجد کے پاس پہنچے، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: "حذیفہ! میں تم پر بھوک کے آثار دیکھ رہا ہوں۔" میں نے عرض کی: پھر شیخ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: "دوات اور کاغذ لاؤ۔" میں نے حاضر کر دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کاغذ پر لکھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم (اے ربِّ کریم)! ہر حال میں تیری طرف ہی قصد کیا جاتا ہے اور ہر معنیٰ کی مراد تو ہی ہے:

اَنَا حَامِدٌ اَنَا ذَاكِرٌ اَنَا شَاكِرٌ   اَنَا جَائِعٌ اَنَا حَاسِرٌ اَنَا عَارِی

هِيَ سِتَّةٌ وَ اَنَا الضَّمِيْنُ بِنِصْفِهَا فَكُنِ الضَّمِيْنَ لِنِصْفِهَا يَا بَارِي

مَدْحِيْ لِغَيْرِكَ لَفْحُ نَارٍ خُضْتُهَا فَاَجِرْ فَدَيْتُكَ مِنْ دُخُوْلِ النَّارِ

ترجمہ: (۱)... میں حاضر ہوں، میں ذاکر ہوں، میں شاکر ہوں، میں بھوکا ہوں، میں ننگے سر ہوں، میں بے لباس ہوں۔ (۲)... یہ چھ چیزیں ہیں، ان میں سے نصف (یعنی حضور، ذکر اور شکر) کا میں ذمے دار ہوں، اے باری تعالیٰ! باقی تین چیزیں (یعنی شکم سیری، سرپوشی اور لباس) تُو اپنے ذِمّۂ کرم پر لے لے۔ (۳)... تیرے علاوہ کسی اور کی تعریف کرنا آگ میں کودنا ہے۔ میں تیری راہ میں قربان جاؤں، اے ربِّ کریم! مجھے آگ سے بچالے۔

حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ اشعار لکھنے کے بعد رُقعہ مجھے عنایت کیا اور فرمایا: "جاؤ اور اپنے دل میں خدا کے علاوہ کسی کا خیال نہ لانا۔ جو پہلا شخص تمہیں ملے یہ اُسے دے دینا۔" چنانچہ میں وہ رقعہ لے کر نکلا، راستے میں ایک خچر سوار شخص سے سامنا ہوا، وہ میں نے اُسے دے دیا۔ اُس نے پڑھا تو روتے ہوئے کہنے لگا: یہ تحریر کرنے والا شخص کہاں ہے؟ میں نے بتایا: "فلاں ویران مسجد میں۔" اُس نے اپنی آستین سے دیناروں کی ایک تھیلی نکال کر مجھے دے دی۔ میں نے اس کے بارے میں معلومات لیں تو پتا چلا کہ وہ نصرانی ہے۔ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا: "اِس تھیلی کو ہاتھ نہ لگانا وہ شخص ابھی آتا ہو گا۔" چنانچہ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ وہ نصرانی بھی وہاں پہنچ گیا اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سر کو بوسہ دے کر کہنے لگا: "اے شیخ! آپ نے بہت اچھے طریقے سے **اللہ** پاک کی طرف ہدایت دی۔" پھر اسلام لے آیا اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت اختیار کر لی۔

﴿11319﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر جمعہ کی صبح وشام 10 مرتبہ یہ کلمات کہا کرتے تھے:

مَرْحَبًا بِيَوْمِ الْمَزِيْدِ وَالصُّبْحِ الْجَدِيْدِ وَالْكَاتِبِ الشَّهِيْدِ يَوْمُنَا هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ اُكْتُبْ لَنَا فِيْهِ مَا نَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ الْحَمِيْدِ الْمَجِيْدِ الرَّفِيْعِ الْوَدُوْدِ الْفَعَّالِ فِيْ خَلْقِهٖ مَا يُرِيْدُ اَصْبَحْتُ بِاللهِ مُؤْمِنًا وَّبِلِقَاءِ اللهِ مُصَدِّقًا وَّبِحُجَّتِهٖ مُعْتَرِفًا وَّمِنْ ذَنْبِيْ مُسْتَغْفِرًا وَّلِرُبُوْبِيَّةِ اللهِ خَاضِعًا وَّلِسِوَى اللهِ جَاحِدًا وَّاِلَى اللهِ تَعَالٰى فَقِيْرًا وَّعَلَى اللهِ مُتَوَكِّلًا وَّاِلَى اللهِ مُنِيْبًا اُشْهِدُ اللهَ وَاُشْهِدُ مَلَائِكَتَهٗ وَاَنْبِيَاءَهٗ وَرُسُلَهٗ وَحَمَلَةَ عَرْشِهٖ وَمَنْ خَلَقَ وَمَنْ هُوَ خَالِقٌ بِاَنَّ اللهَ لَا

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّالْحَوْضَ حَقٌّ وَّالشَّفَاعَةَ حَقٌّ وَّ مُنْكَرًا وَّنَكِيْرًا حَقٌّ وَّلِقَاءَكَ حَقٌّ وَّوَعْدَكَ حَقٌّ وَّوَعِيْدَكَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ عَلٰى ذٰلِكَ اَحْيَا وَعَلَيْهِ اَمُوْتُ وَعَلَيْهِ اُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا رَبَّ لِیْ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ فَاِنَّهٗ لَا يَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَيِّئَهَا فَاِنَّهٗ لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ بِيَدَيْكَ وَاَنَا لَكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اٰمَنْتُ اَللّٰهُمَّ بِمَا اَرْسَلْتَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّاٰمَنْتُ اَللّٰهُمَّ بِمَا اَنْزَلْتَ مِنْ كِتَابٍ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا خَاتَمِ كَلَامِیْ وَمِفْتَاحِهٖ وَعَلٰى اَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَوْرِدْنَا حَوْضَهٗ وَاسْقِنَا بِكَاْسِهٖ مَشْرَبًا مَّرِيًّا سَائِغًا هَنِيًّا لَّا نَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا وَّاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِهٖ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَاكِسِيْنَ وَلَا مُرْتَابِيْنَ وَلَا مَقْبُوْحِيْنَ وَلَا مَغْضُوْبًا عَلَيْنَا وَلَا ضَآلِّيْنَ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنْ فِتَنِ الدُّنْيَا وَوَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ مِنَ الْعَمَلِ وَتَرْضٰى وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ وَثَبِّتْنِیْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ وَلَا تُضِلَّنِیْ وَاِنْ كُنْتُ ظَالِمًا سُبْحٰنَكَ سُبْحٰنَكَ يَا عَلِیُّ يَا عَظِيْمُ يَا بَارِئُ يَا رَحِيْمُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ سُبْحٰنَ مَنْ سَبَّحَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ بِاَكْنَافِهَا وَسُبْحٰنَ مَنْ سَبَّحَتْ لَهُ الْجِبَالُ بِاَصْوَاتِهَا وَسُبْحٰنَ مَنْ سَبَّحَتْ لَهُ الْبِحَارُ بِاَمْوَاجِهَا وَسُبْحٰنَ مَنْ سَبَّحَتْ لَهُ الْحِيْتَانُ بِلُغَاتِهَا وَسُبْحٰنَ مَنْ سَبَّحَتْ لَهُ النُّجُوْمُ فِى السَّمَآءِ بِاَبْرَاقِهَا وَسُبْحٰنَ مَنْ سَبَّحَتْ لَهُ الشَّجَرُ بِاُصُوْلِهَا وَنَضَارَتِهَا وَسُبْحٰنَ مَنْ سَبَّحَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرَضُوْنَ السَّبْعُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَمَنْ عَلَيْهِنَّ سُبْحٰنَكَ سُبْحٰنَكَ يَا حَیُّ يَا حَلِيْمُ سُبْحٰنَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ.

یعنی انعام اور نئی صبح والے دن کو خوش آمدید! لکھنے والے گواہ کو خوش آمدید! ہمارا یہ دن عید کا دن ہے۔ ہم جو کلمات کہہ رہے ہیں وہ اس میں لکھو: **اللہ** کے نام سے شروع جو تعریف اور بزرگی والا، رفعت و محبوبیت والا، اپنی مخلوق میں جو چاہے کرنے والا۔ میں نے صبح اس حال میں کی کہ **اللہ** پاک پر ایمان رکھتا ہوں، اُس سے ملنے کا یقین رکھتا ہوں، اُس کی حجت و دلیل کا معترف ہوں، اپنے گناہوں سے استغفار کرتا ہوں، اُس کی ربوبیت کے آگے سرنگوں ہوں، اُس کے علاوہ کا منکر ہوں، **اللہ** کریم کا محتاج ہوں، اُسی پر بھروسا کرتا اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ میں ربِّ کریم کو،

اُس کے فرشتوں، انبیا، رسولوں، عرش اٹھانے والے فرشتوں کو، مخلوق اور اُس کے خالق کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ **اللہ** پاک یکتا ہے اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اُس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت **محمد** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کے بندے اور رسول ہیں، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، حوضِ کوثر حق ہے، شفاعت حق ہے، منکر نکیر حق ہیں، خدایا تیری ملاقات حق ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، بے شک قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں، **اللہ** کریم قبروں سے مردے اٹھائے گا، میں اسی عقیدے پر زندہ رہوں گا، اسی پر مروں گا اور اسی پر اٹھایا جاؤں گا اِنْ شَآءَ اللہ۔ الٰہی! تو ہی میرا ربّ ہے تیرے علاوہ میرا کوئی ربّ نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں اور بقدرِ طاقت تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں۔ الٰہی! میں ہر شریر کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے میرے ربّ! میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو مجھے بخش دے کیونکہ تو ہی گناہ بخشنے والا ہے۔ مجھے حُسنِ اخلاق کی طرف گامزن فرما تو ہی حُسنِ اخلاق کی طرف ہدایت فرمانے والا ہے، مجھ سے بداخلاقی کو پھیر دے بے شک تو ہی بداخلاقی کو دور کرنے والا ہے۔ اے **اللہ**! میں حاضر ہوں، سعادت مندی تیری طرف سے ہی ہے، تمام بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے، میں تیری بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ اے **اللہ**! میں تیرے بھیجے ہوئے رسول اور تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا، حضرت **محمد مصطفٰے** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بہت درود و سلام ہوں جو میرے کلام کی ابتدا و انتہا ہے اور (درود و سلام ہوں) اُن کی آل پر، تمام نبیوں اور رسولوں پر۔ آمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن۔ اے ربِّ کریم! ہمیں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوضِ کوثر پر آنا نصیب فرما، لطف و آسودگی سے لبریز اور خوشگوار جامِ کوثر پلا جس کے بعد ہم کبھی پیاسے نہ ہوں، قیامت کے دن اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہمارا حشر فرما کہ نہ تو ہم رسوا ہوں، نہ ذِلّت سے سر خمیدہ ہوں، نہ مُتَّہِم ہوں، نہ بھلائی سے دُور ہوں، نہ غضب کئے گئے ہوں اور نہ گمراہ ہوں۔ اے **اللہ**! دنیا کے فتنوں سے میری حفاظت فرما، اپنی پسند اور رضا والے کام کرنے کی توفیق مرحمت فرما، میرے تمام معاملات درست فرما، مجھے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں حق بات پر ثابت قدم رکھ۔ الٰہی! میں اگرچہ ظالم (یعنی گناہ سے اپنی جان پر ظلم کرنے والا) ہوں لیکن تیری ذات پاک ہے، اے بلند و برتر، عظمت والے، پیدا کرنے والے، رحمت والے، غالب و زبردست۔ اُس ذات کے لئے پاکی ہے جس کی پاکی کا بیان آسمان اپنے کناروں میں، پہاڑ اپنی بازگشتوں میں، سمندر اپنی موجوں میں، مچھلیاں اپنی بولیوں میں، ستارے اپنی چمک دمک میں، درخت اپنی جڑوں اور تروتازگی میں کرتے ہیں۔ اُس ذات کے لئے پاکی ہے جس کی پاکی کا بیان

ساتوں آسمان وزمین اوران پر موجود تمام موجودات کرتے ہیں۔ تو پاک ہے، پاکی ہے تجھے اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، حلم والے! تیری ذات پاک ہے، تویکتا ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

مقصدِ حیات:

﴿11320﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشَّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جتنے بھی عبادت گزاروں، علما، صالحین اور زاہدوں سے ملاقات کی اُن میں کسی ایسے کو نہیں پایا جو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرح دنیا کو ناپسند کرتا ہو اور اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتا ہو۔ ایک مرتبہ ہمارا گزر ایسی قوم سے ہوا جنہوں نے اپنا باغ، گھر یا دکان منہدم کیا ہوا تھا تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آنکھ بھر بھی یہ منظر نہیں دیکھا بلکہ اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا، میں نے اس طرزِ عمل پر کچھ کہا تو فرمایا: اے ابنِ بَشَّار! یہ فرمانِ باری تعالٰی پڑھو:

لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (پ۱۲، ھود: ۷) ترجمۂ کنزالایمان: کہ تمہیں آزمائے تم میں کس کا کام اچھا ہے۔

یہ نہیں فرمایا کہ تم میں سے کس کی دنیاوی تعمیر اچھی ہے، دنیا کی محبت اور اس کے لئے ذخیرہ اندوزی زیادہ ہے۔ اتنا کہنے کے بعد رونے لگے، پھر فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

جن اور آدمی دنیا کی تعمیر کے لئے نہیں بنائے:

اللہ کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے کہ وہ دنیا بسائیں، مال جمع کریں، گھر بنائیں، پختہ محلات تعمیر کریں، مزے کریں، زندگی کا لطف اٹھائیں۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشَّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پورا دن یہ کلمات دہراتے رہے اور یہ آیات پڑھیں:

﴿1﴾...

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ (پ۷، الانعام: ۹۰) ترجمۂ کنزالایمان: تو تم اُنھیں کی راہ چلو۔

﴿2﴾...

وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ؕ۝ (پ۳۰، البینۃ: ۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اوران لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نِرے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

ایک موقع پر فرمایا: ”ہم نے جذبات وخیالات میں اُلجھ کر عمل ترک کر دیئے، سُستی اور کاہلی میں پڑ کر توبہ سے غافل ہو گئے اور فانی زندگی پر اِکتفا کر کے ہمیشہ کی زندگی سے بے پروا ہو گئے ہیں۔“

سُرخ رُوئی چاہتے ہو تو...!

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: ”تکبُّر سے بچو، اپنے اعمال کو اچھا سمجھنے سے گُریز کرو، (دنیاوی معاملات میں) اپنے سے اوپر والے کو نہیں بلکہ اپنے سے کمتر کو دیکھو، جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا ربِّ کریم اسے بلندی عطا فرماتا ہے، جو اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتا ہے وہ اسے عزت سے نوازتا ہے، جو اللہ کریم سے ڈرتا ہے وہ اس کی حفاظت فرماتا ہے، جو ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے وہ اسے نجات عطا فرماتا ہے، جو اُس کی طرف لو لگاتا ہے وہ اسے خوش کر دیتا ہے، جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے وہ اسے کافی ہو جاتا ہے، جو اس سے مانگتا ہے وہ اسے عطا فرماتا ہے، جو اُسے قرض دیتا (یعنی اس کی راہ میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرتا) ہے تو وہ اسے اس کا بدلہ عطا فرماتا ہے، جو اُس کا شکر کرتا ہے وہ اسے جزائے خیر سے نوازتا ہے۔ پس بندے کو چاہئے کہ اپنے اعمال کا وزن کرلے قبل اس کے کہ ان کا وزن کیا جائے، اپنا مُحَاسَبَہ کرلے اس سے پہلے کہ اس سے حساب لیا جائے اور بلند و برتر خدا کی بارگاہ میں پیش ہونے کے لئے تیار اور (اعمال کی زینت سے) آراستہ ہو جائے۔“

مفید اور غیر مفید لمحات:

مزید فرماتے ہیں: اپنے دلوں کو خوفِ خدا سے معمور رکھو، جسموں کو اطاعَتِ خداوندی کی عادت ڈالو، چہروں کو اللہ پاک سے حیا کا پیکر بناؤ، زبانوں کو ذِکْرُ اللہ سے تر رکھو، اللہ کریم کی حرام کردہ چیزوں (کو دیکھنے) سے نگاہوں کو جھکالو۔ بے شک ربِّ کریم نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف وحی فرمائی کہ ”اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہر گھڑی جس میں تم مجھے یاد کرتے ہو وہ تمہارے لئے ذخیرہ اور سرمایہ ہے اور جس

گھڑی یاد نہیں کروگے وہ تمہارے لئے ذخیرہ ہوگی نہ فائدے مند بلکہ وہ غیر مفید ہوگی۔“

اللہ پاک کا محبوب و پسندیدہ عمل:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْهِ السَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے ربِّ کریم! کون سا عمل تجھے زیادہ محبوب ہے؟ ارشاد فرمایا: ”بچوں کے ساتھ شفقت و مہربانی سے پیش آنا کہ بے شک وہ میرے مقرب ہیں، اگر مر جائیں تو انہیں جنت میں داخل فرماتا ہوں۔“

سیِّدُنا ابراھیم بن اَدھم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی مرویات

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے تابعین کی ایک جماعت سے مُسْنَد اور مُرْسَل احادیث روایت کی ہیں۔ اہلیانِ کوفہ و بصرہ (کے مُحَدِّثِین) سے ملاقات کی ہے۔ آپ کے معمولات میں روایت کرنا شامل نہیں تھا یہی وجہ ہے کہ آپ سے مروی احادیث کم ہیں۔ جن بزرگوں سے آپ نے روایات لی ہیں اُن میں سے ایک حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَمْرو بن عبدُ اللہ سَبِیْعِی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه ہیں۔ آپ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی زیارت کی ہے اور حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللهُ عَنْه سے احادیث سُنی ہیں۔

علم کی برکت:

﴿11321﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْه روایت کرتے ہیں کہ رسولُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک فتنہ آئے گا اور لوگوں کو تہس نہس کردے گا لیکن علما اپنے علم کی برکت سے نجات پائیں گے۔“[1]

محبوب بندہ بننے کا نسخہ:

﴿11322﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللهُ عَنْه سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ”ایسے عمل کی طرف میری راہ نمائی فرمایئے جسے کروں تو اللہ پاک مجھ سے محبت کرے اور اُس عمل کی وجہ سے لوگ بھی مجھے محبوب رکھیں۔“ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”دنیا سے بے

---

[1] ...مسند شہاب، ۲/ ۱۳۹، حدیث: ۱۰۵۶

رغبتی اختیار کرلو اللہ کریم تم سے محبت فرمائے گا۔ جہاں تک لوگوں کا تعلق ہے تو دنیا اُن کی طرف پھینک دو وہ بھی تم سے محبت کرنے لگیں گے۔"[1]

﴿11323﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایسے عمل پر میری راہ نمائی فرمائیں جسے کرنے سے اللہ پاک مجھ سے محبت فرمائے اور لوگ بھی محبت کریں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "وہ کام کہ جسے کرنے سے اللہ کریم تم سے محبت فرمائے وہ دنیا سے بے رغبتی ہے اور جہاں تک لوگوں کے تم سے محبت کرنے کا تعلق ہے تو اس لکڑی کو بھی لوگوں کی طرف پھینک دو۔" ایک روایت میں ہے: "تم دیکھو کہ دنیاوی سازوسامان میں سے جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ بھی لوگوں کی طرف پھینک دو تو وہ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔"[2]

﴿11324﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اُس نے نیت کی۔"[3]

بروزِ قیامت بھوک کی سختی سے محفوظ:

﴿26-11325﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں، آپ کو کس چیز نے تکلیف دی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہُریرہ! بھوک نے۔ یہ سن کر میں رونے لگا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: نہ روؤ کہ دنیا میں بھوکا شخص ثواب کی امید پر صبر کرے تو قیامت کے دن اسے بھوک کی سختی نہ پہنچے گی۔[4]

---

[1] ...جمع الجوامع، حرف الھمزۃ ۱/۳۸۷، حدیث: ۲۸۱۵

[2] ...الزھد لابن ابی الدنیا، ص۶۷، حدیث: ۱۱۸، عن ابراھیم بن ادھم بتغیر

[3] ...بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، ۱/۵، حدیث: ۱

[4] ...ابن عساکر، رقم: ۳۶۵، ابراھیم بن ادھم، ۶/۲۷۸، حدیث: ۱۵۴۷

حُسنِ اخلاق کی تفسیر:

﴿11327﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حُسنِ اخلاق کا کیا مفہوم ہے؟ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہے۔ اس نے دوبارہ عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حُسنِ اخلاق کی کیا تفسیر ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر خاموش رہے۔ اس نے تیسری بار پھر عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حُسنِ اخلاق سے کیا مراد ہے؟ تو رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”حُسنِ اخلاق یہ ہے کہ دنیا میں جو ملے تو اُس پر راضی رہے اور نہ ملنے پر ناراض نہ ہو۔“[1]

امام سے پہلے سر اٹھانے کی وعید:

﴿11328﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَمَا يَخْشَى اللهَ الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللهُ رَاْسَهُ رَاْسَ الْحِمَارِ یعنی کیا امام سے پہلے سَر اٹھانے والا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ پاک اس کے سَر کو گدھے کے سر جیسا بنا دے[2]۔“[3]

بے عمل واعظ کا انجام:

﴿11329﴾... حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں نے کچھ مَردوں کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے جبریل (عَلَیْہِ السَّلَام) سے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: یہ آپ کی اُمّت کے خطیب ہیں جو لوگوں

[1]...مسند الفردوس، ۱/۳۴۳، حدیث: ۱۳۷۳، دون قول الراوی

[2]... منقول ہے کہ ”ایک مُحدِّث حدیث لینے کے لئے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق میں گئے اور ان کے پاس بہت کچھ پڑھا، مگر وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے، مدتوں تک ان کے پاس پڑھا، مگر ان کا منھ نہ دیکھا، جب زمانہ دراز گزرا اور انہوں نے دیکھا کہ ان کو حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا، دیکھتے کیا ہیں کہ ان کا منھ گدھے کا سا ہے، انہوں نے کہا: صاحب زادے! امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مستبعد (یعنی بعض راویوں کی عدم صحت کے باعث دور از قیاس) جانا اور میں نے امام پر قصداً سبقت کی، تو میرا منھ ایسا ہو گیا جو تم دیکھ رہے ہو۔“ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلوۃ، ۳/۲۲۱، تحت الحدیث: ۱۱۴۱)

[3]...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النھی عن سبق الامام برکوع اوسجود ونحوھما، ص۱۸۱، حدیث: ۹۶۳

کو تو بھلائی کا حکم دیتے تھے، لیکن خود کو بھول جاتے تھے حالانکہ وہ کتاب پڑھتے تھے تو کیا انہیں عقل نہیں؟"[1]

﴿11330﴾... حضرت سیِّدُنا ابوبُردہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے ہمارے سامنے ایک پیوند لگی چادر اور ایک موٹا تہبند نکال کر فرمایا: "محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان مبارک کپڑوں میں وصالِ ظاہری فرمایا۔"

﴿11331﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بنِ عُمَر اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُما بیان کرتے ہیں کہ کوئی بھی چیز کھانے میں کچھ حرج نہیں سوائے ان چیزوں کے کہ جن کا ذکر اللہ پاک نے اس آیت مبارکہ میں فرمایا ہے:

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِیْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۱۴۵)

(پ۸، الانعام: ۱۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور کا گوشت کہ وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

رضائے الٰہی کے لئے ترکِ زینت کی فضیلت:

﴿11332﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے اللہ کریم کے لئے عاجزی کرتے ہوئے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے دنیاوی زینت چھوڑ دی اور خوبصورت لباس پہننا ترک کر دیا تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اُسے یاقوتی صندوق میں سے انمول جنّتی لباس پہنائے۔"[2]

﴿11333﴾... حضرت سیِّدُنا جَریر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ "نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

[1] ...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۴۷۷، حدیث: ۱۳۵۱۵

[2] ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب التواضع والخمول، ۳/۵۶۹، حدیث: ۱۵۶، بتغیر قلیل

وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔“[1] حضرت سیِّدُنا جریر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے عرض کی گئی: یہ سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا: میں سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد ہی اسلام لایا تھا۔“ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے شاگردوں کو پسند تھی۔[2]

﴿11334﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بن عبدُ اللہ بَجَلی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح بھی فرمایا۔

دین پر ثابت قدمی کی دعا:

﴿11335﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بکثرت یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ یعنی اے **اللہ**! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔“ ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ”بے شک دل رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں[3]، جب چاہے ٹیڑھا کردے جب چاہے سیدھا کردے۔“[4]

گستاخِ رسول کا انجام:

﴿11336﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہما بیان کرتے ہیں کہ مشرکین میں سے ایک شخص نے رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے میرے دشمن کی طرف

1... وضو کے فرائض میں پیر دھونا ہے جیسا کہ سورۂ مائدہ کی آیت نمبر 6 سے واضح ہے البتہ پیر دھونے کی جگہ مخصوص موزوں پر مخصوص شرائط کے ساتھ مسح کی اجازت ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے **مکتبۃ المدینہ** کی 1250 صفحات پر مشتمل کتاب **”بہارِ شریعت“، جلد اول، حصہ دوم،** صفحہ 362 تا 368 کو ملاحظہ کیجئے۔

2... ترمذی، کتاب الطھارۃ، باب فی المسح علی الخفین، ۱/۱۵۰، حدیث: ۹۳

3... یہ عبارت متشابہات میں سے ہے کیونکہ رب تعالیٰ انگلیوں، ہاتھوں وغیرہ اعضاء سے پاک ہے، مقصد یہ ہے کہ تمام کے دل **اللہ** (پاک) کے قبضہ میں ہیں کہ نہایت آسانی سے پھیر دیتا ہے، جیسے کہا جاتا ہے تمہارا کام میری انگلیوں میں ہے، یا میں سوالات کا جواب چٹکیوں سے دے سکتا ہوں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۹۹)

4... ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۴/۲۶۵، حدیث: ۳۸۳۴، عن انس

ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۹۵، ۵/۳۰۹، حدیث: ۳۵۳۳، بتغیر قلیل

سے کون کفایت کرے گا؟"حضرت سیّدنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: "یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس گستاخ کو مقابلے کی دعوت دی اور اسے قتل کر دیا، رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گستاخ کا سارا ساز و سامان آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو عطا فرمایا۔[1]

ایک لاکھ نمازوں کے برابر ثواب:

﴿11337﴾... حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مسجدِ حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے، میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز 10 ہزار نمازوں کے برابر ہے اور سرحد (اسلام) پر قائم مسجد میں ایک نماز ہزار نمازوں کے برابر ہے۔"[2]

قابلِ رشک لوگ:

﴿11338﴾... حضرت سیّدنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو لوگوں کے سوا کسی پر رشک جائز نہیں، ایک وہ جسے **اللہ** پاک مال دے تو وہ اسے بھلائی کے کاموں میں خرچ کرے، دوسرا وہ شخص جسے **اللہ** کریم علم دے تو وہ اس پر عمل کرے اور دوسروں کو سکھائے۔[3]

بلندی چاہتے ہو تو عاجزی اپناؤ:

﴿11339﴾... حضرت سیّدنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہُ** یعنی جو **اللہ** پاک کے لئے عاجزی کرے گا **اللہ** کریم اُسے بلندی عطا فرمائے گا۔[4]

﴿11340﴾... حضرت سیّدنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "**اَلْمُؤْمِنُ یَسِیْرُ الْمَؤُوْنَۃ** یعنی مومن کم خرچ ہوتا ہے۔"[5]

---

1 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الجهاد، باب السلب والمبارزة، ۵/۱۲۱، حديث: ۹۵۳۰ عن عكرمة

2 ...ابن عساكر، رقم: ۳۰۹۱، العباس بن حمزة، ۲۶/۲۳۶، حديث: ۵۵۵۸

3 ...جمع الجوامع، ۸/۲۵۴، حديث: ۲۶۰۲۴

4 ...شعب الايمان، باب في حسن الخلق، فصل في التواضع وترك... الخ، ۶/۲۷۶، حديث: ۸۱۴۰، عن عمر

5 ...شعب الايمان، باب في الملابس والزي... الخ، فصل فيمن اختار التواضع في اللباس، ۵/۱۵۶، حديث: ۶۱۷۷

روزِ جمعہ 100 بار درود پڑھنے کی فضیلت:

﴿11341﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجہَہُ الکَرِیم بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهُ نُوْرٌ لَوْقُسِمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ یعنی جس نے جمعہ کے دن مجھ پر 100 مرتبہ درودِ پاک پڑھا تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا اس کے ساتھ ایسا نور ہو گا کہ اگر وہ تمام مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو۔"[1]

بے انتہا ثواب:

﴿11342﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجہَہُ الکَرِیم سے مروی ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو سمندر میں ایک دن بیمار ہوا تو یہ ایک ہزار غلام آزاد کرنے، تاقیامت ان پر خرچ کرنے اور اُنہیں سامانِ ضرورت مہیا کرتے رہنے سے زیادہ افضل ہے اور جس نے کسی کو فِیْ سَبِیْلِ اللہ قرآنِ پاک کی ایک آیت سکھائی یا میری سنت میں سے ایک کلمہ سکھایا تو **اللہ** پاک قیامت کے دن اُسے لپ بھر بھر کر[2] ثواب عطا فرمائے گا یہاں تک کہ اُس کے پاس کوئی ثواب **اللہ** کریم کی اِس عطا سے بڑھ کر نہیں ہو گا۔"[3]

انعاماتِ الٰہی:

﴿11343 تا 46﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن اَنَس جُہَنِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو غصہ نافذ کرنے پر قادر ہونے کے باوجود غصہ پی لے تو **اللہ** پاک بروزِ قیامت اُسے اختیار دے گا کہ حور عین میں جسے چاہے لے لے اور جو خوبصورت لباس پہننے پر قادر ہونے کے باوجود ترک کر دے تو **اللہ** کریم قیامت کے دن اُسے لباس پہنائے گا یا ایمان کی چادر سے نوازے گا اور جو رضائے الٰہی کے لئے کسی غلام کا نکاح کروائے گا تو ربِّ کریم روزِ قیامت اس کے سر پر بادشاہت کا تاج رکھے گا۔"[4]

1... جمع الجوامع، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۳۹

2... لپ سے مراد ہے بے اندازہ کیونکہ جب کسی کو بغیر گنے بغیر تولے ناپے دینا ہوتا ہے تو وہاں لپ بھر بھر کر دیتے ہیں یا کہو کہ یہ حدیث متشابہات میں سے ہے ورنہ ربّ تعالیٰ مٹھی اور لپ سے پاک ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۳۹۳)

3... جمع الجوامع، ۷/۲۸۵، حدیث: ۲۳۱۵۰

4... معجم اوسط، ۲/۳۱۷، حدیث: ۹۲۵۶

﴿11347﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے عمدہ لباس پہننے پر قدرت کے باوجود اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتے ہوئے اسے ترک کر دیا تو بروزِ قیامت اللہ کریم اُسے مخلوق کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ ایمان کے جوڑوں میں سے جو چاہے پہن لے۔(1)

﴿11348-49﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن اَنَس جُہَنِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو غصہ نافذ کرنے پر قادر ہونے کے باوجود غصہ پی لے تو اللہ پاک بروزِ قیامت اُسے اختیار دے گا کہ حور عین میں جسے چاہے لے لے۔"(2)

عیش و عشرت اور جہالت کا نشہ:

﴿11350﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "دو نشے تمہیں گھیر لیں گے، عیش و عشرت کی محبت کا اور جہالت کا نشہ، پھر تم نہ تو بھلائی کا حکم دو گے اور نہ ہی برائی سے منع کرو گے، ایسے وقت میں کتابُ اللہ اور سنت کو تھامنے والے ایسے ہوں گے جیسے (ایمان میں) سبقت لے جانے والے مہاجرین و انصار صحابہ۔"(3)

50 صِدِّیقین کی مثل اجر:

﴿11351﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "آج تم لوگ اپنے ربّ کریم کی طرف سے روشن دلیل پر ہو کہ بھلائی کا حکم دیتے، بُرائی سے منع کرتے اور راہِ خدا میں جہاد کرتے ہو۔ پھر تُم میں دو نشے رونما ہوں گے: ایک جہالت کا نشہ اور دوسرا عیش و عشرت کی محبت کا نشہ اور تم اِس حالت سے پھر جاؤ گے کہ نہ تو بھلائی کا حکم دو گے، نہ برائی سے منع کرو گے اور نہ ہی راہِ خدا میں جہاد کرو گے، اُس وقت کتابُ اللہ اور سنت کو تھامنے والوں کے لئے 50 صِدِّیقِین کی مثل اجر ہو گا۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: "ہم (صحابہ) میں سے صِدِّیقِین کی مثل یا اُن میں سے؟" ارشاد

---

1 ...معجم کبیر، ۲۰/۱۸۰، حدیث: ۳۸۲

2 ...شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی... الخ، فصل فیمن اختار التواضع فی اللباس، ۵/۱۵۱، حدیث: ۶۱۴۹

3 ...مسند الفردوس، ۳/ ۱۰۵، حدیث: ۴۲۹۳

فرمایا: ”(ان میں سے) نہیں، بلکہ تم میں سے۔“[1]

﴿11352﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو دوست ایک دوسرے سے ملنے کی رغبت کریں گے، پس ایک کا تخت دوسرے کے تخت کی طرف چلا جائے گا یہاں تک کہ دونوں ایک ساتھ جمع ہو جائیں گے پھر ایک دوسرے سے اپنے دنیاوی معاملات کے متعلق محوِ گفتگو ہوں گے۔ ایک کہے گا: ”یاد کرو ہم دنیا میں فلاں دن فلاں مجلس میں تھے، ہم نے اللہ پاک سے دعا کی تھی تو اس نے ہماری مغفرت فرمادی تھی۔“[2]

﴿11353﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: لوگ بھلائی پر رہیں گے جب تک علم اُن کے پاس اُن کے علما، بزرگوں اور پختہ عمر لوگوں کی طرف سے آئے گا اور جب علم اُن کے کم سن اور بے وقوف لوگوں کی طرف سے آئے گا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

﴿11354﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ”رکوع کے بعد (دعائے قنوت کے لئے) کھڑے رہنے کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ بخدا! یہ ضرور بدعت ہے۔“

نیت کی اصلاح کی فکر:

﴿11355﴾... حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن حازم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن طَہمان اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ طائف گئے تو ان کے پاس ایک توشہ دان بھی تھا، ان حضرات نے کھانا کھانے کے لیے توشہ دان اپنے سامنے رکھا تو قریب میں چند دیہاتی نظر آئے، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن طَہمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں پکار کر کہا: بھائیو! یہاں آجاؤ۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پکارا: بھائیو! مت آنا۔ پھر آپ نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: اس میں سے جو بھی کھانا ہمیں پسند ہے وہ لے جا کر انہیں دے دیں اگر وہ کھا کر سیر ہو گئے تو انہیں اللہ تعالٰی نے سیر کیا اور اگر سیر نہ ہوئے تو اللہ پاک ہی سب سے بہتر جانتا ہے۔ میں نے ایسا اس لیے کیا کیونکہ مجھے خوف تھا کہ اگر انہوں نے یہاں

---

[1] ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ۲/۲۰۱، ۲۱۷، حدیث: ۲۹، ۸۷

[2] ...البعث والنشور للبیھقی، باب قول اللہ عزوجل ”ادخلوا الجنۃ...الخ“، ص۲۳۶، حدیث: ۳۹۹

آگر ہمارا سارا کھانا کھالیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری کھانا کھلانے کی نیت خراب ہو جائے اور ہمارا اجر ضائع ہو جائے۔

﴿11356﴾... حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن حازم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا بیت المقدس تشریف لے گئے، جب مسجد میں نماز پڑھ کر باہر صحن میں آئے تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مڑ کر چٹان (صخرہ بیت المقدس) کی طرف بڑھے تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: ”اے ابوعبدُاللہ! واپس آیئے کیونکہ آپ کو ہمارا امام بنا کر آزمائش میں ڈالا گیا ہے، لوگ آپ کو دیکھیں گے تو اِسے بھی لازم سمجھ لیں گے۔“ یہ سُن کر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ واپس تشریف لے آئے اور کہا: ”آپ نے سچ فرمایا۔“ پھر دونوں باہر تشریف لے آئے اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دوبارہ چٹان کی طرف نہیں گئے۔

﴿11357﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تَمِیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ایک دن میں امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اُنہوں نے میری طرف دیکھ کر کہا: ”یہ کون سا پرندہ بیٹھا ہوا ہے؟“ روایت کے راوی یوسف بن سعید کہتے ہیں: امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **اللہ** پاک کے نور سے نہیں دیکھا تھا۔

﴿11358﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان سے فرمایا: ”اے اعمش! یہ لوٹا دیکھ رہے ہو، میں (نماز کے لئے) اس سے دو مرتبہ وضو کر لیتا ہوں۔“

جہاد کی رغبت:

﴿11359﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا حَمّاد بن ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جہاد میں طعن و تشنیع کرنا شیطان کی شرارتوں میں سے ہے۔“ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یونُس بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں زندگی میں سب سے زیادہ یہ سوچ کر پشیمان ہوا ہوں کہ میں نے اپنی عمر جہاد میں کیوں نہ صرف کر دی؟“

ہر گناہ معاف:

﴿11360﴾... حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک پھوپھی جان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "خشکی کے شہید کا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض اور امانت کے جبکہ سمندر کے شہید کا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے حتّٰی کہ قرض اور امانت بھی۔"[1]

﴿11361﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی اقتدا میں نماز پڑھی ہے، سب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ (یعنی سورۂ فاتحہ) سے قراءت کی ابتدا فرماتے تھے۔"

﴿11362﴾... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ (پ۲۲، فاطر: ۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اس سے مراد 60 سال کی عمر ہے۔"

﴿11363﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام ابن شُبْرُمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ایک مسئلہ پوچھا جو میرے خیال میں بہت مشکل تھا، انہوں نے اس کا فوراً جواب دے دیا، میں نے کہا: "دیکھ لیں اور غور و فکر کر لیں۔" انہوں نے کہا: "اگر اس مسئلے کے متعلق میرے علم میں کوئی منقولہ دلیل (یعنی آیت یا حدیث وغیرہ) ہوتی تو تم سے ہرگز نہ چھپاتا، مسئلہ وہی ہے جو میں نے بیان کیا۔"

مومن کے ساتھی:

﴿11364﴾... ایک فقیہ کا قول ہے: حیا مومن کی دوست، حلم و بردباری وزیر، علم راہ نما، عمل سمجھ بوجھ، صبر سپاہ سالار، نرمی باپ اور حُسنِ سُلوک بھائی کی مانند ہے۔

﴿11365﴾... حضرت سیِّدُنا یزید ضبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

[1] ...مسند الفردوس، ۲/ ۳۵۹، حدیث: ۳۶۰۲ عن انس

فرمایا: ”جو غسل کے بعد وضو کرے وہ ہم میں سے نہیں[1]۔“[2]

پختہ ارادے پر بغیر عمل کئے ثواب:

﴿11366-67﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جس نے نماز، روزہ، عُمرہ، حج یا کسی اور نیک کام کا پختہ ارادہ کیا پھر (کسی وجہ سے) عمل نہ کر سکا تو اس کے لئے نیت کا اجر ہے۔“ اور ایک روایت میں آپ کا فرمان یوں ہے کہ ”جس نے روزہ، صدقہ، حج و عُمرہ یا کسی اور نیک کام کا پختہ ارادہ کیا پھر کوئی رکاوٹ حائل ہو گئی (اور عمل نہ کر سکا) تو اللہ پاک (سچی نیت کی وجہ سے) اس عمل کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دے گا۔“

حکمت کی بات سے مومن ہی فائدہ اٹھاتا ہے:

﴿11368﴾... عمران بن مسلم قَصیر کا بیان ہے: ”حکمت کی بات منافق کے دل میں منڈلاتی رہتی ہے آخرِ کار اُس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے اور وہ حکمت بھری بات اگل دیتا ہے جسے مومن لے لیتا ہے اور اللہ کریم مومن کو اس سے فائدہ پہنچاتا ہے۔“

﴿11369﴾... حضرت سیِّدُنا اَعْیَن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔“ عرض کی گئی: ہم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حدیث سُنتے ہیں پھر کچھ کمی بیشی کے ساتھ بیان کرتے ہیں تو کیا یہ آپ پر جھوٹ باندھنا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”نہیں، بلکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے اور مجھے جھوٹا، جادوگر یا مجنون کہے[3]۔“[4] (وَالْعِیَاذُ بِاللہِ)

1... یعنی ہماری سنت پر عمل پیرا نہیں کیونکہ غسل حدث اکبر اور اصغر دونوں کے لئے کافی ہے بعد میں وضو کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (فیض القدیر، ۶/ ۱۴۳، تحت الحدیث: ۸۶۰۸)

2... معجم صغیر، باب الالف، ۱/ ۱۰۶، حدیث: ۲۹۵ عن ابن عباس

3... امام عبد الرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ حدیث پاک منقطع ہے۔ اس میں ایک راوی مجہول ہے۔ نیز یہ حدیث اس آدمی کے لئے سہارا اور دلیل نہیں بن سکتی ہے جو فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اپنی طرف سے گھڑے ہوئے الفاظ کا اضافہ کرتا ہے کیوں کہ اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو تو بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عرض ”ہم کچھ کمی بیشی کے ساتھ بیان کرتے ہیں“ سے مراد وہ کمی بیشی ہے جس سے معنٰی میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ اس حدیث پاک میں اس شخص کے لئے کوئی آسانی نہیں جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جھوٹ باندھنے کا قصد کرے۔ (الموضوعات لابن الجوزی، ۱/ ۹۵)

4... مسند ابراھیم بن ادھم، ص ۴۱، حدیث: ۳۵

اللّٰہ پاک اور لوگوں کا محبوب بنانے والا عمل:

﴿71-11370﴾ ... حضرت سیِّدُنا اَرطاہ بن منذر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارَسُوْلَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! مجھے ایسا عمل سکھایئے جس کی وجہ سے **اللّٰہ** پاک مجھ سے محبت فرمائے اور لوگ بھی محبت کرنے لگیں۔ ارشاد فرمایا: "دنیا میں زہد اختیار کرو **اللّٰہ** کریم تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور تمہارے ہاتھوں میں جو کچھ ہے وہ لوگوں کی طرف پھینک دو تو لوگ بھی تم سے محبت کرنے لگیں گے۔"[1]

مال و دولت کا وبال:

﴿11372﴾ ... حضرت سیِّدُنا عَبّاد بن کثیر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص دھاری دار چادر اوڑھے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا، پھر ایک شخص حاضرِ خدمت ہوا جو پھٹا پرانا لباس پہنا ہوا تھا، وہ بھی آکر بیٹھا تو امیر شخص نے کھڑے ہو کر اپنی چادر سمیٹ لی، محبوبِ خُدا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اس طرزِ عمل پر امیر شخص سے ارشاد فرمایا: "کیا یہ سب اپنے مسلمان بھائی سے گِھن (ناپسندیدگی) کی وجہ سے ہے؟ کیا تمہیں خدشہ ہوا کہ اُسے تمہاری امیری میں سے یا تمہیں اُس کی غریبی میں سے کوئی حصہ پہنچ جائے گا؟" امیر شخص نے عرض کی: "میں **اللّٰہ** پاک اور اس کے حبیب صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بُرائی کا حکم دینے والے نفس اور مَکّار شیطان کا عذر پیش کرتا ہوں، یارَسُوْلَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنا آدھا مال اسے دیا۔" غریب شخص نے کہا: "میں یہ نہیں چاہتا۔" تو دو عالَم کے سردار صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: "کیوں؟" اس نے عرض کی: "مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ مال میرے دل میں بگاڑ پیدا نہ کر دے جیسے اس کے دل میں کیا۔"[2]

مسلمانوں کی خدمت کرنے کی فضیلت:

﴿11373﴾ ... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے **اللّٰہ** کے حبیب صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سُنا: "جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک منادی اگلوں پچھلوں (یعنی تمام مخلوق) کے سامنے ندا کرے گا کہ جو دنیا میں مسلمانوں کا خدمت گزار تھا وہ کھڑا ہو اور اطمینان و بے خوفی سے پل صراط پار کر لے، تم

[1] ...الزهد لابن ابی الدنیا، ص٦٧، حدیث: ١١٨، عن ابراهیم بن ادهم و بتغیر

[2] ...تفسیر ثعلبی، پ٢، البقرة، تحت الآیة: ٢١٢، ٢/ ١٣٢، حدیث: ١١٠

اور مسلمانوں میں جسے تم چاہو اسے بھی اپنے ساتھ جنت میں داخل کرلو، تم پر نہ کوئی حساب ہے اور نہ عذاب۔" پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "دنیا میں خدمت کرنے والے کی کیا ہی بات ہے کہ وہ آخرت میں لوگوں کا سردار ہوگا۔"[1]

افضل شخص کی صفات:

﴿11374﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرمایا کرتے تھے: "لوگوں میں افضل ترین شخص وہ ہے جو سب سے بڑھ کر لوگوں سے عفو ودرگزر کرنے والا اور سب سے زیادہ کُشادہ دل ہو۔"

﴿11375﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حازم مدنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مومن کی ایک بڑی خصلت یہ ہے کہ وہ اپنی جان کے متعلق سب سے زیادہ خائف جبکہ اپنے مسلمان بھائیوں کے بارے میں سب سے زیادہ پرامید ہوتا ہے۔

﴿11376﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میری اپنے ربِّ کریم سے امید میرے لئے کافی ہے اور میری دنیا کے بدلے میرا دین میرے لئے کافی ہے۔"[2]

﴿11377﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جو قبا پہنی ہوئی تھی اُس پر خچر کے پیشاب کے چھینٹے پڑ گئے تو حضرت سیِّدُنا سعید بن ابو عَرُوبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مسئلہ پوچھا تو اُنہوں نے حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا قول سُنایا کہ "چھینٹوں کا بدلہ چھینٹے ہیں (یعنی پانی چھڑکنا کافی ہے)۔" یہی مسئلہ میں نے حضرت سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا: "اُسے دھوؤ۔"[3]

---

1 ...مسند الفردوس، باب الیاء، ۵/ ۳۹۹، حدیث: ۸۳۴۴

2 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب العیال، ۸/ ۲۲، حدیث: ۲۹

3 ...(خچر کا پیشاب نجاستِ غلیظہ ہے اور) نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہو گئی مگر خلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۸۹)

تمہارا کیا بنے گا؟

﴿11378﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سُنا: "اپنے عمل کے ذریعے تم نے اللہ پاک کی ناراضی مول لے کر اسے دعوتِ جنگ دی اس کے باوجود کس چیز نے تمہیں مطمئن و بے خوف رکھا؟ اُس نے تمہارے لئے مغفرت کے دروازے بند کر دیئے اور تم ہنس رہے ہو! بھلا بتاؤ تو تمہارا کیا حال بنے گا؟"

﴿11379﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ کریم مُوَحِّدِیْن (یعنی مسلمانوں) کو اُن کے ایمان کی کمی (یعنی گناہوں) کی مقدار عذاب دے گا پھر اُنہیں ہمیشہ کے لئے جنت کی طرف لوٹا دے گا۔"[1]

﴿11380﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ "رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عمامے کے پیچ پر سجدہ فرمالیا کرتے تھے[2]۔"[3]

﴿11381﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عرب کے نصرانیوں (یعنی عیسائیوں) کے ذبح کئے ہوئے جانوروں (کے کھانے) سے منع فرمایا ہے[4]۔"[1]

---

1 ...ابن عساکر، رقم: ۳۹۳۵، عبد الرحمن بن محمد بن الجارود، ۳۵/۳۶۷، حدیث: ۷۲۱۸

2 ...یہ عمل سردی یا گرمی کی شدت کے وقت کیا جاتا تھا جیسا کہ اُستاذُ الْمُحَدِّثِیْن حضرت علامہ مفتی **وصی احمد محدِّث سورتی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عمامہ شریف کے متعلق اپنی تصنیفِ لطیف **"کشفُ الغمامہ عن سُنَّۃِ العمامہ"** صفحہ 18 پر فرماتے ہیں: "یہ سجدہ کرنا حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عمامے کے پیچ پر بیانِ جواز کے لئے تھا یا بوجہ کسی ضرورت تپش زمین وغیرہ کے تھا ورنہ ہمارے حق میں بلا کسی ضرورت کے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا مکروہ ہے۔"

3 ...ابن عساکر، رقم: ۱۴۱۴، الحسن بن عیسی، ۱۳/۳۴۰، حدیث: ۳۲۹۸

4 ...نصاریٰ عرب سے مراد بنی تغلب، تنوخ، بہزام، جذام، لخم، عاملہ وغیرہ وہ عرب ہیں جنہوں نے دینِ عیسوی پر عمل کرنا چھوڑ دیا، جمہور علما کے نزدیک ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا۔ (عمدۃ القاری، ۱۴/ ۵۱۱) اہلِ کتاب کا ذبح کیا ہوا جانور بھی مسلمانوں کے لئے حلال ہے خواہ یہودی ذبح کرے یا عیسائی، یونہی مرد ذبح کرے یا عورت یا سمجھ دار بچہ۔ لیکن یہ یاد رکھنا نہایت ضروری ہے کہ اُن اہلِ کتاب کا ذبیحہ حلال ہے جو واقعی اہلِ کتاب ہوں، موجودہ زمانے میں عیسائیوں کی بہت بڑی تعداد دہریہ اور خدا کے منکر ہو چکے ہیں لہٰذا نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ عورتیں۔ (صراط الجنان، پ ۶، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۵، ۲/ ۳۸۶)

غصہ پی جانے کی فضیلت:

﴿11382-83﴾...حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو غصہ نافذ کرنے پر قادر ہونے کے باوجود غصہ پی لے تو اللہ پاک بروزِ قیامت اسے اختیار دے گا کہ حورِ عین میں سے جسے چاہے لے لے۔“[2]

اسمائے الٰہیہ کی برکات:

﴿11384﴾...امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو اللہ پاک کے اِن ناموں کے ساتھ دُعا مانگے تو وہ اُس کی دُعا قبول فرمائے گا۔“ پھر ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! جو اِن ناموں کے ساتھ دُعا مانگے پھر سو جائے تو ربِّ کریم اِس دُعا کے ہر حرف کے بدلے سات لاکھ روحانی مخلوقات (یعنی فرشتے) بھیجے گا جن کے چہرے چاند اور

......امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مذکورہ روایت شہر بن حوشب از عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَ سے نقل کرکے فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے اور حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے یہ بھی مروی ہے کہ نصاریٰ عرب کا ذبیحہ کھایا جائے گا۔(سنن الکبری للبیہقی، ۹/۳۶۴، حدیث:۱۸۸۰۱) حضرت سیِّدُنا امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تُو عرب کے عیسائیوں کو غَیْرُ اللہ کے نام پر ذبح کرتا سنے تو نہ کھا اور اگر غَیْرُ اللہ کے نام پر ذبح کرتا نہ سنے تو کھا کہ اللہ پاک نے ان کا کفر بیان کرنے کے باوجود اسے تیرے لئے حلال قرار دیا ہے۔(بخاری، کتاب الذبائح...الخ، باب ذبائح اہل الکتاب...الخ، ۳/۵۶۰) شارح بخاری **مفتی شریف الحق امجدی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سیِّدُنا امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روایت کے تحت فرماتے ہیں: اصل یہ ہے اہل کتاب کا ذبیحہ کھانا جائز ہے لیکن اگر یہ معلوم ہو جائے کہ انہوں نے جانور کو اللہ کے نام پر نہیں ذبح کیا کسی اور کے نام پر ذبح کیا ہے تو پھر اس کا کھانا جائز نہیں ہو گا۔(نزہۃ القاری، ۵/۴۴۵) امام اہل سنت حضرت علامہ مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اہل کتاب کے ذبیحہ کا حلال ہونا) یہ سب اس صورت میں ہے کہ وہ ذبح بطور ذبح کریں، اور وقت ذبح خالص اللہ تعالیٰ کا نام پاک لیں، مسیح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام شریک نہ کریں اگرچہ دل میں مسیح ہی کو خدا جانیں، بالجملہ نہ قصداً تکبیر چھوڑیں نہ تکبیر میں شرک ظاہر کریں ورنہ جو ذبیحہ ان شرائط سے خالی ہو وہ مسلمان کا بھی حرام و مردار ہوتا ہے چہ جائیکہ کتابی (اہل کتاب کا)۔(فتاوی رضویہ، ۱۱/۲۴۸) نیز مسلمان یا اہل کتاب کے ہاتھ سے ذبح ہونا شرط ہے۔ مشین کے ذریعہ جو جانور ذبح کئے جاتے ہیں وہ سب کے سب حرام ہیں، ان کا حکم شرعی وہی ہے جو مردار کا ہے۔(فتاوی مرکز تربیت افتاء، ۲/۳۱۰ فقیہ ملت اکیڈمی اوجھاگنج)

[1]...سنن الکبری للبیہقی، کتاب الجزیۃ، باب ما جاء فی ذبائح نصاری بنی تغلب، ۹/۳۶۴، حدیث:۱۸۸۰۱

[2]...معجم اوسط، ۲/۳۱۷، حدیث:۹۲۵۶

سورج سے زیادہ خوبصورت ہوں گے، 70ہزار فرشتے اُس کے لئے مغفرت چاہیں گے اور دُعا کریں گے، اُس کے لئے نیکیاں لکھیں گے، گناہ مٹائیں گے اور درجات بلند کریں گے۔ وہ دُعا (نام) یہ ہے: "اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ حَيٌّ لَّا تَمُوْتُ وَخَالِقٌ لَّا تُغْلَبُ وَبَصِيْرٌ لَّا تَرْتَابُ وَمُجِيْبٌ لَّا تَسْاَمُ وَجَبَّارٌ لَّا تُظْلَمُ وَعَظِيْمٌ لَّا تُرَامُ وَعَالِمٌ لَّا تُعَلَّمُ وَقَوِيٌّ لَّا تَضْعُفُ وَعَظِيْمٌ لَّا تُوْصَفُ وَوَفِيٌّ لَّا تُخْلِفُ وَعَدْلٌ لَّا تَحِيْفُ وَحَكِيْمٌ لَّا تَجُوْرُ وَمَنِيْعٌ لَّا تُقْهَرُ وَمَعْرُوْفٌ لَّا تُنْكَرُ وَوَكِيْلٌ لَّا تُخَالَفُ وَغَالِبٌ لَّا تُغْلَبُ وَوَلِيٌّ لَّا تُسَامُ وَفَرْدٌ لَّا تَسْتَشِيْرُ وَوَهَّابٌ لَّا تَمَلُّ وَسَرِيْعٌ لَّا تَذْهَلُ وَجَوَادٌ لَّا تَبْخَلُ وَعَزِيْزٌ لَّا تَذِلُّ وَحَافِظٌ لَّا تَغْفَلُ وَدَائِمٌ لَّا تَفْنٰى وَبَاقٍ لَّا تَبْلٰى وَوَاحِدٌ لَّا تُشَبَّهُ وَغَنِيٌّ لَّا تُنَازَعُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ الْجَوَادُ الْمُكْرِمُ يَا قَدِيْرُ الْمُجِيْبُ الْمُتَعَالِ يَا جَلِيْلُ الْجَلِيْلُ الْمُتَجَلِّلُ يَا سَلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْوَهَّابُ الْجَبَّارُ الْمُتَجَبِّرُ يَا طَاهِرُ الطَّاهِرُ الْمُتَطَهِّرُ يَا قَادِرُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ يَا عَزِيْزُ الْمُعِزُّ الْمُتَعَزِّزُ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یعنی اے اللہ! تُو زندہ ہے کہ تجھے کبھی موت نہیں آئے گی، پیدا فرمانے والا ہے کہ مغلوب نہ ہو گا، دیکھنے والا ہے کہ شک میں نہیں پڑتا، سوال پورا فرماتا ہے اُکتاتا نہیں، زبردست ہے تجھ پر ظلم نہیں کیا جاسکتا، عظمت والا ہے کوئی تجھ پر فائق نہیں، تُو جانتا ہے کسی کے سکھائے بغیر، تو قوت والا ہے تجھے کمزور نہیں کیا جاسکتا، بڑائی والا ہے کہ کماحقہ تیرے اوصاف بیان نہیں کئے جاسکتے، عہد پورا فرماتا ہے وعدہ خلافی نہیں کرتا، منصف ہے ظلم نہیں کرتا، حکمت والا ہے غلط فیصلہ نہیں کرتا، طاقتور ہے زیر نہیں ہوتا، معروف ہے انجانا نہیں، کارساز ہے جسے کوئی روک نہیں سکتا، غالب ہے مغلوب نہیں ہوتا، مددگار ہے کسی کا پابند نہیں، یکتا ہے مشورہ نہیں کرتا، بندہ نواز ہے بے زار نہیں ہوتا، تجھے دیر لگتی ہے نہ تو بھولتا ہے، تو جواد ہے بخل نہیں کرتا، عزت والا ہے ذلت سے دور، یادرکھنے والا ہے غافل نہیں ہوتا، ہمیشہ رہنے والا ہے فنا نہیں ہو گا، باقی رہنے والا ہے بوسیدگی سے پاک، اکیلا ناقابلِ تمثیل، غنی اور بے پرواہ ہے تجھ سے جھگڑا نہیں کیا جاتا۔ اے کریم، اے کریم، اے کریم! اے جواد! اے عزت واکرام عطا فرمانے والے! صاحبِ قدرت، دُعا قبول کرنے والے، مخلوقات کی صفات سے منزہ وبلند، عزت وجلال والے، تمام عزتوں والے، سلامتی والے، امن عطا فرمانے والے، قابض ونگراں، غالب، بہت زیادہ عطا فرمانے والے، زبردست، بڑائی والے، پاک، قدرت والے، حقیقی حکمران، اے عزت والے! عزت دینے والے، تجھے پاکی ہے بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔" پھر (نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھنے کے بعد) جو چاہو دُعا کرو قبول کی جائے گی۔[1]

---

[1]...ابن عساکر، رقم: ۸۴۰، اویس بن عامر بن مالک، ۹/۴۱۰، بتغیر

﴿11385﴾...امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو ربِّ کریم کے اِن ناموں کے ذریعے دُعا مانگے تو اللہ پاک اُس کی دُعا قبول فرمائے گا۔ اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اگر کوئی اِن ناموں کے ساتھ لوہے کے تختوں پر بددعا کرے تو وہ پگھل جائیں، بہتے پانی کے خلاف دُعا کرے تو اللہ کریم کے حکم سے وہ ٹھہر جائے۔ اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا! جسے بھوک یا پیاس پہنچے پھر وہ ان ناموں کے ساتھ دُعا کرے تو ربِّ کریم اُسے کھلائے پلائے گا۔ اگر اِن ناموں کے ساتھ کسی پہاڑ کے خلاف دعا کرے جو اِس کے اور اِس کی منزلِ مقصود کے درمیان حائل ہو رہا ہو تو اللہ پاک پہاڑ کی گھاٹی کو اُس کے لئے نرم فرمادے گا جس پر چل کر آسانی سے وہ منزلِ مقصود تک پہنچ جائے گا۔ اگر اِن ناموں کے ساتھ کسی پاگل کے لئے دُعا کرے تو اُس کی دیوانگی دُور ہو جائے گی۔ جس عورت پر بچے کی ولادت دشوار ہو رہی ہو اس کے لئے دعا کرے تو اللہ کریم اُس پر آسانی فرمادے گا۔ اگر شہر میں آگ لگ جائے اور کوئی ان کے ذریعے دعا کرے، اس کا گھر بھی شہر میں ہو تو ربِّ کریم اسے نجات عطا فرمائے گا اور اس کا گھر بھی جلنے سے محفوظ رہے گا۔ اگر کوئی ان ناموں کے ساتھ جُمُعَۃُ الْمُبَارَک کی 40 راتیں دعا کرے تو اللہ پاک اس کے وہ تمام گناہ معاف فرمادے گا جو اس کے اور ربِّ کریم کے مابین ہیں۔ اگر کوئی ان ناموں کے ساتھ ظالم حکمران کے خلاف دُعا کرے تو اللہ کریم اُسے اس حکمران کے شر سے خلاصی عطا فرمائے گا اور جو سوتے وقت ان ناموں کے ساتھ دعا کرے تو ربِّ کریم اِن اسما میں سے ہر نام کے بدلے اس کی طرف 70 ہزار فرشتے بھیجے گا جو صور پھونکے جانے تک اُس کے لئے کبھی نیکیاں لکھیں گے، کبھی اُس کی بُرائیاں مٹائیں گے اور درجات بلند کریں گے۔" حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اللہ پاک اُسے یہ تمام ثواب عطا فرمائے گا؟" ارشاد فرمایا: "ہاں، اے سلمان! اور اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم عمل چھوڑ کر اسی پر اکتفا کر لوگے تو میں تمہارے سامنے اس سے بھی زیادہ عجائبات بیان کرتا۔" حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں یہ اسما سکھا دیجئے۔" ارشاد فرمایا: ہاں! کہو: "اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ حَیٌّ لَّا تَمُوْتُ وَغَالِبٌ لَّا تُغْلَبُ وَبَصِیْرٌ لَّا تَرْتَابُ وَسَمِیْعٌ لَّا تَشُکُّ وَقَھَّارٌ لَّا تُقْھَرُ وَاَبَدِیٌّ لَّا تَنْفَدُ وَقَرِیْبٌ لَّا تَبْعُدُ وَشَاھِدٌ لَّا یَغِیْبُ وَاِلٰہٌ لَّا تُضَادُّ وَقَاھِرٌ لَّا تُظْلَمُ وَصَمَدٌ لَّا تُطْعَمُ وَقَیُّوْمٌ لَّا تَنَامُ وَمُحْتَجِبٌ لَّا تُرٰی وَجَبَّارٌ لَّا تُضَامُ وَعَظِیْمٌ لَّا تُرَامُ وَعَالِمٌ لَّا تُعَلَّمُ

وَقَوِیٌّ لَّا تَضْعُفُ وَجَبَّارٌ لَّا تُوْصَفُ وَوَفِیٌّ لَّا تُخْلِفُ وَعَدْلٌ لَّا تَحِیْفُ وَغَنِیٌّ لَّا تَفْتَقِرُ وَكَنْزٌ لَّا تَنْفَدُ وَحَكَمٌ لَّا تَجُوْرُ وَمَنِیْعٌ لَّا تُقْهَرُ وَمَعْرُوْفٌ لَّا تُنْكَرُ وَوَكِیْلٌ لَّا تُحَقَّرُ وَوِتْرٌ لَّا تُسْتَشَارُ وَفَرْدٌ لَّا یَسْتَشِیْرُ وَوَهَّابٌ لَّا تُرَدُّ وَسَرِیْعٌ لَّا تَذْهَلُ وَجَوَادٌ لَّا تَبْخَلُ وَعَزِیْزٌ لَّا تَذِلُّ وَعَلِیْمٌ لَّا تَجْهَلُ وَحَافِظٌ لَّا تَغْفَلُ وَقَیُّوْمٌ لَّا تَنَامُ وَمُجِیْبٌ لَّا تَسْأَمُ وَدَائِمٌ لَّا تَفْنٰى وَبَاقٍ لَّا تَبْلٰى وَوَاحِدٌ لَّا تُشَبَّهُ وَمُقْتَدِرٌ لَّا تُنَازَعُ یعنی اے **اللہ**! تُو زندہ ہے مرے گا نہیں، غالب ہے مغلوب نہ ہوگا، دیکھنے والا ہے شبہ میں نہیں پڑتا، عرضی سُننے والا ہے شک میں مبتلا نہیں ہوتا، زبردست ہے زیر نہیں کیا جاسکتا، ہمیشہ رہنے والا ہے کبھی فنا نہیں ہوگا، قریب ہے دُور نہیں، شاہد ہے غائب نہیں، عبادت کے لائق ہے کوئی اِس میں تجھ سے نہیں جھگڑتا، غلبے والا ہے تجھ پر ظلم نہیں کیا جاسکتا، بے نیاز، کھانے سے پاک، دوسروں کو قائم رکھنے والا، نیند سے پاک ہے، پردے میں ہے کہ تجھے (سر کی آنکھوں سے دنیا میں) دیکھا نہیں جاسکتا، غالب، ذلت سے محفوظ، عظمت والا ہے کوئی تجھ پر فائق نہیں، تُو جانتا ہے کسی کے سکھائے بغیر، تُو قوت والا ہے کمزور نہیں کیا جاسکتا، زبردست، ناقابلِ بیان، عہد پورا فرماتا ہے وعدہ خلافی نہیں کرتا، منصف ہے ظلم نہیں کرتا، غنی ہے محتاج نہ ہوگا، ایسے خزانوں کا مالک ہے جو کبھی ختم نہ ہوں گے، فیصلہ فرماتا ہے ظلم نہیں فرماتا، طاقتور ہے زیر نہیں ہوتا، معروف ہے انجانا نہیں، ایسا کارساز ہے جسے بے وقت نہیں سمجھا جاسکتا، اکیلا ہے کوئی اس پر اثر انداز نہیں ہوسکتا، یکتا ہے مشورہ نہیں کرتا، ایسا داتا ہے کہ (سائل کو) رد نہیں کرتا، تجھے دیر لگتی ہے نہ تو بھولتا ہے، تو جواد ہے بخل نہیں کرتا، عزت والا ہے ذلت سے دور، علم والا ہے جہالت سے پاک، یاد رکھنے والا ہے غافل نہیں ہوتا، اوروں کو قائم رکھنے والا، نیند سے پاک، عرضی سُننے والا ہے اُکتاتا نہیں، ہمیشہ رہنے والا ہے کبھی فنا نہیں ہوگا، باقی رہنے والا ہے بوسیدگی سے پاک، اکیلا ناقابلِ تمثیل، صاحبِ قدرت، تجھ سے جھگڑا نہیں کیا جاتا۔"[1]

﴿11386-87﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اپنی آنکھوں کو ظالموں کے مددگاروں کی طرف دیکھنے سے نہ بھرو سوائے یہ کہ تم دل میں اُنہیں بُرا جانتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے نیک اعمال برباد ہو جائیں۔"

خوفِ خدا رکھنے والے کے اوصاف:

﴿11388﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: "جو **اللہ** پاک سے ڈرتا ہے وہ

[1] ...ابن عساکر، رقم: ۸۴۰، اویس بن عامر بن مالک، ۹/ ۴۱۰ بتغیر

اپنے غصے کو قابو میں رکھتا ہے، جو اللہ کریم کا خوف رکھتا ہے وہ دل میں آنے والی ہر بات پر عمل نہیں کرتا اور اگر قیامت کا دن (مقرر) نہ ہوتا تو جو تم دیکھ رہے ہو (معاملہ) اس کے برعکس ہوتا۔"

حضرت سیِّدُنا احمد بن علی اَبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی روایت میں ہے کہ "ربِّ کریم کا خوف رکھنے والا جاننے والی ہر چیز کو بیان نہیں کرتا پھرتا۔"

﴿11389﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "سردی نر ہے جس میں پیوندکاری ہوتی ہے اور گرمی مادہ ہے جس میں پیداوار حاصل ہوتی ہے۔"[1]

سمندر کی طرف نظر کرنے کی فضیلت:

﴿11390﴾... حضرت سیِّدُنا سَہل یا ابوسَہل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جس نے سمندر کی طرف ایک بار نظر کی تو اُس کے پلک جھپکنے سے پہلے اللہ پاک اُس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔" حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ چھوٹی اور پیاری روایت ہے۔

عورتوں کے متعلق احتیاط:

﴿11391﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء خُراسانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ "نہ تو عورتوں کو سلام کیا جائے اور نہ ہی ان کے سلام کا جواب دیا جائے[2]۔"[3] علامہ زُبیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جس طرح سانپوں کے متعلق احتیاط برتی جاتی ہے کہ وہ اپنے بلوں میں ہی رہیں اسی طرح عورتوں کے متعلق حکم ہے (کہ انہیں بھی گھروں میں ہی رکھا جائے تاکہ سلام وجواب والی نوبت ہی نہ آئے)۔"

خوف ہو تو ایسا!

﴿11392﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سُلَیْمی رَحْمَۃُ اللہِ

---

1 ...یعنی گرمی میں جانور پیدا ہوتے ہیں اور درخت بنتے ہیں۔ سردی کے موسم میں حرارت درخت کے اندر اُتر جاتی ہے اور پھل کے اجزاء بنتے ہیں۔ (لطائف المعارف، ص۳۷۸ملخصا)

2 ...اجنبی جوان عورتوں کو نہ سلام کریں نہ ان کے سلام کا جواب دیں کہ یہ سلام عشق بلکہ بدکاری کی ابتدا بن سکتا ہے ہاں اپنی محرم عورتوں یا بچیوں یا بوڑھی عورتوں کو سلام جائز ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶ / ۳۲۷، ۳۴۲، ماخوذا)

3 ...جامع صغیر، ص۳۶۸، حدیث: ۶۵۹۷

عَلَیْہ جب رات کو جاگتے تو اس خوف سے اپنی کھال ٹٹولتے کہ کہیں گناہوں کے سبب جسم میں کوئی آفت نہ آگئی ہو۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایسے بیمار ہوئے کہ اُس مرض میں آپ کے وصال کا اندیشہ ہوا، آپ سے عرض کی گئی: "کسی چیز کی خواہش ہو تو بتایئے ہم حاضر کر دیتے ہیں؟" آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "**اللہ** پاک نے میرے پیٹ میں خواہشات کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رکھی۔"



حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

چمکتے ہیرے، سچے زاہد حضرت سیِّدُنا ابو علی شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تبع تابعین میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مشرقی زاہدوں میں سے ایک تھے، آپ فرمایا کرتے تھے: "**فوائد وخواہشات کو راہِ آخرت اور اصل مقاصد کی طلب میں لگایا جاتا ہے۔**" آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سفرِ آخرت کے لئے زادِ راہ آگے بھیجا، محبت والفت (خداوندی) سے لطف اٹھایا، سفارش کرنے والوں کی کفالت سے دور ہو کر اور ذاتِ باری تعالیٰ پر توکل کر لیا، خود پر عائد ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے نبھایا۔

عاجزی اختیار کرنے، پر سکون رہنے، حالتوں کے بدلاؤ، بستیوں اور قلعوں سے علیحدہ رہنے (یعنی تنہائی اختیار کرنے) کا نام "زہد" ہے۔

ترکی پجاری کا کلام زہد کا سبب بنا:

﴿11393﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن محمد بن شَقِیق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا (یعنی حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) وادیٔ سکرد میں شہید ہوئے، ان کی ملکیت میں 300 گاؤں تھے لیکن شہادت کے وقت اُنہیں پہنانے کا کفن بھی میسر نہ تھا، اُنہوں نے یہ سب اپنے آگے (آخرت کے لئے) بھیج دیا تھا۔ اُن کے کپڑے اور تلوار اب تک ایک جگہ لٹکے ہوئے ہیں، لوگ ان سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نوعمری میں ہی تجارت کی غرض سے ترکی کی طرف سفر پر نکل گئے تھے، وہاں ایک قوم کی طرف جانا ہوا جنہیں "خصوصیہ" کہا جاتا تھا، وہ بت پرست تھے، حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُن کے بت کدے میں

داخل ہوئے، اُن کا بڑا پجاری گنجا داڑھی منڈا تھا، اُس نے تیز سُرخ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس سے کہا: "تمہارے یہ سب معاملات باطل ہیں، اِن سب کا، تمہارا اور اس مخلوق کا ایک پیدا کرنے والا اور ایسا بنانے والا ہے جس کی مثل کوئی نہیں، دنیا و آخرت کا وہی حقیقی مالک ہے، وہ ہر چیز پر قادر اور ہر چیز کے رزق کا ضامن ہے۔" بُت خانے کے خادم (پجاری) نے آپ سے کہا: تمہارا قول تمہارے عمل سے مُطابقت نہیں رکھتا۔ حضرت سیِّدُنا شَقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: "وہ کیسے ؟" کہنے لگا: تم کہتے تو یہ ہو کہ تمارا ایک خالق ورازق ہے جو ہر چیز پر قادر ہے پھر بھی تم رزق کی تلاش میں سفر کرتے ہوئے یہاں تک آگئے ہو، اگر ایسا ہی ہوتا جیسا تم کہہ رہے ہو تو جو تمہیں یہاں رزق دے رہا ہے وہی تمہیں وہاں (تمہارے دیس میں) بھی رزق دے دیتا اور تم مشقت سے بھی بچ جاتے۔ حضرت سیِّدُنا شَقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس ترکی (پُجاری) کی باتیں میرے دنیا سے بے رغبتی کا سبب بنیں۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی باتیں سن کر واپس لوٹ آئے اور اپنا تمام مال راہِ خدا میں صدقہ کرکے طلَبِ علم میں مشغول ہوگئے۔

﴿11394﴾... حضرت سیِّدُنا شَقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک شاعر تھا پھر **اللہ** پاک نے مجھے توبہ کی توفیق عطا فرمائی۔ پہلے میں سودی معاملات کیا کرتا تھا چنانچہ میں نے سود کے تین لاکھ درہم سے اپنی جان چھڑائی، پھر 20 سال تک اُونی لباس پہنا، اُس وقت تک میں معرفت (الٰہی) سے ناآشنا تھا، آخر حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز بن ابورَوّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے فرمایا: "اے شَقیق! "جَو" کھانا اور بال واُون کا لباس پہننا معرفت نہیں بلکہ معرفت تو **اللہ** پاک کی پہچان کا نام ہے (اور اس کی چند شرائط ہیں:) پہلی شرط یہ ہے کہ تم **اللہ** پاک کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ (ہر حال میں) **اللہ** پاک سے راضی رہو۔ تیسری شرط یہ ہے کہ مخلوق کے پاس موجود چیزوں سے زیادہ اس پر بھروسا ویقین رکھو جو **اللہ** کریم کے قبضہ واختیار میں ہے۔" حضرت سیِّدُنا شَقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ یہ سُن کر میں نے عرض کی: "اس کی تفصیل بیان کردیجئے تاکہ میں اچھی طرح سمجھ لوں۔" حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز بن ابورواد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "ربِّ کریم کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے کا مطلب یہ ہے کہ تم روزہ، نماز، حج، جہاد اور دیگر فرض عبادات میں سے جو بھی عمل کرو وہ خالصۃً **اللہ** پاک کی رضا کے لئے کرو۔" پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ آیتِ

مبارکہ تلاوت فرمائی:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا۠ ﴿۱۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

(پ۱۶، الکھف: ۱۱۰)

راہِ زہد تک پہنچنے کے سات دروازے:

﴿11395﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا شَقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ "زاہدوں کا راستہ سات دروازوں سے ہو کر گزرتا ہے: (۱)...بھوک پر افسردگی کے بجائے خوشی و مسرّت کے ساتھ اور جَزع فَزع کے بجائے رضامندی کے ساتھ صبر کرنا (۲)...لباس نہ ہونے پر غم کے بجائے خوشی کے ساتھ صبر کرنا (۳)...طویل روزوں پر تکلُّف کے ساتھ نہیں بلکہ اس پسندیدگی کے ساتھ صبر کرنا گویا خوب آسودہ اور خوش وخرّم ہو (۴)...ذِلّت پر ناگواری کے بجائے خوش دلی کے ساتھ صبر کرنا (۵)...تنگ حالی پر ناراضی کے بجائے رضامندی کے ساتھ صبر کرنا (۶ اور ۷)...اپنے کھانے پینے کی چیزوں اور پہننے کے کپڑوں میں طویل غور و فکر کرنا کہ یہ سب کہاں سے آیا؟ کیسے آیا؟ شاید اس میں یہ شبہ ہو، ہو سکتا ہے اس میں یہ خرابی ہو وغیرہ۔ پس جو اِن دروازوں سے گزر گیا تو وہ زاہدوں کے ابتدائی راستے میں داخل ہو گیا اور یہ **اللہ** پاک کا بڑا فضل ہے۔"

دنیا و آخرت میں فرق:

﴿11396﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شَقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: "میں 20 سال تک قرآنِ پاک پر عمل کرتا رہا یہاں تک کہ دنیا کو آخرت سے جدا کر دیا اور اس نقطۂ امتیاز تک دو جملوں کے ذریعے پہنچا اور وہ **اللہ** کریم کا یہ فرمان ہے:

وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے وہ دنیوی زندگی کا برتاوا اور اس کا سنگار ہے اور جو **اللہ** کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا۔

(پ۲۰، القصص: ۶۰)

جہنم سے نجات دینے والی چار چیزیں:

﴿11397﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص 200 سال زندگی گزارے لیکن ان چار چیزوں کو نہ جانتا ہو تو اگر **اللہ** پاک نے چاہا تو وہ جہنم سے نہیں بچ پائے گا: (۱)... معرفَتِ الٰہی (۲)... معرفَتِ نفس (۳)... **اللہ** کریم کے اَحکامات و ممنوعات (یعنی اس نے جن کاموں کے کرنے اور نہ کرنے کا حکم دیا ان) کی پہچان اور (۴)... **اللہ** پاک کے دشمن اور اپنے دشمن کو پہچاننا۔

مذکورہ چیزوں کی تفصیل:

پہلی چیز: معرفَتِ الٰہی اس یقین کا نام ہے کہ ربِّ کریم کے سوا نہ تو کوئی دینے والا ہے، نہ روکنے والا، اس کے علاوہ نہ تو کوئی نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان۔ **دوسری چیز:** معرفَتِ نفس (خود شناسی) اپنے نفس کو یہ باور کروانا کہ تم نہ نفع دے سکتے ہو، نہ نقصان اور نہ ہی تم کسی چیز کی اِستِطاعت رکھتے ہو، ساتھ ساتھ نفس کی مخالفت بھی ہو اور مخالفَتِ نفس بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑانے اور لاچاری و بے بسی کے اظہار کا نام ہے۔ **تیسری چیز: اللہ** کریم کے احکامات و ممنوعات کی پہچان یہ ہے کہ تم جان لو کہ احکاماتِ الٰہی پر عمل کرنا لازم ہے اور تمہارا رزق اس کے ذِمّۂ کرم پر ہے۔ پس تم رزق کے معاملے میں پختہ یقین رکھو اور اخلاص کے ساتھ عمل کرتے رہو اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تمہارے اندر دو خصلتیں لالچ اور بے صبری نہ ہو۔ **چوتھی چیز:** دشمن خدا (اور اپنے دشمن) کی پہچان کا مطلب ہے کہ تم یہ جان لو، تمہارا ایک دشمن ہے جس سے جنگ کئے بغیر ربِّ کریم تمہارا کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا اور دلی جہاد یہ ہے کہ تم خوب جدوجہد اور کوشش سے دشمن کو تھکاتے رہو۔

جنّت میں لے جانے والی صفات:

﴿11398﴾... سیِّدُنا حاتِم اصم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "جس نے تین خصلتیں اِختیار کیں **اللہ** پاک اُسے جنت عطا فرمائے گا: (۱)... بندہ اپنے دل، زبان، کان اور تمام اعضاء میں ربِّ کریم کی معرفت رکھے (۲)... اپنے پاس موجود چیزوں سے زیادہ اس پر یقین رکھے جو **اللہ** کریم کے قبضہ واختیار میں ہے اور (۳)... اس یقین کے ساتھ تقسیمِ الٰہی پر راضی رہے کہ **اللہ** پاک اس کے تمام احوال پر مطلع ہے۔"

مذکورہ صفات کی تفصیل:

پہلی صفت: معرفتِ الٰہی کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنا کوئی بھی جزوِ بدن ہلائے تو **اللہ** کریم کے یہاں حجت قائم ہونے کا اعتقاد رکھتے ہوئے ہلائے۔ **دوسری صفت:** ربِّ کریم پر بھروسا و یقین کا مفہوم یہ ہے کہ تو نہ تو حرص ولالچ میں کوشش کرے اور نہ ہی اس کے متعلق گفتگو کرے، نہ تو **اللہ** پاک کے سوا کسی سے امید رکھے، نہ کسی کا خوف رکھے اور نہ ہی اس کے سوا کسی چیز سے ڈرے، **اللہ** کریم کی اطاعت کرنے اور اس کی نافرمانی سے بچنے والے امور کے علاوہ کسی بھی کام میں اپنے اعضاء کو حرکت نہ دے۔ **تیسری صفت:** تقسیمِ الٰہی پر راضی رہنے کا مفہوم چار خصلتوں[1] پر مشتمل ہے: (۱)... محتاجی سے بےخوفی واطمینان (۲)... قلت پسندی (۳)... ضمان کا خوف۔ ضمان کا معنٰی یہ ہے کہ دنیا کی کوئی بھی چیز بندے کے ہاتھ لگ جائے تو وہ اس کے لینے دینے میں اس بات سے بےخوف ہو جائے کہ **اللہ** کی بارگاہ میں اس کا کیا جواب دوں گا؟ (تو بندے کو بےخوف نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ خوف بھی رکھے۔)"

توکل کی اقسام اور ان کی تفصیل:

حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے (توکُّل کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے) فرمایا کہ توکُّل کی چار اقسام ہیں: (۱)... مال پر توکُّل (۲)... نفس پر توکُّل (۳)... لوگوں پر توکُّل اور (۴)... **اللہ** پاک پر توکُّل۔ پھر ان کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: مال پر توکُّل یہ ہے کہ تم یہ کہو کہ اس مال کے ہوتے ہوئے میں کسی کا محتاج نہیں ہوں۔ اور جس کا توکل لوگوں پر ہو وہ جاہل ہے اگرچہ اس کی ظاہری حیثیت کچھ بھی ہو۔ **اللہ** پاک پر توکُّل کا معنٰی ہے: یہ جان لینا کہ **اللہ** کریم نے ہی تمہیں پیدا کیا اور وہی تمہارے رزق کا ضامن وکفیل ہے، اس نے تمہیں کسی کا محتاج نہیں بنایا اور تم زبان سے بھی اس بات کا اقرار کرو کہ "وہی ہے جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔" تو یہ ربِّ کریم کی ذات پر توکُّل وبھروسا کرنا ہے۔ **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۳﴾ (پ۶، المآئدۃ: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور **اللہ** ہی پر بھروسہ کرو اگر تمہیں ایمان ہے۔

---

[1] ... یہاں ذکر تو چار خصلتوں کا ہوا لیکن بیان تین خصلتیں ہوئیں۔ علمیہ

ایک جگہ فرمایا:

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے۔

(پ۴، اٰل عمران: ۱۲۲)

ایک اور مقام پر فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ (پ۴، اٰل عمران: ۱۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک توکّل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

اور جو اللہ کریم کی ذات پر بالکل بھروسا نہ رکھے تو وہ دائرۂ ایمان سے نکل جائے گا اور جسے اس بات پر یقین نہ ہو تو وہ جاہل ہے خواہ کوئی بھی ہو۔

دنیا و آخرت سے محبت کی پہچان:

﴿11399﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو فرماتے سنا: ”جسے تم عطا کرو اور جو تمہیں عطا کرے ان کے درمیان فرق کرو، اگر دینے والا تمہیں زیادہ پسند ہے تو تم دنیا سے محبت کرنے والے ہو اور اگر لینے والا تمہیں زیادہ محبوب ہے تو تم آخرت سے محبت کرنے والے ہو۔“

زاہد کا تاج:

﴿11400﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن عبدُ الله رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو فرماتے سنا: ”تین خصلتیں زاہد (دنیا سے کنارہ کش شخص) کے لئے تاج کی حیثیت رکھتی ہیں: (۱)...زاہد خواہشات پر غالب رہے انہیں خود پر غالب نہ ہونے دے (۲)...ہر چیز سے ناطہ توڑ کر دل سے زہد کی طرف مائل ہو اور (۳)...جب کبھی تنہا ہو تو غور و فکر کرے کہ قبر میں جاتے وقت کیا کیفیت ہو گی! (بروزِ قیامت) قبر سے نکالے جانے پر کیا حال ہو گا! اس وقت کی بھوک، پیاس اور بے لباسی کو یاد کرے، قیامت کے طویل دن، حساب کتاب اور پل صراط کا تصوُّر باندھے، طویل حساب اور کھلی رسوائی کو ذہن میں لائے۔ ان سب باتوں کا تصوُّر طالبِ زہد کو دھوکے کا گھر (یعنی دنیا) سے بے رغبت کر دے گا۔ پس جو اس صفت پر ہو گا وہ زاہدوں سے محبت کرنے والا شمار ہو گا اور زاہدوں سے محبت کرنے والا انہیں کے ساتھ ہو گا۔“

عربی اور عجمی کو نصیحت:

﴿11401﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن شَقِیق بن ابراہیم بَلْخِی اور حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دو نصیحتیں فرمایا کرتے تھے، جب اَہْلِ عرب میں سے کوئی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو اُسے عربی میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے: ”اپنے دل، زبان اور ہونٹ سے **اللہ** پاک کی وحدانیت کا اقرار کرو، اپنے پاس موجود چیزوں سے زیادہ ربِّ کریم کی ذات پر بھروسا ویقین رکھو اور تیسری بات یہ کہ **اللہ** کریم سے راضی رہو۔“ اور جب کوئی عجمی (غیر عربی) حاضرِ خدمت ہوتا تو فرماتے کہ مجھ سے تین خصلتیں یاد کرلو: پہلی یہ کہ حق کی حفاظت کرو اور حق اس وقت تک حق نہیں ہوسکتا جب تک لوگ متفق نہ ہوجائیں، پس جب لوگ متفق ہوکر کہیں کہ یہ حق ہے تو تم ثواب کی نیت سے وہ کام کرو لیکن لوگوں سے امید نہ رکھو۔ (دوسری یہ کہ) یونہی باطل اس وقت تک باطل نہیں ہوسکتا جب تک لوگ متفق نہ ہوجائیں، پس جب لوگ متفق ہوکر کہیں کہ یہ باطل ہے تو تم **اللہ** پاک کے خوف سے اس کام کو چھوڑ دو لیکن لوگوں سے نا امید ہی رہو۔ (تیسری یہ کہ) اگر کسی چیز کے حق یا باطل ہونے میں شک ہو تو اس وقت تک توقف کرو جب تک پتا نہ چل جائے کہ یہ حق ہے یا باطل، کیونکہ جب تک کسی چیز کے بارے میں تمہیں واضح علم نہ ہو تو اس میں پڑنا تمہارے لئے حرام ہے۔“

تین لازم وملزوم خصلتیں:

﴿11402﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں بجالانا بندۂ مومن کے لئے ضروری ہے، پس جس نے ان پر عمل کیا **اللہ** پاک اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور دنیا میں راحت ورحمتِ خداوندی میں زندگی گزارے گا، جس نے ان میں سے ایک کو چھوڑا تو اُس کے لئے باقی دو کو چھوڑنے کے سوا کوئی چارہ نہیں اور جس نے ان میں سے ایک کو تھام لیا تو اُس کے لئے ان تمام کو تھام لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں کیونکہ یہ ملتی جلتی چیزیں ہیں، تم چاہو تو ان تینوں کو ایک شمار کرسکتے ہو لیکن تین زیادہ واضح اور ظاہر ہیں۔ پس جس نے انہیں چھوڑا اور ضائع کیا وہ آگ میں داخل ہوگا اور جس نے ایک کو چھوڑا اُس سے باقی دو بھی چھوٹ جائیں گی، لہٰذا سمجھداری سے کام لو اور بیدار ہوجاؤ، پس جب تم بیدار ہوگئے تو متوجہ ہوجاؤ! پہلی چیز یہ ہے کہ تم اپنے دل، زبان اور عمل سے **اللہ** کریم کی وحدانیت کا

اِقرار کرو، جب تم نے دل سے اس کی یکتائی کا اقرار کر لیا کہ اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اُس کے سوا کوئی فائدہ دے سکتا ہے نہ نقصان، تو اس قلبی اعتراف کے بعد ضروری ہے کہ اب اس بات کا زبان سے ایسا چرچا کرو کہ اس کی بازگشت آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائے اور ضروری ہے کہ تم اپنا ہر عمل صرف رضائے الٰہی کے لئے کرو نہ کہ کسی اور کے لئے، اپنے عمل کو کسی شخص کے عمل کے برابر نہ سمجھو۔[1] اگر تم تمام اشیاء کے مالک ورازِق اللہ پاک سے ڈرتے ہو لیکن طمع کسی اور سے لگائے بیٹھے ہو تو جان لو کہ تم غَیْرُاللہ کو معبود بنا کر اس کی تعظیم وتکریم کر رہے ہو کیونکہ درحقیقت تم اللہ کریم کے غیر سے حیا کر رہے، ڈر رہے اور اسی کی لالچ وطمع میں ہو، اس عمل نے تمہارے دل سے ربِّ کریم کی وَحْدَانیت، غَلَبہ واقتدار اور عظمت وجلال کا احساس ختم کر دیا ہے، اسے اچھی طرح جان لو۔ پس جب تم اس پر یقین رکھتے ہوئے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں عمل کرنے میں مخلص ہوگئے تو اب تمہیں چاہئے کہ درہم ودینار، چچا ماموں، ماں باپ اور روئے زمین پر موجود ہر کسی سے زیادہ اللہ پاک کی ذات پر بھروسا ویقین رکھو۔ پھر اگر تمہارا طرزِ عمل اس کے خلاف ہوا تو تمہارے دل، توحید اور معرفتِ الٰہی کے معاملات بگڑ جائیں گے۔ پس مذکورہ بالا دونوں خصلتوں کا لحاظ رکھنا تم پر بہت ضروری ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے کے تابع ہیں۔ جب تم اس حال کو پہنچ گئے اور ان دونوں خصلتوں یعنی توحید واِخلاص اور تَوَکُّل عَلَی اللہ پر عمل پیرا ہو گئے تو اب تیسری خصلت یہ ہے کہ تم اللہ پاک سے راضی رہو اور خوف، بھوک، خواہش، تنگی یا آسانی میں سے تمہیں کوئی بھی ایسی چیز پہنچے جو تمہیں غمگین کر دے تو اس سے ناراض نہ ہونا۔ بلکہ اس پاک ذات سے رنجیدہ ہونے کا لمحہ بھر کے لئے بھی خیال نہ آئے کیونکہ اس سے رنجیدگی کا مطلب اس کی توہین اور اسے ہلکا سمجھنا ہے، ایسی صورت میں بھی تمہاری توحید بگڑ جائے گی۔ پس تم پر لازم ہے کہ توحید واخلاص کو سرِ فہرست رکھو، انہیں اچھی طرح جان اور سمجھ لو اور ان پر عمل کرکے مُعَزَّز بن جاؤ۔ خبردار! انہیں ضائع کرنے سے بچو کہیں ایسا نہ ہو کہ (مرنے کے بعد) آگ میں ڈال دیئے جاؤ اور دنیا میں بھی کبھی تمہاری آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں۔"

میدانِ جنگ میں بھی پُرسکون نیند:

﴿11403﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں ہم حضرت سیِّدُنا شَقِیق

[1] ... یہاں متن سے کچھ عبارت متروک ہے۔ علمیہ

بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہمراہ ترکیوں کے خلاف صف آرا تھے، اس دن ایسی گھمسان کی لڑائی تھی کہ جہاں دیکھو لوگوں کے سر اُڑتے دکھائی دے رہے تھے، تلواریں ٹوٹ رہی تھیں، نیزے چھوٹے ہو رہے تھے۔ ہم اس وقت دونوں صفوں کے درمیان تھے، ایسے میں حضرت سیِّدُنا شَقِیْق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: "اے حاتِم! تم خود کو کیسا محسوس کر رہے ہو؟ کیا تمہیں اپنی شادی کی پہلی رات کا سا سماں محسوس نہیں ہو رہا؟" میں نے کہا: خدا کی قسم! ایسا نہیں ہے۔ فرمایا: "لیکن میں تو اپنی شَبِ زفاف (شادی کی پہلی رات) کا سا سماں محسوس کر رہا ہوں۔" اتنا کہنے کے بعد آپ اپنی ڈھال کو تکیہ بنا کر دونوں صفوں کے درمیان سو گئے حتّٰی کہ میں نے ان کے خراٹے سنے۔ حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید بیان کرتے ہیں: اُس دن میں نے اپنے ایک ساتھی کو روتے دیکھ کر پوچھا: "کیا ہوا؟" اُس نے کہا: میرا بھائی شہید ہو گیا۔ میں نے کہا: "تمہارے بھائی کا نصیب بارگاہِ الٰہی اور اس کی رحمت و رضوان میں پہنچ گیا۔" اس نے کہا: آپ خاموش ہو جائیں میں اس کی شہادت پر افسوس کر کے نہیں رو رہا بلکہ میں تو اس بات پر افسوس کر کے رو رہا ہوں کہ کاش! میں جان لیتا تلوار کا وار پڑنے پر اس نے **اللہ** پاک کی خاطر کس طرح صبر کیا۔ حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اس دن ایک ترکی نے مجھے پکڑ کر ذبح کرنے کے لئے لٹا دیا لیکن میرا دل اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا بلکہ میرا دل تو یادِ الٰہی میں مشغول تھا، بس میں دیکھ رہا تھا کہ **اللہ** کریم اس ترکی کو میرے متعلق کیا حکم فرماتا ہے۔ ابھی وہ اپنی میان سے خنجر ڈھونڈ ہی رہا تھا کہ ایک زوردار تیر اسے آکر لگا جس نے اسے موت کے گھاٹ اتار کر مجھ پر سے گرا دیا۔"

معرفتِ خداوندی کی پہچان:

﴿11404﴾... حضرت سیِّدُنا شَقِیْق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو اپنی معرفتِ خُداوندی کو جانچنا چاہتا ہو تو وہ یہ دیکھے کہ اس کا دل **اللہ** پاک کے وعدے پر زیادہ مطمئن ہے یا لوگوں کے وعدے پر۔

توبہ کرنے والے پر شیطان کے حملے:

﴿11405﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شَقِیْق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں اِبلیس لعین سات مرتبہ ہر آدمی کی خبر دریافت نہ کرتا ہو۔ جب کسی بندے

کے بارے میں اسے پتا چلتا ہے کہ اُس نے بارگاہِ الٰہی میں اپنے گناہوں سے توبہ کرلی ہے تو اس قدر چیخ وپکار اور واویلا کرتا ہے کہ مشرق ومغرب سے اُس کی تمام ذریت (چھوٹے بڑے شیطان سب) اُس کے پاس جمع ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: اے ہمارے آقا! تجھے کیا ہوا؟ اِبلیس لعین کہتا ہے: "فلاں بن فلاں نے توبہ کرلی ہے، اب اسے کیسے بگاڑا جائے؟" وہ اپنے چیلوں سے کہتا ہے: کیا اس کے رشتے داروں، دوستوں یا پڑوسیوں میں سے کوئی تمہارے ساتھ ملا ہوا ہے؟ ان میں سے ایک کہتا ہے: "ہاں! اور وہ انسانی شیاطین میں سے ہے۔" اس پر ابلیس اپنے ایک چیلے سے کہتا ہے کہ "اس کے رشتے دار کے پاس جاؤ اور اس سے کہو (کہ وہ توبہ کرنے والے سے کہے): تم کتنی سختی ومشقت والے کام میں پڑ گئے ہو۔"

حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "ابلیس کے پانچ دروازے ہیں (جن سے وہ حملہ آور ہوتا ہے)۔" توبہ کرنے والے کا رشتے دار اُس سے کہتا ہے: بے شک تم سختی ومشقت میں پڑ گئے ہو۔ اگر توبہ کرنے والا اس کی بات کو اہمیت دیتے ہوئے توبہ سے پیچھے ہٹا تو ہلاک ہوا اور اگر توجہ نہ دی تو یہ رشتے دار ہلاکت میں جا پڑا۔ پھر دوسرا رشتے دار کہتا ہے: تمہاری یہ توبہ پوری ہونے والی نہیں ہے۔ اگر توبہ کرنے والا اس کی بات کو اہمیت دیتے ہوئے توبہ سے پیچھے ہٹا تو ہلاک ہوا اور اگر توجہ نہ دی تو یہ رشتے دار ہلاک ہوا۔ پھر تیسرا رشتے دار کہتا ہے: اگر تم اسی حالت پر رہے تو تمہارے ہاتھ سے سامانِ دنیا جاتا رہے گا۔ اب اگر توبہ کرنے والا اس کی بات کو اہمیت دے کر توبہ سے پیچھے ہٹا تو ہلاک ہوا اور اگر توجہ نہ دی تو یہ رشتے دار ہلاک ہوا۔ پھر چوتھا رشتے دار کہتا ہے: تم نے عمل چھوڑ دیا ہے، دن رات مزے کر رہے ہو عمل کو بالکل ترک کر چکے ہو۔ پانچواں رشتے دار کہتا ہے: **اللہ** پاک تجھے اچھی جزا عطا فرمائے! تم توبہ کرکے آخرت سنوارنے میں لگ گئے، تمہاری مثل کون ہو سکتا ہے! حق تمہارے ہی مبارک ہاتھوں میں ہے۔ توبہ کرنے والا انہیں جواب دیتا ہے۔ چنانچہ پہلے رشتے دار کا یہ کہنا کہ "تم سختی ومشقت والے کام میں پڑ گئے ہو۔" اس کے جواب میں کہتا ہے: میں سختی ومشقت میں پہلے گرفتار تھا اب میں راحت وسکون میں ہوں۔ پہلے میں نے چاہا کہ ربِّ کریم کو بھی راضی کرلوں اور لوگوں کو بھی راضی رکھوں لیکن یہ ہو نہیں پایا کیونکہ میں **اللہ** کریم کو راضی کرتا تو لوگوں کو ناراض کر بیٹھتا اور لوگوں کو راضی کرتا تو **اللہ** پاک کی ناراضی مول لے لیتا تھا، لہٰذا میں نے لوگوں کو چھوڑ کر صرف واحد وقَہَّار ربِّ کریم کی رضا کو مَطْمَحِ نظر بنالیا، پس اب میں آزاد ہوں، میرے تمام معاملات

آسان ہوگئے ہیں اور اب اللہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک کی عبادت میں ہی مشغول رہتا ہوں۔ دوسرے رشتے دار کا یہ کہنا کہ ”تمہاری یہ توبہ پوری ہونے والی نہیں ہے۔“ تو اس کے جواب میں وہ کہتا ہے: میرا کام عمل شروع کرنا ہے اسے پورا کرانا اور پایۂ تکمیل تک پہنچانا ربِّ کریم کے ذِمّۂ کرم پر ہے۔ تیسرے رشتے دار کا یہ کہنا کہ ”اگر تم اسی حالت پر رہے تو سامانِ دنیا تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا۔“ توبہ کرنے والا اس کے جواب میں کہتا ہے: تم مجھے کس بات سے ڈراتے ہو جبکہ مجھے یقین ہوگیا ہے کہ کوئی چیز میرے کہنے سے نہیں ہوگی (یعنی جو میرے نصیب میں نہیں اس تک رسائی پر میں قادر نہیں ہوں) اور نہ ہی کسی چیز پر مجھے خود سے قدرت و اختیار حاصل ہے۔ اگر میں ساتویں زمین کے نیچے بھی چلا جاؤں تو بھی میرا نصیب مجھے مل کر رہے گا کیونکہ میں اپنے دل کو دنیا کی یاد سے خالی کر کے ربِّ کریم کی عبادت میں مشغول ہوگیا ہوں۔ چوتھے رشتے دار کا یہ کہنا کہ ”تم عمل چھوڑ کر دن رات مزے کر رہے اور عمل کو بالکل ترک کر چکے ہو۔“ تو اس کے جواب میں وہ کہتا ہے: (میں نے عمل چھوڑا نہیں بلکہ) میں بہت مشکل و دشوار عمل میں مشغول ہوں، میرے دل میں چھپا دشمن (نفس) میرے سامنے ظاہر ہوگیا ہے، لہٰذا جب تک دل میں چھپے اس دشمن کو شکستِ فاش نہ دے دوں اور اس کی طرف سے دل میں آنے والے تمام وسوسوں میں اس پر غلبہ نہ پالوں تو اس وقت تک میرا ربِّ کریم مجھ سے راضی نہ ہوگا، اب بتاؤ کوئی عمل اس سے بھی زیادہ مشکل ہوگا۔

پس جب تم شیطان کو یہ جوابات دوگے اور اللہ پاک کی اطاعت و فرمانبرداری پر استقامت کے ساتھ کاربند رہو گے تو اب وہ تم پر خود پسندی کے راستے سے حملہ کرتے ہوئے کہے گا: ”اللہ کریم تمہیں جزائے خیر دے اور عافیت میں رکھے، تمہاری مثل کون ہو سکتا ہے؟“ یوں وہ تمہیں خود پسندی میں مبتلا کرنے کی کوشش کرے گا، لہٰذا اس کے جواب میں تم یہ کہو: ”جب تمہارے سامنے ظاہر ہوگیا کہ یہی حق اور درست ہے تو تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے کہ مرتے دم تک تم بھی اس راستے پر گامزن رہو۔“ جب تم انہیں یہ جوابات دوگے تو وہ تم سے جدا ہو جائیں گے اور تمہیں بہکانے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔ پھر وہ شیطان لعین کے پاس جا کر اسے بتائیں گے تو وہ ان سے کہے گا: وہ بندہ ہدایت پا گیا اور درست راہ تک پہنچ گیا، اب تمہارا کوئی داؤ اس پر نہیں چلے گا، لیکن یاد رکھو! وہ اسی پر اکتفا کر کے نہیں بیٹھے گا بلکہ اور لوگوں کو بھی ربِّ کریم کی عبادت کی طرف بلائے گا، لہٰذا لوگوں کو اس سے روکو اور کہو کہ ”یہ اچھا نہیں ہے اس کے پاس آیا جایا نہ کرو۔“

اعمال کو درست کرنے والی خصلتیں:

﴿11406﴾... حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندے کے اعمال کی درستی چھ خصلتوں کے ساتھ کامل ہوتی ہے: (۱)...دائمی عاجزی اِختیار کرے اور اللہ پاک کی وعیدوں سے ڈرے (۲)... مسلمانوں سے حسنِ ظن رکھے (۳)...اپنے عیبوں کے معاملے میں اس قدر فکر مند ہو کہ لوگوں کے عیب دیکھنے کی فرصت ہی نہ ملے (۴)...اپنے (مسلمان) بھائی کا عیب لوگوں پر ظاہر نہ کرے بلکہ اس کی پردہ پوشی کرے اس امید پر کہ وہ گناہوں سے توبہ کرلے گا اور گزشتہ فسادات کی درستی کرلے گا (۵)...اپنے بھائی کے بھلے عمل پر مطلع ہو تو اسے بھی بڑا جانے اور امید رکھے کہ میرا بھائی عمل میں مزید اضافہ کرے گا اور (۶)...اپنے بھائی کو درستی پر جانے۔

قدرتِ خداوندی کی معرفت:

﴿11407﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جو ربِّ کریم کو اس کی قدرت کاملہ کے ساتھ نہ جانتا ہو تو وہ معرفَتِ خداوندی سے محروم ہے۔ عرض کی گئی: اسے اس کی قدرت کے ساتھ کیسے جانا جائے گا؟ فرمایا: بندہ جان لے کہ اللہ پاک اس پر قادر ہے کہ میرے پاس موجود شے کو وہ چاہے تو مجھ سے لے کر دوسرے کو دے دے، یونہی جو چیز میرے پاس نہیں ہے وہ مجھے اس کے عطا فرمانے پر قادر ہے۔ جو شخص اپنی معرفَتِ خداوندی کو جاننا چاہتا تو وہ یہ دیکھے کہ اس کا دل ربِّ کریم کے وعدے پر زیادہ مطمئن ہے یا لوگوں کے وعدے پر۔

زہد کی 10 خصلتیں:

﴿11408﴾... حضرت سیِّدُنا ابو علی شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: زہد کی 10 خصلتیں ہیں، ان کی رعایت کرنے والے کو "زاہد" اور مخالفت کرنے والے کو "مُتَزَہِّد" کہا جاتا ہے۔ "مُتَزَہِّد" وہ ہوتا ہے جو دیکھنے، سننے، عاجزی وانکساری کرنے، بولنے، داخل ہونے، باہر نکلنے، کھانے، پہننے اور سوار ہونے وغیرہ میں زاہدوں سے مشابہت رکھتا ہو لیکن اس کے کرتوت، حرص اور محبّتِ دنیا اس کے خلاف گواہی دے رہے ہوں، تم دیکھو گے کہ اس کی رضا خواہشمندوں کی رضا کی طرح ہے، وہ خواہشمندوں کی طرح بولنے میں جلدی کرتا اور لمبی لمبی باتیں کرتا ہے، اس کا

حسد، فخر و غرور، تکبُّر، بداخلاقی، زبان درازی اور بے مقصد امور میں کثرت سے غور و خوض، یہ سب برائیاں حقیقی زاہد کی عاجزی پر نہیں بلکہ بناوٹی زاہد کی منافقت پر دلالت کرتی ہیں، لہٰذا اس طرزِ عمل سے بچو اور جو خصلتیں میں بیان کر رہا ہوں وہ اگر زاہد کہلانے والے کسی شخص میں پاؤ تو امید رکھو کہ وہ زاہدوں کے راستے میں ہے۔

وہ خصلتیں یہ ہیں:(۱)...نیکی اسے خوش اور بدی غمگین کرے (۲)...جو نیک کام اس نے نہیں کیا اُس پر تعریف کیا جانا اسے سور کے گوشت، مردار اور خون کی طرح ناپسند جانے (۳)...جب ان خصلتوں کو پہچان لے تو دن اور رات کی ہر گھڑی ان کے حصول میں صرف کر دے، اس کی لمبی امیدیں ختم ہو جائیں، اپنے آگے (یعنی آخرت) کا فکر و غم بڑھائے (۴)...اگر مقصدِ تخلیق (یعنی عبادتِ الٰہی) کے علاوہ کسی چیز میں خود کو مشغول پائے تو اس کا غم طویل ہو جائے اور جان لے کہ وہ آزمائش میں ڈالا گیا ہے (۵)...جو اسے اطاعتِ الٰہی سے غافل کرے اسے فوراً چھوڑ دے، اس طرح وہ زہد کی حلاوت پائے گا اور شیطان کے گروہ سے بچے گا (۶)...زاہدوں کے نزدیک یادِ الٰہی شہد سے زیادہ میٹھی، برفیلے اولوں سے زیادہ ٹھنڈی اور گرمی کے دن میں پیاسے شخص کو میٹھا اور صاف پانی جس قدر راحت دیتا ہے اُس سے زیادہ تسکین والی ہے (۷)...بوقتِ حاجت درہم و دینار عطا کرنے والے سے زیادہ انہیں اُس کی صحبت محبوب و مرغوب ہوتی ہے جو انہیں وعظ و نصیحت کرے اور دنیا سے بے رغبتی کی دعوت دے، ان کی یہ پسندیدگی و محبت زبانی نہیں بلکہ دلی ہوتی ہے (۸)...وہ تنہائی میں اپنے گناہوں پر روتے اور سخت خوف زدہ ہوتے ہیں کہ کہیں ان کا عمل مردود نہ ہو جائے جبکہ لوگوں کے سامنے اس طرح مسکراتے اور چاق و چوبند ہونے کا مظاہرہ کرتے ہیں گویا وہ ڈر والے نہیں بلکہ رغبت والے ہیں (۹)...دل میں خود کو کسی مسلمان سے اچھا نہیں سمجھتے اور (۱۰)...اپنے گناہوں کو جانتے ہیں دوسروں کے گناہوں کو نہیں جانتے۔

مزید سات خصلتیں:

حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب زاہد میں یہ 10 خصلتیں جمع ہو جائیں تو وہ زاہدوں کے راستے میں ہے، مجھے امید ہے اگر اللہ پاک نے چاہا تو وہ اس راستے پر چل بھی پڑے گا۔ ان 10 خصلتوں سے ملی ہوئی سات خصلتیں مزید ہیں (جو یہ ہیں):(۱)...بناوٹی نہیں بلکہ دل اللہ کریم کے لئے عاجزی کرے (۲)...حق کے آگے مجبوراً نہیں بلکہ رضا و خوشنودی سے سر جھکائے (۳)...جن کے ساتھ زندگی گزارنے کی آزمائش میں ڈالا

گیا ہے ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہے لیکن یہ ان کے پاس موجود چیزوں کی وجہ سے نہ ہو (بلکہ اُخروی ثواب کے حصول کے لئے ہو) (۴)... دنیا میں مشغول لوگوں سے ایسے بھاگے جیسے گدھا سُم چیرنے والے (حیوانات کے مُعالج) سے اور درندے کی چنگھاڑ سے بھاگتا ہے (۵)... ہر وہ چیز جس کی سزا کا خوف ہو اور ثواب کی امید نہ ہو اس سے عافیت کا سوال کرے (۶)... گناہوں پر کثرت سے اشکباری کرنے والوں کی صحبت اختیار کرے، اپنے اور اُن کے لئے رحمت کا طالب ہو اور (۷)... تمام جہان (والوں) سے ظاہری طور پر مخاطب ہو نہ کہ دل سے (کہ دل ہر وقت یادِ خدا میں مشغول ہو) اور (اعمال ایسے ہوں کہ) موت کے بعد کے معاملات، ہولناکیوں اور سختیوں کا خوف نہ ہو۔ جب اس نے ان سب باتوں پر عمل کر لیا تو وہ زاہدوں کے راستے پر چل پڑا اور بہترین عبادت کو پالیا۔

مومن اور منافق کی دو خصلتیں:

﴿11409﴾... حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”مومن دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے، اسی طرح منافق بھی دو خصلتوں میں مصروف رہتا ہے۔ مومن عبرت حاصل کرنے اور غور و فکر میں مشغول رہتا ہے جبکہ منافق امید اور حرص میں مصروف رہتا ہے۔“

بھلائی اور حکمت کے حصول کی شرط:

حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ”آدمی کے دل پر چار پردے ہوتے ہیں، اگر وہ وُسعت پر خوشی اور تنگدستی پر غم محسوس نہ کرے اور دونوں حالتوں میں یکساں رہے۔ [1] مؤمن کے دل میں بھلائی اور حکمت اس وقت تک نہیں ٹھہر سکتی جب تک اس میں دو خصلتیں پیدا نہ ہو جائیں: (۱) وہ فضول چیزیں اور (۲) فضول کلام ترک کر دے، جب وہ فضولیات ترک کر دیتا ہے تو حکمت دل میں داخل ہو جاتی اور زبان پر حکمت بھری گفتگو جاری ہو جاتی ہے۔

آخرت سے غفلت کے اسباب:

مزید یہ بھی فرماتے سنا کہ ”چار چیزوں نے بندوں سے آخرت کے معاملے کو چھپا رکھا ہے: (۱)... تنگدستی

---

[1]... یہاں سے کچھ عبارت متروک ہے۔ علمیہ

کے خوف نے جہنم کے خوف کو چھپایا ہوا ہے (۲)... کسی چیز یا کام کے کرنے پر "لوگ کیا کہیں گے؟" کی فکر نے کر گزرنے کی صورت میں "ربِّ کریم کیا فرمائے گا" کی فکر کو چھپائے رکھا ہے (۳)... دنیاوی زندگی کی محبت نے آخرت کی محبت کو چھپایا ہوا ہے اور (۴)... دنیاوی زندگی کی عیش و عشرت، اس کے دھوکے، اس کی لذتوں اور اس کی ظاہری خوبصورتی نے اُخروی انعامات اور وہاں تیار کی گئی نعمتوں کو چھپا رکھا ہے۔"

چار عجیب وغریب چیزیں:

﴿11410﴾... حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب خشکی اور سمندر میں فساد ظاہر ہو جائے گا تو کوئی چیز ان چار چیزوں سے زیادہ عجیب و غریب نہیں ہوگی: (۱)... (خواہشِ گناہ کے) غلبے کی وجہ سے نکاح (۲)... عدت (یعنی رہائش) کا گھر (۳)... سُنَّت کے مطابق مہمان نوازی (۴)... لالچ اور دکھاوے کے بغیر جہاد۔

تفصیل:

"غلبے کی وجہ سے نکاح" کا مطلب یہ ہے کہ آدمی حرام کاری میں مبتلا ہو جانے کے ڈر سے نکاح کرے۔ "عدت کے گھر" کا مطلب یہ ہے کہ تم ایسا گھر بناؤ جو تمہیں گرمی اور سردی سے بچائے اور اس گھر میں اس وقت تک ایک کیل بھی نہ ٹھوکو جب تک یہ یقین نہ کر لو کہ یہ اللہ پاک کی رضا کے لئے ہے۔ یونہی ہر معاملے میں خیال کرو، اگر وہ معاملہ اللہ کریم کی رضا کے لئے ہو تو اس کی طرف پیش قدمی کرو ورنہ اس سے بچو۔ "سُنَّت کے مطابق مہمان نوازی" کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنے گھر میں ایسے شخص کو نہ لاؤ جو حلال سے شرم و عار محسوس کرتا ہو یعنی گھر میں روٹی کے ٹکڑے موجود ہوں لیکن اس شخص کے سامنے پیش کرنے میں تمہیں شرم آئے، حالانکہ منقول ہے: "جو حلال سے نہیں شرماتا اس کا بوجھ ہلکا ہو جاتا اور غرور و تکبُّر میں کمی آجاتی ہے اور جو حلال سے شرمائے وہ مُتَکَبِّر ہے۔"

دو غم اور دو خوشیاں:

﴿11411﴾... حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو نعمت (خوشحالی) سے نکل کر تنگدستی میں جا پڑا اور نعمت سے زیادہ تنگدستی کو عظیم نہ جانا (یعنی شکوہ، شکایت کی) تو وہ دو غموں میں گرفتار ہوا: ایک دنیا کا غم اور

دوسرا آخرت کا۔ جو نعمت کے بعد تنگدستی میں مبتلا ہوا اور اس نے نعمت سے زیادہ تنگدستی کو عظمت والا جانا (یعنی ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہا) تو وہ دو خوشیوں کا مالک ہوا: ایک دنیا کی خوشی اور دوسری آخرت کی۔

آئندہ کل کا رزق نہ مانگو:

﴿11412﴾... حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے پاس موجود لوگوں سے فرمایا: "تمہارا کیا خیال ہے اگر اللہ پاک تمہیں آج موت دے دے تو تم سے آئندہ کل کی نماز کے بارے میں پرسش فرمائے گا؟" لوگوں نے کہا: نہیں، جس دن کی زندگی ہم نے پائی ہی نہیں اس کے بارے میں وہ کیونکر سوال فرمائے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "جس طرح وہ تم سے آئندہ کل کی نماز کے بارے میں پرسش نہیں فرمائے گا تو تم بھی اس سے آئندہ کل کا رزق نہ مانگو ممکن ہے کہ تمہیں کل کا دن نصیب ہی نہ ہو۔"

علم پر عمل نہ کرنے والا جاہل ہے:

حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ بھی فرمایا: "(بندے کو چاہیے کہ) علم کے ساتھ ہی عمل شروع کر دے، صبر کے ساتھ اس پر استقامت حاصل کرے، اِخلاص کے ساتھ خود کو عمل کے سپُرد کر دے اور جس نے علم کے ساتھ عمل شروع نہ کیا تو وہ نِرا جاہل ہے۔"

اِطاعت کی خوبی چار چیزوں میں ہے:

﴿11413﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ہر چیز کی کوئی خوبی ہوتی ہے اور اطاعت کی خوبی چار چیزوں میں ہے: (۱)... جب بندہ خود کو اطاعت و فرمانبرداری میں مشغول پائے تو اپنے نفس سے کہے کہ یہ اللہ پاک کی پاکیزہ نعمت ہے اور اسی نے مجھ پر یہ احسان کیا۔ (۲)... جب بندہ اس کا ادراک کر لیتا ہے تو خود پسندی کا جال توڑ دیتا اور اس کا دل انعام و ثواب کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور (۳)... جب اس کا دل ثواب کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ریاکاری اپنا رنگ دکھانے لگتی ہے کیونکہ اس نے اس لئے عمل کیا تاکہ اس پر اسے ثواب دیا جائے، پھر (۴)... جب شیطان ریاکاری کا وسوسہ ڈالے تو بندہ کہے: میں تو بارگاہِ الٰہی سے ملنے والے ثواب کی خاطر عمل کر رہا ہوں۔ یوں وہ ربِّ کریم کے حکم سے

شیطان پر غالب آجائے گا۔ جب اس نے اللہ کریم سے ملنے والے ثواب کی امید پر عمل کیا تو لوگوں کی طرف سے لالچ اور تعریف و توصیف کو ختم کر دیا۔ لالچ کا مطلب ربِّ کریم کو بھول جانا ہے۔ پس بندہ جب اللہ پاک کو بھول کر مخلوق کی لالچ میں پڑ جاتا ہے تو ایسی صورت میں وہ تاوان کا مستحق ہے علاوہ یہ کہ وہ ایسا شخص ہو جو اپنے کریم رب سے نعمتیں لیتا ہو اور اُخروی اجر و ثواب کے ارادے سے اس کی بارگاہ میں دستِ سوال دراز کرتا ہو۔

موت کے لئے تیاری کرو:

حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم صبح کرو تو خیال رکھو کہ تمہاری توجہ مخلوق کی رضا و ناراضی کی طرف مَبْذُول نہ ہو اور تمہیں اپنے گزشتہ گناہوں کا خوف ہو تاکہ گناہوں میں مزید اضافے کی جرأت نہ کر سکو، تمہاری تیاری و کوشش صرف موت کے لئے ہو، جب تم نے موت کے لئے تیاری کر لی تو اب اگر دنیا اپنی چمک دمک سمیت تمہیں دے دی جائے تو تمہیں اس میں کچھ بھی رغبت نہیں ہو گی۔

زاہدوں کے درجات:

﴿11414﴾... حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”زاہدوں (دنیا سے کنارہ کش لوگوں) میں اللہ پاک کے سب سے زیادہ قریب وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ خوف رکھتا ہے۔ ان میں اللہ کریم کا سب سے زیادہ محبوب و پسندیدہ وہ ہے جو ان میں سب سے اچھے عمل والا ہے۔ ان میں ربِّ کریم کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والا وہ ہے جو اللہ پاک کے ہاں موجود نعمتوں میں سب سے بڑھ کر رغبت رکھنے والا ہے۔ ان میں اللہ کریم کے ہاں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی و پرہیز گار ہے۔ سب سے افضل زہد والا وہ ہے جو سب سے زیادہ دل کا سخی اور پاکیزہ سینے والا ہے اور زاہدوں میں سے کامل و اکمل وہ ہے جو سب سے بڑھ کر یقین رکھنے والا ہے۔“

حضرت سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ بھی فرماتے سنا: زاہد (دنیا سے کنارہ کش شخص) گفتگو، قیل و قال، کیا ہوا اور کیا ہو گا کو چھوڑ کر اس فرمانِ باری تعالیٰ پر اکتفا کرتا ہے:

لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَاۤ   ترجمۂ کنز الایمان: کس دن کے لیے ٹھہرائے گئے تھے روزِ

اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۲۹، المرسلٰت: ۱۲تا۱۵)

فیصلہ کے لیے اور تو کیا جانے وہ روزِ فیصلہ کیسا ہے جھٹلانے والوں کی اس دن خرابی۔

اس دن حکم ہو گا:

اِقْرَاْ كِتٰبَكَؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًاؕ﴿۱۴﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: فرمایا جائے کہ اپنا نامہ (اعمال) پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔

آیتِ مبارکہ کی تفسیر:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ: ”اِقْرَاْ كِتٰبَكَؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًاؕ﴿۱۴﴾“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہر آدمی کی گردن میں ایک مالا ہے جس میں اس کا نامۂ اَعمال ہے، بندہ جب مر جاتا ہے تو اَعمال نامہ لپیٹ کر اس مالا میں لٹکا دیا جاتا ہے، قیامت میں جب اسے اٹھایا جائے گا تو نامۂ اعمال (کے دفتر) پھیلا کر اس سے کہا جائے گا: ”اپنا نامہ پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔“ اے ابن آدم! بے شک تیرے رب نے تجھے تیری ذات پر کافی قرار دے کر تیرے ساتھ عدل وانصاف فرمایا ہے۔ اے ابن آدم! اپنے نفس کی نگرانی رکھ، اس سے مقابلہ کر کیونکہ اگر یہ آگ میں گر گیا تو نجات پانا مشکل ہو گا۔ حضرت سیِّدُنا شَقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”جس نے دلی طور پر اس بات کو سمجھ لیا تو اِنْ شَآءَ اللہ وہ روشن و منور ہو گا، یقین و ہدایت پائے گا اور حق کو مضبوطی سے تھامنے والا ہو گا۔“

زاہد اور راغب کے طرزِ زندگی میں فرق:

حضرت سیِّدُنا شَقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زاہد (دنیا سے بے رغبتی رکھنے والا) اور راغب (دنیا میں رغبت رکھنے والا) ان دو شخصوں کی طرح ہیں جن میں سے ایک مشرق کا ارادہ رکھتا ہے اور دوسرا مغرب کا، کیا وہ دونوں کسی ایک معاملے پر متفق ہو سکتے ہیں! جبکہ ان کی خواہشیں مختلف اور چاہتیں جدا ہیں، راغب دعا کرتا ہے: اے **اللہ**! مجھے مال، اولاد اور بھلائی دے، دشمنوں کے خلاف میری مدد فرما، ان کے شر، حسد، ظلم و زیادتی اور ان کے فتنہ وبلا کو مجھ سے دور فرما، اٰمِیْن۔ جبکہ زاہد دعا کرتا ہے: اے **اللہ**! مجھے خوف رکھنے والوں کا علم، عمل کرنے والوں

کا خوف، متوکلین کا یقین، یقین والوں کا توکل، صبر والوں کا شکر، شکر والوں کا صبر، مغلوبوں کی سی عاجزی، عاجزی کرنے والوں کی طرح (اپنی بارگاہ میں) رجوع لانا نصیب فرما اور سچوں کا زہد عطا کر، مجھے شہیدوں اور رزق دیئے جانے والے زندہ وجاوید لوگوں سے مِلا، اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن۔ یہ زاہد (دنیا سے کنارہ کش شخص) کی دعا ہے، کیا (دنیا کی طرف) راغب شخص کی دعامیں سے کچھ اس میں ہے؟ بخدا! ایسا نہیں ہے۔ یہ الگ راستہ ہے، وہ الگ راستہ ہے۔

مومن اور منافق کی مثال:

﴿11415﴾... حضرت سیِّدُنا شَقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "مومن کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھجور کا درخت بوئے لیکن خوفزدہ ہو کہ کہیں کانٹا نہ اُگ آئے جبکہ منافق کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کانٹا بوئے لیکن کھجور کا پھل توڑنے کی امید رکھے، ہائے افسوس! ہائے افسوس! جو نیک عمل کرتا ہے اللہ پاک اسے اچھی جزا ہی عطا فرماتا ہے اور وہ نیکوں کو فاجروں کے مرتبے میں نہیں رکھتا۔"

مومن اور منافق کی دو خصلتیں:

حضرت سیِّدُنا شَقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اگر کوئی شخص تمام علم لکھ لے تو بھی اس وقت تک علم سے نفع نہیں اٹھا سکتا جب تک دو خصلتوں کا حامل نہ ہو: **پہلی** یہ کہ اس کا کام غور و فکر کرنا اور عبرت و نصیحت حاصل کرنا ہو۔ **دوسری** یہ کہ اس کا دل غور و فکر کے لئے اور آنکھ عبرت پکڑنے کے لئے خالی ہو۔ جب بھی کسی دنیاوی چیز کی طرف نظر کرے تو اس سے عبرت ہی حاصل کرے۔ مومن دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے، یونہی منافق بھی دو خصلتوں میں مصروف رہتا ہے، مومن عبرت پکڑنے اور غور و فکر کرنے میں مشغول رہتا ہے جبکہ منافق امیدوں اور حرص میں مصروف رہتا ہے۔"

شاہراہِ استقامت کے سنگِ میل:

حضرت سیِّدُنا شَقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ "چار چیزوں کا تعلق شاہراہِ استقامت سے ہے: (۱)... خود پر نازل ہونے والی مصیبت کی وجہ سے اللہ پاک کے اَحکامات کو ترک نہ کرنا (۲)... یونہی دنیا کی کوئی چیز اگر ہاتھ آجائے تو اس کی وجہ سے بھی اس کے احکامات کو ترک نہ کرنا (۳)... اپنی یا کسی کی خواہش کے مطابق عمل نہ کرنا کیونکہ خواہشِ نفس مذموم ہے اور (۴)... کتاب و سنت کے مطابق عمل کرنا۔"

خدا کی یاد سے غافل:

حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اگر بندے نے اللہ کریم کی یاد، اس کی تخلیق اور اس کے احسان سے اپنے دل کو غافل رکھا اور پھر اسی حالت میں مر گیا تو گناہ گاری کی حالت میں مرا کیونکہ بندے کو چاہیے کہ اپنے دل کو ہمیشہ یادِ الٰہی میں مشغول رکھے اور کہے: اے ربِّ کریم! مجھے ایمان پر ثابت قدمی عطا فرما، بلاؤں سے محفوظ رکھ، میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما، مجھے رزق عطا فرما، مجھ پر پے در پے نعمتوں کی بارش برسا۔ یوں وہ اپنی ذات پر ہونے والی اللہ پاک کی نعمتوں میں ہمیشہ غور و فکر کرتا رہے گا اور اس کے احسانات میں غور و فکر کرنا اس کا شکر کرنا اور غافل ہونا خطا ہے۔"

حریص اور لالچی لوگوں کی طرح نہ ہونا:

حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان لوگوں میں سے ہرگز نہ ہونا جو حرص و لالچ کی بنا پر مال جمع کرتے، شک کی بنا پر اسے گنتے اور حساب رکھتے، اپنے پیچھے دشمنوں کے لئے چھوڑ جاتے، ریاکاری اور دکھاوے کے طور پر اسے خرچ کرتے ہیں، اگر اللہ تعالٰی نے معاف نہ فرمایا تو حساب میں پکڑے جائیں گے اور سزا دیئے جائیں گے۔

مشتبہ چیزوں سے بچو:

﴿11416﴾... حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "جو برائی کے گرد گھومتا ہے وہ آگ کے گرد چکر لگاتا ہے اور جو مُشْتَبہ چیزوں (یعنی جن کے حلال و حرام ہونے میں شُبہ ہو ان) کے گرد گھومتا ہے وہ اپنے جنتی درجات کے گرد چکر لگا رہا ہوتا ہے تاکہ ان میں سے کچھ کھائے اور دنیا میں ہی اپنے جنتی درجے میں کمی کر دے۔"

افضل و محبوب چیز:

یہ بھی فرمایا کہ "میرے نزدیک مہمان سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں کیونکہ اس کا رزق اور ذمہ داری اللہ کریم کے ذِمّۂ کرم پر ہے اور اس کا اجر و ثواب بھی وہی عطا فرمائے گا۔"

مال داروں سے بچو:

مزید فرماتے ہیں: "مال داروں سے بچو کیونکہ جب تم نے اپنا دل ان سے وابستہ کر لیا، ان سے لالچ رکھی تو

گویا تم نے اللہ پاک کو چھوڑ کر مال داروں کو اپنا رب بنالیا۔“

سَیِّدُنا شَقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَروِیات

حضرت سَیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مُحَدِّثِین کی ایک جماعت سے مسند اَحادیث روایت کی ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی چند معروف مُفرَدات درج ذیل ہیں:

کس عالم کی صحبت اختیار کی جائے؟

﴿11417 تا 19﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ اور حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْھُما سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر عالم کے پاس نہ بیٹھو بلکہ صرف اس عالم کی صحبت اختیار کرو جو تمہیں پانچ چیزوں سے پانچ کی طرف بلائے: (۱)...شک سے یقین کی طرف (۲)...دشمنی سے خیر خواہی کی طرف (۳)...تکبر سے عاجزی کی طرف (۴)...ریاکاری سے اِخلاص کی طرف اور (۵)...رغبت سے ڈر وخوف کی طرف۔“[1]

(مصنف کتاب فرماتے ہیں:) ”یہ دراصل حضرت سَیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اپنا کلام ہے جس کے ذریعے آپ اکثر اپنے اصحاب کو اور لوگوں کو وعظ ونصیحت فرمایا کرتے تھے، روایت کرنے والوں کو وہم ہوا اور انہوں نے اسے مرفوعاً رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پوری سند ملا کر روایت کر دیا۔“

﴿11420﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی ٹھہرے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے گا[2]۔“[3]

﴿11421﴾... منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ولید بن عُقْبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے (رکوع وسجود کی) تکبیرات میں کمی کی تو

1 ...مسند الفردوس، باب اللام الف، ۵/ ۵۲، حدیث: ۷۴۴۹

2 ... مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مراٰۃ المناجیح، جلد ۱، صفحہ 316 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ٹھہرے ہوئے تھوڑے (یعنی دہ در دہ سے کم) پانی میں پیشاب کرنا ہر گز جائز نہیں کیونکہ اس سے پانی نجس ہو کر غسل و وضو وغیرہ کے قابل نہ رہے گا جس سے اُسے بھی تکلیف ہوگی اور دوسروں کو بھی اور بہت سے (یعنی دہ در دہ یا اس زیادہ) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مناسب نہیں کہ اگرچہ وہ ناپاک تو نہ ہوگا لیکن اس کے پینے یا وضو کرنے سے دل کراہت کرے گا۔ پہلی صورت میں ممانعت تحریمی ہے اور دوسری صورت میں تنزیہی۔

3 ...ترمذی، کتاب الطھارۃ، باب ما جاء فی کراھیۃ البول فی الماء الراکد، ۱/ ۱۳۹، حدیث: ۶۸

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: ان لوگوں نے تکبیرات کو گھٹایا **اللہ** پاک انہیں گھٹائے، بے شک میں نے رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ رکوع میں جاتے وقت، سجدہ کرتے وقت اور سجدے سے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہا کرتے تھے۔[1]

﴿11422﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوم عاشوراء (یعنی 10 مُحَرَّمُ الْحَرام کا) کا روزہ رکھا کرتے تھے۔[2]

قیامت کے چار سوالات:

﴿11423﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے اِبْنِ آدم! قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی سے تیرے قدم اس وقت تک نہ ہٹیں گے جب تک تجھ سے چار سوال نہ کرلیے جائیں: (۱)... تیری عُمر کے بارے میں کہ کن کاموں میں فنا کی؟ (۲)... تیرے جسم کے بارے میں کہ کن کاموں میں لگایا (۳، ۴)... تیرے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا؟[3]



حضرت سَیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تبع تابعین میں سے ہیں۔ آپ کامل وہمیشہ رہنے والی چیز (یعنی آخرت) کو ترجیح دینے والے، لازم وضروری اور خوب درست (چیز وراہ) کو تھامنے والے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (ذاتِ باری تعالیٰ پر) توکل رکھ کر پُرسکون اور یقین رکھ کر مطمئن ہوگئے۔

تصوف: منقول ہے کہ شکوک وشبہات سے بچنے اور راہِ سلوک میں احتیاط سے کام لینے کا نام **تصوُّف** ہے۔

توکل کی بنیاد چار چیزوں پر:

﴿25-11424﴾... حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگردِ رشید حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

---

1 ...مسند بزار، ابو فاختۃ عن عبد اللہ، ۵/ ۳۱۳، حدیث: ۱۹۲۸

2 ...نسائی، کتاب الصیام، باب صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی ھو و امی... الخ، ص ۳۸۸، حدیث: ۲۳۶۹ عن بعض نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم

3 ...تاریخ بغداد، رقم: ۳۱۰۰، الحسین بن داود بن معاذ، ۸/ ۴۴

سے کسی نے پوچھا: آپ نے اپنے عِلْم اور مُعامَلۂ توکل کی بنیاد کس چیز پر رکھی؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ چار خصلتوں پر: (۱)... مجھ پر کچھ فرض ہے جسے میرے علاوہ کوئی ادا نہیں کرے گا پس میں اس کی ادائیگی میں مشغول ہو گیا (۲)... میں نے جان لیا کہ میرا رزق میرے علاوہ کوئی کھا سکتا ہے نہ ہی کسی کے پاس جا سکتا ہے لہٰذا روزی کے متعلق میرا دل مطمئن و پر یقین ہو گیا (۳)... میں نے جان لیا کہ میں جہاں کہیں بھی ہوں پلک جھپکنے کی مقدار بھی نگاہِ قدرت سے اوجھل ہو سکتا ہوں نہ چھپ سکتا ہوں لہٰذا میں اس سے حیا کرنے لگ گیا (۴)... مجھے یقین ہے کہ موت میری طرف بڑھ رہی ہے لہٰذا میں بھی اس کی طرف سبقت کرنے لگ گیا۔

دنیا سے کنارہ کشی:

﴿11426﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: خلیفہ ہارون رشید سے کہا گیا کہ حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں سے علیحدہ ہو کر 30 سال سے ایک قُبّہ (گنبد نما چھوٹے سے گھر) میں زندگی گزار رہے ہیں، کسی بھی دنیاوی معاملے میں لوگوں کی حاجت محسوس نہیں کرتے اور جس سوال کا جواب دینا ضروری ہو اسی کا جواب دیتے ہیں اس کے علاوہ لوگوں سے کلام بھی نہیں کرتے، شاید مسلسل تنہائی کی وجہ سے اُن کی عقل میں فتور آگیا ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ بہت عقل مند ہیں۔ خلیفہ ہارون رشید نے کہا: میں ان کا اِمتحان لوں گا۔ چنانچہ خلیفہ نے چار افراد "حضرت سیِّدُنا محمد بن حسن، حضرت سیِّدُنا امام کِسائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا، عَمْرو بن بَحْر (جاحظ معتزلی) اور چوتھے شاید حضرت سیِّدُنا امام اَصْمعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ" کو نمائندہ بنا کر ان کے پاس بھیجا۔ یہ حضرات قبہ کے نیچے آکر کھڑے ہو گئے، ایک نے آواز دی: "اے حاتِم! اے حاتِم!" لیکن کوئی جواب نہ ملا، پھر کسی نے کہا: آپ کو آپ کے معبود کی قسم! جواب دیجئے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے گنبد سے سر نکال کر فرمایا: اے اہلِ حِیرہ! یہ تو ایسی قسم ہے جو مومن کافر کو اور کافر مومن کو دیتا ہے، تم نے خود کو الگ کر کے صرف میرا معبود ہی کیوں کہا؟ لیکن حق یہی ہے جو تمہاری زبانوں پر جاری ہوا کیونکہ تم ہارون رشید کی پوجا (تعظیم وغلامی) میں مشغول ہو کر اللہ پاک کی اطاعت و فرمانبرداری سے غافل ہو گئے ہو۔ ان میں سے ایک نے کہا: آپ کو کیسے پتا چلا کہ ہم ہارون رشید کے خُدّام ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تمہاری طرح کا شخص ہی دنیا سے راضی

ہوتا ہے، وہ اپنے مفاد کے لیے اس کی تلاش میں بھی لگا رہتا ہے جو اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہتا۔ ہارون رشید اور اس جیسے لوگوں کا مجھ پر کوئی قابو نہیں۔ عَمْرو بن بَحْر جاحِظ مُعْتَزِلی نے کہا: آپ نے لوگوں سے علیحدگی کیوں اختیار کی ہوئی ہے حالانکہ لوگوں میں ایسے اشخاص موجود ہیں جنہوں نے علم حاصل کیا اور وہ افراد بھی ہیں جو بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے پر قادر ہیں؟ حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا لیکن بات یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان ظالم حکمران موجود ہیں جو ہمیں ہمارے دین سے بھٹکاتے ہیں لہٰذا ان سے علیحدگی ہی مناسب ہے۔ جاحظ نے کہا: آپ نے خود کو گوشہ نشینی کے لئے کس طرح تیار کیا اور اس پر کس طرح کاربند ہوئے؟ فرمایا: "میں نے جان لیا کہ تھوڑا رزق میرے لئے کافی ہے لہٰذا میں نے اس کی طلب میں سرگرمی کم کردی اور یہ کہ میرے ذِمّہ لازم فرض میرے ادا کئے بغیر مقبول نہ ہوگا لہٰذا میں اس کی ادائیگی میں مشغول ہوگیا، مجھے معلوم ہے کہ میری موت مجھ تک پہنچ کر رہے گی لہٰذا میں اس کا منتظر ہوں، جانتا ہوں کہ میں اپنے خالق کی نگاہِ قدرت سے چھپ نہیں سکتا لہٰذا مجھے اس سے حیا آتی ہے کہ وہ مجھے ایسے کاموں میں مشغول دیکھے جو مجھ پر لازم وضروری نہیں ہیں۔" اتنا کہنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قبے کا دروازہ بند کرلیا اور قسم کھائی کہ اب ان سے مزید کلام نہیں کریں گے۔ پھر یہ حضرات خلیفہ ہارون رشید کی طرف لوٹ گئے اور فیصلہ دیا کہ حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے زمانے کے تمام لوگوں سے زیادہ عقل مند ہیں۔

اللہ والوں کی نماز:

﴿11427﴾... حضرت سیِّدُنا عِصام بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس سے گزرے، اس وقت آپ اپنے اصحاب سے کسی موضوع پر گفتگو فرما رہے تھے، حضرت سیِّدُنا عِصام بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: اے حاتم! کیا تم اچھی طرح نماز پڑھ لیتے ہو؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: بتاؤ کیسے پڑھتے ہو! حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حکمِ خُداوندی کی تعمیل میں کھڑا ہوتا، ڈرتے ڈرتے چلتا، نیت سے نماز کی ابتدا کرتا، عَظمتِ خداوندی کے احساس سے تکبیر کہتا، خوب ٹھہر ٹھہر کر اور غور وفکر کے ساتھ قراءت کرتا، خُشُوع کے ساتھ رُکوع اور عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتا، مکمل اہتمام کے ساتھ تَشَہُّد کے لئے بیٹھتا، مسنون طریقے سے سلام پھیرتا اور اپنی

نماز کو اِخلاص کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں پیش کر دیتا اور اس خوف و ڈر کے ساتھ اپنے نفس کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ کہیں میری نماز رد نہ ہو جائے، پھر موت تک کوشش و لگن کے ساتھ اس کی حفاظت میں رہتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عصام بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: آپ گفتگو فرمائیں کہ آپ عمدگی کے ساتھ نماز پڑھنا جانتے ہیں۔

کروٹ کروٹ رضائے الٰہی:

﴿11428﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اِن چار چیزوں میں دُرُستی پر ہو تو وہ کروٹ کروٹ رضائے الٰہی میں ہے: (۱)...اللہ پاک کی ذات پر یقین (۲)...توکل (۳)...اِخلاص اور (۴)...معرفت اور ان تمام کی تکمیل معرفت سے ہوتی ہے۔

یاد رکھو! اللہ پاک دیکھ اور سن رہا ہے:

﴿11429﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تین مقامات پر اپنے نفس کا دھیان رکھو: (۱)...جب عمل کرو تو یاد رکھو کہ اللہ پاک تمہیں دیکھ رہا ہے (۲)...جب بات کرو تو یاد رکھو کہ اللہ کریم تمہیں سن رہا ہے اور (۳)...جب خاموش ہو تو یاد رکھو کہ ربِّ کریم تمہارے باطن پر بھی خبر دار ہے۔

اللہ و رسول اور جنت سے محبت کی پہچان:

﴿11430﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جس نے تین چیزوں کے بغیر تین چیزوں کا دعویٰ کیا تو وہ کذّاب (بہت بڑا جھوٹا) ہے: (۱)...جو اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کئے بغیر محبّتِ خداوندی کا دعویٰ کرے وہ بڑا جھوٹا ہے۔ (۲)... جو (راہِ خدا میں) اپنا مال خَرْچ کئے بغیر جنت کی محبت کا دعویدار ہو وہ بھی بڑا جھوٹا ہے اور (۳)...جو فُقَرا سے محبت کئے بغیر محبّتِ رسول کا دعویٰ کرے وہ بھی بڑا جھوٹا ہے۔

زُہد کی بنیاد، درمیان اور انتہا:

﴿11431﴾... حضرت سیِّدُنا ابو تُراب نَخْشَبِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اے ابو عبد الرحمٰن! زُہد کی بنیاد، درمیان اور انتہا کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: زہد کی بنیاد اللہ پاک پر بھروسا کرنا، درمیان صبر اور انتہا اِخلاص ہے۔

معرفت، اعتماد اور توکل:

حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کو تین چیزوں کی طرف بلاتا ہوں: (۱)... مَعْرِفَت (۲)...اِعتماد اور (۳)...تَوَکُّل۔

تفصیل:

قضاوقدر کی "معرفت" یہ ہے کہ تم جان لو **اللہ** کریم کا فیصلہ اس کا عَدَل ہے۔ جب تم نے جان لیا کہ یہ اس کا عدل ہے تو اب تمہیں لوگوں کے سامنے شکایت کرنا، تفکرات میں پڑنا اور ناراض ہونا زیب نہیں دیتا بلکہ تمہیں صبر و رضا سے کام لینا چاہئے۔

"اعتماد" یہ ہے کہ مخلوق سے مایوس ہو جاؤ اور مایوسی کی علامت یہ ہے کہ تم مخلوق سے اپنی حاجتیں منقطع کرلو۔ پس جب تم نے مخلوق سے اپنی حاجتیں اٹھالیں تو تم مخلوق سے آرام پاؤ گے اور مخلوق تم سے اِسْتِراحت میں آجائے گی اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ان کے لئے زیب وزینت اور تَصَنُّع (بناوٹ) بھی اختیار کرو گے، جب تم ایسا کرو گے تو تم بڑی آزمائش میں آجاؤ گے اور لوگ بھی بڑے مُعاملے اور تصنُّع میں گرفتار ہوں گے۔ پس اگر تم نے انہیں مردہ تصوُّر کیا تو درحقیقت تم نے ان پر مہربانی کی اور ان سے مایوسی اختیار کی۔

"تَوَکُّل" یہ ہے کہ وعدۂ الٰہی پر دل مطمئن ہو جائے، اگر تم وعدۂ الٰہی پر مطمئن ہو گئے تو ایسے غنی (مال دار) ہو جاؤ گے کہ کبھی محتاج نہ ہو گے۔

زہد کے تین قوانین:

حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زہد نام اور زاہد شخص ہے۔ زہد کے تین قوانین ہیں: (۱)... مَعْرِفَت کے ساتھ صبر (۲)... تَوَکُّل پر استقامت اور (۳)... عطائے الٰہی پر رضامندی۔

تفصیل:

"مَعْرِفَت کے ساتھ صبر" یہ ہے کہ جب کوئی مصیبت نازل ہو تو دل سے جان لو کہ **اللہ** پاک تمہیں اس

حال پر دیکھ رہا ہے، صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو بلکہ صبر کے ثواب کے ادراک کی بھی کوشش کرو۔اس کی پہچان یہ ہے کہ نفس کو صبر پر آمادہ کرو اور جان لو کہ ہر چیز کا ایک وقت ہے اور یہ دو طرح کا ہو سکتا ہے یا تو کُشادگی وآسانی ہوگی یا موت آجائے گی، اگر یہ دونوں چیزیں تمہارے پیش نظر ہوئیں تو عارف وصابر ہو گے۔

”توکل پر استقامت“ زبان کے اقرار اور دل کی تصدیق کا نام توکل ہے۔پس بندہ جب اقرار وتصدیق کر لیتا ہے کہ بلاشبہ **اللہ** کریم ہی رزق عطا فرمانے والا ہے تو وہ اِستقامت پالیتا ہے۔استقامت دو معنٰی پر ہے یہ کہ تم جان لو ایک چیز تمہاری ہے اور ایک تمہارے غیر کی۔جو چیز تمہاری ہے وہ تمہیں مل کر ہی رہے گی اور جو تمہاری نہیں غیر کی ہے تم چاہے لاکھ حیلے وکوشش کر لو اسے نہیں پاسکو گے، جب تمہاری چیز تمہیں مل کر ہی رہے گی تو اب تمہیں پر سکون وپر اعتماد رہنا چاہئے اور جب تم نے جان لیا کہ غیر کی (قسمت میں لکھی) چیز تم نہیں پاسکتے تو اس کی لالچ ہی نہ رکھو۔ان دونوں چیزوں کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ تم عطا کی گئی چیز میں ہی مشغول رہو۔

”عطائے الٰہی پر رضامندی“ عطا دو طرح کی ہوتی ہے ایک عطا وہ ہے جو تمہاری خواہش کے مطابق ہے اس کے متعلق تم پر ربِّ کریم کا حمد وشکر واجب ہے، دوسری عطا وہ ہے جو تمہاری خواہش کے خلاف ہے تو اس کے متعلق صبر ورضا سے کام لینا تم پر فرض ہے۔

ریاکاری کی تین صورتیں:

﴿11432﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ریاکاری کی تین صورتیں ہیں، ایک باطنی اور دو ظاہری۔ظاہری ریاکاری اسراف اور فساد ہے۔ظاہری صورت پر تمہارا یہ حکم لگانا جائز ہے کہ یہ ریاکاری ہے کیونکہ دینِ الٰہی میں اسراف اور فساد جائز نہیں۔ریاکاری کی ”باطنی صورت“ یہ ہے کہ جب تم کسی شخص کو روزہ رکھتے اور صدقہ کرتے دیکھو تو تمہارے لئے جائز نہیں کہ اس پر ریاکاری کا حکم لگاؤ کیونکہ اس بات کا علم صرف **اللہ** پاک کو ہی ہے۔

ریاکاری اور خود پسندی:

حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ لوگوں کے لئے خود پسندی سے بچنا زیادہ

مشکل ہے یا رِیاکاری سے! خود پسندی تمہارے اندر داخل ہو جاتی اور ریاکاری تم پر سوار ہو جاتی ہے، خود پسندی تمہارے لئے ریاکاری سے زیادہ سخت ہے، ان دونوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک کَٹ کَھنا (کاٹ کھانے والا) کتا تمہارے گھر میں ہو اور دوسرا گھر کے باہر تو ان میں سے کون سا کتا تمہارے لئے زیادہ خطرناک ہے؟ اندر والا یا باہر والا؟ پس اندر والا کتا خود پسندی اور باہر والا ریاکاری ہے۔

لوگوں کی صحبت میں کیسے رہا جائے؟

﴿11433﴾... حضرت سَیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے مجھ سے فرمایا: لوگوں کے ساتھ اس طرح رہو جیسے آگ کے پاس بیٹھتے ہو کہ اس کا نفع لیتے اور جلانے سے ڈرتے ہو۔

کون سا غم فائدہ مند ہے؟

﴿11434﴾... حضرت سَیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ غم کی دو صورتیں ہیں: (۱)...وہ جو تمہارے حق میں ہے (۲)...وہ جو تمہارے خلاف ہے۔ تم دنیا کا ساز و سامان ہاتھ سے نکل جانے پر جو غم کرو گے وہ تمہارے خلاف اور ثوابِ آخرت سے محرومی پر جو غم کرو گے وہ تمہارے حق میں ہے، اس کی وضاحت یہ ہے کہ اگر تمہارے پاس دو درہم ہوں پھر وہ تم سے کہیں گر جائیں اور تم ان پر غمگین ہو جاؤ تو یہ دنیا کا غم ہے اور اگر تم سے کوئی لغزش، غیبت، حسد یا ایسی کوئی اور غلطی سرزد ہو جائے اور تم اس پر غمگین و شرمندہ ہو تو یہ تمہارے حق میں ہے۔

﴿11435﴾... حضرت سَیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ جب تم کسی شخص میں تین خصلتیں دیکھو تو اس کی سچائی کی گواہی دے دو: (۱)...اسے مال و دولت سے محبت نہ ہو (۲)...اس کا دل دو روٹیوں پر مطمئن ہو اور (۳)...اس کا دل لوگوں سے کنارہ کش ہو۔

صدقات کو باطل ہونے سے بچاؤ:

حضرت سَیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ جب تم دراہم صدقہ کرو تو تمہیں چاہیے کہ پانچ چیزوں کا خیال رکھو: (۱)...صدقہ کرتے وقت یہ چاہت نہ ہو کہ تمہیں مزید دراہم مل جائیں (۲)...لوگوں کی ملامت کے باعث صدقہ نہ کرنا (۳)...جسے دے رہے ہو اس پر احسان نہ جتانا (۴)...تمہارے پاس دو درہم ہوں تو ایک دے

کر باقی بچ جانے والے درہم پر اعتماد و بھروسانہ کرنا اور (۵)... تعریف و توصیف چاہنے کے لئے صدقہ نہ کرنا۔ اسے اس مثال سے سمجھو کہ ایک چاردیواری میں بکریوں کا ریوڑ ہو اور چاردیواری کے پانچ دروازے ہوں، چاردیواری کے باہر ارد گرد ایک بھیڑیا گھوم رہا ہو، اب اگر چار دروازے بند ہوں اور ایک کھلا ہو تو بھیڑیا اندر آکر ساری بکریوں کو مار ڈالے گا، یونہی اگر تم نے صدقہ کیا لیکن مذکورہ پانچ چیزوں میں سے کسی ایک کا بھی اِرتکاب کیا تو تم نے صدقے کو ضائع کر دیا۔

توبہ کی تعریف:

﴿11436﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: توبہ یہ ہے کہ تم خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ، اپنے گناہ، اللہ پاک کے لُطف و کرم، اس کے اَحکامات اور اس کا پردہ پوشی فرمانا یاد کرو۔ جب تم نے گناہ کیا تو تم زمین و آسمان کی پکڑ سے محفوظ نہیں رہے، پھر جب تم نے اللہ کریم کا حکم دیکھا تو گناہوں سے ایسے لوٹنے کا ارادہ کیا جیسے تھن سے دودھ نکل کر دوبارہ اس میں واپس نہیں جاتا تو جس طرح دودھ تھن میں واپس نہیں جاتا اسی طرح تم بھی گناہ کی طرف ہرگز نہ لوٹو، توبہ کرنے والے کا کام چار چیزوں میں منحصر ہے: (۱)... اپنی زبان کو غیبت، جھوٹ، حسد اور فضولیات سے بچاؤ (۲)... بُرے لوگوں سے علیحدگی اختیار کر لو (۳)... گناہ کا تذکرہ کیا جائے تو ربِّ کریم سے حیا کرو اور (۴)... موت کی تیاری کرو۔ تیاری کی پہچان یہ ہے کہ ہر حال میں اللہ پاک سے راضی رہو۔

تائب پر انعاماتِ الٰہی:

توبہ کرنے والا جب انہیں اختیار کر لیتا ہے تو اللہ کریم اسے چار نعمتیں عطا فرماتا ہے: (۱)... توبہ کرنے والے کو پسند رکھتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

(پ۲، البقرۃ: ۲۲۲)

(۲)... وہ گناہ سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ جیسا کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ

کیا ہی نہیں۔"[1] (۳)...اللہ پاک اسے شیطان سے محفوظ رکھتا ہے کہ شیطان کا اس پر کوئی داؤ نہیں چلتا اور (۴)...اللہ کریم موت سے پہلے ہی اسے آگ (جہنّم) سے امان عطا فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ (پ۲۴، حٰمٓ السجدة: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔

تائب کے متعلق مخلوق پر لازم اُمور:

پھر چار چیزیں مخلوق پر ضروری ہوتی ہیں: (۱)...توبہ کرنے والے سے محبت کریں جیسا کہ ربِّ کریم اسے محبوب رکھتا ہے (۲)...اس کے لئے گناہوں سے حفاظت اور مغفرت کی دُعا کریں جیسا کہ فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ﹰالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ وَ قِهِمُ السَّیِّاٰتِؕ وَ مَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَىٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (پ۲۴، المؤمن: ۷تا۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو انہیں بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے ہمارے رب اور اُنہیں بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جو نیک ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے اور اُنہیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے تو اس دن گناہوں کی شامت سے بچائے تو بے شک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۳)...جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہوں اس کے لئے بھی ناپسند کریں اور (۴)...جس طرح اپنے لئے بھلائی چاہتے ہیں اسی طرح توبہ کرنے والے کی بھی خیر خواہی کریں۔

اپنی ذات میں چار موتیں جمع کرلو:

﴿11437﴾...حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْه فرماتے ہیں: جو ہمارے اس (طریقت کے) مذہب میں داخل

[1]...ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ۴/ ۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۰

ہو گیا اسے چاہیے کہ اپنی ذات میں چار موتیں جمع کرلے:(۱)...سفید موت (۲)...سیاہ موت (۳)...سُرخ موت اور (۴)...سبز موت۔ **سفید موت** بھوک، **سیاہ موت** لوگوں کی طرف سے ملنے والی تکالیف برداشت کرنا، **سرخ موت** نفس کی مخالفت اور **سبز موت** (لباس کو) اوپر تلے پیوند لگانا ہے۔

پانچ کاموں میں جلدی کرو:

مزید فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے سوائے پانچ چیزوں میں:(۱)...مہمان کو کھانا کھلانے میں (۲)...میت کی تجہیز و تکفین میں (۳)...کنواری بالغ لڑکی کے نکاح میں (۴)...قرض کی ادائیگی میں اور (۵)...گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ کرنے میں۔

﴿11438﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "ہر بات کے لئے سچائی ہے، ہر سچائی کے لئے عمل ہے اور ہر عمل کے لئے صبر ہے، ہر نیکی کا ارادہ ہے اور ہر ارادے کا اثر ہوتا ہے۔"

فرمانبرداری اور نافرمانی کی اصل:

مزید فرماتے ہیں: اطاعت و فرمانبرداری کی اصل تین چیزیں ہیں:(۱)...خوف (۲)...امید اور (۳)...نسبی شرافت۔ یونہی نافرمانی کی اصل بھی تین چیزیں ہیں:(۱)...تکبُّر (۲)...حرص و لالچ اور (۳)...حسد۔

مومن اور منافق میں فرق:

مزید آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو یہ بھی فرماتے سنا کہ "منافق دنیا میں سے جو کچھ بھی لیتا ہے حرص و لالچ کے ساتھ لیتا، شک کے سبب روکے رکھتا اور رِیاکاری کے ساتھ خرچ کرتا ہے جبکہ مومن ڈرتے ڈرتے لیتا، مضبوطی سے تھامتا اور اخلاص کے ساتھ **اللہ** پاک کی اطاعت میں خرچ کرتا ہے۔"

﴿11439﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: سستی و کاہلی زُہد کے خلاف مددگار ہے۔

﴿11440﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میری چار بیویاں اور نو بچے ہیں، شیطان نے کبھی ان کے رزق کے متعلق مجھے وسوسہ ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔

پانچ سے مومن چھپ نہیں سکتا:

﴿11441﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پانچ وہ ہیں کہ جن سے مومن او جھل نہیں ہو سکتا: (۱)...ذاتِ باری تعالٰی (۲)...تقدیر (۳)...رزق (۴)...موت اور (۵)...شیطان۔

چھ انمول ہیرے:

﴿11442﴾... حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: جب سے آپ نے میری صحبت اختیار کی ہے کیا کچھ سیکھا ہے؟ عرض کی: چھ چیزیں۔

رزق کا ضامن اللہ پاک ہے:

حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: پہلی کیا ہے؟ حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: (۱)...میں نے لوگوں کو رِزْق کے معاملے میں شک میں پڑے دیکھا تو میں نے **اللہ** پاک کی ذات پر توکل کر لیا (کہ وہ ارشاد فرماتا ہے):

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ۱۲، ھود: ۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق **اللہ** کے ذِمّۂ کرم پر نہ ہو۔

پس میں نے جان لیا کہ میں بھی زمین پر چلنے والوں میں سے ہوں، لہٰذا میں نے اپنے دل کو کسی چیز میں مشغول نہیں ہونے دیا کیونکہ میری کفالت میرے ربِّ کریم کے ذِمّۂ کرم پر ہے۔

انسان کا دوست:

حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ نے اچھی بات کی، دوسری چیز کیا ہے؟ عرض کی: میں نے دیکھا کہ ہر انسان کا کوئی نہ کوئی دوست ہے جسے وہ اپنا رازدار بناتا اور اس سے اپنی پریشانیوں کا اظہار کرتا ہے، میں بھی دیکھوں کہ میرا دوست کون ہے؟ پس میں نے جس بھی دوست اور بھائی کو دیکھا تو وہ فقط موت سے پہلے تک کا ساتھی نکلا، لہٰذا میں نے چاہا کہ ایسے کو دوست بناؤں جو موت کے بعد بھی مجھے کام آئے۔ چنانچہ میں نے نیکی وبھلائی کو اپنا دوست بنالیا تاکہ وہ حسابِ آخرت اور پُل صراط پار کرتے وقت میرے ساتھ رہے اور

بارگاہِ الٰہی میں مجھے ثابت قدم رکھے۔

انسان کا دشمن:

حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ نے درست کہا، تیسری بات کون سی سیکھی ہے؟ حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: میں نے دیکھا کہ ہر کسی کا کوئی نہ کوئی دشمن ہے، میں بھی دیکھوں کہ میرا دشمن کون ہے؟ پس میری غیبت کرنے والا میرا دشمن نہیں، مجھ سے کچھ لے لینے والا بھی میرا دشمن نہیں بلکہ میرا دشمن وہ ہے جو مجھے **اللہ** کریم کی اطاعت میں دیکھے تو اس کی نافرمانی کرنے کا کہے اور یہ کام اِبلیس لعین اور اس کے لشکر کا ہے، لہٰذا میں نے انہیں اپنا دشمن قرار دیا اور ان سے جنگ رکھی، اپنی کمان کَس لی اور تیر لگا لئے، اب میں انہیں اپنے قریب پھٹکنے بھی نہیں دیتا۔

حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ نے اچھی بات کی، چوتھی بات کون سی ہے؟ حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: میں نے دیکھا کہ ایک ذات ہے جسے ہر شخص کسی نہ کسی دن مطلوب ہوتا ہے اور وہ ملک الموت حضرت سیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں، لہٰذا میں نے خود کو ان کے لئے فارغ کر لیا تاکہ جب وہ آئیں تو میں انہیں روکوں نہیں بلکہ ان کے ساتھ چلا جاؤں۔

حسد نفرت کا باعث ہے:

حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ نے عمدہ بات کی، پانچویں بات کون سی ہے جو آپ نے سیکھی؟ حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: میں نے مخلوق کی طرف نظر دوڑائی تو کسی کو محبوب رکھا اور کسی کو ناپسند کیا لیکن محبوب نے مجھے کچھ دیا نہیں اور ناپسندیدہ نے مجھ سے کچھ لیا نہیں۔ چنانچہ میں نے غور کیا کہ میں اس میں کیوں پڑا؟ تو پتا چلا کہ حسد کی وجہ سے، لہٰذا میں نے دل سے حسد کو نکال باہر کیا اور بلا تفریق سب سے محبت کرنے لگا، اب جو کچھ میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ لوگوں کے لئے بھی ناپسند رکھتا ہوں۔

قبر کو رہائش کے قابل بناؤ!

حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ نے عمدہ چیز بیان کی، چھٹی چیز جو آپ نے میری صحبت

میں رہ کر سیکھی وہ کیا ہے؟ حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: میں نے دیکھا کہ سب لوگوں کا کوئی نہ کوئی گھر اور ٹھکانا ہے اور میں نے اپنا ٹھکانا قبر کو پایا، لہٰذا جس قدر بھلائی پر مجھے قدرت ہوئی اسے میں نے اپنے لئے آگے بھیج دیا تاکہ اپنی قبر کو آباد کروں کیونکہ اگر قبر آباد نہ ہوئی رہائش کے قابل نہ ہوگی۔

یہ سن کر حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اِن چھ خصلتوں کو لازم پکڑے رہو تو مزید علم کی تمہیں حاجت نہیں۔

”رے“ کے قاضی ابن مقاتل کو نصیحت:

﴿11443﴾... حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگرد حضرت سیِّدُنا ابوعبدُ اللہ خَوّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ”رے“ شہر میں داخل ہوا، ہمارے ساتھ 320 اَفراد تھے۔ ہم حج کے اِرادے سے نکلے تھے، لوگوں نے اُونی لباس پہنے ہوئے تھے، ان کے پاس کھانے پینے کا کوئی سامان نہ تھا۔ ”رے“ شہر میں ہم ایک عبادت گزار تاجر کے پاس پہنچے جو زاہدانہ طرزِ زندگی والوں کو پسند کرتا تھا، اس نے رات ہماری میزبانی کی۔ صبح ہوئی تو اس عبادت گزار تاجر نے حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کو کوئی حاجت ہو تو بتادیں کیونکہ ہمارے ایک فقیہ بیمار ہیں، مجھے ان کی عیادت کے لئے جانا ہے۔ حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تمہارے کوئی فقیہ بیمار ہیں تو فقیہ کی عیادت بڑی فضیلت کی بات ہے اُسے دیکھنا بھی عبادت ہے، میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ یہ بیمار فقیہ ”رے“ کے قاضی محمد بن مقاتل تھے۔ میزبان عابد نے کہا: تو پھر چلئے۔ یہ لوگ قاضی صاحب کے دروازے پر پہنچے، دیکھا تو اونچا عالیشان دروازہ ہے۔ حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سوچ میں پڑ گئے کہ عالِم کا دروازہ ایسی شان و شوکت والا! پھر انہیں اجازت ملی، گھر میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں پورا گھر روشنی سے جگمگا رہا ہے، گھر میں خوشبو اور ساز و سامان ہے، پردے لٹکے ہوئے ہیں اور بہت کچھ جمع کر رکھا ہے، یہ سب دیکھ کر حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید متفکر ہوگئے پھر قاضی صاحب کی نشست گاہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ نرم و گداز قالین پر لیٹے ہوئے ہیں، سرہانے غلام اور پنکھا جلانے والے حاضر ہیں۔ قاضی صاحب اٹھ بیٹھے، عبادت گزار تاجر نے خیر خیریت دریافت کی جبکہ حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھڑے رہے۔ قاضی صاحب نے

اشارہ کیا کہ بیٹھ جائیں لیکن حضرت سَیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نہیں بیٹھوں گا۔ قاضی صاحب نے کہا: شاید آپ کو کوئی حاجت ہے! فرمایا: ہاں۔ اس نے پوچھا: کیا حاجت ہے؟ فرمایا: میں تم سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہا: پوچھیں۔ فرمایا: ہاں! تم سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ تاکہ میں تم سے مسئلہ پوچھ لوں۔ قاضی صاحب کے حکم پر غلاموں نے سہارا دیا اور انہیں سیدھا بٹھایا، حضرت سَیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قاضی سے فرمایا: تم نے یہ علم کہاں سے حاصل کیا ہے؟ قاضی نے کہا: ثِقہ اور مُعْتَمَد لوگوں نے اسے میرے سامنے بیان کیا ہے۔ فرمایا: انہوں نے کس سے لیا؟ کہا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام سے۔ فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس سے لیا؟ قاضی نے کہا: حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے۔ حضرت سَیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو علم حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک سے لیا اور حضور جانِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا، حضور سرورِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے صحابۂ کرام کے سامنے بیان فرمایا، صحابۂ کرام نے معتمد ثقہ لوگوں کے سامنے بیان کیا اور انہوں نے تم تک پہنچایا، اس علم میں کبھی یہ سُنا ہے کہ جس گھر میں امیر ہو اور عزت وطاقت زیادہ ہو اس کی اللہ پاک کے یہاں عزت ومنزِلت اسی قدر زیادہ ہوگی؟ قاضی نے کہا: میں نے ایسا نہیں سُنا۔ حضرت سَیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پھر تم نے کیا سُنا ہے! یہی نا کہ جو دنیا میں زہد اختیار کرے، آخرت میں رغبت رکھے، مساکین سے محبت کرے اور آخرت کے لئے زادِ راہ آگے بڑھائے تو اس کی اللہ پاک کے یہاں عزت ومنزلت زیادہ ہوگی۔ پھر فرمایا: بتاؤ تم کس کے پیروکار ہو؟ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ان کے صحابہ اور سلف صالحین کے طریقے پر ہو یا فرعون کے پیروکار اور نمرود کے متبع ہو جس نے سب سے پہلے پکی اینٹوں اور چونے کے مکان بنوائے! اے علمائے سوء! دنیا کا طالب وراغب آدمی جب تم جیسوں کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے: جب عالِم کا یہ حال ہے تو میرے کام تو اس سے زیادہ بُرے نہیں ہیں۔ یہ ارشاد فرما کر حضرت سَیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قاضی کے پاس سے تشریف لے گئے، قاضی ابنِ مَقاتل مزید بیمار پڑ گئے۔

"قَزوین" کے قاضی طنافسی کو نصیحت:

"رَے" شہر کے باسیوں کو جب قاضی اور حضرت سَیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مابین ہونے والے مُکالَمے اور مُعامَلے کی خبر پہنچی تو انہوں نے حضرت سَیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: اے ابو عبد الرحمن! قَزوین

کے قاضی "طنافسی" تو "ابنِ مقاتل" سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بالقصد سفر کر کے قزوین پہنچے، قاضی "طنافسی" کے پاس گئے اور فرمایا: اللہ پاک تم پر رحم فرمائے، میں عجمی ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ مجھے دین کا بالکل ابتدائی معاملہ اور میری نماز کی کُنجی سکھائیں کہ میں نماز کے لئے وضو کس طرح کروں؟ قاضی نے کہا: بالکل! سر آنکھوں پر، اے غلام! پانی سے بھرا برتن لاؤ۔ برتن لایا گیا قاضی صاحب بیٹھے اور (اعضائے وضو کو) تین تین مرتبہ دھوتے ہوئے وضو کیا پھر کہا: اس طرح وضو کیا کرو۔ حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، یہیں رکیں میں آپ کے سامنے وضو کرتا ہوں اس طرح میرا مقصود مزید پختہ ہو جائے گا۔ چنانچہ قاضی کھڑے ہو گئے اور حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف فرما ہوئے اور تین تین مرتبہ دھوتے ہوئے وضو کرنے لگے، جب بازو دھونے کی باری آئی تو آپ نے تین کے بجائے چار مرتبہ دھولیا۔ اس پر قاضی طنافسی نے کہا: آپ نے اسراف کیا۔ فرمایا: وہ کیسے؟ قاضی نے کہا: آپ نے بازوؤں کو چار مرتبہ دھویا ہے۔ حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: سُبْحٰنَ اللہ! میں نے پانی کے ایک چلو میں اسراف کیا ہے اور تم نے یہ سب مال و متاع جمع کر کے اسراف نہیں کیا؟ قاضی صاحب سمجھ گئے کہ حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مقصود خود سیکھنا نہیں بلکہ مجھے یہ سکھانا تھا، پھر قاضی صاحب گھر میں داخل ہوئے اور 40 دن تک لوگوں میں نہیں نکلے۔ "رے" کے تاجروں نے قاضی ابنِ مقاتل اور قاضی طنافسی سے ہونے والا مُکالَمہ و مُعاملہ لکھ کر اہلِ بغداد کی طرف ارسال فرمایا۔

امام احمد عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے ملاقات:

جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بغداد پہنچے تو اہلیانِ بغداد آپ کے گرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے: اے ابو عبد الرحمن! آپ عجمی ہونے کی وجہ سے فصیح عربی بول نہیں سکتے لیکن کیا وجہ ہے کہ آپ سے جو بھی گفتگو کرتا ہے آپ اسے لاجواب کر دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میرے اندر تین خصلتیں ہیں جن سے میں اپنے مقابل پر غالب آجاتا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کونسی خصلتیں ہیں؟ فرمایا: (۱)... میرا مقابل درستی پر ہو تو مجھے خوشی ہوتی ہے (۲)... وہ غلطی پر ہو تو غم محسوس کرتا ہوں (۳)... اس کے سامنے بے وقوفی کا مظاہرہ کرنے سے خود کو باز رکھتا ہوں۔ یہ بات حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: سُبْحٰنَ اللہ! حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ

اللہِ عَلَیْہ کس قدر عقلمند ہیں! چلو ہم ان کے پاس چلتے ہیں! یہ سب افراد حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابو عبد الرحمن! دنیا سے سلامتی کیا ہے؟ فرمایا: اے ابوعبدُ اللہ! (یہ امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کنیت ہے۔) آپ دنیا سے اسی وقت سلامت رہ سکیں گے جبکہ آپ چار خصلتوں کے مالک ہوں۔ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: اے ابو عبد الرحمن! وہ خصلتیں کونسی ہیں؟ حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: (۱)...لوگوں کی جہالت مُعاف کردو (۲)...اپنی جہالت کا ان کے سامنے مظاہرہ نہ کرو (۳)...اپنی چیز لوگوں کے لئے خرچ کرو (۴)...ان کی چیزوں سے خود مایوس ہو جاؤ، جب آپ یہ خصلتیں اپنالیں گے تو دنیا سے سلامتی میں رہیں گے۔

مدینہ منورہ کی حاضری:

پھر حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مدینہ منوّرہ حاضر ہوئے، اہل مدینہ نے استقبال کیا، آپ نے پوچھا: لوگو! یہ کونسا شہر ہے؟ انہوں نے کہا: یہ حضور جانِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شہر "مدینہ منوّرہ" ہے۔ فرمایا: مجھے بتاؤ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا محل کہاں ہے تاکہ میں اس میں دو رکعات نماز ادا کرلوں۔ لوگوں نے کہا: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا محل نہیں تھا۔ فرمایا: اچھا ان کے اصحاب کے محلات کہاں واقع ہیں؟ بولے: ان کے بھی محل نہیں تھے بلکہ زمینی گھر تھے۔ حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگو! پھر تو یہ فرعون اور اس کے لشکریوں کا شہر ہے۔ لوگ انہیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے اور بولے: یہ عجمی کہتا ہے کہ یہ فرعون اور اس کے لشکریوں کا شہر ہے۔ والیِ شہر نے حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: وہ کس وجہ سے؟ حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے مُعاملے میں عجلت سے کام نہ لیں، میں ایک عجمی اور پردیسی آدمی ہوں، شہر میں آیا اور پوچھا: یہ کس کا شہر ہے؟ بولے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شہر ہے۔ میں نے کہا: مجھے ان کا محل بتاؤ تاکہ میں اس میں دو رکعات نماز ادا کرلوں۔ بولے: ان کا محل نہیں تھا، زمینی گھر تھا۔ میں نے کہا: اچھا، چلو ان کے اصحاب کے محلات ہی بتادو۔ تو کہنے لگے: ان کے بھی محل نہیں تھے، بس زمینی گھر تھے۔ جبکہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (پ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

بتاؤ لوگو! تم کس کے پیروکار ہو؟ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے اصحاب کے؟ یا پھر اُس فرعون کے مقلد ہو جس نے سب سے پہلے پکی اینٹوں اور چونے کے مکان بنوائے؟! لوگ یہ باتیں سُن کر آپ کو پہچان گئے اور آپ کا راستہ چھوڑ دیا۔ اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب بھی مدینہ منورہ حاضر ہوتے تو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ مبارکہ کے پاس بیٹھ کر وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ اس پر مدینہ منورہ کے علما باہم جمع ہوئے اور بولے: آؤ ہم ان حضرت کو انہی کی محفل میں شرمندہ کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ آپ کے پاس پہنچے، آپ کی مجلس کھچاکھچ بھری ہوئی تھی۔ علمائے مدینہ نے کہا: اے ابو عبد الرحمٰن! ہم آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ فرمایا: پوچھو۔ بولے: آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کہتا ہے: اے **اللہ**! مجھے رزق عطا فرما؟ حضرت سیّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پوچھا: یہ رِزْق کا سوال وہ کس وقت کرتا ہے؟ عین رِزْق کے وقت یا اس سے پہلے؟ علمائے مدینہ نے کہا: اے ابو عبد الرحمٰن! یہ بات سمجھ نہیں آرہی۔ ارشاد فرمایا: اگر بوقتِ حاجت رِزْق مانگتا ہے تو وہ بہت اچھا آدمی ہے اور اگر معاملہ ایسا نہیں ہے تو تم لوگوں کے پاس کھیت کَھلیان ہیں، تھیلیوں میں دراہم اور گھروں میں اناج بھرے پڑے ہیں پھر بھی تم منہ اٹھا کے کہتے ہو: "اے **اللہ**! ہمیں رزق دے۔" **اللہ** پاک نے تمہیں رزق عطا فرما دیا ہے اب خود کھاؤ اور اپنے (اسلامی) بھائیوں کو کھلاؤ۔ حضرت سیّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے یہ بات تین مرتبہ دُہرائی پھر فرمایا: ٹھیک ہے **اللہ** پاک سے مانگو کہ وہ تمہیں عطا کرے اور ہونا یہی ہے کہ کل عنقریب تم مر جاؤ گے، اپنا مال و مَتاع پیچھے دشمنوں کے لئے چھوڑ جاؤ گے، پھر یہ جاننے کے باوجود تم اس سے رزق میں زیادتی کا سوال کر رہے ہو! یہ نصیحت آموز گفتگو سن کر علمائے مدینہ بولے: اے ابو عبد الرحمٰن! ہم **اللہ** پاک کی بارگاہ میں استغفار کرتے ہیں، اس سوال سے ہمارا مقصود عناد و شر تھا، ہم آپ کی لغزش کے خواہاں تھے۔

﴿11444﴾... حضرت سیّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خود کو چار کاموں پر لگاؤ: (۱)... تمہارا نیک عمل ریاکاری سے پاک ہو (۲)... تمہارا لینا لالچ سے پاک ہو (۳)... تمہارا عطا کرنا احسان جتلانے سے پاک ہو (۴)... تمہارا

روک رکھنا بخل سے پاک ہو۔

اگر نافرمانی کرنا چاہو تو۔۔۔

ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عرض کی: مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: اگر تو اپنے آقا و مولیٰ پاک کی نافرمانی کرنا چاہے تو اس جگہ نافرمانی کر جہاں وہ تجھے دیکھ نہ رہا ہو۔

ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: آپ کو کس چیز کی خواہش ہے؟ فرمایا: میری خواہش ہے کہ میرا دن، رات تک عافیت میں رہے۔ عرض کی گئی: کیا تمام دن عافیت میں نہیں ہیں؟ فرمایا: میرے دن کی عافیت یہ ہے کہ میں اس میں اللہ پاک کی نافرمانی نہ کروں۔

شہوت کی بنیاد تین چیزیں:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ شہوت کی بنیاد تین چیزیں ہیں: (۱)۔ کھانا (۲)۔ نظر (۳)۔ زبان۔ لہٰذا زبان کی حفاظت سچائی سے کرو، کھانے کی حفاظت اس کے متعلق (حلال وطیب ہونے کی) تسلی کر کے اور نظر کی حفاظت عبرت سے کرو۔

سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

مؤلفِ کتاب امام ابو نُعَیم اَصْفَہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا حاتم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد کے نام میں اختلاف ہے، ایک قول کے مطابق آپ کا پورا نام حاتم بن عُنوان ہے، دوسرے قول کے مطابق حاتِم بن یوسُف جبکہ تیسرے قول کے مطابق حاتم بن عُنوان بن یوسُف ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا مُثَنّٰی بن یحیٰ محارِبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، آپ سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔

﴿11445﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”چاشت کی نماز پڑھو بے شک وہ نیکوں کی نماز ہے اور جب گھر میں داخل ہو تو سلام کرو تمہارے گھر میں خیر کا اضافہ ہو گا۔“[1]



[1]... شعب الایمان، باب فی مقاربۃ أھل الدین وموادتھم، ۶/۴۲۷، حدیث: ۸۷۵۸

حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

تبع تابعین میں سے ایک عظیم شخصیت حضرت سیِّدُنا ابو علی فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں جنہوں نے بے آب وگیاہ چٹیل میدانوں سے قلعوں اور حوضوں کی طرف کوچ کیا، ہلاکت گاہوں اور نمکین دلدلوں سے خوبصورت باغات اور ہری بھری ٹہنیوں کی طرف منتقل ہوگئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خوف کے مارے نحیف وکمزور لیکن طواف کے شائق تھے۔

تصوف: سفر (آخرت) میں جلدی کرنے اور حالتِ قیام (دنیا) میں شب بیداری کرنے کا نام **"تَصَوُّف"** ہے۔

خوفِ خدا کی شدت:

﴿11446﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَشعث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کسی ایسے کو نہیں دیکھا جس کے سینے میں **اللہ** پاک کی عظمت وجلال حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑھ کر ہو، جب آپ **اللہ** پاک کا ذکر کرتے یا آپ کے سامنے **اللہ** پاک کا ذکر کیا جاتا یا آپ قرآنِ پاک سنتے تو آپ پر خوف وغم کے آثار ظاہر ہونے لگتے، آنکھیں اشکبار ہو جاتیں اور اس قدر روتے کہ حاضرین کو ترس آنے لگتا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دائمی غم اور تَفَکُّرات میں ڈوبے ہوئے ہوتے تھے۔ میں نے حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ کسی شخص کو نہیں دیکھا جو اپنے عِلْم، لین دین، جمع خَرْچ، نفرت ومحبت اور تمام خصلتوں میں صرف **اللہ** کریم کا ارادہ رکھتا ہو۔

جنازے میں گریہ وزاری:

﴿11447﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَشعث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ کسی جنازے میں شریک ہوتے تو آپ مسلسل وعظ ونصیحت اور رونے میں لگے ہوئے ہوتے تھے یوں محسوس ہوتا تھا گویا اپنے ساتھیوں کو الوداع کہہ کر آخرت کی طرف کوچ کرنے لگے ہیں، قبرستان پہنچتے اور قبروں کے درمیان بیٹھتے تو اس قدر غم کی کیفیت اور آنسوؤں کی برسات ہوتی کہ لگتا تھا آپ بھی ان مُردوں میں سے ہی ہیں، وہاں سے اٹھ کر آخرت کی ہولناکیوں کی باتیں یوں کرتے گویا آخرت سے لوٹ کر آئے ہیں۔

اللہ پاک سے حیا:

﴿11448﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حَواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن حاتم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہمیں حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ قول سنایا کہ ”اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ مجھے یا تو محشر میں اٹھایا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے یا پھر اٹھایا ہی نہ جائے تو میں چاہوں گا کہ مجھے نہ اٹھایا جائے۔“ حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حَواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن حاتم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا یہ **اللہ** پاک سے حیا کی وجہ سے؟ فرمایا: ہاں! یہ بھی **اللہ** پاک سے حیا کا ایک پہلو ہے۔

﴿11449﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ کتا بن کر جیوں، مروں اور قیامت کا منہ نہ دیکھوں تو میں یہی پسند کروں گا۔

﴿11450﴾... حضرت سیِّدُنا امام سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ان کے والد سے بڑھ کر خوفِ خدا رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

حقیقی معرفت کا بوجھ:

﴿11451﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! مجھے یہ مٹی یا دیوار بن جانا زیادہ پسند ہے بجائے یہ کہ میں آج کے اہل زمین میں سے بہترین قرار پاؤں۔ میرے لئے تو یہ بات بھی خوش کُن نہیں ہے کہ مجھے معاملے کی حقیقی معرفت حاصل ہو جائے کیونکہ ایسا ہوا تو میری عقل چکرا کر رہ جائے گی۔ تمام آسمان اور زمین والے یہ دعا کریں کہ وہ مٹی ہو جائیں اور یہ دعا قبول ہو جائے تو انہیں بہت بڑی نعمت عطا کی گئی۔ اگر زمین کے تمام انس و جن، فضا کے پرندے، خشکی کے وحشی جانور اور سمندر کی مچھلیاں سب جان لیں کہ ان کا انجام کیا ہو گا پھر بھی وہ سب تمہارے لئے غمزدہ ہوں اور تم پر روئیں تو تم در حقیقت اس مقام پر ہو کہ تم پر رویا جائے۔ تم موت سے ڈرتے ہو یا اس سے آشنائی رکھتے ہو؟ اگر یہ کہو کہ تم اس سے ڈرتے ہو تو میں نہیں مانوں گا کیونکہ اگر تم موت سے ڈرتے تو تمہیں کھانا، پینا یا دنیا کی کوئی چیز نفع نہ دیتی۔

دل خوفِ الٰہی برداشت نہ کر سکا:

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا مانگی کہ

اللہ پاک ان کے دل میں خوف ڈال دے، اللہ پاک نے ان کے دل میں خوف ڈال دیا، جسے آپ کا دل برداشت نہ کرسکا اور آپ کی عقل میں تغیر آگیا حتّٰی کہ نماز پڑھنا بھی مشکل ہو گیا تھا اور کسی چیز سے فائدہ نہ ہوتا تھا۔ اللہ پاک نے فرمایا: تمہیں کیا پسند ہے اسی حال پر چھوڑ دیں یا پچھلی حالت پر لوٹا دیں؟ عرض کی: مجھے لوٹا دے۔ تو اللہ پاک نے ان کی عقل لوٹا دی۔

موت کا حقیقی خوف:

﴿11452﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم موت سے ڈرتے ہو؟ اگر کہو کہ ہاں تم ڈرتے ہو تو میں تسلیم نہیں کروں گا کیونکہ اگر تم موت سے ڈرتے تو تمہیں کھانے پینے اور دنیا کی کسی چیز سے افاقہ نہ ہوتا اور اگر موت کو یوں پہچانتے جیسا اس کا حق ہے تو شادی کرتے نہ طلبِ اولاد کرتے۔

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے لئے تو یہ بات بھی خوش کُن نہیں ہے کہ مجھے معاملے کی حقیقی معرفت حاصل ہو جائے کیونکہ ایسا ہوا تو میری عقل چکرا کر رہ جائے گی اور کوئی چیز کام نہ آئے گی۔

آپ کی صبح کیسی ہوئی؟

﴿11453﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ سوالات گراں گزرتے تھے کہ "آپ کی صبح کیسی ہوئی؟" یا "آپ کی شام کیسی ہوئی؟" چنانچہ ایک شخص نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: آپ نے صبح کیسے کی؟ فرمایا: عافیت میں۔ پوچھا: آپ کا کیا حال ہے؟ فرمانے لگے: کس حال کا سوال کر رہے ہو؟ دنیاوی حال کا یا اُخروی حال کا؟ اگر دنیاوی حال کا پوچھ رہے ہو تو دنیا نے ہمیں اپنے آگے سَرنگوں کر لیا اور ہر جگہ پکڑ کر لے گئی اور اگر اخروی حال کا پوچھ رہے ہو تو تمہارے خیال میں اس کا کیا حال ہو گا جس کے گناہ بہت ہو گئے، عمل کمزور ہیں، عمر گزر گئی لیکن وہ اپنی اُخروی زندگی کے لئے کوئی زادِ راہ تیار کر سکا نہ موت کے لئے کوئی تیاری کر سکا، دنیا کے لئے زینت اختیار کی لیکن موت کے لئے آراستہ نہ ہوا۔

محاسبۂ نفس:

پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیٹھ کر خود کلامی کرتے ہوئے فرمانے لگے: لوگ تمہارے اِرد گرد جمع ہیں تم سے علم

کی باتیں لکھتے ہیں، واہ واہ! تم گفتگو میں منہمک ہو گئے ہو۔ یہ کہنے کے بعد آپ نے ایک لمبی آہ بھری پھر خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمانے لگے: تمہاری خرابی ہو! ذرا بتاؤ تو تمہیں بات کرنا آتا ہے؟ یا تم اس لائق بھی ہو کہ تم سے علم حاصل کیا جائے؟ اے کھلم کھلا بے وقوف شخص! حیا کرو اگر تمہارے اندر بے حیائی اور بے شرمی نہ ہوتی تو تم اپنی (اوقات دیکھتے ہوئے) کبھی یہاں حدیث بیان کرنے نہ بیٹھتے۔ کیا تم خود کو پہچانتے نہیں ہو؟ تمہیں اپنا ماضی یاد نہیں کہ تم تھے کیا؟ تمہارے کرتوت کیسے تھے! ہوش میں آؤ! لوگ اگر تمہیں پہچان لیں تو تمہارے پاس بیٹھنے سے انکار کر دیں، تم سے علم کی باتیں لکھنا چھوڑ دیں تم سے ایک لفظ سننا گوارا نہ کریں۔

موت کی یاد:

پھر حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسی طرح وعظ ونصیحت کی باتیں کرتے رہے، فرمانے لگے: تمہاری خرابی ہو! تم موت کو یاد نہیں کرتے؟ کیا تمہارے دل میں یادِ موت کے لئے تھوڑی سی بھی جگہ نہیں ہے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ایک وقت آئے گا جب تمہیں پکڑ کر عالَمِ آخرت کی طرف پھینک دیا جائے گا، تم قبر میں جاؤ گے، اس کی تنگی اور وحشت کا سامنا ہو گا، کیا تم نے کبھی قبر نہیں دیکھی؟ کبھی مردہ دفناتے ہوئے نہیں دیکھا؟ لوگوں نے قبر میں اسے کیسے فراموش کر دیا، اس پر مٹی پتھر ڈال دیئے۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا طرزِ عمل:

پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خود کو مخاطب کرتے ہوئے مزید فرمایا: تمہیں تو پورا منہ کھول کر بات بھی نہیں کرنی چاہیے، تمہیں معلوم ہے یوں بات کرنے کے حقدار کون ہیں؟ وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہیں جو لوگوں کو عمدہ کھانے کھلاتے اور خود سخت اور معمولی کھانا کھاتے، لوگوں کو نرم کپڑے دیتے اور خود کھر درا لباس پہنتے تھے، لوگوں کو ان کے حقوق عطا فرماتے بلکہ اس کے علاوہ بھی نوازتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ایک شخص کو چار ہزار درہم دیئے پھر ہزار درہم مزید عطا کئے، عرض کی گئی: اپنے فلاں بھائی کو مزید نہیں دیں گے جیسے اِس شخص کو دیا؟ ارشاد فرمایا: اِس شخص کے والد غزوۂ اُحد کے دن ثابت قدم تھے جبکہ اُس فُلاں کے والد ثابت قدم نہیں رہے تھے۔

عبادت کا انداز:

﴿11454﴾...اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑھ کر اپنی ذات پر خوف رکھنے والا اور لوگوں کے بارے میں امید رکھنے والا ہو۔ آپ کی قراءت غمگین، پسندیدہ اور ٹھہراؤ بھری ہوتی تھی گویا کسی آدمی سے گفتگو کر رہے ہوں۔ جب کسی ایسی آیت کو پڑھتے جس میں جنت کا ذکر ہوتا تو اسے بار بار پڑھتے اور بارگاہِ خداوندی میں جنت کا سوال کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی رات کی نماز زیادہ تر بیٹھ کر ہوا کرتی تھی، آپ کی مسجد میں آپ کے لئے ایک چٹائی بچھادی جاتی جس پر آپ رات کے ابتدائی حصے سے نماز پڑھنا شروع کرتے اور ایک وقت تک پڑھتے رہتے حتّٰی کہ نیند کا غلبہ ہونے لگتا تو اسی چٹائی پر کچھ دیر آرام فرماتے پھر اٹھ کر عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے، پھر نیند کا غلبہ ہوتا تو کچھ دیر آرام کرتے اور پھر اٹھ کر عبادت میں مشغول ہو جاتے، یہ معاملہ صبح تک چلتا رہتا تھا۔ گویا آپ کا طرزِ عمل یہ تھا کہ نیند کا غلبہ ہو گا تو ہی سوئیں گے اور کہا جاتا تھا کہ یہ شدید عبادت ہے۔ روایتِ حدیث میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "صحیح الحدیث" تھے، نہایت سچے اور حدیث کے معاملے میں بہت زیادہ ڈرنے والے تھے، حدیث بیان کرنا آپ پر بہت بھاری گزرتا تھا۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب حدیث بیان کرتے تو بعض اوقات مجھ سے فرماتے کہ اگر تم مجھ سے احادیث طلب کرنے کے بجائے درہموں کا مطالبہ کرو تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ ایک مرتبہ فرمایا: اگر تم مجھ سے احادیث طلب کرنے کے بجائے دیناروں کا مطالبہ کرو تو یہ میرے نزدیک زیادہ آسان ہے۔ اس پر میں نے عرض کی: اگر آپ احادیث میں وہ فوائد و نکات بیان کریں جو میرے علم میں نہیں ہیں تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے بجائے یہ کہ آپ ان کی تعداد کے برابر دینار مجھے تحفے میں دیں۔ فرمایا: تم تو آزمائش میں پڑے ہوئے ہو۔ وَاللہ! تم نے جو سنا ہے اگر تم اس پر ہی عمل پیرا ہو جاؤ تو تم نے جو نہیں سنا ہے اس سے بے پروا ہو جاؤ گے پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تمہارے آگے تناول کرنے کے لئے کھانا موجود ہو اور تم لقمہ لے کر اپنے پیٹھ پیچھے پھینک دو اور ہر لقمے کے ساتھ ایسا ہی کرو تو تمہارا پیٹ کیسے بھرے گا۔

اچھی نصیحت:

﴿11455﴾... حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں کو اپنی وصیتیں نافذ کرنے پر مقرر نہ کرو تم انہیں وصیتیں ضائع کرنے پر کیسے ملامت کرو گے جبکہ تم نے خود اپنی زندگی میں وہ وصیتیں ضائع کی ہیں، اس کے بعد تمہیں وحشت، تنہائی اور کیڑوں کی گھر میں جانا ہو گا جہاں تمہارے ملاقاتی منکر نکیر ہوں گے اور تمہاری قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہو گی یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ اتنا کہنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے اور کہنے لگے: **اللہ** پاک ہمیں اور تمہیں جہنم سے پناہ دے۔ (آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

﴿11456﴾... حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم نے اس سے بڑھ کر خوش و خُرَّم آدمی نہیں دیکھا ہو گا جو تنگدستی سے فراخ دستی کی طرف آئے تو اس کا آنا اچھا ہو، اچھی جگہ اترے پھر جب عزت و کرامت دیکھے تو کہے: اگر میں یہ سب کچھ جانتا تو تجھ سے موت ہی کا سوال کرتا۔ تم نے قیامت کے روز اس سے بڑھ کر خوش و خرم نہ دیکھا ہو گا جو تنگی، شدت، بھوک اور پیاس سے نکل کر جنت کے پاس آیا ہو تو اس سے کہا جائے:

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کیے کا۔

(پ۱۴، النحل: ۳۲)

اور تم نے اس سے بڑھ کر بد نصیب شخص دیکھا نہ ہو گا جو راحت، کُشادگی، خوشحالی اور نعمت سے نکلے پھر اس فرمانِ الٰہی کے ساتھ دوزخ میں جائے:

اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۲﴾ (پ۲۴، الزمر: ۷۲) ترجمۂ کنزالایمان: داخل ہو جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی برا ٹھکانا متکبروں کا۔

﴿11457﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دنیا سے پردہ فرمالیا تو غم اٹھ گیا۔

غائب رہ کر حاضر اور حاضر رہ کر غائب:

﴿11458﴾... فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: غائب رہ کر حاضر بنو، حاضر رہ کر غائب نہ بنو۔ حضرت

سیِّدُنا ابراہیم بن اشعث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس قول کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں: گویا حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرما رہے ہیں کہ جب تم لوگوں کی جماعت میں ہو تو اپنی ذات کو چھپاؤ لیکن اپنے دل اور کان کو حاضر رکھو اور جو سن رہے ہو اسے یاد رکھو تو یہ "غائب رہ کر حاضر ہونا ہے" اور "حاضر ہو کر غائب رہنے" کا مطلب یہ ہے کہ تم مجلسوں میں اپنی ذات کے ساتھ تو موجود ہو لیکن تمہارا دل اور کان لَہْو و غفلت میں پڑے ہوں۔

عمومی زُہد اور گمنامی:

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عمومی زُہد کا تعلق لوگوں سے ہے یعنی آدمی لوگوں کی طرف سے اپنی تعریف پسند کرے نہ مذمّت کی پروا کرے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم گمنامی پر قادر ہو تو اسے اختیار کرلو، تمہاری تعریف نہ کی جائے تو اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے، جب تم **اللہ** پاک کے نزدیک تعریف والے ہو تو لوگوں کے درمیان مذموم ہونا تمہارے لئے ذرا بھی نقصان دہ نہیں ہے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو چاہتا ہے کہ میرا ذکر ہو اس کا ذکر نہیں کیا جاتا اور جو اپنا ذکر ناپسند کرے تو اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

﴿11459﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب **اللہ** پاک کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اس کے غم زیادہ کردیتا ہے اور جب کسی بندے کو ناپسند فرماتا ہے تو اس پر دنیا کو وسیع اور کشادہ کردیتا ہے۔

﴿11460﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس بندے کو بھی دنیا کی کوئی چیز عطا کی گئی تو اس کے جنّتی دَرَجات میں کمی واقع ہوئی اگرچہ وہ بندہ **اللہ** پاک کی بارگاہ میں عزت و بُزرگی والا ہو۔

﴿11461﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پوشیدگی میں بھی **اللہ** پاک کے ساتھ سچا معاملہ رکھو، بِلاشُبہ بلند وہ ہے جسے **اللہ** پاک بلند فرمائے اور **اللہ** پاک جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو بندوں کے دل میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔

﴿11462﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو **اللہ** پاک سے ڈرتا ہے اسے کوئی چیز

نقصان نہیں دیتی اور جو اللہ پاک کے علاوہ سے ڈرتا ہے اسے کوئی چیز فائدہ نہیں دیتی۔

خلاصی کیسے ہوگی؟

حضرت عبدُ اللہ بن مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابو علی! ہم جن مُعاملات میں پھنسے ہوئے ہیں ان سے خَلاصی کیسے ہوگی؟ فرمایا: مجھے بتاؤ! جو اللہ پاک کی اطاعت کرے اسے کسی کی نافرمانی نقصان دے گی؟ حضرت عبدُ اللہ بن مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اور جو اللہ پاک کی نافرمانی کرے اسے کسی کی فرمانبرداری فائدہ دے گی؟ کہا: نہیں۔ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تم خلاصی چاہتے ہو تو یہی راہِ نجات ہے۔

رحمت کی امید:

﴿11463﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی عزت کی قسم! اگر وہ مجھے آگ میں داخل فرمائے اور میں اس میں چلا بھی جاؤں تو بھی (اس کی رحمت سے) مایوس نہیں ہوں گا۔

اسحاق بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ میدان عرفات میں کھڑا ہوا تھا، میں نے آپ کے منہ سے کوئی دعا نہیں سنی، بس یہ دیکھا کہ آپ اپنا دایاں ہاتھ رخسار پر رکھے، سر جھکائے، چپکے چپکے رو رہے ہیں، آپ کی یہی کیفیت رہی حتّٰی کہ امام نے منٰی کی طرف کوچ کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا: ہائے برائی! خدا کی قسم! اگر تو معاف فرمائے تو یہ محض تیرا فضل و کرم ہے۔ یہ الفاظ تین مرتبہ کہے۔

﴿11464﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آدمی جب تک تندرست ہو تو اس کے لئے خوف زیادہ افضل ہے اور جب اس پر موت طاری ہونے لگے تو اب امید زیادہ افضل ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اگر تندرستی میں بندے کے کام اچھے ہوں گے تو موت کے وقت اس کی امید بڑھ جائے گی اور (اپنے انجام کے متعلق) اچھا گمان قائم ہوگا اور اگر وہ تندرستی میں بُرے کام والا ہوگا تو موت کے وقت اس کا گمان بُرا ہوگا اور اس کی امید بلند نہیں ہوگی۔

سب سے بڑا جھوٹا:

﴿11465﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سب سے بڑا جھوٹا وہ ہے جو اپنی نیکیوں پر اِتراتا ہو اور لوگوں میں اسے سب سے زیادہ پہچاننے والا وہ ہے جو اس کے لئے سب لوگوں سے بڑھ کر خائن ہو (یعنی دشمن)۔ اور فرماتے ہیں: بندہ جس قدر اللہ پاک کی معرفت رکھتا ہے اسی قدر اللہ پاک سے ڈرتا ہے اور جس قدر آخرت میں دلچسپی رکھتا ہے اسی قدر دنیا سے بے رغبت ہوتا ہے۔

دل کا اندھا اور انکھیارا:

﴿11466﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ اے ابنِ آدم! دنیا کو ایسا گھر بناؤ جو تمہیں تمہارے سرمایہ تک پہنچادے، اس دنیا میں اپنا قیام ایسی اِستراحت کی صورت میں رکھو جو تمہیں روک نہ سکے یعنی اس شخص کی طرح جو دشمن سے بھاگتا ہوا، ہیبت ناک راستوں میں سے گزرتا ہوا اپنے اہل وعیال کی طرف دوڑ رہا ہو، اسے کچھ دیر آرام کے لئے بھی جائے امان نہ ملے، وہ راستہ بدل بدل کر سفر کر رہا ہو، تاکہ عمدہ ساز وسامان کو اپنے قیام کی خاطر محفوظ رکھ سکے، پھر اگر تم ایسا عمل نہ کر سکو تو بھی یہی عمل تمہاری امید اور منزلِ مقصود ہونی چاہیے اور کبھی ہرگز اس راستے کے چوروں میں سے نہ ہونا جو ”اس سے روکتے اور اس سے دور بھاگتے ہیں اور ہلاک نہیں کرتے مگر اپنی جانیں اور انہیں شُعُور نہیں۔“ (القرآن) کیونکہ آنکھ کا دیکھنا جب تک دل سے نہ ہو تو گویا اس نے غلط دیکھا ہے بلکہ دیکھا ہی نہیں ہے اور اندھے پن کی نشانی اگر تم اپنی یا کسی اور کی ذات میں دیکھنا چاہو تو وہ نشانی یہ ہے کہ وہ آنکھ ہلاکت سے پیچھے نہیں رکے گی نہ بندے کو فضیلت والے کام کی طرف لے جائے گی تو ایسا شخص اگرچہ آنکھوں سے انکھیارا ہو لیکن دل کا اندھا ہے۔ عقل مند اپنی عقل استعمال کرتا ہے تو وہ عقل اس کے کاموں کی تدبیر کرتی ہے اور جو کتابُ اللہ میں غور وفکر کرتا ہے تو آخرت کی رغبت اسے (اچھے کام کی طرف) بلاتی ہے جبکہ خوفِ آخرت اسے (بُرے کام سے) روکتا ہے تو ایسا شخص دل کا انکھیارا ہے اگرچہ آنکھوں سے نابینا ہو۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَشعث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہم نشین حضرت سلامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے یہ کلام ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا:

یہ حضرت سَیِّدُنا عون بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کلام ہے۔

دنیا کے حلال سے بھی اجتناب:

﴿11467﴾... حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر پوری دنیا میرے سامنے حلال کر کے پیش کر دی جائے اور آخرت میں اس کے متعلق مجھ سے کچھ حساب نہ لیا جائے تو بھی میں اس سے اپنا دامن یوں بچاؤں گا جیسے تم میں سے کوئی مُردار کے پاس سے گزرتے ہوئے بچتا ہے کہ کہیں اس کے کپڑوں میں کچھ گندگی نہ لگ جائے۔

﴿11468﴾... حضرت سَیِّدُنا علی بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تک یہ بات پہنچی کہ جَرِیر ان سے ملنا چاہتے ہیں تو انہوں نے دروازے کو باہر سے تالا لگا دیا۔ جریر آئے دیکھا کہ دروازہ مُقَفَّل ہے تو واپس چلے گئے۔ حضرت سَیِّدُنا علی بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: یہ بات مجھ تک پہنچی تو میں حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گیا اور میں نے کہا: جریر (آپ کے پاس آنا چاہتے تھے)۔ حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرا کیا کرو گے، جبکہ ان کے کلام کی خوبیاں مجھ پر ظاہر ہوں اور اپنے کلام کی خوبیاں میں ان کے سامنے ظاہر کروں ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ نہ وہ میرے لئے زینت اختیار کریں نہ میں اس کے لئے زینت اختیار کروں۔

مسلمانوں کے بہت زیادہ خیر خواہ:

حضرت سَیِّدُنا علی بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑھ کر خوف رکھنے والا اور مسلمانوں کا بہت زیادہ خیر خواہ ہو۔ میں نے خواب میں حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا کہ آپ ایک صندوق کے پاس کھڑے ہیں اور قرآنِ پاک کے نسخے عطا فرما رہے ہیں، لوگ ان کے ارد گرد جمع ہیں، ان میں حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں، خلیفہ ہارون رشید بھی موجود ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جسے بھی الوداع کہتے تو الوداعی کلمات پورے نہیں کر پاتے تھے۔ جریر ظہر کے بعد آئے تھے انہیں الوداع کہتے ہوئے

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ پاک سے ڈرنے کی وصیت و نصیحت کرتا ہوں، پھر جب کہنا چاہا کہ "اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا" تو آنسوؤں کی وجہ سے آواز گلے میں ہی اٹک کر رہ گئی پھر وہ جریر کا ہاتھ چھوڑ کر چل پڑے، اور اس جگہ سے لے کر مسجد تک ہچکیوں کے ساتھ روتے رہے۔

میں نے انہیں فرماتے سنا: ہمیں کوفہ میں بھوک کی تکلیف پہنچی تھی تو حضرت علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنا کھانا صدقہ فرماتے رہے حتّٰی کہ ان کا کھانا ختم ہو گیا اور وہ کوفہ میں لوگوں کی امامت فرماتے ہوئے آیت تلاوت کر رہے ہوتے تھے تو بھوک کی وجہ سے آہستہ قراءت کرتے تھے۔

﴿11469﴾... حضرت سیِّدُنا شعیب بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں بَیْتُ اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا کہ کسی نے پیچھے سے میرا لباس پکڑ کر اپنی طرف کھینچا، میں نے دیکھا تو وہ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے وہ فرمانے لگے: اگر میرے اور تمہارے حق میں آسمان والے سب کے سب شَفاعت کریں تو بھی ہم اسی لائق ہیں کہ ہمارے حق میں شفاعت قبول نہ ہو۔ حضرت سیِّدُنا شُعیب بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے گزشتہ ایک سال سے ان کی زیارت نہیں کی تھی، لیکن انہوں نے اس جملے سے مجھے یوں توڑ کر رکھ دیا کہ میں تمنا کرنے لگا کاش میں نے انہیں نہ دیکھا ہوتا۔

﴿11470﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسے مُقَرَّب فرشتے، یا نبی مُرْسَل پر رشک نہیں آتا جو قیامت کا سامنا کرے، مجھے تو اس پر رشک آتا ہے جس کا وجود ہی نہ ہو۔

اللہ بندے سے دنیا دور فرماتا ہے:

﴿11471﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (دنیاوی) رہائش گاہ، حقیقی گھر نہیں ہے یہاں تو حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام ایک اجتہادی خطا کے نتیجے میں تشریف لائے، کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ پاک کس طرح آدمی سے دنیا کو دور کرتا ہے، کبھی اسے بھوک دیتا ہے، کبھی کپڑوں کی عَدَم فراہمی سے نوازتا ہے تو کبھی اسے محتاج فرماتا ہے، (بلا تشبیہ) جیسے مہربان ماں اپنے بچے کے ساتھ مُعاملہ کرتی ہے کہ کبھی اسے کڑوی دوا پلاتی ہے تو کبھی ایلوا کا کڑوا پھل کھلاتی ہے اور اس کا مقصد اچھا ہی ہوتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم نبیوں اور صدیقوں کے ساتھ جنت میں رہنا چاہتے ہو، میدانِ حشر میں حضرت سیدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہنا چاہتے ہو لیکن کس عمل کے بل بوتے پر؟ کونسی خواہش تم نے اللہ پاک کے لئے ترک کردی ہے؟ کس قریبی کو اللہ پاک کی خاطر دور کیا اور کس دوری والے کو اللہ پاک کی خاطر نزدیک کیا؟

کون وعظ و نصیحت کرے؟

مزید فرماتے ہیں: انسان کو شیطان اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک اس کے لئے ہر طرح سے حیلے بازیاں نہ کرلے، بندے کو اس کے عمل کا احساس دلا کر اسے عمل سے نکالتا ہے جیسے وہ اگر بہت طواف کرنے والا ہو تو کہتا ہے آج رات کا طواف کتنا عمدہ تھا۔ روزہ دار کو کہتا ہے سحری میں اٹھنا کتنا بھاری تھا یا کتنی شدید پیاس لگی ہوئی ہے۔ اگر تمہارے لئے ممکن ہو کہ تم وعظ و نصیحت کی گفتگو کرو نہ آوازیں بنا بنا کر قرائتیں کرو تو ایسا ہی کرو۔ کیونکہ اگر تم فصاحت و بلاغت کے مالک ہوگے تو لوگ کہیں گے یہ حضرت کس قدر فصیح و بلیغ ہیں! اس کی باتیں کتنی عمدہ ہوتی ہیں! اس کی آواز کتنی اچھی ہے، تو یہ سب باتیں تمہیں بھلی لگیں گی اور انہیں سن کر تم پھول کے کُپّا ہو جاؤ گے اور اگر تم فصیح و بلیغ نہ ہوئے اور نہ ہی عمدہ آواز کے مالک تو لوگ کہیں گے کہ اسے بات کرنا نہیں آتی اس کی آواز اچھی نہیں ہے تو یہ باتیں تمہیں گراں گزریں گی اور غمگین کردیں گی اور اس طرح تم ریاکار قرار پاؤ گے اور اگر مُعاملہ ایسا ہے کہ تم گفتگو کرنے بیٹھو اور اللہ پاک کی خاطر یہ پروا نہ کرو کہ کون تمہاری برائی کررہا ہے کون تمہاری تعریف کررہا ہے تو ضرور گفتگو کرو۔

﴿11472﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمہارا دل اس وقت تک تمہارا فرماں بردار نہیں ہوگا جب تک تم دنیاوی رزق سے بے پروانہ ہو جاؤ۔

زہد، پرہیزگاری، عبادت اور عاجزی:

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: دنیا سے زہد کیا ہے؟ فرمایا: قناعت اور یہی مالداری ہے۔ عرض کی گئی: پرہیزگاری کیا ہے؟ فرمایا: حرام چیزوں سے بچنا۔ پوچھا گیا: عبادت کیا ہے؟ فرمایا: فرائض کی

ادائیگی۔ تواضع وانکساری کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا: حق کے آگے سر تسلیم خم کر دینا تواضع ہے۔

فرماتے ہیں: مشکل ترین پرہیزگاری زبان کی پرہیزگاری ہے۔ فرماتے ہیں: کوئی بھی چیز بیان کرنا زبان سے ہوتا ہے عمل سے نہیں۔ نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: **اللہ** پاک نے تمام تر بھلائی کو ایک گھر میں رکھا اور دنیا سے بے رغبتی کو اس گھر کی چابی بنایا۔ حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے: "میری معرفت رکھنے والا جب میری نافرمانی کرتا ہے تو میں اس پر وہ شخص مُسَلَّط کر دیتا ہوں جو میری معرفت سے ناآشنا ہوتا ہے۔"

حق کے آگے جھک جاؤ:

﴿11473﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: عاجزی کیا ہے؟ فرمایا: عاجزی یہ ہے کہ تم حق کے آگے سر تسلیم خم کر دو، اور اس کے حضور جھک جاؤ، اگر کسی بچے سے بھی حق سنو تو اسے قبول کرو بلکہ لوگوں میں سب سے بڑے جاہل سے بھی حق سنو تو اسے قبول کر لو۔ نیز میں نے حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: مصیبت پر صبر کیا ہے؟ فرمایا: مصیبت پر صبر یہ ہے کہ کسی کے آگے اپنی مصیبت کا اظہار ہی نہ کرو۔

خَلیفۂ وقت کے حق میں دعا:

﴿11474﴾... حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر مجھے ایک ایسی دعا کا اختیار ہو جو ضرور مقبول ہو گی تو میں وہ دعا خلیفۃ المسلمین ہی کے حق میں کروں گا۔ عرض کی گئی: اے ابو علی! وہ کس وجہ سے؟ فرمایا: اگر میں وہ اپنے حق میں کروں تو میرے لئے کافی نہ ہو گی اور اگر خَلیفۂ وقت کے حق میں وہ دعا کروں تو خلیفہ کی درستی شہروں اور لوگوں کی درستی ہے۔ عرض کی گئی: اے ابو علی! یہ وضاحت فرمادیں کہ ایسا کس طرح ہو گا؟ ارشاد فرمایا: شہروں کی درستی یوں ہو گی کہ جب لوگ خلیفہ کے ظلم سے بے خوف اور پُر امن ہو جائیں گے تو ویرانوں کو آباد کریں گے مختلف جگہوں پر سفر وسیاحت کریں گے، رہی بندوں کی درستی تو وہ اس طرح ہو گی کہ خَلیفۂ وقت جاہلوں کی پوری جماعت دیکھ کر کہے گا کہ انہیں طلبِ مَعاش کی فکر نے قرآنِ پاک

سیکھنے اور دیگر فائدہ مند علوم حاصل کرنے سے روکا ہوا ہے لہٰذا وہ ایک ایک گھر میں کم و بیش 50،50 لوگ جمع کرے گا اور کسی شخص سے کہے گا کہ تمہیں مناسب وظیفہ ملے گا، تم ان لوگوں کو ان کے دینی معاملات سکھاؤ اور دیکھو کہ کون ان میں ایسا ہے جو زمین میں پاکیزگی پھیلائے اسے اُن پر مقرر کر دو۔ پھر فرمایا: یہ بندوں اور شہروں کی درستی ہے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا: اے بھلائی سکھانے والے! آپ علاوہ کون ایسی عمدہ باتیں کر سکتا ہے!۔

عالَم دنیا و عالَم آخرت:

﴿11475﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: عالَم دو ہیں: (۱)...عالَم دنیا (۲)...عالَم آخرت، عالَم دنیا کا عِلْم مشہور و عام ہے جبکہ عالَم آخرت کا علم پوشیدہ ہے لہٰذا عالَم آخرت کے پیچھے جاؤ اور عالَمِ دنیا سے بچو کہیں اس کا نشہ تمہارے راستے میں رکاوٹ نہ بنے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ (پ۱۰، التوبۃ: ۳۴)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں۔

آیت میں ”اَلْاَحْبَار“ سے علما اور ”اَلرُّهْبَان“ سے عبادت گزار مراد ہیں۔ پھر فرمایا: بہت سے علما ہیں جن کا طرزِ زندگی حضرت محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُسْوَۂ حسنہ سے زیادہ قیصر و کسریٰ کے طرزِ عمل سے مشابہ ہوتا ہے۔ حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تو کبھی اینٹ پر اینٹ رکھی نہ بانس پر بانس رکھا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے جہاد کا عَلَم بلند ہوا تو آپ اُس کے لئے خوب تیار ہو گئے۔

علما بہت، دانا کم:

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: علما بہت ہیں لیکن دانا کم ہیں، علم کا مقصود بھی حکمت و دانائی ہوتی ہے لہٰذا جسے حکمت عطا کی گئی اسے بہت خیر عطا کر دی گئی۔ نیز فرماتے ہیں: اگر ہمارے علما صبر والے ہوتے تو بادشاہوں کے دروازوں پر کبھی نہ آتے۔ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: علما انبیا کے وارث ہیں۔ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دانا (علما) انبیا کے وارث ہیں۔ ایک

شخص نے کہا: عُلَما بہت ہیں۔ حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لیکن دانا کم ہیں۔

حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حاملِ قرآن دینِ اسلام کا عَلَم بردار ہے اسے چاہیے کہ فضولیات والوں کے ساتھ فضولیات میں نہ پڑے، لَہْو ولَعِب میں مبتلا لوگوں کے ساتھ لہو ولعب میں مبتلا نہ ہو غافلوں کے ساتھ غفلت کا شکار نہ ہو، حاملِ قرآن کو چاہیے کہ وہ لوگوں، خُلَفا وغیرہ کی طرف محتاج نہ ہو بلکہ لوگ اس کی طرف محتاج ہوں۔

ربِّ کریم کی رحمت:

﴿11476﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بھی رات کا اندھیرا اچھلتا ہے اور شبِ تاریک اپنے پردے گرا دیتی ہے تو **اللہ** تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: مجھ سے بڑھ کر جود وعطا فرمانے والا کون ہے؟ لوگ گنہگار ہیں جبکہ میں ان کا نگہبان ہوں، بستروں میں ان کی یوں حفاظت فرماتا ہوں گویا انہوں نے میری نافرمانی کی ہی نہیں، ان کی حفاظت اپنے ذِمّۂ کرم پر لیتا ہوں جیسے انہوں نے گناہ کئے ہی نہیں، گنہگار کو فضل وکرم سے نوازتا اور بدکار پر مہربانی فرماتا ہوں، کون ہے جس نے مجھے پکارا لیکن میں نے اس کی پکار نہ سنی؟ کون ہے جس نے مجھ سے مانگا لیکن میں نے اسے نہ دیا؟ یا کون ہے جس نے میرے در پہ ڈیرہ ڈالا اور میں نے اسے دھتکار دیا؟ میں فضل فرمانے والا ہوں اور ہر فضل میری طرف سے ہی ہے، میں جَوَّاد ہوں اور ہر جُود میری طرف سے ہی ہے، میں کریم ہوں اور ہر کرم میری طرف سے ہی ہے، میرا کرم ہے کہ گناہوں کے بعد بھی گنہگار کی بخشش فرما دیتا ہوں، یہ میرا کرم ہے کہ توبہ کرنے والے کو یوں عطا فرماتا ہوں گویا اس نے میری نافرمانی کی ہی نہیں، تو لوگ مجھے چھوڑ کر کہاں بھاگ رہے ہیں؟ گنہگار میرے دروازے سے کنارہ کش ہو کر کہاں جا رہے ہیں؟

رب کریم کا جود وکرم:

﴿11477﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب رات کا اندھیرا اچھلتا ہے اور شب اپنے پردے گرا دیتی ہے تو **اللہ** پاک عرش کے بیچ سے ارشاد فرماتا ہے: "میں جواد ہوں، میری مثل کون ہے؟ میں مخلوق پر جُود وکرم فرماتا ہوں حالانکہ وہ میرے نافرمان ہیں، انہیں رزق دیتا اور بستروں میں ان کی حفاظت

فرماتا ہوں گویا انہوں نے میری نافرمانی کی ہی نہیں، ان کی حفاظت اپنے ذمۂ کرم پر لیتا ہوں جیسے انہوں نے میرے گناہ کئے ہی نہیں، میں جواد ہوں، میری مثل کون ہے؟ میں گنہگاروں پر جود و کرم فرماتا ہوں تاکہ وہ توبہ کریں اور میں انہیں بخش دوں، تو بدحالی ہے میری رحمت سے مایوس ہونے والوں کی! بدبختی ہے میری نافرمانی کرنے والے اور میری قائم کردہ حُدود سے بڑھنے والوں کی! امتِ محمدی کے توبہ کرنے والے کہاں ہیں؟" اور یہ ہر رات میں ارشاد فرماتا ہے۔

﴿11478-79﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے کسی نے (اپنے حالات کا) شکوہ کیا تو فرمایا: کیا اللہ پاک کے علاوہ کوئی تدبیر کرنے والا چاہتے ہو؟

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کبھی اپنے اہل و عیال کو دیکھتے کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں تو فرماتے: مردہ لوگوں کے چہرے دیکھ لو۔ اور اُن سے فرماتے: میرے مرنے کے بعد جو تم نے اختیار کرنا ہے اسے ابھی اختیار کر لو۔

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ان کا بھتیجا آیا تو آپ نے اس کے لئے خَبِیْصَہ نامی حلوہ بنایا اس نے کہا: چچا جان! آپ بھی میرے ساتھ کھا لیجئے۔ فرمایا: بھتیجے! بچے سے بچھڑی ماں کو کھانے کا ذائقہ محسوس نہیں ہوتا۔

ایمان کی حقیقت:

﴿11480﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ پاتا جب تک آفت و بلا کو نعمت اور کشادگی و فراخی کو مصیبت نہ سمجھے، دنیاوی رزق سے بے پروا نہ ہو جائے اور عبادتِ الٰہی پر تعریف کیا جانا ناپسند نہ کرے۔

﴿11481﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تک تم دنیا سے بے رغبتی اختیار نہ کر لو تب تک ایمان کی مٹھاس محسوس کرنا تمہارے دلوں پر حرام ہے۔

ریاکاروں کو نصیحت:

﴿11482﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کوئی تمہیں "اے ریاکار!" کہہ کر

پکارے تو طیش میں آجاؤ گے، تمہیں یہ کہنا گراں گزرے گا اور شکوہ کرو گے کہ اس نے مجھے ریاکار کہا ہے حالانکہ ہو سکتا ہے اس نے تمہاری دنیا سے محبت کی وجہ سے درست ہی کہا ہو، تم دنیا کے لئے زینت اختیار کرتے ہو اس کی خاطر دکھاوے اور بناوٹ میں پڑتے ہو۔ پھر فرمایا: اس بات سے ڈرو کہ تم ریاکار ہو اور تمہیں احساس بھی نہ ہو۔ تم بناوٹ میں اور سنورنے میں لگے رہے جبھی لوگوں میں مشہور و معروف ہو گئے اور وہ کہنے لگے: یہ نیک آدمی ہے اس کی عزت کرو، اس کی حاجتیں پوری کرو اور اس کے لئے مجلس میں جگہ کشادہ کرو اور اگر تم **اللہ** پاک کی معرفت زیادہ رکھتے تو ایسا معاملہ نہ ہوتا بلکہ تم ان کے نزدیک ایسے ہی بے مرتبہ ہوتے جیسے ان کے نزدیک فاسق و فاجر شخص بے مرتبہ ہوتا ہے، وہ اس کی عزت و تکریم نہیں کرتے ہیں، اسے اپنے درمیان فیصلہ کرنے والا نہیں بناتے اور اس کے لئے مجلس میں جگہ کشادہ نہیں کرتے۔

﴾11483﴿... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اپنے ریاکار نہ ہونے کی قسم کے مقابلے میں اپنے ریاکار ہونے کی قسم کھانا زیادہ بہتر ہے۔

فرماتے ہیں: اگر میں کسی کے ارد گرد لوگوں کو جمع دیکھوں تو اسے پاگل ہی کہوں گا، ایسا کون ہے جس کے گرد لوگ جمع ہوں اور وہ ان کے لئے بنا سنوار کر باتیں نہ کرے؟

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اکثر فرمایا کرتے تھے: اپنی زبان کی حفاظت کرو، اپنے معاملے میں مشغول و متوجہ رہو، اپنے زمانے کو پہچانو اور اپنے وجود کو پوشیدہ رکھو۔

حضرت سیِّدُنا حسین بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: ہو سکتا ہے تمہارا یہ خیال ہو کہ اس مسجدِ حرام میں تم سے بھی برا کوئی شخص ہے، اگر تم واقعی اس خیال میں ہو تو بڑی مصیبت میں مبتلا ہو۔

شہرت سے اجتناب:

﴾11484﴿... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں دروازے کی زنجیر کھٹکھٹانے کی آواز بہت ناپسند کرتا ہوں چاہے دُور سے سنوں یا نزدیک سے، میں تو چاہتا ہوں کہ لوگوں میں میری موت کی خبر

مشہور ہو جائے تاکہ میں لوگوں کا ذکر سنوں نہ لوگ میرا ذکر سنیں، میں حدیث والوں کی آواز سنتا ہوں تو ڈر کے مارے مجھے پیشاب کی حاجت ہو جاتی ہے۔

﴾11485﴿... حضرت سیِّدُنا احمد بن حسین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو حدیث والے اصحاب سے فرماتے سنا: جب تمہیں پتا ہے کہ میں ایک بات کو ناپسند کرتا ہوں اس پر مجھے مجبور کیوں کرتے ہو؟ اگر میں تمہارا غلام ہوتا اور تمہیں ناپسند کرتا تو بھی تمہیں میری بات ہی ماننی چاہیے تھی، اگر میں یہ جانتا کہ اپنی یہ چادر تمہیں دوں گا تو تم مجھ سے ٹل جاؤ گے تو ضرور یہ چادر تمہیں دے دیتا۔

﴾11486﴿... اسحاق بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرما رہے تھے: مجھے تو یہی لگتا ہے کہ وہ تمہیں باہر سے حرمِ کعبہ میں اسی لئے لایا ہے تاکہ تمہارے گناہ کا بوجھ دُگنا کرے، کیا تمہیں بَیْتُ اللہ شریف کے قُرب میں ہوتے ہوئے درہم و دنیا یاد کرتے ہوئے حیا نہیں آتی؟ اس دربار میں تو توبہ کرنے والے اور پناہ کے طالب حاضر ہوتے ہیں۔

ایمان اور نفاق کا حصہ:

﴾11487﴿... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: رشک ایمان کا حصہ اور حسد نفاق کا حصہ ہے، مؤمن رشک کرتا ہے حسد نہیں کرتا، منافق حسد کرتا ہے رشک نہیں کرتا، مؤمن پردہ پوشی کرتا ہے، وعظ و نصیحت کرتا ہے جبکہ منافق پردہ چاک کرتا ہے راز فاش کرتا ہے اور عار دلاتا ہے۔

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: **اللہ** پاک کی عزت وجلال کی قسم! اگر **اللہ** پاک مجھے آگ میں داخل فرمائے اور میں اس میں چلا بھی جاؤں تو بھی اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہوں گا۔

فرماتے ہیں: منقول ہے کہ تین خصلتیں انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام اور پاکیزہ دل نیک مخلص لوگوں کے اخلاق میں سے ہیں: (۱)... حِلم و بُردباری (۲)... وقار و اطمینان (۳)... رات کی عبادت سے بہرہ ور ہونا۔

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے کہا گیا: تم **اللہ** پاک کی معرفت کے دعویدار ہو لیکن عمل کسی اور کے لئے کرتے ہو، وہ تمہیں معاف نہ

فرمائے تو تمہارے لئے ہلاکت ہے۔

کامل متوکل:

فرماتے ہیں: کامل متوکل اپنے رب سے بدگمانی نہیں کرتا، اللہ کا ولی (نیک کاموں میں) کسی سے مشورہ نہیں کرتا، اُسے اپنی رُسوائی کا خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اللہ پاک کے آگے شکوہ وشکایت کرتا ہے۔

اور فرماتے ہیں: جب تک بندے کا کہنا اور کرنا صرف اللہ پاک کے لئے ہو اس وقت تک وہ بھلائی پر رہتا ہے۔

اللہ تعالٰی کے فرمان:

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (پ۱۲، ھود:۷) ترجمۂ کنزالایمان: کہ تمہیں آزمائے تم میں کس کا کام اچھا ہے۔

کے متعلق حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اچھے کام سے مراد) اخلاص اور درستی والا ہے، چنانچہ اگر عمل خالص تو ہو لیکن درست نہ ہو تو وہ مقبول نہیں یونہی اگر عمل درست ہو لیکن اخلاص سے خالی ہو تو بھی وہ مقبول نہیں۔ خالص عمل وہ ہے جو اللہ پاک کے لئے ہو اور درست عمل وہ ہے جو سنت کے مطابق ہو۔

فرماتے ہیں: لوگوں کی وجہ سے عمل کو چھوڑ دینا رِیاکاری ہے اور لوگوں کی خاطر عمل کرنا شرک (اصغر یعنی ریاکاری) ہے۔

دنیا وآخرت کے شر سے حفاظت:

فرماتے ہیں: جو پانچ چیزوں سے محفوظ رہا وہ دنیا وآخرت کے شر سے محفوظ رہا: (۱)...خود پسندی (۲)...ریاکاری (۳)...تکبر (۴)...لوگوں کو حقیر جاننا (۵)...(ناجائز) شہوت۔

﴿11488﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم رات کی عبادت اور دن کے روزے کی سعادت حاصل نہ کر سکو تو سمجھ لو کہ تم محروم اور قیدی ہو، گناہوں نے تمہارے پاؤں میں بیڑیاں ڈالی ہوئی ہیں۔

40 دن تک زمین کا رونا:

﴿11489﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خِداش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا: تمہارا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ میں نے بتایا کہ میں مُھَلَّبِی ہوں۔ فرمایا: تم نیک آدمی ہو

تو یقیناً معزز ہو اور اگر تم برے آدمی ہو تو بہت نیچ اور بے رتبہ ہو۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ فرمان سنایا کہ بے شک جب مؤمن کا انتقال ہوتا ہے تو 40 دن تک زمین اس کے غم میں روتی رہتی ہے۔

کس کی صحبت اختیار کرے؟

﴿11490﴾... حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تمہیں صحبت اختیار کرنی ہو تو اچھے اخلاق والے کی صحبت اختیار کرو کیونکہ وہ بھلائی ہی کی طرف بلائے گا اور اس کے ساتھ رہنے والا اس کی طرف سے سکون میں رہے گا۔ بُرے اخلاق والے کی صحبت میں نہ رہو کیونکہ وہ برائی ہی کی دعوت دے گا اور اس کے ساتھ رہنے والا اس کی طرف سے تکلیف میں رہے گا۔

﴿11491﴾... حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں کسی کی خوشنودی میں اس کی اُخُوَّت کا یقین نہیں کرتا بلکہ اس کے غصے میں اس کے بھائی چارے کا اندازہ لگاتا ہوں۔

﴿11492﴾... حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اہلِ بیت کے اصحاب میں سے کسی کو دیکھتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کسی صحابی کا دیدار کر لیا ہے۔

﴿11493﴾... حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں یوں بیمار ہونا چاہتا ہوں کہ کوئی میری عیادت کو نہ آئے۔

﴿11494﴾... حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب غیبت عام ہو جاتی ہے تو **اللہ** پاک کے لئے بھائی چارے کی خصلت اٹھ جاتی ہے، اس زمانے میں تمہاری مثال اس چیز کی طرح ہے جس کے اندر تو لکڑی ہو لیکن باہر سے سونے چاندی کا خول چڑھا کر اسے خوبصورت بنا دیا گیا ہو۔

بندۂ مؤمن کی فکر:

﴿11495﴾... حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندۂ مؤمن اسی فکر میں رہتا ہے کہ کسی طرح گناہوں کی قید سے چھوٹ کر **اللہ** پاک کی طرف بھاگ آئے۔ اس کی صبح غمگین ہوتی ہے، شام افسردہ ہوتی ہے۔

حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دشمنوں کی وجہ سے تمہیں جو نیکیاں ملتی ہیں وہ

دوستوں کے سبب ملنے والی نیکیوں سے کئی گُنا زیادہ ہوتی ہیں۔ عرض کی گئی: اے ابو علی! وہ کس طرح؟ فرمایا: تمہارے دوست کے سامنے تمہارا ذکر ہوگا تو وہ کہے گا: "اللہ اسے خیر وعافیت سے رکھے۔" جبکہ دشمن کے سامنے تمہارا تذکرہ ہوگا تو وہ دن رات تمہاری غیبتیں کرتا رہے گا اور یوں بے چارہ اپنی نیکیاں تمہاری طرف منتقل کرتا رہے گا لہٰذا جب تمہارے سامنے دشمن کا ذکر ہو تو یوں نہ کہو کہ "یا اللہ! اسے ہلاک کر۔" بلکہ یوں دعا کرو کہ "یا اللہ! اس کی اصلاح فرما، یا اللہ! اُسے رجوع کی توفیق عطا فرما۔" یوں اللہ پاک تمہیں دعا کا اجر عطا فرمائے گا، جو کسی شخص کے لئے ہلاکت کی بددعا کرتا ہے وہ شیطان کی مراد پوری کرتا ہے کیونکہ شیطان تو مخلوق کی ہلاکت ہی چاہتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک سے راضی رہنا مُقرَّب بندوں کا مرتبہ ہے، ان کے اور اللہ کے مابین صرف راحت اور پھول کا پردہ ہے۔[1]

فائدہ مند نصیحت:

﴿11496﴾... ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف سے میرا گزر ہوا، میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: کوئی نصیحت ارشاد فرمائیں جس سے اللہ پاک مجھے نفع عطا فرمائے۔ ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندے! خود کو چھپائے رکھو، زبان کی حفاظت کرو، اپنے گناہوں کی بخشش مانگو اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دعائے مغفرت کرو جیسا کہ اللہ پاک نے تمہیں حکم دیا ہے۔

دل کا خیال رکھو:

﴿11497﴾... ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ ارشاد فرمایا: خود کو پوشیدہ رکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں پہچانا جائے اور اعمال کی وجہ سے تمہاری عزت وتکریم کی جائے۔ اپنی زبان کو بھلائی کے علاوہ ہر بات سے محفوظ رکھو، اپنے دل کا خیال رکھو کہ کہیں سخت نہ

1... یہاں "راحت اور پھول" سے روح قبض ہونا مراد ہے جیسا کہ صدرُ الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابو العالیہ نے کہا کہ مقرّبین سے جو کوئی دنیا سے مُفارَقت کرتا ہے اس کے پاس جنّت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲۷، الواقعہ، تحت الآیۃ:۸۹)

ہو جائے، کیا تمہیں پتا ہے کہ گناہگار کے دل کی سختی کیسی ہوتی ہے؟

کاش میں نے تمہیں نہ دیکھا ہوتا!

﴿11498﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم چند نوجوان اُونی لباس پہنے مسجد کے دروازے پر کھڑے حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتظار کر رہے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے تو ہم پر نظر پڑی، فرمانے لگے: کاش! میں نے تمہیں اور تم نے مجھے نہ دیکھا ہوتا، میں نے تمہیں دیکھا اور تم میرے آگے دِکھاوا کرنے لگے تو کیا خیال ہے اس جرم میں میں تمہارے آگے ڈھال نہیں قرار دیا جاؤں گا؟ مجھے تو ریاکار اور دھوکے باز نہ ہونے کی ایک قسم کھانے سے زیادہ یہ پسند ہے کہ 10 بار یہ قسم کھاؤں ”میں ریاکار اور دھوکے باز ہوں، میں ریاکار اور دھوکے باز ہوں۔“

﴿11499﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ محدثین سے فرمایا کرتے تھے: تم لوگ مجھے رات کو یاد آتے ہو تو میرا پیشاب نکلنے لگتا ہے۔

ہر وقت عبادتِ الٰہی میں:

﴿11500﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مؤمن باتیں کم کام زیادہ کرتا ہے جبکہ منافق کام کم باتیں زیادہ کرتا ہے۔ مؤمن کی گفتگو حکمت سے بھرپور اور خاموشی غور و فکر سے معمور ہوتی ہے، اس کی نگاہ، نگاہِ عبرت ہوتی ہے اور کام نیکیوں بھرے ہوتے ہیں، جب تمہاری کیفیت ایسی ہو جائے تو تم ہر وقت عبادتِ الٰہی میں ہو۔

بادشاہوں کی صحبت سے بچنے کی ترغیب:

﴿11501﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آدمی کے لئے بادشاہوں کی صحبت میں جانے سے بہتر یہ ہے کہ وہ بدبودار مردار کے پاس چلا جائے۔ مزید فرماتے ہیں: جو فرائض کے علاوہ کوئی عبادت نہ کرے اور بادشاہوں کی صحبت میں نہ بیٹھے وہ ہمارے نزدیک اس شخص سے زیادہ اچھا ہے جو رات بھر عبادت کرتا ہے، دن میں روزے رکھتا ہے، حج و عمرہ کرتا ہے، اللہ پاک کی راہ میں جہاد کرتا ہے لیکن بادشاہوں کی

صحبت میں بیٹھتا ہے۔

﴿11502﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُصولِ آخرت کا بہترین طریقہ استعمال کر کے دنیا حاصل کرنے سے اچھا یہ ہے کہ بندہ سب سے بُرا دنیاوی طریقہ استعمال کر کے دنیا حاصل کرلے (یعنی دین کے نام پر دنیا سمیٹنا بہت بُرا ہے)۔

بندہ پیٹ، خواہشات اور بیوی کا غلام ہے:

﴿04-11503﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: روئے زمین پر کوئی چیز ترکِ خواہشات سے زیادہ دُشوار نہیں ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا بکر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ فرمان سنایا کہ بندہ اپنے پیٹ، اپنی خواہشات اور اپنی بیوی کا غلام ہے، وہ تھوڑے پر قَناعت نہیں کرتا، زیادہ سے بھی سیر نہیں ہوتا، اس کے لئے جمع کرتا ہے جو تعریف کے دو لفظ نہیں کہے گا اور ایسی بارگاہ میں پیش ہوگا جو اس کا عذر قبول نہ کرے گا۔

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم لوگوں کے سامنے اُونی جبہ سجا کر آئے تو دیکھا کہ لوگ تمہاری طرف متوجہ نہیں ہوئے، تم لوگوں کے آگے قرآن کا سہرا باندھ کر آئے تو تمہیں محسوس ہوا کوئی تمہاری طرف نظرِ اِلتفات نہیں کر رہا، تم ایک کے بعد ایک چیز سے سجتے سنورتے رہے اور ان حرکتوں کی وجہ صرف اور صرف دنیا کی محبت ہے۔

رضائے الٰہی کے طلبگار:

﴿11505﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے آج سے پہلے تک سخاوت کرنے والوں پر تعجب ہوتا تھا لیکن اب تعجب باقی نہیں رہا کیونکہ وہ بدلے میں کسی معمولی شے کے طلبگار نہیں ہیں، تمہیں خبر ملے کہ کسی شخص نے اپنے مال میں سے 10ہزار درہم صدقہ کئے ہیں تو تمہیں حیرت ہوگی، تمہیں پتا چلے کہ فلاں شخص اللہ پاک کی راہ میں جہاد کرتا رہتا ہے تو تمہیں سن کر تعجب ہوگا کیونکہ تمہیں دراصل معلوم نہیں کہ یہ لوگ کس چیز کے طلبگار ہیں! کاش تمہیں اس بات کی سمجھ ہوتی! لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمہیں اس بات کی

سمجھ نہیں ہے، خدا کی قسم! اگر حضرات جبرائیل واسرافیل عَلَیْہِمَا السَّلَام کی زبانی مجھے ان لوگوں کی سخت محنت وکوشش کے احوال پتا چلیں تو بھی مجھے ذرا تعجب نہیں ہو گا بلکہ ان کی طلب کے آگے یہ محنت وکوشش بہت تھوڑی ہے، جانتے ہو یہ بندے کس چیز کی طلب میں ہیں؟ سنو! یہ رضائے الٰہی کے طلبگار ہیں۔

رزق کی طرح نعمتِ محبت کی تقسیم:

﴿11506﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** پاک رزق کی طرح محبت کی نعمت بھی تقسیم فرماتا ہے اور محبت کی دولت بھی **اللہ** کریم کی بارگاہ سے ہی عطا ہوتی ہے۔ حسد کے مرض سے بچتے رہو کیونکہ اس کی کوئی دوا نہیں ہے، جو **اللہ** پاک کے ساتھ سچا مُعامَلہ رکھے **اللہ** پاک اسے حکمت ودانائی عطا فرما دیتا ہے۔

﴿11507﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ دو خصلتوں کی وجہ سے ہی اندیشوں میں پڑے ہوتے ہیں۔ (۱)... دنیا کی محبت (۲)... لمبی امیدیں۔

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جس کی اَمَل (یعنی امید) لمبی ہوتی ہے اس کا عمل بُرا ہوتا ہے۔

دینی مُعاملے میں محتاط رہو:

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دینی معاملے میں اخروٹ والے کی طرح محتاط رہو، تم میں سے کوئی اخروٹ خریدنا چاہتا ہے تو اسے ہلا کر دیکھتا ہے، اچھا اخروٹ لے لیتا ہے اور خراب اخروٹ واپس رکھ دیتا ہے، حکمت کی بات بھی اسی طرح ہے جو حکمت ودانائی کی بات کرے اس کی وہ بات قبول کر لی جائے اور جو غیر دانشمندانہ بات کرے اس کی بات کو چھوڑ دو۔

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں حکم ہے کہ کوئی بھی چیز بلا حاجت نہ لیں اور جب تمہارا طرزِ عمل یہی ہو جائے گا تو تم اپنے اور **اللہ** پاک کے درمیان کسی اَنانیت کو حجاب نہیں بناؤ گے۔

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اسلام وسنت کی پاکیزہ زندگی گزارو۔

﴿11508﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس بندے کی آنکھ روئی اس کے دل پر

اللہ پاک نے دستِ رحمت رکھا اور جس بندے کی آنکھ میں آنسو آئے وہ **اللہ** پاک کی رحمت سے ہی آئے۔

ہر رات آسمانِ دنیا کی طرف خاص تجلی:

﴿11509﴾... حضرت سیِّدُنا حسین بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: حسین! **اللہ** پاک ہر رات آسمانِ دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: رات گہری ہوئی تو میری محبت کا دعوے دار سو گیا! کیا ہر عاشق اپنے محبوب کی خَلوت نہیں چاہتا؟ یہ دیکھو! میں اپنے محبت کرنے والوں کے لئے جلوہ فرما ہوں، رات تاریک ہوئی تو میں نے اپنے عاشقوں کے لئے خاص تجلی فرمائی، انہوں نے مجھے براہِ راست مخاطب کیا، میری بارگاہ میں مجھ سے باتیں کیں! کل اپنی جنتوں میں اپنے دوستوں کی آنکھیں ٹھنڈی کروں گا۔

﴿11510﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا کا غم آخرت کی پریشانی کو ختم کر دیتا ہے، اور دنیا کی جو خوشی دنیا کے لئے ہو وہ عبادت کی مٹھاس ختم کر دیتی ہے۔

ہنسنے والوں کو نصیحت:

﴿11511﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ملاحظہ فرمایا کہ چند محدثین آپس میں مزاح کر رہے ہیں اور ہنس رہے ہیں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں آواز دی اور فرمانے لگے: اے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وارثو! ٹھہرو، ٹھہرو، رک جاؤ! تم پیشوا ہو تمہاری پیروی کی جاتی ہے۔

﴿11512﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** تعالیٰ جاہل کے 70 گناہوں سے دَرگُزر کر دیتا ہے لیکن عالم کے ایک گناہ پر بھی پکڑ کر لیتا ہے۔

﴿11513﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اپنے عمل سے **اللہ** تعالیٰ کو دعوتِ جنگ دینے والے! کس چیز نے تجھے بے خوف کر رکھا ہے؟ اُس نے تمہارے لئے مغفرت کے دروازے بند کر دیئے اور تم ہنس رہے ہو! تمہارے خیال میں تمہارا کیا بنے گا؟

30 سال سے نہ ہنسے:

﴿11514﴾... حضرت سیِّدُنا ابو علی رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں 30 سال تک حضرت سیِّدُنا فُضیل بن

عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں رہا، میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو کبھی ہنستے مسکراتے نہیں دیکھا، لیکن جس دن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بیٹے علی کا انتقال ہوا تو آپ کے چہرے پر مسکراہٹ نظر آئی، میں نے وجہ دریافت کی تو ارشاد فرمایا: **اللہ** پاک نے ایک مُعامَلَہ چاہا تو میں نے **اللہ** پاک کی چاہت کو اپنی چاہت بنالیا۔

﴾11515﴿... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: فرائض سے بڑھ کر کسی چیز سے **اللہ** پاک کے بندے اس کا قُرب حاصل نہیں کرتے، فرائض اصل سرمایہ ہیں اور نوافل اضافی مَنَافع ہیں۔

ایمان کامل کب ہوتا ہے؟

﴾11516﴿... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے بے وقوف! تو کس قدر جاہل ہے، کیا خود کو "ایمان والا" کہنے پر تیرا دل نہیں بھرتا جو تو کہتا پھرتا ہے کہ میں "کامل ایمان والا" ہوں!! نہیں، خدا کی قسم! بندے کا ایمان اسی وقت کامل ہو سکتا ہے جب وہ **اللہ** تعالیٰ کے لازم کردہ فرائض کی ادائیگی کرے، اس کے حرام کردہ کاموں سے بچتا رہے، اس کی بنائی ہوئی قسمت پر راضی رہے اور پھر ان سب کے باوجود ڈرتا رہے کہ کہیں میرا عمل مردود نہ ہو جائے۔

﴾11517﴿... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص مجھ سے یہ سُوال کرے کہ "کیا تم مؤمن ہو؟" تو میں آئندہ کبھی اس سے بات نہ کروں۔

﴾11518﴿... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: کیا میرا مؤمن بندہ اس بات پر غمگین ہوتا ہے کہ میں دین کو اس کے لئے کشادہ کردوں اور یوں وہ میرے قریب ہو جائے اور اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ میں اس کے لئے دنیا کشادہ کروں اور وہ میری بارگاہ سے دور ہو جائے؟

﴾11519﴿... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: محلات جب تک خالی نہ ہو جائیں بادشاہ ان میں رہائش اختیار نہیں کرتے اسی طرح جب تک دل خالی نہ ہو جائے تب تک خوفِ خدا کا غم دل میں نہیں بیٹھتا۔

نہ پرانا ہونے والا غم:

﴾11520﴿... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر غم پرانا اور ختم ہو جاتا ہے لیکن توبہ کرنے والے کا غم کبھی پرانا نہیں ہوتا۔

﴿11521﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس وادی میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: اگر تمہارا گمان ہے کہ روئے زمین پر ہم دونوں سے زیادہ بُرا کوئی موجود ہے تو تمہارا یہ گمان کس قدر بُرا ہے!۔

گھر خریدنے والے کو نصیحت:

﴿11522﴾... حضرت سیِّدُنا فیض بن اسحاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک گھر خریدا، اس کی دستاویزات بنائیں اور عادل شخصوں کو گواہ بنایا۔ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تک خبر پہنچی تو آپ نے مجھے بلا بھیجا لیکن میں نہیں گیا۔ آپ نے پھر بلاوا بھیجا، میں حاضر ہوا تو مجھے دیکھ کر فرمایا: ابنِ یزید! مجھے پتا چلا ہے کہ تم نے گھر خریدا ہے اور دستاویزات و گواہ بھی بنائے ہیں؟ میں نے عرض کی: ایسا ہی ہے۔ ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے پاس وہ بھی آئے گا جو تمہاری دستاویزات دیکھے گا نہ گواہوں کا پوچھے گا، وہ تمہیں اس گھر سے نکال کر قبر میں پہنچادے گا، غور و فکر کرو کہیں تم نے یہ گھر اپنے مال کے علاوہ سے تو نہیں خریدا؟ یا تمہارے ہاتھ وہ مال تو نہیں آیا جو تمہارے لئے حلال نہ ہو؟ اگر ایسا ہے تو تم دنیا و آخرت کے خسارے میں ہو، کاش تم گھر خریدتے ہوئے یہ دستاویز لکھتے! کہ "یہ گھر ذلیل بندے نے اس مرنے والے سے خریدا ہے جو سفر سے پریشان ہے، یہ گھر خریدا جو دھوکے کا گھر کہلاتا ہے، اس کی حد فنا کی گلی سے ہلاکت والوں کے لشکر تک ہے، گھر کا حدودِ اربعہ یہ ہے کہ پہلی حد بیماریوں کے ذرائع تک، دوسری حد مصیبتوں کے محرکات تک، تیسری حد آفتوں کے اسباب تک اور چوتھی حد ہلاکت خیز خواہشات اور گمراہ کن شیطان تک ہے، اس گھر کا جو دروازہ کھلتا ہے وہ اطاعت کی عزت سے نکال کر بھیک کی ذلت تک لے جاتا ہے" اس گھر میں پہنچنے والی (یعنی موت) اس (ملک الموت) کی طرف سے ہوگی جس نے بادشاہوں کے جسموں کو بوسیدہ کیا، سرکشوں کی سانسیں چھینیں، قیصر و کسریٰ اور شاہانِ یمن جیسے ظالموں کے تختے الٹ دیئے، جن لوگوں نے بہت سامال جمع کیا، مضبوط و آراستہ عمارتیں بنائیں اور خیال کیا کہ یہ سب میری اولاد کے کام آئے گا، کل ان لوگوں کی میدانِ حشر میں پیشی ہے جب **اللّٰہ** پاک فیصلے کی کرسی نصب فرمائے گا، باطل والوں کا وہاں خسارہ ہے، خود عقل یہ گواہی دے گی بشرطیکہ خواہشات کی قید سے رہا

ہو جائے اور بندہ جاگتی آنکھوں سے دنیا کا زوال دیکھے، اس فریادی کی آواز سنے جو دنیا کے آنگن سے دامن بچانے کی فریاد کرتا ہے، آنکھ والے کے لئے حق کتنا واضح ہے! ایک دو دن میں کوچ کرنا پڑے گا، اچھے کاموں کے لئے جلدی کرو کیونکہ کوچ اور زوال کا وقت نزدیک آگیا ہے۔

﴿11523﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تمہیں بادشاہوں سے کیا لینا دینا! ان کا تم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ انہوں نے آخرت کا راستہ تمہارے لئے خالی چھوڑ دیا! لہٰذا راہِ آخرت پر گامزن رہو، لیکن تم راضی نہیں رہتے بلکہ دنیا کے لئے ان کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہو، پھر دنیا کے لئے ان سے لڑتے جھگڑتے ہو، عالم کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے لئے یہ طرزِ عمل پسند کرے۔

اپنے نفس کے معاملے میں مشغول رہو:

﴿11524﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الصمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اپنے نفس کے معاملے میں مشغول رہو اور دوسرے کے معاملے میں مشغول نہ رہو، جو اپنے علاوہ کسی اور کے معاملے میں مشغول ہوا وہ ضرور دھوکا دیا گیا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم ہمارے پاس کثرت سے نفلی نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے نہیں پاؤ گے لیکن ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو سخی ہوں گے، ان کے سینے کینہ سے پاک ہوں گے اور وہ امت کو نصیحت کرنے والے ہوں گے۔

بدعتی سے محبت کا انجام:

﴿11525﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص کسی بدعتی سے محبت رکھے گا **اللہ** پاک اس کے اعمال مٹا دے گا اور اس کے دل سے اسلام کا نور نکال دے گا۔

﴿11526﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی بدعتی کو کسی راستے سے آتا دیکھو تو تم دوسرا راستہ اختیار کرلو۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بدعتی کا کوئی بھی عمل **اللہ** پاک کی طرف بلند نہیں ہوتا۔

اسلام کے ڈھانے پر مدد:

﴿11527﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے کسی بد عتی کی مدد کی اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق سے کیا تو اس نے یقیناً قطع رحمی کی۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مومن کا مومن کو دیکھنا دل کو زندہ کرتا ہے اور کسی شخص کا بد عتی کو دیکھنا اندھا پن پیدا کرتا ہے۔

اسلام کے ساتھ دھوکا:

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس اس کا بھائی مشورہ کرنے آیا اس نے اس کی راہنمائی کسی بد عتی کی طرف کی تو اس نے یقیناً اسلام کے ساتھ دھوکا کیا۔

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں ان لوگوں کو پسند کرتا ہوں جنہیں **اللہ** پاک پسند فرماتا ہے اور وہ لوگ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام ہیں اور میں ان لوگوں سے نفرت کرتا ہوں جن سے **اللہ** پاک بُغض فرماتا ہے اور وہ لوگ خواہش پَرَست اور بد عتی ہیں۔

بد عتی کے متعلق سیِّدُنا فُضیل عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے فرامین:

﴿11528﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہودی و نصرانی کے پاس کھانا کھانا میرے نزدیک بد عتی کے پاس کھانا کھانے سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ جب میں یہودی و نصرانی کے پاس کھانا کھاؤں گا تو میری اقتدا نہیں کی جائے گی اور اگر کسی بد عتی کے پاس کھاؤں گا تو لوگ میری اقتدا کریں گے جبکہ مجھے یہ پسند ہے کہ میرے اور بد عتی کے درمیان لوہے کا مضبوط قلعہ ہو۔ سنت کے مطابق تھوڑا عمل کر لینا بد عتی کے عمل سے بہتر ہے۔ جو بد عتی کے ساتھ بیٹھتا ہے اسے حکمت نہیں دی جاتی اور جو بد عتی کے ساتھ بیٹھتا ہے اس سے بھی بچو۔ بد عتی تمہارے دین کے لیے اچھا نہیں ہے، نہ ہی بد عتی سے کسی کام میں مشورہ کرو، بد عتی کی طرف دھیان

نہ دو کہ جو بدعتی کی طرف دھیان کرتا ہے اللہ پاک اسے اندھا کر دیتا ہے، اللہ پاک جانتا ہے کہ جو شخص بدعتی سے نفرت کرتا ہے میں اس کے بارے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ اللہ پاک اس کی مغفرت فرما دے گا اگرچہ اس کے عمل کم ہوں اور میرا یہ امید رکھنا اس وجہ سے ہے کہ اہلِ سنت کو تمام بھلائیاں ملتی ہیں اور بدعتی کا کوئی عمل اللہ پاک کی طرف بلند نہیں ہوتا چاہے ڈھیروں عمل کرے۔

بدعتیوں سے دور رہو:

حضرت سیّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک اور اس کے فرشتے ذکر کے حلقوں کو پسند کرتے ہیں تو تم غور کر لو کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا کیسے لوگوں کے ساتھ ہے، بدعتی کے ساتھ مت بیٹھنا کہ اللہ پاک ان کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا، بندے کا بدعتی کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا نِفاق کی علامت ہے۔ میں نے بڑے بڑے مرتبے والے لوگوں سے ملاقات کی وہ سب اہلِ سنت تھے اور وہ بدعتیوں کے ساتھ تعلق رکھنے کو منع فرماتے تھے۔

حضرت سیّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کی بدولت بندوں کی زندگی اور شہروں کی آبادی ہوتی ہے، وہ اہلِ سنت ہیں۔ جو اس بات کو جانتا ہے کہ وہ اپنے پیٹ میں کیا حلال داخل کر رہا ہے تو وہ اللہ پاک کے لشکر میں سے ہے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے کا حق ادا کرنے والے وہ ہیں جو اللہ پاک کی معرِفت رکھتے ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رضائے الٰہی کے لئے اپنے نفس پر ناراضی کا اظہار کرتا ہے تو اللہ پاک اسے اپنی ناراضی سے امن عطا فرماتا ہے۔

تین خصلتوں والے پر کوئی خوف نہیں:

﴿11529﴾... حضرت سیّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس بندے میں تین خصلتیں ہوں اس پر کوئی خوف نہیں (۱)... خواہش پرست نہ ہو (۲)... سلف صالحین کو برا نہ کہتا ہو اور (۳)... حاکم کی مجلس اختیار نہ کرتا ہو۔

دو آیتوں کی تفسیر:

﴿11530﴾... حضرت سیّدُنا داود بن مِہران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدُنا فُضیل بن

عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس آیت

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ترجمۂ کنزالایمان: اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔ (پ۱، البقرۃ:۴۰)

کی تفسیر میں فرماتے سنا: جو تمہیں حکم دیا گیا ہے تم اسے پورا کرو تو جو تم سے وعدہ کیا گیا ہے اسے پورا کیا جائے گا۔

﴿11531﴾... حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیت

اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ اس گھر کی یاد ہے۔ (پ۲۳، ص:۴۶)

کی تفسیر میں فرمایا: یعنی انہیں آخرت کے گھر کی یاد کے لئے چُن لیا ہے۔

سب سے بڑھ کر بھلائی کرنے والی ذات:

﴿11532﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں اپنے والد حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا تو پوچھا: ابا جان! جو عمر آپ گزار کر گئے ہیں اس کے بارے میں آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا گیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بندے کے لیے اپنے رب سے بڑھ کر بھلائی کرنے والا میں نے کوئی نہ دیکھا۔

﴿11533﴾... حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جب **اللہ** تعالیٰ کسی بندے کو نوازنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس پر کسی ظالم کو مسلط فرما دیتا ہے۔

آئندہ حالات سے باخبر:

﴿11534﴾... حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر مجھے ہارون رشید سے بڑھ کر کوئی ناپسند نہیں اور مسندِ خلافت پر اسی کا رہنا سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھ سے کہا جائے کہ تمہاری عمر کم کر دیں اور ہارون کی بڑھا دیں تو میں اس پر ضرور راضی ہو جاؤں گا اور اگر مجھے ہارون رشید اور اپنے بیٹے

ابو عبیدہ کی جس سے میں محبت کرتا ہوں کہ وہ میرے بڑھاپے کی اولاد ہے، موت کا اختیار دیا جائے تو میں اپنے بیٹے کی موت کو پسند کروں گا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دل میں یہ دو باتیں جمع کر دیں۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو عثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہارون کے بعد آنے والے مصائب کی بنا پر ایسا کہتے تھے۔

خلیفہ کو نصیحت:

﴿11535﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یوسُف زَمّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب خلیفہ ہارون رشید کے دربار میں داخل ہوئے تو پوچھا: تم میں سے ہارون رشید کون ہے؟ لوگوں نے ہارون رشید کی طرف اشارہ کر دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: اے خوبصورت چہرے والے! کیا تو خلیفہ ہے؟ تجھے بہت بڑے معاملے میں مبتلا کیا گیا ہے، میں نے تجھ سے زیادہ خوبصورت چہرے والا کوئی نہیں دیکھا، اگر تو اس بات پر قادر ہو کہ آگ کی تپش سے اپنے اس چہرے کو سیاہ ہونے سے بچا سکے تو ایسا ضرور کرنا۔ خلیفہ ہارون نے عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں تجھے کس بات کی نصیحت کروں؟ یہ **اللہ** پاک کی کتاب تیرے سامنے ہے، اس میں دیکھ کون سے عمل **اللہ** پاک کی اطاعت والے ہیں اور کون سے عمل **اللہ** پاک کی نافرمانی والے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جہنم میں شدت کے ساتھ گر رہے ہیں اور اس میں جانے کی بہت جلدی کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! اگر وہ لوگ اسی طرح جنت کی طلب کرتے یا اس سے تھوڑی ہی کرتے تو اسے ضرور پا لیتے۔ خلیفہ نے عرض کی: آپ میرے پاس دوبارہ بھی آئیے گا۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تم نے مجھے بلانے کے لیے کسی کو نہ بھیجا ہوتا تو میں تیرے پاس کبھی نہ آتا اور جو تو نے مجھ سے سنا ہے اگر اس سے فائدہ اٹھایا تو میں پھر تیرے پاس آؤں گا۔

خلیفہ ہارون اور سیِّدُنا فُضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ:

﴿11536﴾... فضل بن رَبیع کا بیان ہے کہ خلیفہ ہارون حج کے لیے آئے تو میرے ہاں آئے، میں جلدی سے ان کے پاس گیا اور کہا: اے خلیفہ! آپ مجھے بلا لیتے تو میں خود آپ کے پاس حاضر ہو جاتا۔ خلیفہ نے کہا: **اللہ** تمہارا بھلا کرے! میرے دل میں ایک بات کھٹک رہی ہے، تم مجھے کسی ایسے شخص سے ملواؤ جس سے میں سوال

کر سکوں۔ میں نے کہا: یہاں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ موجود ہیں۔ خلیفہ نے کہا: مجھے ان کے پاس لے چلو۔ ہم وہاں پہنچے اور دروازہ بجایا۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: خلیفہ آئے ہیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جلدی سے باہر نکلے اور فرمایا: اے خلیفہ! مجھے بلا لیا ہوتا تو میں آپ کے پاس آجاتا۔ خلیفہ نے کہا: **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے! اس معاملے کی طرف آئیں جس کے لیے میں حاضر ہوا ہوں، پھر خلیفہ نے کچھ دیر آپ سے گفتگو کی پھر بولے: کیا آپ پر کسی کا قرض ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جی ہاں۔ تو خلیفہ نے مجھ سے کہا: اے ابو عباس! ان کا قرض ادا کر دو۔ جب ہم وہاں سے نکلے تو خلیفہ نے کہا: مجھے تمہارے ان صاحب سے کچھ خاص فائدہ حاصل نہ ہوا، مجھے کسی اور شخص سے ملواؤ جس سے میں سوال کر سکوں۔ میں نے کہا: یہاں حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق بن ہَمّام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ خلیفہ نے کہا: مجھے ان کے پاس لے چلو۔ ہم وہاں پہنچے اور دوازہ بجایا۔ تو حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جلدی ہی باہر آئے اور پوچھا: یہ کون ہیں؟ میں نے کہا: یہ خلیفہ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے خلیفہ! مجھے بلا لیا ہوتا تو میں آپ کے پاس آجاتا۔ خلیفہ نے کہا: اس معاملے کی طرف آئیں جس کے لیے میں حاضر ہوا ہوں۔ خلیفہ نے کچھ دیر ان کے ساتھ گفتگو کی پھر آپ سے پوچھا: کیا آپ پر کسی کا قرض ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جی ہاں۔ خلیفہ نے مجھ سے کہا: اے ابو عباس! ان کا قرض ادا کر دو۔ جب ہم وہاں سے نکلے تو خلیفہ نے کہا: مجھے تمہارے ان صاحب سے بھی کچھ خاص فائدہ حاصل نہ ہوا، مجھے کسی اور شخص سے ملواؤ جس سے میں سوال کر سکوں۔ میں نے کہا: یہاں حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ خلیفہ نے کہا: مجھے ان کے پاس لے چلو۔ ہم جب ان کے پاس پہنچے تو وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور قرآن پاک کی ایک آیت کو بار بار دہرا رہے تھے۔ (جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو) خلیفہ نے کہا: دروازہ بجاؤ۔ میں نے دروازہ بجایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے کہا: خلیفہ آئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرا خلیفہ سے کیا تعلق؟ میں نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! کیا آپ پر خلیفہ کی اطاعت لازم نہیں؟ کیا حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہیں فرمایا کہ "مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ خود کو ذلت کی جگہ پیش کرے۔"[1] تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نیچے اترے اور دروازہ کھولا پھر دوبارہ

---

[1] ....ترمذی، کتاب الفتن، باب: ۶۷، ۴/۱۱۲، حدیث: ۲۲۶۱

بالاخانے میں چلے گئے اور چراغ بُجھا دیا اور کمرے کے ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔ ہم کمرے میں داخل ہوئے اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ انہیں ڈھونڈنے لگے، خلیفہ کا ہاتھ پہلے ان تک پہنچ گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہائے! کتنی نرم ونازک یہ ہتھیلی ہے اگر کل یہ اللہ پاک کے عذاب سے بچ جائے۔ یہ سن کر میں نے دل میں کہا: آج آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ضرور خوف وخشیت والے دل سے تقویٰ وپرہیز گاری کے متعلق گفتگو کریں گے۔ خلیفہ نے کہا: اللہ کریم آپ پر رحم فرمائے! اس معاملے کی طرف آئیں جس کے لیے میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خلافت کا معاملہ سُپُرد کیا گیا تو آپ نے حضرت سَیِّدُنا سالم بن عبدُ اللہ، حضرت سَیِّدُنا محمد بن کَعب قُرَظی اور حضرت سَیِّدُنا رَجاء بن حَیْوَہ رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کو بلایا اور ان سے فرمایا: میں خلافت کی آزمائش میں مبتلا ہو گیا ہوں تو تم لوگ میری راہنمائی کرو۔ دیکھو! انہوں نے خلافت کو آزمائش سمجھا جبکہ تم اور تمہارے ساتھی اسے نعمت سمجھتے ہیں۔ جب حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان حضرات سے مشورہ طلب کیا تو حضرت سَیِّدُنا سالم بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر آپ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو دنیا سے روزہ رکھ لیں اور پھر موت سے ہی افطار کریں۔ حضرت سَیِّدُنا محمد بن کَعب قُرَظی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر آپ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات چاہتے ہیں تو بڑوں کو باپ کے مرتبے پر، چھوٹوں کو بھائی کے مرتبے پر اور بچوں کو بیٹوں کے مرتبے پر رکھیں پھر باپ کی عزت کریں، بھائی کا اکرام کریں اور بیٹوں پر شفقت کریں۔ حضرت سَیِّدُنا رَجاء بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر کل آپ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں تو مسلمانوں کے لیے وہی پسند کریں جو اپنے لیے پسند کرتے ہیں اور ان کے لیے وہ چیز ناپسند کریں جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں پھر جب چاہیں مریں۔ اس کے بعد حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں بھی تمہیں سمجھا رہا ہوں اور مجھے تمہارے بارے میں بہت زیادہ خوف ہے اس دن کا جب قدم پھسل رہے ہوں گے، کیا اِن کی طرح کوئی تمہارا ساتھ دینے والا ہو گا؟ یا ان کی طرح کوئی راہنمائی کرنے والا ہو گا؟ یہ سن کر خلیفہ ہارون بہت زیادہ رویا حتّٰی کہ اس پر غشی طاری ہو گئی۔ میں نے حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: خلیفہ پر نرمی کیجیے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابن ربیع! تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے تو اسے تباہ کر دیا اور میں اس پر نرمی کروں۔ پھر خلیفہ کو

جب افاقہ ہوا تو اس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے عرض کی: **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے! مجھے اور نصیحت کیجیے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے خلیفہ! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ایک گورنر نے انہیں شکایت کی تو آپ نے اسے خط لکھا: "اے میرے بھائی! میں تجھے جہنمیوں کے ہمیشہ جہنم میں رہنے اور ان کی ہمیشہ کی بیداری یاد دلاتا ہوں اور اس بات سے ڈر کہ تجھے بارگاہِ الٰہی سے دھتکار نہ دیا جائے تو سب معاملہ ختم ہو جائے اور کوئی امید نہ رہے۔" جب اس گورنر نے وہ خط پڑھا تو دور دراز کا سفر کرتا ہوا حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس پہنچ گیا۔ آپ نے اس گورنر سے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ اس نے عرض کی: آپ کے خط نے میرے دل کو اُچاٹ کر دیا اب میں کبھی حکومت کی طرف نہیں آوں گا حتّٰی کہ **اللہ** پاک سے جا ملوں۔ یہ سن کر خلیفہ ہارون بہت زیادہ رویا پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے عرض کی: **اللہ** کریم آپ پر رحم فرمائے! مجھے اور نصیحت کیجیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے خلیفہ! حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس تشریف لائے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کسی جگہ کی حکومت عطا فرمائیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: "حکومت قیامت کے دن ندامت اور حسرت ہو گی، اگر آپ اس بات کی اِستِطاعت رکھتے ہیں کہ کبھی حاکم نہ بنیں تو ایسا ہی کیجیے گا۔"[1] یہ سن کر خلیفہ ہارون پھر بہت زیادہ رویا اور عرض کی: **اللہ** کریم آپ پر رحم فرمائے! مجھے اور نصیحت کیجیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے خوبصورت چہرے والے! قیامت کے دن **اللہ** پاک تجھ سے رعایا کے بارے میں سوال کرے گا، اگر تو اپنے اس چہرے کو آگ سے بچانا چاہتا ہے تو صبح و شام اس طرح کر کہ تیرے دل میں اپنی رعایا میں سے کسی کے لیے خیانت نہ ہو۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو اس حال میں صبح کرے کہ اس کے دل میں لوگوں کے لیے خیانت ہو تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔"[2] خلیفہ ہارون رونے لگا پھر عرض کی: کیا آپ پر کسی کا قرض ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہاں! میرے رب کا قرض ہے جس کا ابھی تک اس نے مُحَاسَبَہ نہیں کیا، اگر اس نے مجھ سے سوال کر لیا یا

[1]...ابن عساکر، رقم: ۵۶۳۰، فضیل بن عیاض بن مسعود، ۴۸/ ۴۳۹، حدیث: ۱۰۴۶۳

[2]...ابن عساکر، رقم: ۵۶۳۰، فضیل بن عیاض بن مسعود، ۴۸/ ۴۳۹، حدیث: ۱۰۴۶۴

میرا حساب لے لیا تو میری ہلاکت ہو گی اور اگر مجھے جواب دینے کی توفیق نہ دی گئی تو بھی میری ہلاکت ہو گی۔ خلیفہ ہارون نے کہا: میری مراد بندوں کے قرض سے تھی۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے میرے رب نے اس کام کا حکم نہیں دیا بلکہ مجھے تو یہ حکم دیا ہے کہ میں اس کے وعدے کو سچا کر دکھاؤں اور اس کے حکم کی اطاعت کروں، **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾ (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۶تا۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں بے شک **اللہ** ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے۔

خلیفہ ہارون نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: یہ ایک ہزار دینار قبول فرمائیں اور انہیں اپنے عیال پر اور اپنی عبادت پر تقویت حاصل کرنے کے لیے خرچ فرمائیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: سُبْحٰنَ اللہ! میں تمہاری راہ نمائی نجات کے راستے کی طرف کر رہا ہوں اور تم مجھے بدلے میں یہ (حقیر دنیاوی) مال دے رہے ہو، **اللہ** کریم تمہیں سلامت رکھے اور نیک اعمال کی توفیق دے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خاموش ہو گئے اور ہم سے کوئی بات نہ کی تو ہم ان کے پاس سے نکل آئے، جب ہم دروازے پر پہنچے تو خلیفہ ہارون نے کہا: جب بھی تم مجھے کسی کے پاس لے جانا چاہو تو ان جیسے لوگوں کے پاس لے کر جانا، یہ تو مسلمانوں کے سردار ہیں۔ ابھی ہم دروازے پر ہی تھے کہ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایک زوجہ ان کے پاس آئی اور عرض کی: آپ ہماری تنگی کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں اگر وہ مال قبول فرما لیتے تو ہم پر اس مال کے سبب کشادگی ہو جاتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: تمہاری اور میری مثال اس قوم کی طرح ہے کہ جن کے پاس ایک اونٹ ہو اور وہ اس سے محنت کر کے کھاتے ہوں پھر جب وہ اونٹ بوڑھا ہو جائے تو اسے نحر کر لیں اور اس کا گوشت کھا لیں۔ جب خلیفہ ہارون نے یہ کلام سنا تو بولا: ہم ان کے پاس پھر جاتے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ اب مال قبول کر لیں۔ حضرت سیِّدُنا فُضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نکل کر بالاخانے کے دروازے پر آ کر بیٹھ گئے، خلیفہ ہارون بھی ان کے برابر میں بیٹھ گیا اور ان سے باتیں کرنے لگا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے کوئی جواب

نہ دیا۔ اتنے میں ایک سیاہ فام لونڈی آئی اور کہنے لگی: اے خلیفہ! **اللہ** کریم آپ پر رحم فرمائے! رات سے آپ نے شیخ کو بہت تکلیف دی ہے لہٰذا اب چلے جاؤ۔ تو ہم لوگ وہاں سے واپس آ گئے۔

مصیبت کی علامت:

﴿11537﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت تک پیٹ بھر کر کھانے سے **اللہ** پاک سے حیا کرتا ہوں جب تک میں یہ نہ دیکھ لوں کہ عدل پھیلا دیا گیا ہے اور حق قائم ہو گیا ہے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کسی شخص کا بدعتی ہونا مصیبت کی علامت ہے۔

﴿11538﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بیٹے علی سے فرمایا: شاید تم خود کو کچھ سمجھتے ہو، گبریلا کیڑا تم سے زیادہ **اللہ** پاک کا اطاعت گزار ہے۔

﴿11539﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک شخص کو ہنستے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا میں تجھے ایک اچھی بات نہ بتاؤں؟ اس شخص نے عرض کی: کیوں نہیں، ضرور بتایئے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ۝ (پ۲۰، القصص:۷۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اترا نہیں بے شک **اللہ** اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

سچوں سے بھی سوال ہوگا:

﴿11540﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: سچ سے بڑھ کر کوئی شے لوگوں کو زینت نہیں دیتی اور **اللہ** پاک سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں سوال کرے گا، ان سچوں میں سے حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی ہیں تو اس وقت جھوٹے مسکینوں کا کیا حال ہوگا؟ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو **اللہ** پاک حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کس دن سوال کرے گا؟ اس دن جب **اللہ** پاک حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے علاوہ تمام اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں کی کتنی ہی برائیاں کل قیامت میں ظاہر کر دی جائیں گی۔

﴿11541﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جو لوگوں

سے مانوس نہ ہو بلکہ **اللہ** پاک سے مانوس ہو اور اپنی خطا پر روئے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بیماریاں اس وجہ سے پیدا کی گئی ہیں تاکہ بندوں کی تادیب ہو، یہ کوئی ضروری نہیں کہ جو بھی بیمار ہوگا وہ مرے گا۔

ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: فلاں شخص نے میری غیبت کی ہے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پھر تو اس نے تمہارے لیے بھلائی ہی اکھٹی کی ہے۔

اسلاف کا طرز عمل:

﴿11542﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الصَّمَد بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ارشاد فرماتے سنا: میں نے ایسی قوم کو دیکھا ہے جو تاریک راتوں میں زیادہ دیر سونے سے **اللہ** پاک سے حیا کرتے تھے، وہ کروٹ کے بل لیٹے ہوتے تھے جب کروٹ بدلتے تو کہتے: یہ تیرے لیے مناسب نہیں اُٹھ اور آخرت میں سے اپنا حصہ لے۔

غور و فکر:

حضرت سیِّدُنا فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا گیا: آپ بہت زیادہ غور و فکر میں رہتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: غور و فکر عمل کا مَغز ہے۔

حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: غور و فکر ایک آئینہ ہے جو تمہیں تمہاری اچھائیاں اور بُرائیاں دکھاتا ہے۔

﴿11543﴾... حضرت سیِّدُنا ابو فضل صالح خَزَّاز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مسجد حرام میں ارشاد فرماتے سنا: میری سب سے زیادہ اچھی حالت وہ ہے جب میں زیادہ فقر میں ہوتا ہوں اور میں **اللہ** پاک کی نافرمانی کو اپنے گدھے اور اپنے خادم کے اخلاق سے پہچان لیتا ہوں۔

دعا قبول ہو گئی:

﴿11544﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن محمد ہَبّاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیمار ہوئے اور ان کا پیشاب رُک گیا تو آپ نے **اللہ** کریم کی بارگاہ میں یوں عرض کی: تجھے میری محبت

کا واسطہ اس رکاوٹ کو ختم کر دے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ دعا کرنے سے ان کی پیشاب کی رکاوٹ ختم ہو گئی۔

سیِّدُنا فضیل عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی چند دعائیں:

﴿11545﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَشْعَث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مرضِ موت میں یوں دعا کرتے سنا: میری جو تجھ سے محبت ہے اس کا واسطہ مجھ پر رحم فرما اور مجھے کوئی بھی شے تجھ سے بڑھ کر محبوب نہیں۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَشْعَث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو تکلیف میں **اللہ** پاک کی بارگاہ میں یہ عرض کرتے سنا: مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَشْعَث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کثرت کے ساتھ یہ دعا کرتے سنا: اے **اللہ**! مجھ پر رحم فرما، بے شک تو مجھے جانتا ہے اور مجھے عذاب مت دینا بے شک تو مجھ پر قادر ہے۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَشْعَث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس طرح دعا کرتے سنا: اے **اللہ**! ہمیں دنیا میں زہد عطا فرما کہ اس میں ہمارے دلوں، اعمال اور تمام خواہشات کی دُرستی ہے اور ہماری حاجتوں کی تکمیل ہے۔

گناہوں سے حفاظت کا نسخہ:

﴿11546﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ذکر کرنے والا جب تک **اللہ** پاک کا ذکر کرتا رہتا ہے تب تک گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اجر حاصل کرتا رہتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: جو تنہائی سے وحشت محسوس کرے اور لوگوں سے اُنس حاصل کرے وہ ریاکاری سے نہیں بچ سکتا۔

سب سے زیادہ حسرت:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَشْعَث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بطورِ حجت ارشاد فرماتے سنا: تم سے پہلے کے لوگوں پر دنیا پیش کی جاتی اور وہ اس سے بھاگتے تھے تو انہیں جو درجات ملنے تھے وہ ملے اور آج دنیا تم لوگوں سے منہ موڑے ہوئے ہے اور تم اس کے پیچھے بھاگتے ہو تو تمہیں جو حادثات پیش آئے ہیں وہ واضح ہیں۔ جسے **اللہ** پاک نے علم عطا کیا اور اس نے علم پر عمل نہ کیا لیکن کسی اور نے اس سے سنا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے دن جب یہ علم پر عمل کا نفع کسی اور کے لیے دیکھے گا تو اسے سب سے زیادہ حسرت ہوگی۔

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بندہ اس وقت تک عمل نہیں کر سکتا جب تک دین کو اپنی خواہش پر ترجیح نہ دے اور اس وقت تک ہلاک نہیں ہو سکتا جب تک خواہش کو اپنے دین پر ترجیح نہ دے۔

دو کاموں کی وجہ سے استحقاقِ عذاب:

﴿11547﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن سُوقَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: صرف دو کاموں کی وجہ سے ہی ہمیں عذاب دیا جائے تو ہم ان دو کاموں کی وجہ سے **اللہ** پاک کے عذاب کے مستحق ہوں گے ان میں سے ایک تو یہ کہ ہماری کسی دنیاوی نعمت میں اضافہ کیا جائے تو ہم بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں اور **اللہ** پاک جانتا ہے کہ ہم اپنے دین میں کسی نعمت کے اضافے پر اس قدر خوش نہیں ہوتے۔ دوسرا یہ کہ اگر ہماری کسی دنیاوی نعمت میں کمی ہو جائے تو ہم بہت زیادہ غمگین ہوتے ہیں اور **اللہ** پاک جانتا ہے کہ ہم اپنے دین میں کسی کمی پر اتنا غمزدہ نہیں ہوتے۔

زبان قابو میں رکھنا بہت سخت ہے:

﴿11548﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: زبان کو قابو میں رکھنا حج، جہاد اور سرحد کی حفاظت کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اگر تو نے اس حال میں صبح کی کہ زبان نے تجھے غمزدہ کیا تو تُو نے شدید غم میں صبح کی، زبان قابو میں رہے تو مومن بھی قابو میں رہتا ہے، کسی کا بھی غم زبان کے قابو کرنے والے سے زیادہ شدید نہیں ہوتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: تمہارا فضول گفتگو کرنا تمہیں کام کی گفتگو سے مشغول کر دے گا اور اگر تم کام کی گفتگو میں مشغول ہوئے تو تم فضول گفتگو چھوڑ دو گے۔

70سال کی عبادت کے بعد فتوی دینا:

﴿11549﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ تورات میں لکھا ہوا ہے: اے ابنِ آدم! جو تجھے حکم دیا ہے اس میں میری اطاعت کر اور مجھے یہ نہ سکھا کہ تیرے لیے کیا بہتر ہے۔

حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بنی اسرائیل کا ایک شخص اس وقت تک فتوی دیتا نہ ہی لوگوں میں بیان کرتا جب تک 70 سال تک عبادت نہ کر لیتا۔

﴿11550﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مخلوق میں تیری ہیبت اسی قدر ہو گی جتنا تو **اللہ** پاک کا خوف رکھے گا۔

﴿11551﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ہر رونے والی کو اپنے غم میں روتے دیکھا۔

جتنا علم اتنی ہی خشیت:

﴿11552﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس قدر بندے کے پاس علم ہوتا ہے وہ اتنا ہی **اللہ** پاک سے ڈرتا ہے اور جو آخرت سے جس قدر رغبت رکھتا ہے وہ اتنا ہی دنیا سے بچتا ہے۔

﴿11553﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مومن دنیا میں مغموم رہتا ہے اور قیامت کے دن کے لیے زادِ راہ تیار کرتا ہے اور اس کی خوشی کم ہوتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: (یہ فرمانے کے بعد) پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے۔

﴿11554﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے کسی خائف کو دیکھا ہی نہیں تو پھر خوف کیسے کرو گے؟

﴿11555﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو **اللہ** پاک کی جتنی معرفت رکھتا ہے وہ اس سے اتنا ہی ڈرتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا محمد بن زُنبُور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے سنا کہ اس نے خواب میں حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا تو ان سے عرض کی: مجھے نصیحت کیجیے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہ

عَلَیْہ نے فرمایا: فرض کی ادائیگی کو لازم کرلے کہ میں نے اس کی مثل کسی چیز کو نہ دیکھا۔

مرنے والا ساکت کیوں رہتا ہے؟

﴿11556﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن حَیَّان مِصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: اے ابو علی! کیا وجہ ہے کہ جس کی روح نکل رہی ہوتی ہے وہ ساکت ہوتا ہے حالانکہ آدمی کو کوئی چیونٹی بھی کاٹ لے تو وہ مُضْطَرِب ہو جاتا ہے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: فرشتے اسے باندھ دیتے ہیں پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ آیت تلاوت کی:

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۞ (پ۷، الانعام: ۶۱)

ترجمۂ کنزالایمان: ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں اور وہ قصور نہیں کرتے۔

خود سے غافل نہ ہو:

﴿11557﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیت:

وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ۞ (پ۵، النساء: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک **اللہ** تم پر مہربان ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا: خود سے غافل نہ ہو کہ جو اپنے آپ سے غافل ہوا گویا اس نے خود کو قتل کر دیا۔

خود کو نیک کہلوانے سے اجتناب:

﴿11558﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَشْعَث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو (خود سے) ارشاد فرماتے سنا: تو نے لوگوں کے لیے زینت اختیار کی، بناوٹی بنا اور نیکوں والی ہیئت بنائی۔ تیری ریاکاری ختم نہ ہوئی یہاں تک کہ لوگ تجھے جاننے لگے اور کہنے لگے: "یہ نیک شخص ہے۔" تو تیری عزت کرنے لگے، تیری حاجتیں پوری کرنے لگے، مجلس میں تیرے لیے جگہ کشادہ کرنے لگے، تیری تعظیم کرنے لگے۔ تیرا ناس ہو! اگر یہی تیری حالت ہے تو یہ تیری کتنی بُری حالت ہے۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَشْعَث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات حضرت سیِّدُنا فُضیل بن

عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو سورۂ محمد کی تلاوت کرتے سنا، وہ رو رہے تھے اور اس آیت کی تکرار کر رہے تھے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَۙ وَنَبْلُوَاۡ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ضرور ہم تمہیں جانچیں گے یہاں تک کہ دیکھ لیں تمہارے جہاد کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہاری خبریں آزمالیں۔

(پ۲۶، محمد: ۳۱)

پھر یہ کہنے لگے: "ہم تمہاری خبریں آزمالیں" اور اس بات کا تکرار کرنے لگے۔ اس کے بعد کہا: الٰہی! کیا تو ہماری خبروں کو ظاہر کرے گا؟ اگر تو نے ہماری خبریں ظاہر کیں تو ہم رُسوا ہو جائیں گے اور بے پردہ ہو جائیں گے، بے شک اگر تو نے ہماری خبریں ظاہر کیں تو تُو ہمیں ہلاک کر دے گا اور ہمیں عذاب میں ڈال دے گا۔ یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رونے لگے۔

مال دین کی بیماری ہے:

﴿11559﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: علم دین کی دوا ہے اور مال دین کی بیماری ہے، جب عالم ہی بیماری کو اپنی طرف کھینچے گا تو لوگوں کا علاج کیسے کرے گا؟

صدیق اور رفیق:

﴿11560﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دوست کو صدیق اس کے سچے تعلق رکھنے کی وجہ سے کہتے ہیں اور ساتھی کو رفیق اس کی نرمی و مہربانی کی وجہ سے کہتے ہیں اور رفیق ہونا فقط سفر کے ساتھ خاص نہیں بلکہ سفر و حضر دونوں میں ہے۔ ہم نے عرض کی: اے ابو علی! ہمیں یہ بات واضح کر کے بتادیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: دوستی یہ ہے کہ جب تم اپنے کسی دوست کو بُرے کام میں دیکھو تو اسے نصیحت کرو اور اسے ہلاکت میں نہ چھوڑو اور رفاقت یہ ہے کہ اگر تم اپنے ساتھی سے زیادہ عقل مند ہو تو اس سے اپنی عقل کے مطابق پیش آؤ، اگر تم اس سے زیادہ بُردبار ہو تو اس سے اپنی بُردباری کے مطابق معاملہ کرو، اگر تم اس سے زیادہ علم والے ہو تو اس سے اپنے علم کے مطابق برتاؤ کرو اور اگر تم اس سے زیادہ مالدار ہو تو اس سے اپنے مال کے مطابق مہربانی کرو۔

معاف کرنا ہی بہتر ہے:

﴿11561﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُالصَّمَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ارشاد فرماتے سنا: جب تمہارے پاس کوئی شخص کسی کی شکایت کرے تو اس سے کہو: اے میرے بھائی! اسے معاف کر دے کہ معاف کرنا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اگر وہ کہے کہ میرا دل معاف کرنے کو نہیں مانتا بلکہ **اللہ** پاک کے حکم کے مطابق بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ تو اس سے کہو: اگر تو اچھے طریقے سے بدلہ لے سکتا ہے کہ جتنا اس نے کیا تو بھی اتنا ہی کرے تو بدلہ لے ورنہ معافی کے دروازے کی طرف لوٹ جا کہ معافی کا دروازہ بہت وسیع ہے کہ جو معاف کرتا ہے اور صلح کرتا ہے اس کا اجر **اللہ** کریم کے ذمہ پر ہے اور معاف کرنے والا رات اپنے بستر پر سکون سے سوتا ہے جبکہ بدلہ لینے والا معاملات میں پڑا رہتا ہے۔

﴿11562﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تھوڑے صبر پر نعمت طویل ہے اور تھوڑی جلدی بازی پر ندامت طویل ہے۔ **اللہ** پاک اُس بندے پر رحم فرمائے جس کا ذکر لوگوں میں مخفی ہو اور وہ اپنے عمل کے بدلے گروی ہونے سے پہلے اپنی خطا پر روئے۔

سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامت:

﴿11563﴾... حضرت سیِّدُنا مَلِیح بن وَکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کچھ لوگوں کو کہتے سنا کہ ہم لوگ حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مکہ سے تلاش کرتے ہوئے ایک پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے اور ہم نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا تو حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک گھاٹی سے جسے ہم نے نہ دیکھا تھا نکل کر ہماری طرف آگئے اور فرمایا: تم لوگوں نے مجھے میرے گھر سے نکالا اور مجھے نماز و طواف سے روکا، اگر تم لوگ **اللہ** پاک کی اطاعت کرتے تو پھر اگر تم چاہتے کہ پہاڑ تمہارے ساتھ حرکت کریں تو وہ بھی حرکت کرتے، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا ہاتھ پہاڑ پر مارا تو ہم نے دیکھا کہ سارے پہاڑ یا ایک پہاڑ کانپنے اور حرکت کرنے لگا۔

﴿11564﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن عبدُاللہ حَذّاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: تم جہاں بھی رہو دُم بنو سر نہ بنناکہ دم نجات پاتی جبکہ سر ہلاک

ہوجاتا ہے (یعنی عاجزی میں نجات اور تکبر میں ہلاکت ہے)۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کی تفسیر:

﴿11565﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک شخص سے پوچھا: تمہاری عمر کتنی ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: 60 سال۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تمہیں اپنے رب کی طرف جاتے ہوئے 60 سال ہوگئے قریب ہے کہ تم اپنے رب کی طرف پہنچ جاؤ۔ اس شخص نے کہا: اے ابو علی! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ حضرت سیِّدُنا فُضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم جانتے ہو تم نے کیا کہا ہے؟ اس شخص نے کہا: میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس کا مطلب کیا ہے جانتے ہو؟ اس شخص نے کہا: اے ابو علی! آپ اس کا مطلب بتا دیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تمہارا یہ جملہ ”اِنَّا لِلّٰہِ“ گویا تم یہ کہہ رہے ہو کہ میں **اللہ** پاک کا بندہ ہوں اور مجھے **اللہ** پاک کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جس نے یہ جان لیا کہ وہ **اللہ** پاک کا بندہ ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے تو پھر وہ یہ بھی جان لے کہ اس نے (**اللہ** پاک کے سامنے) کھڑا بھی ہونا ہے اور جو یہ جان لے کہ اس نے کھڑا ہونا ہے تو پھر وہ یہ بھی جان لے کہ اس سے سوال ہوگا اور جو یہ جان لے کہ اس سے سوال ہوگا تو اسے چاہئے کہ سوال کے لیے جواب کی تیاری کرے۔ اس شخص نے عرض کی: بچنے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بہت آسان ہے۔ اس شخص نے عرض کی: وہ کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو زندگی باقی بچی ہے اسے اچھی طرح گزار تو جو زندگی تو گزار چکا اور جو باقی ہے اس میں تیری مغفرت کر دی جائے گی اور اگر تو نے بقیہ زندگی برائی میں گزاری تو جو زندگی تیری گزر چکی ہے اور جو باقی ہے اس میں تیری پکڑ ہوگی۔

محبت الٰہی کی انتہاء:

﴿11566﴾... ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سوال کیا: اے ابو علی! بندہ محبت الٰہی کی انتہا کو کب پہنچتا ہے؟ فرمایا: جب **اللہ** پاک کا تجھے کچھ دینا اور تجھ سے کچھ روک دینا دونوں تیرے لیے برابر ہوں (یعنی ملنے پر خوشی اور نہ ملنے پر دکھ نہ ہو) تو تیری **اللہ** پاک سے محبت انتہا کو پہنچ گئی۔

﴿11567﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدَتُنا شَعوانہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا میرے

پاس آئیں تو میں ان سے ملا اور ان سے اپنی تکلیف عرض کی اور اپنے لیے اللہ پاک سے دعا کرنے کا کہا۔ انہوں نے فرمایا: اے فضیل! کیا آپ کے اور اللہ پاک کے درمیان کچھ حجاب ہے کہ میں اللہ پاک سے دعا کروں گی تو قبول ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ (یہ سن کر) حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زور سے سسکی لی اور بے ہوش ہوگئے۔ حضرت سیِّدُنا دُہرَم بن حَارِث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں اپنی فرمانبرداری کی عزت عطا فرما اور ہمیں نافرمانی کی ذلت سے بچا۔

ہر شخص میں تین خصلتیں:

﴿11568﴾... حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہر شخص میں تین خصلتیں ہوتی ہیں جن میں سے دو کو تو وہ چھپالیتا ہے اور تیسری کو چھپانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ عرض کی گئی: اے ابو علی! وہ کیسے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بندہ بھلائی کے کاموں میں اچھے اخلاق کو ظاہر کرتا ہے لیکن حقیقتاً اچھے اخلاق والا نہیں ہوتا، سخاوت کو ظاہر کرتا ہے حقیقتاً سخی نہیں ہوتا اور تیسری چیز گفتگو کے وقت آدمی کی عقل ہے، اگر اس کے پاس عقل ہوئی تو تُو اس کو پہچان لے گا کہ وہ اس معاملے میں تصنع نہیں کرتا۔

سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے ملاقات:

﴿11569﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن عَاصِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری اور حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کی باہم ملاقات ہوئی تو انہوں نے گفتگو کی اور روئے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ ہماری یہ مجلس باقی مجلسوں سے زیادہ برکت والی ہوگی۔ حضرت سیِّدُنا فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے یہی امید ہے لیکن مجھے یہ خوف بھی ہے کہ یہ مجلس باقی مجلسوں سے زیادہ بُری نہ ہو، کیا آپ نے غور نہ کیا کہ جو آپ کے پاس تھا آپ نے اسے میرے لیے زینت دی اور جو میرے پاس تھا میں نے اسے آپ کے لیے زینت دی، کیا آپ نے میری اور میں نے آپ کی اطاعت و پیروی نہ کی؟ راوی بیان کرتے ہیں (یہ سن کر) حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے حتّٰی کہ سسکیاں لینے لگے پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: آپ نے مجھے زندہ کیا اللہ پاک آپ کو زندہ رکھے۔

﴿11570﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کسی امت کے لئے جنت کو اس قدر آراستہ نہیں کیا گیا جس قدر اس امت کے لئے آراستہ کیا گیا پھر بھی تو اس کا کوئی عاشق نہیں دیکھتا۔

سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا امام ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ارشادات و نصیحتیں بہت زیادہ ہیں لیکن ہم جتنا ذکر کر چکے اسی پر اکتفا کرتے ہیں **اللہ** پاک اس سے ہمیں اور تمہیں نفع پہنچائے۔ اسی طرح ان کی مرویات بھی کثیر ہیں۔

حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بڑے بڑے علما و تابعین سے روایات لی ہیں۔ ان میں سے حضرت سیِّدُنا عطاء بن سائب، حضرت سیِّدُنا حُصَین بن عبد الرحمٰن، حضرت سیِّدُنا مسلم اَعْوَر اور حضرت سیِّدُنا اَبان بن ابو عَیَّاش رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام بھی ہیں اور ان سب نے حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ملاقات کی ہے اور حضرت سیِّدُنا سُلَیمان اَعْمَش، حضرت سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا سے بھی روایات لی ہیں اور ان دونوں نے حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابی اَوفیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے ملاقات کی ہے۔

حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے جلیل القدر علما و آئمہ دین نے روایات لی ہیں۔ ان میں حضرت سیِّدُنا امام سفیان ثوری، حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ، حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قَطَّان، حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی، حضرت سیِّدُنا حسین بن علی جُعفی، حضرت سیِّدُنا مُؤَمَّل بن اسماعیل، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن وَہب مصری، حضرت سیِّدُنا اسد بن موسیٰ، حضرت سیِّدُنا ثابِت بن محمد، حضرت سیِّدُنا مُسَدَّد، حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ نِیشاپُوری اور حضرت سیِّدُنا قُتَیْبَہ بن سعید رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اور ان کی مثل دیگر افراد شامل ہیں۔

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تشہد سکھایا:

﴿11571﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نماز میں ہم جب قعدہ میں بیٹھتے تھے تو یوں کہتے تھے: **اللہ** پاک کے بندوں کی طرف سے **اللہ** پاک پر سلام، جبرائیل پر سلام اور میکائیل پر سلام۔ پھر حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں تَشَہُّد سکھایا اور فرمایا: **اللہ** پاک تو خود سلام ہے تم یوں

کہا کرو: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن یعنی ہم پر اور اللہ پاک کے نیک بندوں پر سلام۔ حضرت سیِّدُنا ابووائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے جو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روایت کی اس میں یہ بھی ہے کہ جب تم ”اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن“ کہہ لوگے تو زمین و آسمان کے تمام نیک بندوں پر سلام پہنچ جائے گا۔[1] حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب تم ”اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن“ کہہ لوگے تو تمام مقرب فرشتوں، تمام مرسلین اور تمام نیک بندوں کو سلام پہنچ جائے گا۔ پھر حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن“ کے بعد یوں کہو: ”اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔“[2]

اَعمش کہنے سے اِجتناب:

یہ حدیث پاک حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے صحیح اور مُتَّفَق عَلَیْہ ہے۔ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تقویٰ کے سبب انہیں اعمش (چندھیا آنکھ والا) کہنے سے بچتے بلکہ ان کا نام ”سلیمان بن مہران“ کہہ کر حدیث بیان کرتے جبکہ آپ کے اصحاب انہیں شہرت کی وجہ سے اعمش سے ہی موسوم کرتے۔

نطفہ سے گوشت کے لوتھڑے تک:

﴿11572﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا جو سب سچوں سے بڑھ کر سچے ہیں: ”جب تم میں سے کوئی پیدا ہوتا ہے تو وہ 40 دن تک ماں کے پیٹ میں نطفہ کی صورت میں رہتا ہے پھر 40 دن تک خون بنا رہتا ہے پھر اتنے ہی دن تک گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں رہتا ہے پھر اللہ پاک ایک فرشتے کو چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے (اس فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ

1 ...بخاری، کتاب الاذان، باب التشھد فی الآخرۃ، ۱/ ۲۹۰، حدیث: ۸۳۱

2 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۱۰۷، حدیث: ۴۰۱۷

اس کا عمل، رزق، موت اور نیک بخت یا بد بخت ہونا لکھ دے)۔[1]

﴿11573﴾... حضرت سیِّدُنا جَرِیر بن عبدُ اللہ بَجَلی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا **اللہ** پاک اس پر رحم نہیں فرماتا۔[2]

بلند مرتبہ کون؟

﴿11574﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذَر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مسجد میں تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: دیکھو تمہاری نظر میں بلند مرتبہ شخص کون ہے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص حُلّہ پہنے ہوئے ہے اور اسکے گرد لوگ موجود ہیں، میں نے عرض کی: یہ شخص ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اب یہ دیکھو کہ تمہاری نظر میں سب سے ادنیٰ شخص کون ہے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص چادر لیے ہوئے ہے، میں نے عرض کی: یہ شخص ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہاری نظر میں جو ادنیٰ ہے یہ قیامت کے دن **اللہ** پاک کے نزدیک زمین بھر ان جیسے لوگوں سے بہتر ہوگا۔[3]

راہِ خدا میں ایک اونٹنی دینے کی فضیلت:

﴿11575﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نکیل ڈلی اونٹنی کے ساتھ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ اونٹنی **اللہ** پاک کی راہ میں صدقہ ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کے بدلے تیرے لیے جنت میں سات سو نکیل والی اونٹنیاں ہیں۔[4]

﴿11576﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1 ...بخاری، کتاب القدر، باب فی القدر، ۴/ ۲۷۱، حدیث: ۶۵۹۴

2 ...مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمته صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان والعیال... الخ، ص۹۷۵، حدیث: ۶۰۳۰

3 ...معجم اوسط، ۴/ ۲۴۴، حدیث: ۵۸۹۴، بتغیرٍ قلیل

4 ...مسلم، کتاب الامارة، باب فضل الصدقة فی سبیل اللہ، ص۸۰۸، حدیث: ۴۸۹۷، دون قوله: فی الجنة عن ابی مسعود

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو رکوع اور سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرے۔[1]

مشک جیسا پسینہ:

﴿11577﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن اَرْقَم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور بولا: اے ابوالقاسم (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! آپ یہ کہتے ہیں کہ جنّتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے بھی؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں، اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک جنّتی کو سو مردوں کے برابر کھانے، پینے، شہوت اور جِماع کی قوت دی جائے گی۔ یہودی نے کہا: جب جنّتی کھائیں پئیں گے تو انہیں قضائے حاجت کی بھی ضرورت پڑے گی جبکہ جنت تو ایسی باتوں سے پاک ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب ان میں سے کسی کو حاجت ہوگی تو ان کی جسم سے مشک جیسا پسینہ نکلے گا جس سے ان کے پیٹ ہلکے ہو جائیں گے۔[2]

ذکر کرنے والوں کی فضیلت:

﴿11578﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ **اللہ** پاک کے کچھ فرشتے راستوں میں چکر لگاتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں، جب وہ کسی قوم کو **اللہ** پاک کا ذکر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں: یہاں اپنے مقصود کی طرف آجاؤ۔ پھر فرشتے اپنے پروں سے آسمان کی بلندیوں تک ذکر کرنے والوں کو ڈھانپ لیتے ہیں تو ان کا ربّ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے پھر بھی ان سے پوچھتا ہے: میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری حمد کر رہے ہیں، تیری تسبیح اور بزرگی بیان کر رہے ہیں۔ **اللہ** پاک پوچھتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ **اللہ** پاک پوچھتا ہے: اگر مجھے دیکھ لیتے تب کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر تجھے دیکھ لیتے تو اور زیادہ بڑھ چڑھ کر تیری تسبیح اور بزرگی بیان کرتے۔

---

1 ...ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود، ۱/۲۹۹، حدیث: ۲۶۵، عن ابی مسعود

2 ...مسند امام احمد، مسند الکوفیین، ۷/۶۷، حدیث: ۱۹۲۸۹۔ معجم اوسط، ۶/۳۱۰، حدیث: ۸۸۷۶

اللہ پاک پوچھتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ لوگ تجھ سے جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ پاک پوچھتا ہے: کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ پاک پوچھتا ہے: اگر ان بندوں نے جنت کو دیکھ لیا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اُن بندوں نے جنت کو دیکھ لیا ہوتا تو ان کی حرص و رغبت اور طلب بہت بڑھ جاتی۔ اللہ پاک پوچھتا ہے: وہ کس چیز کی پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جہنم سے۔ اللہ پاک پوچھتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ پاک پوچھتا ہے: اگر جہنم کو دیکھ لیتے تب کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر جہنم کو دیکھ لیتے تو اور زیادہ اس سے بھاگتے اور پناہ مانگتے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان سب کی مغفرت فرمادی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان لوگوں میں فلاں شخص بھی تھا جو ذکر کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ اپنے کسی کام سے آیا ہوا تھا۔ اللہ پاک فرماتا ہے: یہ وہ نیک لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کبھی بدنصیب نہیں ہوتا۔[1]

﴿11579﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زانی جب زنا کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا، شرابی جب شراب پیتا ہے تو مومن نہیں رہتا، چور جب چوری کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا، اس کے بعد بھی توبہ اس کے سامنے موجود ہوتی ہے[2]۔[3]

اللہ کی بندے سے محبت:

﴿11580﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: جو مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اکیلے میں یاد کرتا ہوں، جو مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے میں اسے اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں، جو ایک بالشت بھر میرے قریب آتا

---

1 ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۲۸۰، حدیث: ۸۷۱۲

شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ عزوجل، فصل فی إدامۃ ذکر اللہ عزوجل، ۱/ ۳۹۹، حدیث: ۵۳۱

2 ...ان تمام مقامات میں یا تو کمالِ ایمان مراد ہے یا نورِ ایمان، یعنی ان گناہوں کے وقت مجرم سے نورِ ایمان نکل جاتا ہے ورنہ یہ گناہ کفر نہیں نہ انکا مرتکب مرتد، اگر اسی حالت میں مارا جائے تو وہ کافر نہ مرے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۷۵)

3 ...سنن الکبریٰ للنسائی، کتاب قطع السارق، باب القطع فی السرقۃ، ۴/ ۳۲۶، حدیث: ۷۳۵۴، ۷۳۵۶ عن ابی ھریرۃ

ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب آتا ہوں اور جو چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے قریب آتا ہوں۔[1]

امام ضامن اور مؤذن امین:

﴿11581﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: امام ضامن اور مؤذن امین ہوتا ہے، اللہ پاک اماموں کو ہدایت دے اور مؤذنوں کی مدد فرمائے۔[2]

﴿11582﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک سے عذاب قبر سے اور زندگی و موت اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگو۔[3]

﴿11583-84﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے سے نیچے درجے والوں کو دیکھو اپنے سے اوپر درجے والوں کو نہ دیکھو، تمہارے لئے یہی بہتر ہے تاکہ تم اللہ پاک کی نعمتیں کھو نہ بیٹھو۔[4]

مسلمان کی مدد کرنے کی فضیلت:

﴿11585﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کی دنیاوی مشکلات میں سے کسی مشکل کو دور کیا اللہ پاک قیامت کی مشکلات میں سے اس سے کوئی مشکل دور فرمائے گا، جس نے کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کی اللہ کریم دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس پر آسانیاں فرمائے گا اور جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ کریم اس کی مدد فرماتا رہتا ہے۔[5]

---

1 ...مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب الحث علی ذکر اللہ، ص ۱۱۰۳، حدیث: ۲۸۰۵

2 ...ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب فی المؤذن یستدیر فی اذانہ، ۱/ ۲۱۹، حدیث: ۵۱۷

کنز العمال، کتاب الصلاۃ من قسم الاقوال، الباب الخامس، الجزء السابع، ۴/ ۲۴۱، حدیث: ۲۰۴۰۱

3 ...ترمذی، احادیث شتی، باب فی الاستعاذۃ، ۵/ ۳۴۲، حدیث: ۳۶۱۵، بتقدم وتاخر

4 ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر، ص ۱۲۱۱، حدیث: ۷۴۳۰

5 ...مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۲۸۵۳

﴿11586﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (بندۂ مسلم پر) دنیا میں جو غم، بیماریاں اور مصیبتیں آتی ہیں ان پر بھی جزا ملتی ہے۔[1]

﴿11587﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَهُ الْکَرِیْم روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[2]

دنیا کی محبت کا نقصان:

﴿11588﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے دل کو دنیا کی محبت کا جام پلایا تو اس کے دل سے تین چیزیں چمٹ جائیں گی: (۱)... ایسی بدبختی جو ختم نہ ہو (۲)... ایسی لالچ جس کا مقصود حاصل نہ ہو اور (۳)... ایسی امید جس کی انتہا نہ ہو۔ دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی ہے، جو دنیا کو طلب کرتا ہے تو اسے آخرت طلب کرتی ہے اور جو آخرت کو طلب کرتا ہے تو اسے دنیا طلب کرتی ہے حتّٰی کہ وہ شخص دنیا میں سے اپنا پورا پورا رزق حاصل کرلیتا ہے۔[3]

دعا عبادت ہے:

﴿11589﴾... حضرت سیِّدُنا نُعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دعا بھی عبادت ہی ہے کہ **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ (پ۲۴، المؤمن: ۶۰) ترجمۂ کنزالایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔[4]

فرشتوں کی صفیں کیسی ہوتی ہیں؟

﴿11590﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری طرف آئے اور ارشاد فرمایا: تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جیسے فرشتے اپنے رب کے حضور صفیں

1... جامع الاحادیث، ۷/۴۴۵، حدیث: ۲۳۵۴۷

2... بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی، ۱/۵۷، حدیث: ۱۱۰، عن ابی ھریرۃ
ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۳۹۹، حدیث: ۳۷۳۵

3... معجم کبیر، ۱۰/۱۶۲، حدیث: ۱۰۳۲۸

4... ابو داود، کتاب الوتر، باب الدعاء، ۲/۱۰۹، حدیث: ۱۴۷۹

بناتے ہیں۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فرشتے کیسے صفیں بناتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ پہلے اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔[1]

﴿11591﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے علم کی باتیں سنتے ہو، تم سے بھی سنی جائیں گی اور جو تم سے سنیں گے ان سے بھی سنی جائیں گی۔[2]

مرتے وقت اللہ سے اچھا گمان ہو:

﴿11592﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وصال فرمانے سے قبل تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی مرے وہ **اللہ** پاک کے ساتھ اچھا گمان رکھتے ہوئے مرے۔[3]

غیبت کی نحوست:

﴿11593﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بدبودار ہوا چلی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: منافقین میں سے کچھ لوگوں نے مومنین کی غیبت کی ہے اس وجہ سے یہ ہوا چلی ہے۔[4]

حضرت سیِّدُنا مُسَدَّد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روایت میں مومنین کی جگہ مسلمین ہے اور آگے یوں ہے: اسی وجہ سے یہ ہوا بھیجی گئی ہے۔

﴿11594﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایمان اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے۔[5]

﴿11595﴾... حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

1 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الامر بالسکون فی الصلاۃ، ص۱۸۱، حدیث:۹۶۸

2 ...ابو داود، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم، ۳/۴۵۰، حدیث:۳۶۵۹

3 ...مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، باب الامر بحسن الظن باللہ تعالی عند الموت، ص۱۱۷۸، حدیث:۷۲۲۹

4 ...مساوئ الاخلاق، باب ماجاء فی الغیبۃ من الکراھۃ، ص۱۰۳، حدیث:۱۸۹۔ الادب المفرد، باب احظار الغیبۃ، ص۲۰۱، حدیث:۷۵۴

5 ...ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی ترک الصلاۃ، ۴/۲۸۱، حدیث:۲۶۲۷

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک چادر لپیٹے نماز پڑھتے دیکھا۔[1]

دین پر استقامت کی دعا:

﴿11596﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِكَ یعنی اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔“ صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کو ہم پر خوف ہے؟ حالانکہ ہم آپ پر ایمان لاچکے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دل رحمٰن پاک کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں چاہے تو اسے سیدھا رکھے چاہے تو اسے ٹیڑھا کردے۔[2]

اللہ کا بندوں پر حق:

﴿11597﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تشریف لائے تو میں نے ان سے کہا: ہمیں حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کوئی عمدہ سی حدیث سنائیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: میں حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سواری پر تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے معاذ! **اللہ** پاک کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کی: **اللہ** پاک اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اللہ** پاک کا بندوں پر حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور کسی شے کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ میں نے عرض کی: جب بندے ایسا کرلیں تو پھر ان کا **اللہ** پاک پر کیا حق ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ان کا حق **اللہ** پاک پر یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔[3]

خلفا قریش سے ہوں گے:

﴿11598﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ہم انصار کی ایک جماعت میں تھے کہ حضور نبی

---

1 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی ثوب واحد، ص ۲۰۹، حدیث: ۱۱۵۹

2 ...ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فیما انکرت الجہمیۃ، ۱/۱۳۲، حدیث: ۱۹۹ عن نواس بن سمعان
ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۴/۲۶۵، حدیث: ۳۸۳۴

3 ...بخاری، کتاب اللباس، باب ۱۰۱، ۴/۹۲، حدیث: ۵۹۶۷

پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے۔ ہم میں سے ہر شخص اپنے پہلو میں جگہ کشادہ کرنے لگا تاکہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں آکر بیٹھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لاکر دروازے پر کھڑے ہوئے اور چوکھٹ کے دونوں بازو پکڑ کر ارشاد فرمایا: خُلَفا قریش سے ہوں گے۔ بے شک میرا تم پر حق ہے اور قریش کا بھی تم پر ایسا ہی حق ہے جب تک وہ تین کام کریں: (۱)...جب ان سے رحم طلب کیا جائے تو وہ رحم کریں (۲)...جب فیصلہ کریں تو انصاف کریں اور (۳)...جب وعدہ کریں تو اسے پورا کریں۔ تو ان میں سے جس نے ایسا نہ کیا تو اس پر اللہ پاک، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔[1]

بندۂ مومن سے دنیا دور رکھنے کی وجہ:

﴿11599﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام میں سے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب! تیرے بندوں میں کوئی بندہ تجھ پر ایمان لاتا ہے تیری اطاعت کرتا ہے تو تُو دنیا کو اس سے دور کر دیتا ہے اور مصائب کو اس پر ڈال دیتا ہے جبکہ تیرے بندوں میں سے کوئی بندہ جب تیرا انکار کرے اور تیری نافرمانی کرے تو تُو مَصائب کو اس سے دور کر دیتا ہے اور دنیا کو اس پر پیش کر دیتا ہے؟ اللہ پاک نے اس نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: بندے اور شہر سب کچھ میرا ہے اور ان میں کوئی شے ایسی نہیں جو میری تسبیح، تکبیر اور تہلیل نہ بیان کرتی ہو۔ رہا بندۂ مومن کا معاملہ تو اس پر گناہ ہوتے ہیں اس لیے میں اس سے دنیا دور کرکے مصائب اس پر ڈال دیتا ہوں حتّٰی کہ جب وہ مجھ سے ملتا ہے تو اسے اس کی اچھائیوں کا بدلہ دیتا ہوں۔ رہا بندۂ کافر کا معاملہ تو اس کی کچھ اچھائیاں ہوتی ہیں اس وجہ سے میں مصائب اس سے دور کرکے دنیا اس کے قریب کر دیتا ہوں پھر جب وہ مجھ سے ملتا ہے تو اسے اس کے گناہوں کی سزا دیتا ہوں۔[2]

﴿11600﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1 ...معجم اوسط، ۵/ ۷۱، حدیث: ۶۶۱۰

2 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۱۱۷، حدیث: ۱۲۷۳۵

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق اور قتل کرنا کفر ہے[1]۔[2]

روز وعظ و نصیحت نہ کرنے کی وجہ:

﴿11601﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے (گھر کے باہر کھڑے لوگوں سے) فرمایا: مجھے تم لوگوں کے آنے کی اطلاع تھی لیکن میں تم لوگوں کے اُکتا جانے کے خوف سے تمہارے پاس نہ آیا کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہمارے اُکتا جانے کے خدشہ سے کبھی کبھی وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔[3]

ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ:

﴿11602﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے سنا۔[4]

﴿11603﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مسعود اَنصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ اگلے انبیا کا کلام ہے جو لوگوں میں مشہور ہے، جب تجھے حیا نہیں تو جو چاہے کر۔[5]

خوفِ خدا کے سبب مغفرت ہو گئی:

﴿11604﴾... حضرت سیِّدُنا حُذَیْفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے عمل کے سبب (اُخروی انجام کے متعلق) بُرا گمان رکھتا تھا اس نے اپنے گھر والوں کو کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا پھر میری راکھ کو پیس لینا پھر تیز ہوا والے دن سمندر میں بہا دینا کہ اگر میرے رب نے میری

---

1 ... کفر یا بمعنی کفرانِ نعمت یعنی ناشکری ہے، ایمان کا مقابل یعنی بلا قصور مسلمان کو برا کہنا اور بلا قصور اس سے لڑنا بھڑنا ناشکری ہے یا کفار کا سا کام ہے یا اسے مسلمان ہونے کی وجہ سے مارنا پیٹنا یا ناجائز جنگ کو حلال سمجھ کر کرنا کفر و بے ایمانی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۴۴۸)

2 ... بخاری، کتاب الایمان، باب خوف المومن من ان یحبط عملہ، ۱/۳۰، حدیث: ۴۸

3 ... مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامھم، باب الاقتصاد فی الموعظۃ، ص۱۱۶۰، حدیث: ۷۱۲۷

4 ... مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب التعوذ من عذاب القبر، ص۲۳۳، حدیث: ۱۳۲۲

5 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ۵۶، ۲/۴۷۰، حدیث: ۳۴۸۳

پکڑ فرمائی تو مجھے کبھی معاف نہیں فرمائے گا۔ جب اس شخص کا انتقال ہوا تو اس کے گھر والوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ **اللہ** پاک نے اس شخص کو جمع فرمایا اور پوچھا: تجھے یہ معاملہ کرنے پر کس بات نے ابھارا؟ اس شخص نے جواب دیا: مجھے اس کام پر تیرے خوف نے ابھارا۔ تو **اللہ** پاک نے اس کی مغفرت فرمادی[1]۔[2]

﴿11605﴾... حضرت سیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز عید سے قبل قربانی کی وہ پھر قربانی کرے[3]۔[4]

گھر سے نکلنے کی پیاری دعا:

﴿11606﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یوں دعا مانگتے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ یعنی اے **اللہ**! میں تجھ سے پھسلنے یا راہ بھولنے یا کسی پر ظلم کرنے یا مجھ پر ظلم کیے جانے یا کسی کے ساتھ جاہلانہ برتاؤ کرنے یا میرے ساتھ جاہلانہ برتاؤ کیے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"[5]

﴿11607﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ جب سے مدینہ منورہ آئے

---

1 ...یاد رہے کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس واقعہ سے استدلال کرتے ایسے کام کی وصیت کرے جہاں تک مذکورہ شخص کا تعلق ہے تو اس کے متعلق امام محی الدین نووی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس نے ایسا کرنے کی وصیت اس حالت میں کی جبکہ اس پر خوف کا شدید غلبہ تھا، اس کا تدبر جاتا رہا اور وہ کچھ سوچنے سے غافل ہو چکا تھا لہٰذا اس پر کوئی مواخذہ نہیں یا وہ ایسے زمانے میں تھا کہ محض توحید ہی مغفرت کے لئے کافی تھی۔ (عمدۃ القاری، ۱۱/ ۲۳۳، تحت الحدیث: ۳۴۷۹)

2 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب الخوف من اللہ، ۴/ ۲۴۲، حدیث: ۶۴۸۰، ۶۴۸۱

3 ...شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے لہٰذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہو سکتی اور دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں ہے یہاں طلوع فجر کے بعد سے ہی قربانی ہو سکتی ہے اور دیہات میں بہتر یہ ہے کہ بعد طلوع آفتاب قربانی کی جائے اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خطبہ ہو چکنے کے بعد قربانی کی جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۳۷)

4 ...بخاری، کتاب العیدین، باب الاکل یوم النحر، ۱/ ۳۲۸، حدیث: ۹۵۴ عن انس

5 ...نسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من الضلال، ص ۸۷۰، حدیث: ۵۴۹۶ بتغیر قلیل

سنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب مایقول اذا خرج من بیتہ، ۶/ ۲۶، حدیث: ۹۹۱۳

ہیں تب سے آلِ محمد نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہری پردہ فرمانے تک کبھی تین دن پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہ کھائی۔[1]

ایک صحابی کی حضور عَلَیْہِ السَّلَام سے محبت:

﴿11608﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان سے زیادہ محبوب ہیں، میرے گھر والوں سے زیادہ محبوب ہیں بلکہ آپ مجھے اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کی یاد آجائے تو اس وقت تک قرار نہیں آتا جب تک آپ کو دیکھ نہ لوں، جب میں اپنی موت اور آپ کے وصال کو یاد کرتا ہوں تو میں جانتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ بلند مقام پر ہوں گے اور اگر میں جنت میں داخل ہو بھی گیا تو پھر بھی مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں آپ کے دیدار سے محروم نہ ہو جاؤں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو کوئی جواب ارشاد نہ فرمایا حتّٰی کہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام یہ آیت لے کر حاضر ہوئے:

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًا ﴿۶۹﴾ (پ۵، النسآء: ۶۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔[2]

﴿11609﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس گھر (بَیْتُ اللہ) کا حج کیا اور اس میں کوئی بے ہودگی اور فسق نہ کیا تو ایسے لوٹے گا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہو۔[3]

---

1 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی... الخ، ۴/۲۳۵، حدیث: ۶۴۵۴

2 ...معجم الاوسط، ۱/، حدیث: ۴۷۷

3 ...بخاری، کتاب المحصر، باب قول اللہ عزوجل "ولا فسوق ولا جدال فی الحج"، ۱/۶۰۰، حدیث: ۱۸۲۰

تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کا انجام:

﴾11610﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین دن سے زیادہ قطع تعلقی جائز نہیں، جس نے تین دن سے زیادہ تعلق توڑا اور اسی حال میں مر گیا تو جہنم میں جائے گا۔(1)

شیطان کا رزق:

﴾11611﴿... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شیطان نے **اللہ** پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب! تو نے اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کا رزق اور گزر بسر مقرر فرمائی ہے تو میرا رزق کیا ہے؟ **اللہ** پاک نے ارشاد فرمایا: وہ شے جس پر میرا نام نہ لیا جائے۔(2)

قیامت میں مومنین کا حال:

﴾11612﴿... حضرت سیِّدُنا خَیْثَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے کہا گیا کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: (بروزِ قیامت) بندہ اپنے پسینے میں ہوگا یہاں تک کہ وہ پسینہ اس کی ناک تک پہنچ جائے گا۔ تو حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: قیامت کے دن مومنین موتیوں کی کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے اور بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے اور قیامت کا دن مومنین کے لیے دن کی ایک گھڑی یا معمولی مقدار کے برابر ہوگا۔

اپنی ذات کی وجہ سے کبھی بدلہ نہ لیا:

﴾11613﴿... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کسی سے اپنی ذات کی وجہ سے زیادتی کا بدلہ لیتے نہیں دیکھا ہاں جب کوئی **اللہ** پاک کے حکم کی خلاف ورزی کرتا تو اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت زیادہ غضب فرماتے اور آپ کو جب کبھی دو

---

1 ... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۳۲۱، حدیث: ۹۱۰۳

2 ... العظمۃ لابی الشیخ، ذکر الجن وخلقھم، ص ۴۳۰، حدیث: ۱۱۴۵

معاملات میں سے کسی ایک معاملے کا اختیار دیا جاتا تو ان میں سے آسان کو اختیار فرماتے جبکہ وہ گناہ نہ ہوتا۔[1]

خدا کے لئے خود کو بھوکا رکھنے کا اجر:

﴿11614﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا گزر ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو بے چین و بے قرار تھا۔ آپ نے کھڑے ہو کر اللہ پاک سے دعا کی کہ وہ اسے عافیت عطا فرمائے۔ آپ سے کہا گیا: "اے موسٰی! اسے جو تکلیف پہنچی ہے وہ شیطان کی وجہ سے نہیں بلکہ اس نے میرے لئے خود کو بھوکا رکھا اس وجہ سے تم اسے اس حالت میں دیکھ رہے ہو۔ میں دن میں کئی مرتبہ اس کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہوں، کیا تم اس بندے کی اطاعت سے تعجب کرتے ہو؟ اسے کہیئے کہ وہ آپ کے لئے دعا کرے کیونکہ روزانہ میری بارگاہ میں اس کی دعا (قبول) ہوتی ہے۔[2]

﴿11615﴾... حضرت سیِّدُنا عُرْوَہ بن جَعْد بارِقی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے[3] کی پیشانی کے بالوں سے قیامت تک بھلائی وابستہ ہے۔ عرض کی گئی: وہ بھلائی کیا ہے؟ فرمایا: اجر و ثواب اور مالِ غنیمت۔[4]

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اختیاری زہد:

﴿11616﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر سے باہر تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں سونے کا ایک ٹکڑا تھا۔ آپ نے حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ارشاد فرمایا: یہ محمد کی شان نہیں کہ وہ اللہ پاک سے کلام کرے اور یہ سونا اس کے پاس ہو، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جانے سے قبل ہی اسے تقسیم فرما دیا۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1... الشمائل للترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ، ص۱۹۸، حدیث: ۳۳۲

2... معجم کبیر، ۱۱/ ۲۱۴، حدیث: ۱۱۶۹۵

3... ظاہر یہ ہے کہ یہاں گھوڑے سے مراد جہاد کا گھوڑا ہے نہ کہ عام گھوڑے جو تانگہ میں چلانے، یا ریس میں جوا کھیلنے کے لئے پالے جاتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۶۹)

4... بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الجہاد ماض مع البر والفاجر، ۲/ ۲۶۹، حدیث: ۲۸۵۲

اُحد پہاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے اصحاب کے پاس اس پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ اسے اللہ پاک کی راہ میں خرچ کریں اور اس میں سے ایک دینار رکھ چھوڑیں۔ حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ظاہری پردہ فرمایا تو وراثت میں کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، نہ کوئی غلام چھوڑا نہ ہی کوئی باندی، ہاں ایک زرہ چھوڑی تھی جو ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی 30 صاع جو کے بدلے جس سے آپ اور آپ کے گھر والے کھاتے تھے۔[1]

قیامت میں اللہ پاک کا دیدار:

﴿11617﴾... حضرت سیِّدُنا جَرِیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف نظر کی اور فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے رب پاک کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اللہ پاک کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت نہیں ہو گی، اگر تم اس بات کی استطاعت رکھو کہ سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے کی نماز سے غافل نہ ہو تو ایسا ضرور کرو۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۳۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے رب کو سراہتے (تعریف کرتے) ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے۔[2]

طواف نماز کی طرح ہے:

﴿11618﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کعبہ کا طواف نماز کی طرح ہے ہاں اس میں اللہ پاک نے بات کرنا حلال کیا ہے تو جو بھی بات کرے وہ اچھی ہی بات کرے۔[3]

---

1 ...معجم کبیر، ۱۱/ ۲۱۴، حدیث: ۱۱۶۹۷

2 ...بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فضل صلاۃ العصر، ۱/ ۲۰۳، حدیث: ۵۵۴

3 ...دارمی، کتاب المناسک، باب الکلام فی الطواف، ۲/ ۶۶، حدیث: ۱۸۴۷

ابلیس اور اس کا لشکر:

﴿11619﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بیان کیا کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابلیس اپنے لشکر کو صبح و شام بھیجتا ہے اور کہتا ہے: جس نے کسی بندے کو گمراہ کیا میں اس کی تکریم کروں گا، جس نے فلاں کام کیا تو اس کے لیے فلاں انعام ہے۔ اس کے لشکر میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں فلاں کے ساتھ لگا رہا حتّٰی کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ ابلیس نے کہا: تو اس نے دوسرا نکاح کر لیا ہو گا۔ چیلے نے کہا: میں اس کے ساتھ ہی رہا حتّٰی کہ اس نے زنا کر لیا۔ ابلیس نے اسے انعام دیا اور اس کی تکریم کی اور کہا: اسی طرح کام کرو۔ دوسرا چیلا آیا اور اس نے کہا: میں فلاں کے ساتھ لگا رہا حتّٰی کہ اس سے قتل کروا دیا۔ یہ سن کر ابلیس نے (خوشی کے مارے) چیخ ماری جسے سن کر سارے چیلے اس کے گرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے: اے ہمارے سردار! کس بات پر آپ اتنا خوش ہیں؟ ابلیس نے کہا: مجھے فلاں نے بتایا کہ وہ اولادِ آدم میں سے ایک شخص کے ساتھ لگا رہا، اسے فتنے میں مبتلا کیا اور اسی فتنے میں روکے رکھا یہاں تک کہ اس سے کسی شخص کا قتل کروا دیا تو وہ بندہ جہنم میں گیا۔ پھر ابلیس نے اسے انعامات سے نوازا اور اس کی ایسی عزت کی کہ اس کے علاوہ اپنے لشکر میں سے کسی کی نہ کی پھر تاج منگوا کر اس کے سر پر رکھا اور اسے باقی چیلوں کا سردار بنا دیا۔[1]

صلہ رحمی کسے کہتے ہیں؟

﴿11620﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور تاجدار ختم نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ادلا بدلا کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔[2]

مومن فائدہ پہنچانے والا ہے:

﴿11621﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

1 ... جمع الجوامع، حرف الهمزة، ۳/۵۵، حدیث: ۷۲۶۴

2 ... بخاری، کتاب الادب، باب لیس الواصل بالمكافی، ۴/۹۸، حدیث: ۵۹۹۱

فرمایا: مومن نفع دینے والا ہے، اگر تو اس کے ساتھ چلے تو تجھے نفع دے، اس سے مشورہ کرے تو تجھے نفع دے، اس کے ساتھ (کاروبار میں) شرکت کرے تو تجھے نفع دے اور مومن کے ساتھ کیا ہوا ہر معاملہ ہی فائدہ مند ہے۔[1]

﴿11622﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سونے سے پہلے سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔[2]

مومن کا بہترین خزانہ:

﴿11623﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک اس بندے کو کبھی رُسوا نہیں کرتا جو رات کے درمیانی حصے میں اٹھے اور سورۂ بقرہ اور آلِ عمران کی تلاوت شروع کرے، سورۂ بقرہ اور آلِ عمران مومن کا بہترین خزانہ ہیں۔[3]

بارگاہِ رسالت میں سلام پہنچانے والے فرشتے:

﴿11624﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ ختم نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے ہیں وہ میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔[4]

دنیا کو مقصد بنانے کی مذمت:

﴿11625﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جُحَیْفَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے چند لوگوں کے ایک گروہ کو بھیجا وہ چلے گئے تو حضرت سیِّدُنا ابو دَحداح رَضِیَ اللہُ عَنْہ واپس لوٹ آئے تو حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ان سے کہا: کیا آپ لوگوں کے ساتھ نہیں گئے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: جی ہاں گیا تھا لیکن میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایک حدیث سنی ہے اور میں نے چاہا کہ وہ حدیث

---

1 ...اتحاف الخیرۃ المھرۃ، کتاب الادب، باب مثل المؤمن وصفۃ قلبہ، ۷/ ۵۴۲: ۷۳۹۱۔ جامع صغیر، ص۵۴۹، حدیث: ۹۱۶۱

2 ...ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل سورۃ الملک، ۴/ ۴۰۸، حدیث: ۲۹۰۱

3 ...معجم اوسط، ۱/ ۴۸۰، حدیث: ۱۷۷۴

4 ...نسائی، کتاب السھو، باب السلام علی النبی، ص۲۱۹، حدیث: ۱۲۷۹

آپ کو بتادوں اس خوف سے کہ شاید آپ سے دوبارہ ملاقات نہ ہو، میں نے حضور تاجدارِ ختم نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اے لوگو! تم میں سے جو کسی کام کا والی بنے اور پھر وہ حاجت مند مسلمانوں کے لیے اپنا دروازہ بند کر دے تو **اللہ** پاک اس پر جنت کا دروازہ بند فرمادے گا اور جس کا مقصد دنیا ہو **اللہ** پاک اس پر میرا پڑوس حرام فرمادے گا، بے شک میں دنیا کو ویران کرنے (یعنی اس سے بے رغبتی دلانے) کے لیے بھیجا گیا ہوں اسے آباد کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔[1]

قیامت میں حسرت:

﴾11626﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے پھر جدا ہوئے اور انہوں نے **اللہ** پاک کا ذکر کیا اور نہ ہی نبی عَلَیْہِ السَّلَام پر دُرُود پڑھا تو قیامت کے دن انہیں اس پر حسرت ہو گی، اگر **اللہ** پاک چاہے تو انہیں معاف کر دے اور اگر چاہے تو انہیں عذاب دے۔[2]

﴾11627﴿... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدار ختم نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غلام کی دعوت قبول فرماتے، گدھے پر سواری کرتے اور مریض کی عیادت فرماتے۔[3]

درود پاک کی فضیلت:

﴾11628﴿... حضرت سیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ کو خوش دیکھا تو اس بارے میں آپ سے پوچھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو طلحہ! تمہیں میرے پاس آنے سے کس نے روکا؟ پھر فرمایا: ابھی ابھی میرے پاس سے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام گئے ہیں اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ جو آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا **اللہ** پاک اس کے لیے 10 نیکیاں لکھے گا، اس کے دس گناہ مٹادے گا اور جن الفاظ سے اس نے درود پڑھا ہو گا ویسے

1 ...معجم کبیر، ۲۲/۳۰۱، حدیث: ۷۶۵

2 ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۵۳۳، حدیث: ۱۰۲۸۱، بتغیرِ قلیل

3 ...الزھد لاحمد، ص ۲۸، رقم: ۱۷۶

ہی اس پڑھنے والے پر لوٹائے گا۔[1]

﴿11629﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** پاک کریم اور حیا فرمانے والا ہے، اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ بندہ ہاتھ پھیلائے اور وہ اسے خالی لوٹا دے اور اس کے ہاتھ میں کچھ نہ رکھے۔[2]

دنیا و آخرت کی مثال:

﴿11630﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا و آخرت کی مثال اس کپڑے کی سی ہے جو ابتدا سے انتہا تک ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور فقط ایک دھاگا لٹکتا رہ جائے، تو بتاؤ اس دھاگے کو ٹوٹنے میں کتنا وقت لگے گا؟[3]

نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت:

﴿11631﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو کوئی اپنے مصلے پر بیٹھا رہتا ہے اور جب تک اس کا وضو باقی رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعا مغفرت کرتے رہتے ہیں کہ اے **اللہ**! اس کی مغفرت فرما، اے **اللہ**! اس پر رحم فرما۔ مزید فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک نماز میں ہے جب تک نماز اسے روکے رکھے۔[4]

﴿11632﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انگوٹھے کے ساتھ والی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کر کے (عاجزی وانکساری کرتے ہوئے تعلیمِ امت کے لئے) ارشاد فرمایا: اگر **اللہ** پاک نے میری اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ان دونوں کے کئے پر پکڑ کی تو ضرور ہمیں عذاب دے گا اور وہ ظلم کرنے والا نہیں ہو گا۔[5]

---

1 ...تاریخ بغداد، رقم: ۳۰۹۷، الحسین بن خالد، ۸/۳۱ بتغیر قلیل

2 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب الدعاء، ۱۰/۵۳، حدیث: ۱۹۸۱۸، بتغیر

3 ...شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۶۰، حدیث: ۱۰۳۳۰، بتغیر قلیل

4 ...بخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ، ۱/۲۳۶، حدیث: ۶۵۹

5 ...ابن حبان، کتاب الرقاق، باب التوبۃ، ۲/۴۷، حدیث: ۶۵۶

﴿11633﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: جب حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ظاہری پردہ فرمایا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی 30 صاع جو کے بدلے جو آپ نے اپنے گھر والوں کے کھانے کے لیے حاصل کیے تھے۔[1]

پورا ماہ بغیر روٹی کے گزارنا:

﴿11634﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں پر ایسا مہینا بھی آتا کہ ان کے گھر روٹی نہیں پکتی تھی۔[2]

﴿11635﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے امتیو! جو تم نہیں جانتے مجھے اس بارے میں تم پر کوئی خوف نہیں لیکن یہ دیکھ لو کہ جو تم جانتے ہو اس پر کتنا عمل کرتے ہو۔[3]

﴿11636﴾... حضرت سیِّدُنا سَہل بن سَعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک **اللہ** کریم جواد ہے، سخاوت اور بلند اخلاق کو پسند فرماتا ہے اور گھٹیا اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔[4]

فقر اختیار فرمانا:

﴿11637﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میرے رب پاک نے پیش فرمایا کہ میرے لئے مکہ کی زمین کو سونا بنادے تو میں نے عرض کی: اے میرے رب! نہیں بلکہ میں ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن پیٹ بھر کھاؤں۔ جب پیٹ بھر کھاؤں تو تیری حمد کروں اور تیرا شکر ادا کروں اور جب بھوکا رہوں تو تیری بارگاہ میں گڑگڑاؤں اور تجھ سے دعا کروں۔[5]

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الرھون، باب حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة، ۳/۱۲۰، حدیث: ۲۴۳۹۔ معجم اوسط، ۴/۲۴۴، حدیث: ۵۸۶۳

2 ...مسند امام احمد، مسند السیدة عائشة، ۹/۳۸۶، حدیث: ۲۴۶۸۵

3 ...شعب الایمان، باب فی نشر العلم، فصل قال: وینبغی لطالب العلم... الخ، ۲/۲۸۳، حدیث: ۱۷۷۴

4 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۱، حدیث: ۵۹۲۸

5 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی الکفاف والصبر علیه، ۴/۱۵۵، حدیث: ۲۳۵۴ بتغیر قلیل
اخلاق النبی لابی الشیخ، باب ذکر زھدہ صلی اللہ علیه وسلم، ص ۱۵۴، حدیث: ۷۹۸

﴿11638﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مومن کے لئے ربّ کریم کی ملاقات سے بڑھ کر کسی چیز میں راحت و سکون نہیں اور جس کا آرام و سکون ربّ کریم کی ملاقات میں ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔

﴿11639﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں سے جو گزر گیا میں اس کی تشبیہ ایسے نالے سے دیتا ہوں جس کا صاف پانی پی لیا گیا ہو اور گدلا پانی باقی ہو۔

سردی عابد کے لئے غنیمت ہے:

﴿11640﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: سردی عابد کے لیے غنیمت ہے (کہ وہ اس میں شب بیداری زیادہ کرتا ہے)۔

نماز ہلکی پڑھانے کا عہد:

﴿11641﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے جو آخری عہد لیا وہ یہ تھا: اپنے ساتھیوں کو ہلکی نماز پڑھاؤ کہ ان میں کمزور، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں اور موذن اس شخص کو رکھو جو اذان پر اجرت نہ لے۔[1]

﴿11642﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے ادا کرتے پھر واپس جاتے تو قیلولہ (یعنی آرام) کرتے۔[2]

بھوکے کو کھانا کھلانے کی فضیلت:

﴿11643﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا **اللہ** پاک اسے جنت کے پھلوں سے کھلائے گا۔[3]

﴿11644﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: یہ امت وعدوں کو توڑنے کے سبب ہلاکت میں پڑے گی۔

---

1 ...ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء اذا ام احد کم الناس فلیخفف، ۱/ ۲۷۱، حدیث: ۲۳۶۔ معجم کبیر، ۹/ ۵۶، حدیث: ۸۳۷۸

2 ...ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ماجاء فی وقت الجمعة، ۲/ ۱۷، حدیث: ۱۱۰۲

3 ...ابو داود، کتاب الزکاة، باب فی فضل سقی الماء، ۲/ ۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۲

﴿11645-46﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک مٹھی سے پیدا کیا جو تمام روئے زمین سے لی گئی، لہٰذا اولادِ آدم زمین کے مطابق پیدا ہوئی۔ ان میں سفید، سرخ، کالے، درمیانے اور نرم و سخت اور پلید و پاک ہیں[1]۔[2]

50 صدیقین کا ثواب:

﴿11647﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک مرتبہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ بغیر سیکھے اللہ پاک اسے علم عطا فرما دے؟ ہدایت تلاش کئے بغیر اسے ہدایت عطا فرما دے؟ کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اللہ پاک اس کے نابینا پن کو ختم فرما کر اسے بینائی عطا فرما دے؟ سنو! جو دنیا کی رغبت اور دنیا کی لمبی امید رکھتا ہے اللہ پاک اسی امید و رغبت کے برابر اس کے دل کو اندھا کر دیتا ہے اور جو دنیا سے کنارہ کش رہتا ہے اور اس میں لمبی امید نہیں رکھتا اللہ پاک اسے بغیر سیکھے علم اور ہدایت تلاش کئے بغیر ہدایت عطا فرماتا ہے۔ سنو! عنقریب تمہارے بعد کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن کی بادشاہت قتل و غارت گری سے، مالداری فخر و تکبر اور بخل سے، محبت لوگوں کو دین سے دور کرنے اور خواہش کی پیروی کرنے سے ہی قائم رہے گی۔ سنو! تم میں سے جو بھی اس زمانے کو پائے تو مالداری پر قادر ہونے کے باوجود فقر پر صبر کرے، عزت کے حصول پر قدرت کے باوجود ذلت برداشت کرے، محبت کے حصول پر قادر ہونے کے باوجود بغض برداشت کرے اور اس سے مقصود اللہ پاک کی خوشنودی ہو تو اللہ کریم اسے 50 صدیقین کا ثواب عطا فرمائے گا۔[3]

1... جیسے انسانوں کی مختلف صورتیں مختلف مٹیوں کی وجہ سے ہیں ایسے ہی ان کی سیرتیں بھی مختلف مٹیوں کے اثرات سے مختلف ہیں کہ جن میں نرم مٹی کے اجزاء غالب ہیں ان کی طبیعت نرم ہے، اور سخت مٹی والوں کی طبیعت بھی سخت، جو گندی مٹی سے بنے وہ طبیعت کے گندے ہیں، پاک مٹی والے طبیعت کے پاک صاف۔ خیال رہے کہ جیسے جسم کا اصلی رنگ نہیں بدلتا ایسے ہی انسان کی اصلی فطرت نہیں بدلتی، اور جیسے پوڈر یا سیاہی کا عارضی رنگ اتر جاتا ہے، ایسے ہی طبیعت کی عارضی حالتیں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ ابو جہل کا کفر اصلی تھا نہ ڈھل سکا، عُمر فاروق (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کا عارضی، ایک نگاہِ مصطفٰے نے دھو کر چھینک دیا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۰۸)

2... ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ البقرۃ، ۴/ ۴۴۴، حدیث: ۲۹۶۵

3... الزھد لابن ابی الدنیا، ص ۴۲، حدیث: ۱۰۵، بتغیر قلیل

﴿11648﴾... حضرت سیِّدُنا امام شَعْبِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ بنت قیس رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ان سے ایک حدیث پوچھی جو انہوں نے مجھے بتائی اور تازہ پکی ہوئی کھجوریں میرے سامنے رکھیں پھر فرمایا: میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے۔ ایک دن میں مسجد میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر تشریف فرما ہیں اور جو لوگ مسجد میں تھے وہ آپ کے گرد جمع ہیں تو میں بھی قریب ہو کر بیٹھ گئی، تب حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے جمع نہیں کیا کہ دشمنوں کی کوئی خبر آئی ہے بلکہ تَمِیْم داری نے مجھے ایک خبر دی ہے کہ اس کے چچا کے بیٹے ایک کشتی میں سوار تھے کہ اس قدر تیز ہوا آئی جس سے انہیں مشرق و مغرب کی سمتوں کا بھی اندازہ نہ ہوا، وہ ہوا انہیں ایک جزیرے کی طرف لے گئی۔ پھر حضور نے جَسَّاسَہ والا طویل واقعہ ذکر فرمایا[1]۔[2]

---

❶... جساسہ والا واقعہ یوں ہے: حضرت سیِّدُنا تمیم داری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: وہ قبیلہ لخم اور جذام کے 30 آدمیوں کے ہمراہ کشتی میں سوار ہوئے تو سمندری طوفان کی وجہ سے ایک جزیرے میں جا پہنچے۔ وہاں ایک بہت زیادہ اور موٹے بالوں والا جانور دکھائی دیا کہ بالوں کی زیادتی کی وجہ سے یہ نہیں معلوم پڑتا کہ اس کا اگلا اور پچھلا حصہ کون سا ہے۔ لوگوں نے اس سے کہا: تو کون ہے؟ وہ بولا: میں جساسہ (جاسوس) ہوں۔ تم لوگ کلیسہ میں اس شخص کے پاس جاؤ کہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے، پھر ہم تیز چلے حتی کہ کلیسہ میں داخل ہوگئے تو اس میں ایک بہت بھاری بھر کم آدمی تھا ہم نے اتنا بڑا اور ایسا مضبوط بندھا ہوا آدمی نہ دیکھا تھا، اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے اور اس کو گھٹنوں سے ٹخنوں تک لوہے سے جکڑا گیا تھا۔ ہم نے کہا: تیری خرابی ہو تو کون ہے؟ وہ بولا: میرے بارے میں تم جان لوگے، تم بتاؤ تم کون ہو؟ ہم نے کہا: ہم عرب کے لوگ ہیں، ہم کشتی میں سوار ہوئے تو (سمندری طوفان کی وجہ سے) ہم ایک مہینا سمندری سفر میں رہے پھر ہم اس جزیرہ میں داخل ہوئے تو ہم کو بڑے بالوں والا جانور ملا، وہ بولا: میں جساسہ ہوں، اس کلیسہ کی طرف جاؤ تو ہم دوڑتے ہوئے تیری طرف آگئے۔ ہماری بات سن کر اس نے کہا: مجھے ناخواندہ لوگوں کے نبی کے متعلق خبر دو؟ ہم نے کہا: وہ مکہ سے تشریف لے گئے اور مدینہ قیام پذیر ہوئے۔ بولا: کیا عرب نے ان سے جنگ کی؟ ہم نے کہا: ہاں، وہ نبی متصل عرب پر غالب آگئے ہیں اور عرب نے ان کی اطاعت کرلی ہے۔ بولا: عرب کے لیے ان کی اطاعت کرنا بہتر ہے۔ میں تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں، قریب ہے کہ مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے تو میں 40 دن میں ساری زمین کا چکر لگاؤں گا سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ وہ دونوں بستیاں مجھ پر حرام ہیں۔ (مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب قصۃ الجساسۃ، ص ۱۲۰۳، حدیث: ۷۳۸۶ ملخصاً)

❷... معجم کبیر، ۲۴/ ۳۰۱، حدیث: ۹۶۹، بتغیر

جسم کا سربراہ:

﴿11649﴾... حضرت سیِّدُنا نُعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے خود حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان جو معاملات ہیں وہ مشتبہ ہیں، جو شبہات سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی اور جو شبہات میں پڑا وہ حرام میں پڑ گیا جیسا کہ جو چرواہا ممنوعہ چراگاہ کے پاس چرائے قریب ہے کہ اس چراہ گاہ میں جانور چر لیں۔ سن لو! ہر بادشاہ کے لئے ایک چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ پاک کی چراگاہ حرام کردہ چیزیں ہیں، سن لو! جسم میں ایک لو تھڑا ہے اگر وہ درست اور پاک ہو تو سارا جسم درست اور پاک ہوتا ہے اور اگر وہ بیمار اور خراب ہو تو سارا جسم بیمار اور خراب ہوتا ہے، سن لو! وہ لو تھڑا دل ہے۔[1]

﴿11650﴾... حضرت سیِّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ یہ اگلے انبیا کا کلام ہے جو ہمیں پہنچا ہے کہ جب تجھے حیا نہیں تو جو چاہے کر۔[2]

﴿11651﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے تک کبھی بھی تین رات شکم سیر ہو کر گندم کی روٹی نہ کھائی۔[3]

آخرت کے مقابل دنیا کی حقیقت:

﴿11652-53﴾... حضرت سیِّدُنا مُستَوْرِد بن شَدَّاد رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آخرت کے مقابلے میں دنیا اتنی ہی ہے کہ تم سمندر میں انگلی ڈالو اور پھر دیکھو اس کے ساتھ کیا لگا ہے۔[4]

---

1 ...مسلم، کتاب المساقاۃ، باب اخذ الحلال وترک الشبہات، ص۶۶۳، حدیث: ۴۰۹۴، بدون بعض الفاظ

2 ...مسند امام احمد، حدیث حذیفۃ، ۹/۱۱۷، حدیث: ۲۳۵۰۱

3 ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر، ص۱۲۱۴، حدیث: ۷۴۴۴

4 ...مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، باب فناء الدنیا وبیان الحشر یوم القیامۃ، ص۱۱۷۱، حدیث: ۷۱۹۷

پانی پینے کے بعد کی دعا:

﴿11654﴾... حضرت سَیِّدُنا امام ابو جعفر محمد بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب پانی پی لیتے تو یوں دعا مانگتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے جس نے ہمیں اپنی رحمت سے نہایت ہی میٹھا پانی پلایا، ہمارے گناہوں کے سبب ہمیں نمکین و کھارا پانی نہ پلایا۔"[1]

کتے کے شکار کا حکم:

﴿11655﴾... حضرت سَیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم دیکھو کہ کتے نے شکار میں سے کچھ کھالیا ہے تو تم اس شکار کو کھاؤ۔[2]

حضرت سَیِّدُنا امام ابو نُعیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے جس میں حضرت فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے علی بن ثابت متفرد ہیں۔ صحیح روایت وہ ہے جو حضرت سَیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: اگر کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو تم وہ شکار مت کھاؤ کہ اسے کتے نے اپنے لیے شکار کیا ہے۔[3]

﴿11656﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے[4]۔[5]

---

1 ... الدعاء للطبرانی، باب القول عند الفراغ من الطعام و الشراب، ص۲۸۰، حدیث: ۸۹۹

2 ... جمع الجوامع، حرف الھمزۃ، ۱/ ۲۷۲، حدیث: ۱۹۸۵، دون قولہ: بضعۃ

3 ... بخاری، کتاب الذبائح... الخ، باب الصید اذا غاب... الخ، ۳/ ۵۵۲، حدیث: ۵۴۸۴

معرفۃ السنن و الآثار للبیھقی، کتاب الصید، ۷/ ۱۷۴، حدیث: ۵۵۹۴

4 ... یہاں واجب تاکید کے لیے ہے شرعی واجب نہیں جس کے ترک پر گناہ ہو کیونکہ اس وقت لوگ محنت مزدوری کرتے تھے اور اون کا لباس پہنتے تھے، مسجد میں جگہ تنگ ہوتی تھی جس کے وجہ سے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن غسل لازمی کرلیا کرو تاکہ نماز میں ساتھ والوں کو پسینے کی بو کی وجہ سے تکلیف نہ پہنچے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۲/ ۲۳۶، تحت الحدیث: ۵۳۸)

5 ... بخاری، کتاب الاذان، باب وضوء الصبیان... الخ، ۱/ ۲۹۸، حدیث: ۸۵۸

﴿11657﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب جماعت کھڑی ہو جائے تو پھر فرضوں میں شامل ہونے کے علاوہ اور کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں۔[1]

وصیت تیار رکھے:

﴿11658﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے پاس قابلِ وصیت چیز ہو تو اس کے لیے اس طرح دو راتیں گزارنا مناسب نہیں کہ اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت نہ ہو[2]۔[3]

﴿11659﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا **اللہ** پاک اس کے لیے جہنم میں گھر بنائے گا۔[4]

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا:

﴿11660﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کَعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: مجھ سے دو باتیں لے لیجئے: (۱)... جب آپ مسجد میں داخل ہوں تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھیں اور یوں کہیں: "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ الرَّحْمَۃِ یعنی اے **اللہ**! میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے۔" اور (۲)... جب مسجد سے نکلیں تو حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پڑھیں اور یوں کہیں: "اَللّٰھُمَّ

---

1 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب کراھۃ الشروع فی نافلۃ بعد شروع المؤذن، ص ۲۸۰، حدیث: ۱۶۴۴

2 ... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ381** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اگر یہ حکم وجوبی ہے تو منسوخ ہے کہ اب میراث کے احکام آچکے اور اگر استحبابی ہے تو اب بھی باقی ہے، واقعی جو وصیت کرنا چاہے وہ بغیر وصیت کیے ایک رات بھی نہ گزارے، کیا خبر موت کہاں اور کب آئے، نیز وصیت لکھ کر کرے بلکہ آج کل رجسٹری کرادے کہ زبانی وصیتیں بدل جاتی ہیں، ہاں ادائے قرض اور ادائے امانات کی وصیت اب بھی واجب ہے جب کہ ان قرضوں اور امانتوں کی کسی کو خبر نہ ہو۔

3 ...بخاری، کتاب الوصایا، باب الوصایا، ۲/ ۲۳۰، حدیث: ۲۷۳۸

4 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۲۲۶، حدیث: ۱۳۱۵۳

اَحْفَظْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ یعنی اے اللّٰہ! میری شیطان سے حفاظت فرما۔ "[1]

﴿11661﴾... حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ فتح کے دن حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ میں اس طرح داخل ہوئے کہ آپ کے سر مبارک پر خَوْد تھا۔[2]

﴿11662﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن اَبی اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ میں ایک مرتبہ عمرہ کرنے کے لیے داخل ہوئے تو اہل مکہ آپ پر تیر پھینکنے لگے اور ہم آپ کو ان سے چھپا رہے تھے۔[3]

﴿11663﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حلق صرف اللّٰہ پاک کے لیے حج و عمرہ میں کیا جائے گا اس کے علاوہ جو کیا جائے گا وہ مُثلہ ہے[4]۔[5]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے کی فضیلت:

﴿11664﴾... حضرت سَیِّدُنا خالد بن معدان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بندہ جب "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتا ہے تو اللّٰہ کریم اسے اَجر و ثواب عطا فرماتا ہے اگرچہ وہ خوبصورت و نوجوان بیوی کے ساتھ ہَمبِستری کے لئے بستر پر ہو۔



---

1 ...سنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ما یقول اذا دخل المسجد، ۶/ ۲۷، حدیث: ۹۹۱۹

2 ...بخاری، کتاب المغازی، باب این رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرایۃ یوم الفتح، ۳/ ۱۰۳، حدیث: ۴۲۸۶

3 ...دارمی، کتاب المناسک، باب فی السعی بین الصفا والمروۃ، ۲/ ۹۵، حدیث: ۱۹۲۲ بتغیر

معرفۃ التذکرۃ لابن طاہر المقدسی، حرف الدال، ص ۱۵۰، حدیث: ۴۳۹

4 ...حضرت سَیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بچے کو دیکھا، کہ اس کا سر کچھ مونڈا ہوا ہے اور کچھ چھوڑ دیا گیا ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو اس سے منع کیا اور یہ فرمایا کہ "کُل مونڈ دو یا کُل چھوڑ دو۔" (ابوداود، کتاب الترجل، باب فی الذؤابۃ، ۴/ ۱۱۳، حدیث: ۴۱۹۵) علامہ ملا علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ حلق حج و عمرہ کے علاوہ بھی جائز ہے اور آدمی کو اختیار ہے کہ وہ حلق کرائے یا بال چھوڑے رکھے لیکن افضل یہی ہے کہ حلق صرف حج و عمرے میں ہی کرے اس کے علاوہ نہ کرے جیسا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فعل ہے اور جہاں تک حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے حلق کرانے کی بات ہے تو وہ اس خصوصیت میں منفرد ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح، ۸/ ۲۱۶، تحت الحدیث: ۴۴۲۶)

5 ...مسند الفردوس، ۴/ ۳۱۸، حدیث: ۶۹۳۶، بتغیر قلیل

حضرت سیِّدُنا وُھَیب بن وَرد رَحمۃُ اللہِ علَیہ

تبع تابعین میں سے پرہیزگار، متقی، عاجزی اور حیاء کے پیکر وُہَیب بن وَرْد مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں جو زندگی میں کامیاب ہوئے اور حیاء کے ساتھ جیے۔

تصوف: کہا گیا ہے کہ تصوف عاجزی والے کی آہ وبکا ہے اور بہار (نیکی) کا اشتیاق ہے۔

﴿11665﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وُہَیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں ایک وادی کے درمیان کھڑا تھا کہ اچانک ایک شخص آیا اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا: اے وہیب! **اللہ** پاک تجھ پر قدرت رکھتا ہے اس وجہ سے ڈر اور تیرے قریب ہے اس وجہ سے اس سے حیا کر۔ حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا۔

﴿11666﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر بن حارث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ چار لوگوں کو **اللہ** پاک نے حلال وطیب کھانے کے سبب بلند مرتبہ عطا فرمایا، وہ یہ ہیں: حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم، حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط اور حضرت سیِّدُنا سالم خوّاص رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام۔

باطن کے طبیب:

﴿11667﴾... محمد بن یزید خُنَیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مسجد حرام میں حدیث کا درس دیتے سنا، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیث سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اٹھو طبیب کی طرف چلیں یعنی حضرت سیِّدُنا وُہَیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس۔

دنیا میں زُہد:

﴿11668﴾... حضرت سیِّدُنا وُہَیب مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دنیا میں زُہد یہ ہے کہ جو اس میں تجھ سے رہ جائے اس پر افسوس نہ کر اور جو مل جائے اس پر خوش نہ ہو۔

﴿11669﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تو اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ کوئی تجھے **اللہ** پاک سے غافل نہ کرے تو تُو ایسا کر۔

علما کو نصیحت:

﴿11670﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر ہمارے علما۔ اللہ پاک ان کی اور ہماری مغفرت فرمائے۔ اللہ پاک کے لئے بندوں کو نصیحت کریں اور کہیں: اے اللہ کے بندو! سنو! ہم تمہیں تمہارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور تمہارے بزرگانِ دین کے دنیا میں زُہد کے بارے میں بتاتے ہیں تو تم اس پر عمل کرو اور ہمارے فاسد اعمال نہ دیکھو۔ تو ضرور ان علما نے اللہ کے لئے بندوں کو نصیحت کی لیکن وہ لوگ اللہ کے بندوں کو ان فتنوں میں ڈالنا چاہتے ہیں جن میں وہ خود مبتلا ہیں۔

نہ ہنسنے کی قسم اٹھانا:

﴿11671﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وُہَیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قسم کھائی کہ اللہ پاک اور اس کی مخلوق کبھی انہیں ہنستے ہوئے نہیں دیکھے گی حتّٰی کہ اللہ پاک کی جانب سے موت کے وقت ان کے پاس فرشتے آئیں اور انہیں اللہ پاک کے ہاں ان کے مرتبے کی خبر دیں۔ لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں خواب دیکھا کہ آپ اہل جنت میں سے ہیں۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس بارے میں خبر دی گئی تو آپ بہت زیادہ روئے اور فرمایا: میرا یہ گمان ہے کہ ہو سکتا ہے یہ بات شیطان کی جانب سے ہو۔

عالم کے لئے نصیحت:

﴿11672﴾... حضرت سیِّدُنا وہیب بن ورد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: عالم پر تعجب ہے کہ وہ کیسے خوش ہو جاتا ہے اور ہنسی کھیل کی طرف اس کا دل کیسے بلا لیتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے بروزِ قیامت خوف و گھبراہٹ ہے اور اللہ پاک کے سامنے کھڑے ہونا ہے۔ یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر غشی طاری ہو گئی۔

بندہ کس سے سوال کرے؟

﴿11673﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے پاس حضرت سیِّدُنا طاؤس

یمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خوشنما کلام کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا: اے عطاء! اس شخص سے اپنی حاجت طلب کرنے سے بچو جو تم پر اپنے دروازے بند کر دے اور اس پر رکاوٹ کھڑی کر دے، تجھ پر لازم ہے کہ تو اس سے سوال کرے جس نے تجھے سوال کرنے کا کہا ہے اور اسے پورا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

﴿11674﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیْس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں روم کی زمین پر چل رہا تھا کہ اچانک میں نے پہاڑ کی چوٹی سے کسی کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا: اے رب پاک! مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو تجھے جانتا ہے پھر وہ کیسے تیرے غیر سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے؟ اے رب پاک! مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو تجھے جانتا ہے پھر وہ کیسے تیری ناراضی کے مقابلے میں تیرے غیر کی رضا طلب کرتا ہے؟

اللہ پاک کی سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو وصیت:

﴿11675﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیْس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے اور اللہ پاک زیادہ جاننے والا ہے کہ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے رب پاک! مجھے وصیت فرما۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "میں تجھے اپنے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔" حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے تین بار یہی عرض کی اور اللہ پاک نے ہر بار یہی ارشاد فرمایا: "میں تجھے اپنے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔" حتّٰی کہ آخر میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "میں تجھے اپنے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ جب بھی تجھے کوئی معاملہ درپیش ہو تو اس میں دیگر کے مقابلے میں میری محبت کو ترجیح دینا جو ایسا نہیں کرے گا میں اس پر رحم کروں گا نہ اسے پاک کروں گا۔"

﴿11676﴾... کسی نے حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "اس بات سے بچنا کہ تمہیں سب سے کم پروا اللہ پاک کے دیکھنے کی ہو۔"

﴿11677﴾... حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: منقول ہے کہ عبادت گزار عبادت کی حلاوت کو چکھنے کے لئے سمندروں اور جنگلوں کے سفر کی مشکلات برداشت کرتے ہیں اور خدا کی قسم! یہ میرے نزدیک

عبادت کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

جنت کی محبت اور جہنم کا خوف:

﴿11678-79﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا وُہَیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: "جنت کی محبت اور جہنم کا خوف بندے کو دنیا کی راحت سے دور کرکے اس میں مشقت پر صبر کرنے کا حوصلہ پیدا کرتے ہیں۔"

حکمت کے 10 حصے:

﴿11680﴾... حضرت سَیِّدُنا وُہیب بن وَرد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ کسی دانا کا قول ہے کہ عبادت یا حکمت کے دس حصے ہیں، ان میں سے نو حصے خاموشی میں اور ایک گوشہ نشینی میں ہے۔ حضرت سَیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خاموشی کے ذریعے نو حصے حاصل کرنے کا ارادہ کیا لیکن میں اس پر قادر نہ ہوا، پھر میں نے گوشہ نشینی اختیار کرلی تو نو حصے بھی مجھے حاصل ہوگئے۔

﴿11681﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا وُہیب بن وَرد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہم نے حدیث میں نظر کی تو تلاوتِ قرآن سے زیادہ دلوں کو نرم کرنے اور حق کو لانے والی کوئی شے نہ پائی اس کے لئے جو اس میں غور و فکر کرے۔

اتنا کھانا جس سے زندگی کی بقا رہے:

﴿11682﴾... حضرت سَیِّدُنا زُہیر بن عَبَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض، حضرت سَیِّدُنا وُہَیب بن وَرد اور حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام ایک جگہ بیٹھے تھے اور پکی ہوئی تازہ کھجور کا ذکر ہوا تو حضرت سَیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کیا پکی ہوئی تازہ کھجوریں آگئی ہیں؟ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے! اب تو ان کا موسم ختم ہونے والا ہے، کیا آپ نے کھائیں نہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کس وجہ سے؟ حضرت سَیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ مکہ میں عام طور پر باغات

روں اور جاگیر داروں کو نہ جانتے ہو، اگر ایسا نہ ہو تو لوگوں پر کھانے کی تنگی ہو جائے گی، کیا آپ

نہ کہ مصر سے جو کچھ آتا ہے وہ وہاں کے سرداروں اور جاگیر داروں کے باغات کا ہوتا ہے اور میں

کہ آپ گندم سے مستغنی ہوں گے، خود پر کچھ تو نرمی کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا

للهِ عَلَیْه بے ہوش ہو گئے تو حضرت سیِّدُنا فضیل رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے حضرت سیِّدُنا عبدُ الله بن مبارک

سے فرمایا: تم نے اس شخص کے ساتھ کیا کیا؟ حضرت سیِّدُنا ابن مبارک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: مجھے کیا

ر سارے کا سارا خوف انہیں دے دیا گیا ہے۔ جب حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کو افاقہ ہوا تو

ابنِ مبارک! مجھے اپنی رخصت سے دور ہی رکھو، میں اب ضرور اتنی ہی گندم کھاؤں گا جتنا کہ حالت ا

ر دار کھانے کی اجازت ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ ان کے جسم کے کمزور ہو

بب تھا حتّٰی کہ کمزوری کی حالت میں ان کا انتقال ہو گیا۔

روں پر گزارہ:

116... حضرت سیِّدُنا وُہیب رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے حضرت سیِّدُنا ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه سے پوچھا:

بغداد والوں سے تجارت کرتا ہے؟ حضرت سیِّدُنا ابن مبارک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے کہا: ہم ان کے

فرخت نہیں کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: کیا آپ کا غلام وہاں نہیں ہے؟ پھر حضرت

لله بن مبارک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه سے کہا: آپ مصر کی چیزوں کا

کرتے ہیں حالانکہ مصر اور بغداد والے دونوں تجارت میں ایک طرح کے ہیں؟ حضرت سیِّدُنا وہیب

ہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اب میں مصر کی کبھی کوئی چیز نہیں کھاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت

1167﴾... حضرت سیدنا وہیب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا وہیب رحمۃ

اللہ علیہ ان کا اصل نام عبد الوہاب ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے

شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بار گاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ

! مجھے بتایئے قیامت کے دن اللہ پاک کی رحمت میں کون بیٹھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے

: خوف رکھنے والے، عاجزی کرنے والے، تواضع کرنے والے اور کثرت سے اللہ پاک کا ذکر

ے۔اس شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم! کیا لوگوں میں سب سے پہلے جنت

ے والے یہی ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: نہیں۔اس شخص نے عرض کی:

سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: وہ فقرا ہیں جو

پہلے جنت میں جائیں گے، فرشتے انہیں جنت سے نکالیں گے اور کہیں گے: حساب دینے کے لئے لوٹ

کہیں گے: ہم کس بات کا حساب دیں؟ خدا کی قسم! نہ ہمارے پاس مال آیا جس پر ہم نے قبضہ کیا ہو

ح دست تھے اور نہ ہی ہم حکمران تھے کہ عدل کرتے یا ظلم کرتے، ہمارے پاس تو اللہ پاک کا حکم آیا

س کی عبادت کی حتّٰی کہ ہمیں موت آگئی۔(1)

نا خضر علیہ السلام کی نصیحت:

1168﴾... حضرت سیّدُنا وُہیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا خضر علیہ السلام نے حضرت

علیہ السلام سے کہا: جھگڑوں سے دور رہو، بغیر حاجت کے کہیں نہ جاؤ، تعجب خیز بات کے علاوہ نہ ہنسو

ں رہو اور اپنی خطا پر آنسو بہاؤ۔

30 سال تک روتے رہنا:

ہود: ۴٦) بن۔

تو حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام 300 سال تک روتے رہے حتّٰی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی آنکھوں کے

کے سبب پانی کی نالیوں کی مثل گڑھے پڑگئے۔

میں رب کو یاد کرے:

1168... حضرت سیِّدُنا وُہیب مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تورات یا

میں لکھا ہے: اے ابن آدم! جب تجھے غصہ آئے تو مجھے یاد کر، جب مجھے جلال آئے گا میں تجھے یاد

تجھے نیست ونابود نہیں کروں گا ان لوگوں کے ساتھ جنہیں میں نیست ونابود کرتا ہوں، جب تجھ پر

تو میری مدد پر راضی رہنا بے شک میری مدد تیرے لئے اس مدد سے بہتر ہے جو تو خود کے لئے کرے

شخص کو نصیحت:

1168... حضرت سیِّدُنا وُہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ

کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: لوگ جس طرح کے معاملات میں پڑ گئے ہیں انہیں دیکھ کر

ہے کہ ان سے میل جول ختم کردوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایسا نہ کرنا، کیونکہ تجھے لوگوں

کو تجھ سے معاملات کی ضرورت رہے گی، لیکن تم لوگوں میں سننے والے بہرے، دیکھنے والے اند

کی صلاحیت رکھنے والے گونگے بن کر رہو۔

1168... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وُہیب

اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا اللہ پاک کی نافرمانی کرنے والا عبادت کا ذائقہ پاتا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے

...ت ہر برائی کی جڑ ہے:

116﴾... حضرت سیِّدُنا وُہیب مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عیس...
...نے آسمانوں پر اٹھائے جانے سے پہلے فرمایا تھا: اے حواریو! میں نے دنیا کو تمہارے لئے پچھاڑ دیا...
...بعد اسے نہ اٹھانا کیونکہ اس گھر میں کوئی بھلائی نہیں جس میں اللہ پاک کی نافرمانی کی جائے اور نہ ا...
...ئی بھلائی ہے جسے چھوڑنے کے سبب آخرت مل جائے، اس دنیا کے گھر کو گزر گاہ بناؤ اسے آباد نہ کر...
...برائی کی جڑ دنیا کی محبت ہے اور بہت سے خواہشات ایسی ہیں کہ جنہیں پانے والا طویل غم میں مبتلا رہتا...

116﴾... حضرت سیِّدُنا وُہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے ب...
...ھر بنایا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کی گئی: بہتر تھا کہ آپ کوئی عمدہ مکان بنالیتے۔ آپ عَلَیْہِ السَّ...
...فرمایا: جسے موت آنی ہے اس کے لئے یہ بھی بہت ہے۔

...ں میں رضائے الٰہی کی نشانی:

116﴾... حضرت سیِّدُنا وُہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا...
...سَّلَام نے عرض کی: اے رب کریم! مجھے تیرے بندوں سے تیری رضا کی نشانی کے بارے میں بتا...
...نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی جانب وحی فرمائی: جب تو دیکھے کہ میں نے کسی کے لئے اپنی اطا...
...کر دیا ہے اور اپنی نافرمانی سے اسے روک دیا ہے تو اس بندے سے راضی ہونے کی میری یہ ہی نشانی...

...عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نصیحتیں:

116﴾... حضرت سیِّدُنا وُہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عیس...
...نے ارشاد فرمایا: جب تم خوفِ خُدا کے جہان میں آجاؤ گے، نیکوں کے روحانی عالَم میں اور صدیقو...

سے منع کرنا بہت ہی اچھا تھا، میں تمہیں ان قلبی خیالات سے بھی منع کرتا ہوں جن کا تم ارادہ کرتے ہو
نہیں کرتے اس کی مثال ٹھیکری کے اس گھر کی طرح ہے جس میں آگ لگائی جائے، اگرچہ گھر نہیں
دھویں کی وجہ سے کالا ضرور ہو جاتا ہے۔ اے بنی اسرائیل کے لوگو! حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے
قسمیں کھانے سے منع کیا اور ان کا تمہیں اس کام سے منع کرنا بہت ہی اچھا تھا، میں تمہیں جھوٹی ا
طرح کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہوں۔ اے بنی اسرائیل کے لوگو! میں نے دنیا کو تمہارے ۔
گرا دیا تو تم میرے بعد اسے کھڑا نہ کرنا، دنیا کی خباثت یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی نافرمانی کی جا
سے چھوڑے بغیر آخرت حاصل نہیں ہوتی تو تم اسے گزر گاہ بنانا اسے آباد نہ کرنا۔ سن لو! بے شک سچ
لگتا ہے اور جھوٹ ہلکا اور شیریں محسوس ہوتا ہے اور گناہ کو چھوڑ دینا توبہ کرنے سے زیادہ آسان ہے
دیر کی شہوت بندے کے لئے طویل غم کا سبب بن جاتی ہے۔ اے بنی اسرائیل کے لوگو! میں نے
کے بل گرا دیا اور تمہیں اس کی پیٹھ پر بٹھایا، دنیا کے بارے میں تم سے بادشاہ اور عورتیں جھگڑا کری
ہوں کے جھگڑے سے بچنے کے لئے ان کے اور ان کی بادشاہت کے درمیان نہ آنا اور عورتوں کے جھ
بچنے کے لئے نماز اور روزے کے ذریعے ان پر مدد حاصل کرنا۔

ے عالم کی مثال:

116﴾... حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بُرے علما کی مثال بیان کی گئی ہے چنانچہ کہا گ
ے عالم کی مثال نہر کے اس پتھر کی طرح ہے جو نہ خود پانی پیتا ہے نہ درخت کے لئے پانی کا راستہ چھوڑ
اس سے زندگی پائے۔

116﴾... حضرت سیِّدُنا وُہیب بن وَرد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مقام ابراہیم کے پیچھے سو رہا تھ

116﴾... حضرت سیِّدُنا وُہیب بن وَرد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے لوگوں میں 50 سال گزارے
نے کوئی ایسا شخص نہ پایا جس نے میری خطا سے در گزر کیا ہو، میں نے کسی سے قطع تعلقی کی ہو تو اس
صلہ رحمی کی ہو، میرے عیبوں کی پردہ پوشی کی ہو، غصہ کے وقت مامون دیکھا ہو، (جب معاملہ ایسا
لوگوں کے ساتھ مشغول ہونا بہت بڑی حماقت ہے۔

...یت: حواری اور بنی اسرائیل کا چور

116﴾... حضرت سیِّدُنا وُہیب بن وَرد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت
عَلَیْہِ السَّلَام اور بنی اسرائیل میں سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ایک حواری ایک چور کے قلعہ کے پاس سے گز
چور نے ان دونوں کو دیکھا تو اللہ کریم نے اس چور کے دل میں توبہ کا ارادہ ڈال دیا۔ چور نے اپنے د
حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں جو کہ اللہ پاک کی روح اور کلمہ ہیں اور ان کے ساتھ ان
ں ہے اور اے بد بخت! تو کون ہے؟ بنی اسرائیل کا چور، ڈاکو، مال چھیننے والا اور خون بہانے والا۔ پھر
پرانے حال سے تائب اور شرمندہ ہو کر ان دونوں کی جانب چلا، جب وہ ان کے قریب پہنچا تو اس
ں کہا: تو ان دونوں کے ساتھ چلنا چاہتا ہے، تو اس کا اَہل نہیں ہے، تو ان دونوں کے پیچھے چل جیسا ک
گناہ گار لوگ چلتے ہیں۔ جب حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے حواری نے اس کی طرف توجہ کی تو اسے
اپنے دل میں کہا: اس خبیث بد بخت کو دیکھ جو ہمارے پیچھے چلا آرہا ہے۔ اللہ پاک نے ان دونوں کے
دیکھا کہ چور کے دل میں شرمندگی اور توبہ ہے جبکہ حواری کے دل میں تکبر ہے اور خود کو چور پر ف
ہے تو اللہ کریم نے حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام کی جانب وحی فرمائی کہ حواری اور بنی اسرائیل

117... حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:
مجھے میری عزت، بزرگی اور عظمت کی قسم! جو بندہ میری چاہت کو اپنی چاہت پر ترجیح دے گا تو میں اس
کو کم کر دوں گا، مال واسباب اس کے لئے جمع کر دوں گا، تنگ دستی اس کے دل سے نکال دوں گا
اس کے سامنے کر دوں گا اور ہر تاجر کو اس کے پیچھے چلا دوں گا۔ مجھے میری عزت، عَظمت اور بُزرگی
جو بندہ اپنی چاہت کو میری چاہت پر ترجیح دے گا تو میں اس کے غموں کو بڑھا دوں گا، مال واسباب اس
دوں گا، فراخ دستی اس کے دل سے نکال دوں گا اور تنگ دستی اس کے سامنے کر دوں گا، پھر مجھے کو
کہ وہ دنیا کی وادیوں میں سے کس وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔

...ن کی عیادت:

117... قُریش کے ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مقام ذِی طوی
...ت سیِّدُنا عمر بن محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت سیِّدُنا وُہَیب
نے ان پر ہاتھ پھیرا اور بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھا اور فرمایا: اگر سچے دل سے اسے پہاڑ پر پڑھا جا
...نی جگہ سے ہٹ جائے۔

117... حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اِبنِ آدم کے ساتھ روٹی کو پیدا کیا گیا تو
روٹی سے زائد ہے وہ خواہش ہے۔

117... حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ
بیچا تو ان سے عرض کی گئی: اگر آپ اسے اپنے پاس ہی رکھتے تو اچھا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: وہ
طبیعت کے موافق تھا لیکن میرا دل اس کی طرف کچھ مائل ہوتا تھا اور میں یہ بات ناپسند کرتا ہوں کہ
...(یعنی اللہ کے سوا) کسی شے میں مشغول ہو۔

ں نے کہا: ابن آدم کی ہمارے نزدیک تین قسمیں ہیں: (۱)... پہلی قسم کے لوگ ہم پر سب سے زیاد
ہ ہم بندے کو پکڑتے ہیں، اسے گمراہ کرتے ہیں اور اس پر قابو پالیتے ہیں، پھر وہ بندہ توبہ واِسْتِغْفَار کی
ہوتا ہے تو ہم نے اس سے جو کچھ حاصل کیا ہوتا ہے سب بیکار چلا جاتا ہے، ہم پھر سے اسے ورغلا
پھر سے توبہ واستغفار کی طرف لوٹ جاتا ہے، ہم اس سے ناامید ہوتے ہیں اور نہ ہی اپنی حاجت
تے ہیں، ایسے لوگ ہمیں مشقت میں ڈال دیتے ہیں۔ (۲)... ایک قسم وہ ہے کہ ہمارے ہاتھوں میں و
کے ہاتھ میں پکڑی گیند کی طرح ہوتے ہیں، ہم ان سے جیسے چاہتے ہیں کھیلتے ہیں اور جو چاہتے ہیں ا
تے ہیں۔ (۳)... ایک قسم وہ ہے کہ جو آپ کی طرح معصوم ہیں ان پر ہم کسی بھی طرح قابو نہیں پ
ت سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: کیا تو نے کبھی مجھ پر بھی غلبہ پایا ہے؟ ابلیس نے کہا: ہاں! ایک مرتب
امنے کھانا پیش کیا گیا تو میں آپ کو اس کی رغبت دلاتا رہا حتّٰی کہ آپ نے کھانا اپنی خواہش سے زیاد
س رات آپ سو گئے اور (نفلی) نماز کے لئے بیدار نہ ہو سکے جس طرح پہلے ہوتے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّ
اب میں اپنی موت تک کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاؤں گا۔ خبیث ابلیس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام ـ
ں بھی آپ کے بعد کبھی کسی انسان کو نصیحت نہیں کروں گا۔

ت وجہنم کے درمیان ایک جنگل:

117﴾... حضرت سَیِّدُنا وُہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن زَکَرِیّا عَلَیْہِمَا السَّ
مبارک پر رونے کے سبب لکیریں پڑ گئی تھیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے والد حضرت سَیِّدُنا زَکَرِیّا عَلَیْہِ السَّ
سے فرمایا: بے شک میں نے اللہ پاک سے ایسے بیٹے کا سوال کیا تھا جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی

117... حضرت سیدنا وہیب بن ورد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا داود عَلَیْہِ السَّلَام
کی عبادت کو اپنے اور اپنے اہل خانہ کے درمیان تقسیم کر رکھا تھا۔ رات کی کوئی گھڑی ایسی نہ ہوتی تھی
حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام یا آل داوٗد میں سے کوئی اللہ پاک کی بارگاہ میں سجدہ ریز یا ذکر کرنے والا نہ ہو
حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام اپنی باری میں نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ کے دل میں اپنی اور ا
کی عبادت کے حوالے سے کچھ پسندیدگی پیدا ہوئی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے ایک نہر تھی، اللہ
س نہر سے ایک مینڈک کو نکالا اور اس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو پکارا: اے اللہ کے نبی! آپ اپنی اور ا
کی عبادت پر خوش ہوتے ہیں، اس کی قسم جس نے آپ کو نبوت کے سبب عزت دی! جب
نے مجھے پیدا کیا اس وقت سے لے کر اب تک میں بغیر آرام کیے ایک ٹانگ پر کھڑا اللہ پاک کی تسب
ہوں تو آپ اپنی اور اپنے گھر والوں کی عبادت پر کیسے خوش ہو سکتے ہیں؟ حضرت سیدنا وہیب رَحْمَۃُ
تے ہیں: حضرت سیدنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے اہل خانہ کی عبادت کو مینڈک نے اپنی نظر میں کم سمج

117... حضرت سیدنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ
کے دن کچھ لوگوں کو ہنستے دیکھا تو فرمایا: اگر ان لوگوں کے روزے قبول ہو گئے تب بھی یہ خوفِ خد
کا کام نہیں ہے۔

117... حضرت سیدنا محمد بن یزید بن خُنَیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا
رد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا کہ آپ نے عید کی نماز پڑھی اور جب لوگ واپس جانے لگے تو آپ کے پا
نے لگے اور آپ بھی لوگوں کی طرف دیکھتے رہے پھر لمبا سانس باہر نکالا اور فرمایا: اگر ان لوگوں
کے ساتھ صبح کی ہے کہ ان کے رات کے اعمال قبول ہو گئے تو انہیں اپنے کاموں کے بجائے شکر ادا

ے! تم یہ سوال پوچھو کہ طواف کے سات چکر لگانے والے پر **اللہ** پاک کا کیا شکر واجب ہے کہ **اللہ**
سے توفیق دی اور دوسرا محروم رہا۔ لوگوں نے کہا: ہم امید رکھتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا:
قسم! بندے کی امید اس وقت تک (کامل) نہیں ہوتی جب تک اس میں خوف شامل نہ ہو۔ پھر فرمایا
ضب کا خوف نہیں رکھا جاتا اس کی رضا کی امید رکھنے کی جُرأت کیسے کی جاسکتی ہے، جبکہ امید رکھنے
ل مولائے رحمٰن کا وہ فرمان ہے جس کے بارے میں وہ تمہیں خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے:

یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ
مٰعِیْلُ (پ۱، البقرۃ:۱۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی
(بنیادیں) اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے کہ۔

حضرت سَیِّدُنا وُہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کیا کہتے ہوئے؟ فرمایا:

ا تَقَبَّلْ مِنَّاؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ
یْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ
بقرۃ:۱۲۷، ۱۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول
شک تو ہی ہے سنتا جانتا اے رب ہمارے اور کر ہمیں
حضور گردن رکھنے والے۔

پھر فرمایا:

یْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ
الدِّیْنِ ﴿۸۲﴾ؕ (پ۱۹، الشعرآء: ۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جس کی مجھے آس لگی ہے کہ
خطائیں قیامت کے دن بخشے گا۔

پھر فرمایا:

لْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۸۴﴾ۙ
الشعرآء: ۸۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں

وَاَزْعَجَهُ عِلْمٌ عَنِ الْجَهْلِ كُلِّهٖ وَمَا عَالِمٌ شَيْئًا كَمَنْ هُوَ جَاهِلُهٗ

عَبُوْسٌ مِنَ الْجُهَّالِ حِيْنَ يَرَاهُمْ فَلَيْسَ لَهٗ مِنْهُمْ خَدِيْنٌ يُهَازِلُهٗ

تَذَكَّرَ مَا يَلْقٰى مِنَ الْعَيْشِ اٰجِلًا فَاَشْغَلَهٗ عَنْ عَاجِلِ الْعَيْشِ اٰجِلُهٗ

ترجمہ:(۱)...وہ عاجزی وانکساری کرتا ہے، فُضول کاموں اور لوگوں کی فضول باتوں سے دور رہتا ہے اور اپنے ...تا ہے۔(۲)... علم مکمل طور پر اسے جہالت سے مُتَنفِّر کر چکا ہے اور عالم اور جاہل برابر نہیں ہوتے۔(۳)...جب ...جاہلوں سے تُرش رو رہتا ہے، ان میں کسی سے اس کا یارانہ نہیں کہ اس سے ہنسی مذاق کرے۔(۴)...کچھ عرصے ...ئی زندگی کو یاد کرتا ہے اور موت کی یاد نے اسے جلد فنا ہونے والی زندگی سے غافل کر دیا ہے۔

...ے پاؤں طوافِ کعبہ کے اہل نہیں:

117﴾... حضرت سَیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک دن ایک عورت طواف کے دوران ...ہی تھی: اے پَرْوَرْدگار! لذتیں ختم ہو گئیں اور ان کا انجام باقی ہے، اے میرے رب! تو پاک ہے ...کی قسم! بے شک تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے، اے پروردگار! تیرا ...ہے۔ اس کے ساتھ طواف کرنے والی ایک عورت نے کہا: پیاری بہن! کیا آج تو کَعْبَۃُ الله کے اندر ...ہے؟ پہلی عورت نے اپنے قدموں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: خدا کی قسم! میں ان قدموں ...کے گھر کے طواف کا اَہْل نہیں سمجھتی تو انہیں اس قابل کیسے سمجھوں کہ ان سے میں کَعْبَۃُ الله ... جبکہ میں جانتی ہوں کہ میں ان قدموں سے کہاں چلی اور کس طرف چلی ہوں۔

...تِ قرآن کا نور:

117﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ ع
کسی سے پوچھا گیا: کیا آپ سوتے نہیں؟ اس شخص نے کہا: قرآن پاک کے عجائبات نے میری نیند کو اڑ

117﴾... حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کسی دانا کا قول ہے: میں جانتا ہوں میرے
لاح اسی وقت ممکن ہے جب مجھے اس کے فساد کا علم ہو گا۔ مومن کے لئے اتنا ہی شر کافی ہے کہ وہ
و اور اس کی اصلاح نہ کرے اور گناہوں سے توبہ کیے بغیر مرنے والے شخص کی منزل اور ٹھکانا کتنا بُرا

حِلم کیا ہی خوب ہے:

117﴾... حضرت سیِّدُنا وُہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہمیں کسی دانا کا قول پہنچا اور حق بات اللہ پاک
ہے: اے میرے رب! وہ کون سا زمانہ ہے جس کے لوگوں نے تیری نافرمانی نہ کی ہو مگر پھر بھی ان پر
پوری اور رزق وسیع رہا۔ تیری ذات پاک ہے، تیرا حِلم کیا ہی خوب ہے۔ تیری عزت کی قسم! تیری
تی ہے پھر بھی تو نعمت کو پورا کرتا ہے اور وسیع رِزق عطا فرماتا ہے، اے ہمارے رب! ایسا لگتا ہے
ب فرماتا ہی نہیں۔

117﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ابو بکر اسفذنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وہیب
و دودھ پینے کی خواہش ہوئی تو آپ کی خالہ آل عیسیٰ بن موسیٰ کی بکری کا دودھ لے کر آئیں۔ آپ
نے دودھ کے بارے میں پوچھا، آپ کو بتایا گیا کہ فُلاں جگہ کا ہے تو آپ نے پینے سے انکار کر دیا۔ آپ
کر آپ سے پینے کا کہا تو آپ نے منع کیا اور دودھ لوٹا دیا۔ خالہ نے کہا: مجھے امید ہے کہ تم یہ دودھ پی لو تو
ش پوری کرنے کے سبب اللہ کریم تمہاری مغفرت فرمادے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ پسند

117... حضرت سیِّدُنا وُہیب بن وَرد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ہر فرشتے
پس اس کے عمل کی حفاظت کرنے والے فرشتے کراماً کاتبین ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اگر بندہ اطاعت گز
تو اس سے کہتے ہیں: اللہ پاک تجھے ہماری جانب سے جزائے خیر دے کہ بہت سی سچی محفلوں میں تُو
کیا اور بہت سے اچھے کاموں میں تونے ہمیں شامل رکھا اور ہمیں اچھی باتیں سنائیں، اللہ پاک تجھے
سے جزائے خیر دے۔ اگر بندہ ایسے کاموں میں مُلَوَّث ہو جن میں اللہ پاک کی رضا شامل نہ ہو تو
کے اس کی بُرائی ہوتی ہے اور فرشتے اس سے کہتے ہیں: اللہ پاک تجھے ہماری جانب سے اچھی جزا نہ
ت سی بُری مجلسوں میں تونے ہمیں بٹھایا، گناہ کے کاموں پر پیش کیا اور بُری گفتگو سنائی، اللہ پاک تجھے
سے اچھی جزا نہ دے۔ یہ معاملہ اس وقت ہوتا ہے جب مرنے والا پھٹی نگاہوں سے فَرِشتوں کو د
ہے اور اس نے پھر کبھی دُنیا کی طرف لوٹنا نہیں ہوتا۔

کوئی ہنستا نہ دیکھے گا:

11717-... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیْس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وُہَیب
رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قسم کھائی کہ اللہ پاک اور مخلوق میں سے انہیں کوئی ہنستے ہوئے نہ دیکھے گا حتّٰی کہ
اللہ پاک کا فرشتہ ان کے لئے کیا لایا ہے۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید اور حضرت سیِّدُنا عمر بن مُنْکَدِر
ہما فرماتے ہیں: موت کے وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو لوگوں نے (عاجزی کرتے ہوئے) اس طرح فرما
! تونے میرے ساتھ وفا کی لیکن میں نے تجھ سے کیا وعدہ پورا نہ کیا۔

117... حضرت سیِّدُنا وُہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک فقیہ (عالِم) شخص اپنے سے زیادہ فقیہ شخص
چھا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے! بتائیں میں اپنے عمل میں سے کون سا عمل ظاہر کروں؟ جواب دی
کے بندے! نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے منع کرنا۔

سراف نہ ہو؟ جواب دیا: جس سے بھوک ختم ہو جائے اور پیٹ بھی نہ بھرے۔ پوچھا: اللہ پاک آ
رمائے! لباس کتنا ہو جس میں اسراف نہ ہو؟ جواب دیا: جو تیری شرمگاہ کو چھپا دے اور سردی سے
ے۔ پوچھا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے! مجھے ہنسنے کے بارے میں بتائیں جس میں اسراف نہ ہو؟ جوا
نا جس میں تیری آواز نہ سنی جائے۔ پوچھا: اللہ کریم آپ پر رحم فرمائے! مجھے اس رونے کے بار
جس میں اسراف نہ ہو؟ جواب دیا: اتنا کہ تو خوفِ خدا سے روتے ہوئے اُکتا نہ جائے۔ پوچھا: اللہ
پر رحم فرمائے! مجھے بتائیں کہ میں اپنے عمل کو کیسے چھپاؤں؟ جواب دیا: اس طرح چھپاؤ کہ تیرے س
ر کھا جائے کہ تو نے فرائض ادا کرنے کے علاوہ کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا۔ پوچھا: اللہ پاک آپ
ئے! مجھے بتائیں کہ میں اپنے عمل میں سے کون سا عمل ظاہر کروں؟ جواب دیا: نیکی کا حکم کرنا اور بُرا
رنا اور یہی اللہ پاک کا دین ہے جس کے لئے اللہ کریم نے اپنے انبیا کو اپنے بندوں کی طرف بھیجا اور
پاک کے فرمان میں بھی منقول ہے:

لَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ (پ۱۶، مریم: ۳۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں

منقول ہے کہ اس سے مراد نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے منع کرنا ہے جہاں بھی ہوں۔

ان کے ساتھ واپسی:

117... حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دانشور (عقل مند و دانا آدمی) کا ک
ں اپنے گھر سے نکلوں اور میرا مطمحِ نظر کوئی دینی فائدہ ہو تو پھر میں اس سے واپس پلٹوں تو میری ی
ن کے ساتھ ہوگی۔

میں نے گوشہ نشینی کو زبان کی خاموشی میں پایا ہے۔

او حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرامین:

117... حضرت سیِّدُنا عمرو بن محمد بن ابو رَزِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جب بندہ خاموش ہوتا ہے تو اس کے لئے عقل یکجا ہو جاتی ہے۔ میں نے
عَلَیْہ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: بندہ لوگوں کو سلام نہیں کرتا حتّٰی کہ اس کے عقل مند ہونے
ی جاتی ہے۔ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی زیادہ عمل کرنے
اپنے عمل کو اچھا اور خوبصورت بنانے کی کوشش کرے، بے شک بندہ نماز پڑھتا ہے اور اپنی نماز
ک کی نافرمانی کر رہا ہوتا ہے اور روزہ رکھتا ہے اور اپنے روزے میں اللہ پاک کی نافرمانی کر رہا ہوتا ہے

ت سے پرہیز:

117... حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غیبت چھوڑ دینا میرے نزدیک اس
یادہ پسندیدہ ہے کہ ابتدا سے انتہاء تک ساری دنیا میرے لئے ہو اور میں اسے راہِ خدا میں خرچ کر دوں
نی نظریں جھکائے رکھنا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ ابتدا سے انتہاء تک ساری دنیا میرے لئے
سے راہِ خدا میں خرچ کر دوں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

مُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ
ظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ (پ۱۸، النور: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں
نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

تِ الٰہی سے دور شخص:

آپ موت کو پسند کرتے ہیں؟

117... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری اور حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا ایک جگہ جمع ہو
ت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابو اُمَیَّہ! ک
نے کو پسند کرتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں زندہ رہنے کو پسند کرتا ہوں کہ شاید توبہ کر
ضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کیا آپ مر جانے کو پسند کرتے ہیں؟ تو حضرت سیِّدُنا سفیان
للہِ عَلَیْہ نے جواب میں تین مرتبہ قسم کھائی اور فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ مجھے ابھی موت آجائے۔

سے بغض رکھنے کی وجہ:

117... حضرت سیِّدُنا وُہَیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر بندہ مومن دنیا سے اس وجہ سے بغض ر
س اللہ پاک کی نافرمانی کی جاتی ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ دنیا سے بغض رکھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ
اس بات پر اللہ پاک سے ڈرو کہ تم اِعلانیہ طور پر ابلیس کو گالی دو اور پوشیدہ طور پر اس کے دوست ر
117... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا
للہِ عَلَیْہ کے پاس آیا، گویا وہ زُہد کا ذکر کر رہا تھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:
عت کو اپنے تنگ سینے پر نہ ڈال۔

117... حضرت سیِّدُنا ابو صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ
اتھ عصر کی نماز پڑھی، نماز کے بعد وہ اس طرح دعا کرنے لگے: اے اللہ! اگر مجھ سے نماز میں کوئی
ہو یا کوئی کمی ہو گئی ہو تو تُو مجھے معاف فرمادے۔ حضرت سیِّدُنا ابو صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں:

ت پالیتا ہے۔ ایک مرتبہ چوہے نے ان کے ستو والے تھیلے کو پھاڑ ڈالا تو انہوں نے یوں دعا کی: اے
ڈاس کو ذلیل کر کہ اس نے ہماری شے کو خراب کیا۔ چوہا باہر نکلا اور ان کے سامنے تڑپنے لگا
۔ حضرت سعید بن عطار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے کہا: وہ حضرت سَیِّدُنا وہیب مکی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ہیں۔

نے کے حلال ہونے میں غور کرے:

117... حضرت سَیِّدُنا وہیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: اگر تو ستون کے برابر بھی قیام کر لے تب بھی
نفع حاصل نہ ہوگا جب تک کہ تو اپنے پیٹ میں داخل ہونے والے کھانے پر غور نہ کر لے کہ حر
ں۔

117... حضرت سَیِّدُنا وہیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا
سَّلَام کے پاس مہمان آئے تو آپ نے کھانا ان کے قریب کیا، پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھا
نہیں پہنچتے تو ان کو اجنبی سمجھا اور فرمایا: کیا تم لوگ کھانا نہیں کھاؤ گے؟ وہ بولے: ہم بغیر قیمت کے
کھائیں گے۔ آپ عَلَیْهِ السَّلَام نے فرمایا: کیا تمہارے پاس قیمت نہیں ہے؟ وہ بولے: ہمارے پاس
ہے؟ آپ نے فرمایا: (اس کی قیمت یہ ہے کہ) جب کھانا کھاؤ تو اللہ کریم کی تسبیح بیان کرو اور جب کھا
ہو جاؤ تو اللہ پاک کا شکر ادا کرو۔ وہ بولے: سُبْحٰنَ الله! اگر اللہ کریم کسی کو اپنا خلیل (گہرا دوست)
ابراہیم! ضرور تمہیں بناتا۔ حضرت سَیِّدُنا وہیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: تو اللہ پاک نے حضرت
یم عَلَیْهِ السَّلَام کو اپنا خلیل بنایا۔

کی شکایت:

ہے تھے، جب ہم طواف سے فارغ ہوئے تو ہم حجرِ اَسود کے قریب آئے اور نماز میں مشغول ہو گئے، ب
ت سیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پھر سے طواف کرنے لگے اور میں نماز میں مشغول رہا اسی دوران م
ور اس کے پردوں سے یہ آواز سنی: ''میں اللہ پاک سے پھر اے جبرائیل تم سے شکایت کرتا ہو
ے گرد گھومنے والے لوگ تَفَکُّہ (تفریح) میں پڑ گئے۔ ''میرے والد نے کہا: گویا میں اب بھی حضرت
رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سن رہا ہوں۔ حضرت ابو رجاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میرے والد سے پوچھ
ُاللہ! تَفَکُّہ سے کیا مراد ہے؟ میرے والد نے جواب دیا: لوگ طواف میں مگن ہوں اور تم میں
ف کے دوران کسی خوبصورت عورت کے مَحاسِن بیان کر رہا ہو۔

117... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد
نے فرمایا: ایک شخص میرے پاس آتا رہتا تھا اور پوچھتا تھا: اے ابو اُمَیّہ! جو خانہ کعبہ کا طواف کرے
رہے؟ میں نے کہا: اللہ پاک تیری مغفرت فرمائے! تیرے علاوہ بھی مجھ سے یہ سوال ہوا ہے اور م
ے دیا ہے، مجھ سے یہ پوچھو کہ طواف کرنے والے پر اللہ پاک کا کیا شکر لازم ہے کہ اللہ پاک نے اسے
سات پھیروں کی توفیق دی۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جن سے
تم یہ کام اس طرح اور اس طرح کرو تو وہ کہتے ہیں: ضرور اگر آپ ہمیں اچھی اجرت دیں۔

ے دن کے عذاب کا ڈر:

117... حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بنو مروان کے لوگ امیر المؤمنین ح
عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دروازے پر جمع ہوئے۔ حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن عمر بن عبد

مومنین حضرت سیِّدُنا عمر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ سے فرمایا: ان سے کہو: اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کر

ڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔

﴿117... حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ علما تین

ہیں: (۱)...وہ عالم جو علم کو بادشاہوں کے (قُرب) کے لئے حاصل کرے (۲)...وہ عالم جو اس وجہ سے علم

ے تاکہ تاجروں تک رسائی ہو (۳)...وہ عالم جو اپنی ذات کے لئے علم حاصل کرے اور اس اندیشے

ں کرے کہ اگر بغیر علم کے عمل کروں گا تو میرا بگاڑ میرے سدھار سے زیادہ ہو گا۔

ب فائدے میں ہے:

﴿117... حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب **اللہ** پاک کسی بندے کو عزت و کر

وازنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے تنگ دستی، بیماری اور دنیا کے خوف میں مبتلا فرما دیتا ہے حتّٰی کہ

کا وقت آجاتا ہے۔ اگر اس پر کچھ گناہ باقی ہوں تو اسے موت کی سختی میں مبتلا فرماتا ہے حتّٰی کہ وہ **اللہ**

س حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا اور جب **اللہ** پاک کسی بندے کو ذلیل

رہ فرماتا ہے تو اسے تندرستی، رِزق میں کُشادگی اور دنیا میں اسے بے خوف کر دیتا ہے یہاں تک کہ

کا وقت آجاتا ہے، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوتی ہیں تو **اللہ** پاک موت کو اس پر آسان فرما دیتا

اللہ پاک سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوتی۔

﴿117... حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک شخص سے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے

ڑے سے جو بھی شخص داخل ہو تم اس کے ساتھ حُسنِ ظن رکھو تو ایسا ہی کرو۔

ت کا حق ہے تو ضرور تمہاری دعا سے پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں اور کسی شخص کو یقین کا جو حصہ دیا گیا ہے
م ہے جو اسے نہیں دیا گیا۔" حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی
سَلَّم! کیا آپ کو بھی؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھے بھی۔" حضرت سیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ
رض کی: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پانی پر چلا کرتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَ
نے ارشاد فرمایا: "اگر ان کا یقین اور زیادہ ہوتا تو وہ ضرور ہوا میں اُڑتے۔"[1]

رت کی نوید:

117﴾... خالد بن یزید عمری کا بیان ہے کہ ایک رات حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ابو قُبَیس
لیا تو سمندر کی جانب سے ندا دی گئی: اے وُہیب اپنا سر اٹھالے بے شک تیری مغفرت کر دی گئی ہے

117﴾... حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بہت سے عالِم ایسے ہیں جنہیں
ہے جبکہ وہ اللہ پاک کے ہاں جاہلوں میں شمار ہوتے ہیں۔

117﴾... حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا
عزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو اپنے کلام کو اپنا عمل شمار کرتا ہے وہ کلام کم کرتا ہے۔

لت کی ایک دعا:

117﴾... حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: دو شخص سمندر میں سفر کر رہے
ں کی کشتی ٹوٹ گئی، وہ خشکی پر پہنچے اور درخت سے بنے ایک گھر میں داخل ہو گئے۔ رات ان دونو
یک سویا ہوا تھا اور دوسرا جاگ رہا تھا کہ اچانک وہاں دو انتہائی بدصورت عورتیں آگئیں، وہ اتنی بدص

:”حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَاءَ اللّٰہِ مُنْتَہٰی یعنی مجھے اللہ کافی ہے اور اللہ دعا

کی دعا سننے کے لئے کافی ہے اور اللہ کے سوا کوئی انتہا و ٹھکانا نہیں۔“

ں کا گھر:

117... حضرت سَیِّدُنا وُہیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے بانس

آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا گیا: اگر آپ اس سے اچھا بناتے تو بہتر تھا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمای

آنی ہے اس کے لئے یہ بھی بہت ہے۔

117... حضرت سَیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّ

فرمایا: چار باتیں ایسی ہیں جو کسی ایک شخص میں شاذ و نادر (کم) ہی جمع ہو سکتی ہیں: (۱)...خاموشی جو ع

د ہے (۲)...اللہ پاک کی خاطر عاجزی (۳)...دنیا سے بے رغبتی اور (۴)...قناعت۔

117... حضرت سَیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر تم اس ستون کی مثل ع

لئے کھڑے ہو جاؤ اور تمہیں یہ پتا نہ ہو کہ تم اپنے پیٹ میں حلال ڈال رہے ہو یا حرام تو تمہیں یہ عبادت

دے گی۔

ں کو نصیحت:

117... حضرت سَیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَ

نے فرمایا: انجیل میں لکھا ہے کہ ہم نے تمہیں شوق دلایا مگر تم مشتاق نہ ہوئے، ہم تمہاری طرف مائل

نہ روئے، قتل اور خونریزی کرنے والوں کو یہ خوشخبری سناؤ کہ اللہ پاک کے پاس ان کے لئے ایسی

ن لو! قیامت قریب آچکی لہٰذا ہوشیار ہو جاؤ۔

نہ سچ بولنا:

117﴾... حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے ایک بھائی نے بتایا کہ
مانہ میں مسجد خیف میں تھا اور میرے پاس ایک کپڑوں کی ٹوکری تھی جنہیں میں بیچتا تھا، میرے پیچھے
بیٹھے تھے جن کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے، میں جب جب کوئی کپڑا نکال کر پھیلاتا تو اس
۔ وہ بُزرگ میری کمر پر ہاتھ رکھ کر فرماتے: اے اللہ کے بندے! قسمیں کم کھا۔ میں اس کی طرف
ور کہتا: اے اللہ کے بندے! اپنے کام سے کام رکھ۔ وہ بزرگ مجھ سے کہتے: میرا تو یہی کام ہے۔
ن کے مابین یہ معاملہ چلتا رہا حتّٰی کہ بازار کا معاملہ مجھ پر ظاہر ہو گیا اور میں نے جان لیا کہ اس میں کیا
نے کہا: اللہ پاک تمہیں اس مجلس کی اچھی جزا دے اور آج کے دن تم کیا ہی اچھے ساتھی ہو۔ بُزرگ
ہا: اگر تو یہ مُعَامَلَہ جان چکا ہے تو دیکھ ہمیشہ سچ ہی بولنا اگرچہ تجھے لگے کہ سچ تجھے ضَرر دے گا لیکن سچ فا
ہے اور جھوٹ سے کبھی کام نہ لینا اگرچہ تجھے لگے کہ یہ تجھے فائدہ دے گا، جب تک تیرا کام پورا ہو گا
ڑ دے گا۔ میں نے کہا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے! مجھے یہ کلمات لکھ دیں۔ بزرگ نے کہا: جو کا
و ویسا ہی ہوتا ہے۔ میں نے ٹوکری سے رجسٹر اٹھانے کے لئے سر جھکایا اور پھر جب سر اٹھایا تو خدا کی
ہیں جانتا کہ انہیں زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔

ضرور قبول ہو:

117﴾... حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک ایسی دعا ہے جو رد نہیں کی جاتی کہ

كَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْاَعْلٰى وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَايُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

مُحَمَّدٍ یعنی پاک ہے وہ ذات جس کے لئے عزت ہے اور وہ ہر عزت والے پر غالب ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس

کو چادر بنایا اور اسے اپنایا۔ پاک ہے وہ ذات جس کے احاطۂ علم میں ہر چیز ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس

ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو احسان و فضل والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو عزت و کرم والی ہے۔ میں تجھ سے عز

ضلتوں کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جن کا تعلق تیرے عرش سے ہے، تیری کتاب کے ذریعے سوال کرتا

ت کی انتہا ہے، تیرے اسمِ اعظم، بلند و برتر شان اور ان کامل کلمات کے ذریعے سوال کرتا ہوں کہ جن

ور بد تجاوز نہیں کرسکتا کہ تو حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آل محمد رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ پر رحمت نازل فرما

س حاجت کے لئے سوال کرے جس میں گناہ نہ ہو۔

حضرت سیِّدُنا وُہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ بے وقوفوں کو یہ دعا نہ سکھ

کے ذریعے اللہ پاک کی نافرمانی پر مدد حاصل کریں گے۔

117﴾... حضرت سیِّدُنا وُہیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جلد رو پڑنے والا نادان عمدہ ذہانت والے کی طرح

ی علم حاصل کرو:

117﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وُہیب رَ

نے اپنے ایک بھائی کو خط لکھا: تم نے ظاہری عِلْم حاصل کیا تو لوگوں کے نزدیک شَرَف و منزلت

، باطنی علم حاصل کرو اللہ پاک کے نزدیک بڑے دَرَجے والے ہو جاؤ گے اور جان لو کہ دونوں م

سے ایک دوسرے کو روکتا ہے۔

وں کہ مجھے موت آجائے۔

سیِّدُنا وُھیب مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تابعین کی ایک جماعت سے ملاقات کی ہے۔ جن
پ نے روایات لی ہیں ان میں حضرت سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح، حضرت سیِّدُنا منصور بن زاذان، ح
بان بن ابو عَیّاش اور حضرت سیِّدُنا محمد بن زُہیر رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی شامل ہیں۔

سے بے رغبتی کا انجام:

117... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَس
فرمایا: "جو اس حال میں مرا کہ اس نے جہاد کیا نہ اس کے دل میں جہاد کی تمنا پیدا ہوئی تو اس کی
ت کے ایک حصہ پر ہوئی۔"(1)

117... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حُضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَس
فرمایا: "اللہ پاک نے چار ذمہ دار وزیروں کے ذریعے میری مدد فرمائی۔" ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ چار کون ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ان میں سے دو آسمان میں ہیں
یں ہیں۔" ہم نے عرض کی: آسمان میں دو کون ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جبرائ
ں۔" ہم نے عرض کی: زمین میں دو کون ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ابو بکر اور عمر۔

پے میں جوان رہنے والی دو چیزیں:

117... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا: اللہ پاک ہر بات کرنے والے کی زبان کے پاس ہوتا ہے لہٰذا اللہ پاک سے ڈرنا چاہئے اور جو
ہا ہے اس میں غور و فکر کرنا چاہئے۔"[2]

ی بھر مریض کی عیادت کا اجر:

117﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ
فرمایا: "جو مریض کی عیادت کرے اور گھڑی بھر اس کے پاس بیٹھے تو اللہ کریم اسے بطور اجر ایک
ں ایسی عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے جس میں ذرہ بھر بھی اللہ پاک کی نافرمانی نہ ہو۔"[3]

و قرآن شفاعت کریں گے:

117﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَا
شاد فرمایا: "روزہ اور قرآن قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے ربّ! م
دے کو دن میں کھانے پینے سے روکے رکھا لہٰذا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ قرآ
ے میرے ربّ! میں نے اسے رات میں نیند سے روکے رکھا لہٰذا تو اس کے حق میں میری شفاعت
دونوں کی شفاعت قبول ہو گی۔"[4]

117﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا
جانتے ہیں کہ اللہ پاک کے کچھ بُردبار بندے ہیں جو اللہ پاک کے خوف سے پُرسکون ہوتے ہیں۔[5]

زھد لابن المبارک، باب النھی عن طول الامل، ص۸۷، حدیث: ۲۵۶، بتغیرٍ قلیل

عب الایمان، باب فی حفظ اللسان، فصل فی فضل السکوت عن کل... الخ، ۴/۲۶۵، حدیث: ۵۰۳۳ عن ذر

سند الفردوس، باب المیم، ۳/۳۹۰، حدیث: ۵۵۲۲



سیّدُنا عبداللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

تبع تابعین میں سے جود و سخا والے، آخرت کی تیاری کرنے والے، محبت کا زادِ راہ جمع کرنے والے، ق

جہاد سے اُنسیت رکھنے والے، عمدگی سے کام کرکے سرداری کرنے والے، جن کی طرف رجوع ک

ں نے خوب نوازا، کوئی ان کا مثل نہیں اور ان کا قول و فعل مبارک ہے، وہ (صوفیوں کے) شہنشاہ ح

عبد اللہ بن مبارک ہیں۔

تصوف: نیکیوں میں اضافے کے لئے کمربستہ ہونے، تیار رہنے اور اس کی جستجو کا نام **"تصوف"** ہے۔

معاشرت:

117﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن مَنِیْع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ (روحانیت کے) شہنشاہ حضرت

للہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یہ قول بیان کیا: وہ شخص عق

ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے جنہیں اس کے ساتھ رہنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو

ہ اللہ پاک اس کے لئے کوئی راہ نکال دے۔ (پھر) حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے

ی اور تم لوگوں کی مثال ہے۔

یں ٹھنڈی ہوتیں:

117﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زید حِمْصی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام

ہِ عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا: تم نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دیکھا ہے؟ میں

117﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید عبید بن جناد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء بن
اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے عبید! کیا تم نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھ
نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم نے پہلے کبھی اُن جیسا دیکھا ہو گا نہ آئندہ کبھی ان جیسا دیکھو
117﴾... حضرت سیِّدُنا عُمَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَ
اس معاملے کے لائق ہیں۔ کسی شخص نے پوچھا: کس معاملے کے؟ فرمایا: امامت کے۔
117﴾... حضرت سیِّدُنا عبید بن جنَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ
عزیز عمری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بیان کرتے سنا کہ میں نے اس زمانے میں صرف ایک ہی شخص کو اس معاملے
جو میرے گھر آیا اور تین دن میرے پاس رہا۔ وہ مجھ سے ایسے سوال کرتا تھا جو اس زمانے میں کوئی نہیں
اور عمدہ زبان تھا مگر یہ کہ اس کی بولی مشرقی تھی، اس کی کنیت ابو عبد الرحمٰن تھی اور اس کے ساتھ ایک
سفیر کہا جاتا تھا۔ ہم نے ان سے کہا: یہ تو حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہی ہو سکتے ہیں۔
فرمایا: یہ انہی کے لائق ہے اگر میرے پاس کوئی اس مُعاملے کی صلاحیت رکھنے والا ہے تو وہ عبدُ اللہ بن م
حضرت عبید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: اس معاملے کی صلاحیت رکھنے سے مراد علم میں جن کی اقتدا کی جا

امام المسلمین:

117﴾... حضرت سیِّدُنا مُسَیَّب بن واضح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابو اسحاق فَزاری رَحْمَۃُ
نے ہیں: حضرت عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ امام المسلمین تھے۔ حضرت مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے
نے حضرت ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو امام ابو اسحاق فَزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے بیٹھے سوال کرتے
ان سے علم حاصل کرتے تھے)۔

ب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے ہاں حضرت سَیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے زیادہ ادب والے تھے۔

117﴾... حضرت سَیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا عبدُ ا
ب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مثل کسی کو نہ دیکھا، تمہیں ان کے پاس وہ بات بھی ملے گی جو کسی اور کے پاس نہیں ملے

117﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اگر میں کوشش کروں کہ سال میں
ن ایسے گزاروں جیسے حضرت عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گزارتے ہیں تو میں اس پر قدرت نہیں ر

ب کے فقیہ:

117﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُعْتَمِر بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ص
وچھا: ابا جان! عرب کا فقیہ کون ہے؟ تو فرمایا: حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ پھر جب ح
سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال ہو گیا تو میں نے اپنے والد صاحب سے پوچھا: اب عرب کا فقیہ کون
یا: حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔

117﴾... حضرت سَیِّدُنا خالد بن خداش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا عبدُ ا
ب کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے **اللہ**! مجھے ہِیت (ایک مقام کا نام) میں موت نہ دینا۔ راوی بیان ک
آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال ہیت میں ہی ہوا۔

ل پر خلیفہ وقت سے تعزیت:

117﴾... حضرت سَیِّدُنا امام ابو بکر صَولی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی سے نقل کرتے ہیں کہ حیرہ کے حاکم نے مقام
لیفہ ہارون رشید کو خط بھیجا کہ یہاں ایک مسافر کا انتقال ہو گیا ہے اور لوگ اس کا جنازہ پڑھنے کے لئے جمع

اَللّٰہُ یَدْفَعُ بِالسُّلْطَانِ مُعْضِلَۃً عَنْ دِیْنِنَا رَحْمَۃً مِّنْہُ وَرِضْوَانَا

لَوْلَا الْاَئِمَّۃُ لَمْ یَاْمَنْ لَنَا سُبُلٌ وَکَانَ اَضْعَفُنَا نَہْبًا لِاَقْوَانَا

ترجمہ:(۱)...**اللہ** نے سلطان کے ذریعے ہمارے دین سے مشکلات کو دور کیا، **اللہ** اس پر رحمت فرمائے اور اس سے

)...اگر حکمران نہ ہوتے تو ہمارے لیے راستے پُراَمن نہ ہوتے اور ہمارے کمزور ترین لوگ ہمارے طاقتور لوگوں سے لٹ

تو جس نے بھی یہ بات حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسے لوگوں سے سنی ہو گی کہ

ت، جن کا زُہد اور جن کی عظمت لوگوں کے دلوں میں ہے تو وہ ہمارا حق جانے گا۔

ثانی نہ چھوڑا:

117﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا

یاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس تھے کہ 181ہجری رمضان کے مہینے میں ایک شخص آیا اور اس نے حضرت

للہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وصال کی خبر دی۔ تو حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے

پاک ان پر رحم فرمائے! انہوں نے اپنے بعد اپنا ثانی کوئی نہ چھوڑا۔

حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَ

ں پر میں نے اپنے نفس میں غم کی کمی پائی اس وجہ سے میں اس پر ضرور ناراض ہوں۔

117﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن

اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: خُراسان میں آپ کن کی مجلسوں میں رہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں وہاں

شُعبہ اور حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کی مجلسوں میں رہا۔ ابو داود فرماتے ہیں: یعنی ان

ت کی کتابیں پڑھتا رہا۔

رِضْوَان یہاں کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں جا کر اپنے علم میں غور کرتا ہوں تو ان کے آثار و اعمال
تم لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر میں کیا کروں گا جبکہ تم لوگوں کی غیبتیں کرتے ہو۔ یہ 180 ہجری
سے بہت زیادہ دور ہو گا وہ اللہ پاک کے زیادہ نزدیک ہو گا اور لوگوں سے ایسے بھاگو جیسے
ہو اور اپنے دین کو مضبوطی سے تھامے رہو تمہارے لیے تمہاری محنت سلامت رہے گی۔

ین کی ترغیب:

117... حضرت سیِّدُنا رُستہ طالقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر
عبدُاللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابو عبدالرحمٰن! میں اپنے دن کا بچ جانے والا حصہ
ی تعلیم حاصل کرنے میں لگاؤں یا علم حاصل کرنے میں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کیا تم اتنا
ہو جو تمہاری نماز دُرُست کر دے؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تو پھر دن
س علم کی جُستجو میں لگاؤ جس کے ذریعے قرآن پاک کی معرِفت حاصل کی جائے۔

117... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عثمان عَبْدَان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
للہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: تم لوگوں کا اعتماد صحابۂ کرام کے آثار پر ہونا چا
یں اتنا ہی لو جو تمہارے لیے حدیث کی تفسیر کر دے۔

117... حضرت سیِّدُنا ابو اُسامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں طَرَسُوس میں حضرت سیِّدُنا عَبْدُ ا
رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس سے گزرا جبکہ وہ احادیث بیان کر رہے تھے، میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن!
اور تصنیف کو نہیں جانتا جنہیں آپ لوگوں نے وضع کیا ہے اور ہم نے مشائخ کو بھی ایسا نہیں پایا۔ حض

...ں ... رکھنے کا انجام:

117... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو عِلْم میں بخل کرے گا وہ تین
...سے ایک میں مبتلا ہو گا: (۱)... مر جائے گا اور اس کا علم ختم ہو جائے گا یا (۲)... بھول جائے گا یا (۳)
... میں ڈال دیا جائے گا کہ اس کا علم ختم ہو جائے گا۔

117... حضرت سَیِّدُنا سِندی بن ابو ہارون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا ع...
...ک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ مشائخ کے پاس آیا جایا کرتا تھا اور کبھی کبھار میں ان سے کہتا: اے ابو عبد ال...
...ں سے استفادہ کریں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے: ہماری کتابوں سے۔

117... حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق طالِقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا عبدُ ا...
...ک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اپنے والدین کی طرف سے نماز پڑھنے والے شخص کے بارے میں سوال کیا تو آ...
...: اس حدیث کو کون روایت کرتا ہے؟ میں نے جواب دیا: حضرت شہاب بن خِراش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ آپ ...
...نے فرمایا: وہ ثقہ ہیں لیکن وہ کس سے روایت کرتے ہیں؟ میں نے کہا: حضرت حجاج بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ
...رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: وہ بھی ثقہ ہیں لیکن وہ کس سے روایت کرتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: حضور نبی کر...
...وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حجاج کے مابین اتنے جنگ...
...ں طے کرنے میں اونٹ بھی ہلاک ہو جائیں (یعنی انہوں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا زمانہ ہی نہیں...

...م کی عزت نہیں:

117... حضرت سَیِّدُنا بِشر بن حارث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا ع...
...بارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے راستے میں ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا...
...ت نہیں ہے۔ حضرت بشر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ان کی اس بات کو بہت زیادہ پسند کیا۔

117... حضرت سیِّدُنامسیب بن واضح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ع
بارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا جب ان سے کہا گیا کہ ایک شخص رضائے الٰہی کے لئے حدیث
ہے اور اس کی سند میں شدّت اختیار کرتا ہے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو رضائے الٰہی کے لیے
کرتا ہے تو وہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کی سند میں شدّت اختیار کرے۔

117... حضرت سیِّدُنا علی بن حسن بن شَقیق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُا
رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک شخص سے فرمایا: اگر تجھے قضا (قاضی بننے) کے مُعاملے میں مبتلا کیا جائے تو تجھ
نالازم ہے۔

حرام ہے:

117... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک صَرف[1] کے
وئی اختلاف نہیں اور نہ ہی (موزوں کے) مسح کے معاملے میں کوئی اختلاف ہے، کبھی کبھار مجھ
مسح کے بارے میں سوال کرتا ہے تو مجھے اس کے بارے میں شُبہ ہوتا ہے کہ وہ بدعتی ہے۔ راوی
ہیں کہ متعہ کے بارے میں مجھے حضرت عبدان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن
اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: متعہ حرام ہے۔

117... حضرت سیِّدُنا سعید بن یعقوب طَالقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ح
عبدُاللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کہا: کیا نصیحت کرنے والا کوئی باقی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فر
ت قبول کرنے والا کوئی باقی ہے؟

کن اُمور سے اجتناب کرے؟

117... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن محمد بن عُبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مرو کے رہنے والے

نے اس پر حرام کی ہیں اور اسے دنیا سے بھی اپنے نفس کو بچانا چاہئے اور نہ ہی اسے دنیا کی پرواہونی چا

راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سوال کیا گیا: ہم اللہ

سے بڑا شکر کس طرح ادا کریں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اپنی آخرت میں اضافہ کرکے اور دنیا

ے اور یہ اس وجہ سے کہ آخرت میں اضافہ جبھی ممکن ہے جب دنیا میں کمی ہو اور دنیا میں اضافہ تبھ

ب آخرت میں کمی ہو۔

117...حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب دنیا کی محبت دل میں

ں نے چاروں طرف سے گھیرا ہو تو بھلائی اس تک کیسے پہنچے گی؟

117...حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصر

یہ فرماتے ہیں: اے خبیث دنیا! ہم نے تیری ہر شاخ کو چوسا تو اسے کڑوا پایا۔

میں سب سے اچھی چیز:

117...حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیادار لوگ دنیا میں سب سے

ذائقہ چکھنے سے پہلے ہی دنیا سے چلے گئے۔ پوچھا گیا: دنیا میں سب سے اچھی چیز کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ

رمایا: اللہ پاک کی معرفت حاصل کرنا۔

117...حضرت سیِّدُنا قَطن بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن م

اللہِ عَلَیْہ ہمیشہ روزے رکھتے تھے اور کبھی آپ کو سوتے نہ دیکھا گیا۔

متقی نہیں...

ہود: ۴۵) تو میرا گھر والا ہے۔

تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

عِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ نہ

ہود: ۴۶) بن۔

ا کون؟

117﴾... حضرت سیِّدُنا سُنید بن داود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبدُ ا
ک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: انسان کون ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: علما۔ میں نے پوچھا: بادشاہ کون
زاہدین۔ میں نے پوچھا: شر پھیلانے والے کون ہیں؟ فرمایا: (مامون کا سپہ سالار) خُزیمہ خُراسانی اور ا
ں۔ میں نے پوچھا: گھٹیا کون ہیں: فرمایا: جو دین کو گزربسر کا ذریعہ بنائیں۔

117﴾... حضرت سیِّدُنا عباس بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن م
للہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: لوگوں کے ائمہ کون ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَ
اور ان کے اصحاب۔ پوچھا گیا: گھٹیا لوگ کون ہیں؟ فرمایا: جو دین کو کھانے کا ذریعہ بنائیں۔

نوں سے دور رہنے کی ہدایت:

117﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تمہاری بیٹھک مسکینوں کے ساتھ
وں کے ساتھ بیٹھنے سے بچو۔

117﴾... حضرت سیِّدُنا حارث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بتایا کہ میں نے ایک بدعتی کے پاس ایک لقمہ کھالی

...118﴾... حضرت سیِّدنا ... رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدنا عبدُ اللہ بن مبارک

نے فرمایا: تم میں سے جس کا عِلم زیادہ ہو تو اس میں خوفِ خدا بھی زیادہ ہونا چاہیے۔

ایک مرتبہ حضرت سیِّدنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نے مجھ سے فرمایا: موت کے لیے اور آ

لے مُعاملات کے لیے تیاری کرو۔ حضرت سیِّدنا فضیل رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: یہ سن کر میری چیخ نکل

اری رات مجھ سے بے ہوشی زائل نہ ہوئی۔

بھائی کے نہ ملنے نے تھکا دیا:

118﴾... حضرت سیِّدنا حارث رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدنا عبدُ اللہ بن مبارک

نے مجھ سے فرمایا: میں نے علما کو جمع کیا تو ان میں حضرت سیِّدنا فضیل بن عیاض رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کے علم

رے نزدیک پسندیدہ کوئی نہیں تھا۔

حضرت سیِّدنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: مجھے کسی چیز نے اتنا نہ تھکایا جتنا دینی بھائی

نے تھکا دیا۔

118﴾... حضرت سیِّدنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: مجھے حضرت ابنِ جُریج رَحْمَةُ اللهِ عَ

ت کیا تو فرمایا: میں تجھے اللہ پاک کی حفاظت میں دیتا ہوں تاکہ تو امن میں رہے۔ حضرت ابنِ عوف

یہ نے مجھے رخصت کیا تو فرمایا: اگر تجھ سے ہوسکے کہ اللہ پاک کے ذکر میں مشغول رہے تو ایسا ہی کر

118﴾... حضرت سیِّدنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: جب بندہ اپنے نفس کو پہچان لیتا

کتے سے بھی زیادہ ذلیل شمار کرتا ہے۔

مرتبہ اور ذلیل کون؟

118...حضرت سیِّدُنا ابو داود طیالسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبدُ ا

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: ہم تلاوت ترنُّم کے ساتھ کرتے ہیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ تمہار

ہے، بے شک میں نے ایسے علما کو دیکھا کہ ان کی تلاوت سننے کے لیے لوگ ان کے پاس آتے تھے

آج مانگتے ہو جیسے گویے (گانے والے) مانگتے ہیں۔

ث کی بے ادبی نہیں کروں گا:

118...حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے کسی ساتھی

ُ اللہ بن ابو عباس طرسوسی جو کہ مَرْو کا حاکم تھا رات میں حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ

ر آیا اور اپنے ساتھ کاتب، دوات اور صفحات لایا۔ اس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی حدیث کا پوچھا

دیث بیان کرنے سے منع فرمادیا۔ اس نے پھر کسی حدیث کا پوچھا تو آپ نے وہ بھی بیان کرنے سے

یسری مرتبہ آپ نے حدیث بیان کرنے سے منع فرمایا تو اس نے اپنے کاتب سے کہا: اپنے کاغذ لپیٹ

یکھتا نہیں کہ ابو عبد الرحمٰن ہمیں اَہل نہیں سمجھتے کہ حدیث بیان کریں۔ پھر جب وہ جانے لگا تو حضرت

للہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کے ساتھ اپنے گھر کے دروازے تک چلے تو حاکم نے کہا: اے ابو عبد ال

میں حدیث بیان کرنے کا تو اہل سمجھتے نہیں اور ہمارے ساتھ چل رہے ہو؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فر

ے لیے اپنے بدن کو تو ذلت پر پیش کر سکتا ہوں لیکن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث کو

حضرت احمد بن ابو حَواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت سیِّدُنا عبدُ ا

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھانجے محمد بن اَبو شَیْبہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: مجھے تو ایسی کوئی بات یاد نہیں

شی اختیار کرو یا وہاں سے اٹھ جاؤ۔

118﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہم نے اس وقت ادب حاصل ک
سکھانے والے انتقال کر گئے۔

118﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: انسیت چلی گئی، بُرائی سے منع ک
نہ رہے اور وہ لوگ چلے گئے جن کے سایہ میں زندگی بسر کی جاتی تھی۔

ت بھرے اشعار:

118﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نیک لوگوں سے محبت کر
میں ان میں سے نہیں ہوں اور میں بُرے لوگوں سے نفرت کرتا ہوں جبکہ میں خود ان سے بھی ز
۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ اشعار پڑھے:

اَلصَّمْتُ اَزْیَنُ بِالْفَتٰی مِنْ مَنْطِقٍ فِیْ غَیْرِ حِیْنِہٖ
وَالصِّدْقُ اَجْمَلُ بِالْفَتٰی فِی الْقَوْلِ عِنْدِیْ مِنْ یَمِیْنِہٖ
وَعَلَی الْفَتٰی بِوَقَارِہٖ سِمَۃٌ تَلُوْحُ عَلٰی جَبِیْنِہٖ
فَمَنِ الَّذِیْ یَخْفٰی عَلَیْکَ اِذَا نَظَرْتَ اِلٰی قَرِیْنِہٖ
رُبَّ امْرِیٍٔ مُتَیَقِّنٍ غَلَبَ الشَّقَاءُ عَلٰی یَقِیْنِہٖ
فَاَزَالَہٗ عَنْ رَاْیِہٖ فَابْتَاعَ دُنْیَاہُ بِدِیْنِہٖ

ترجمہ: (۱)...جہاں بولنا نہ ہو وہاں خاموشی آدمی کے لئے زبردست زینت ہے۔ (۲)...سچ بولنا میرے نزدیک
سے زیادہ اچھا ہے۔ (۳)...عزت و وقار انسان کی ایک نشانی ہے جو پیشانی پر چمکتی ہے۔ (۴)...کون ایسا ہے جس کے

118﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ حمید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃ
س بیٹھا ایک شخص چھینکا اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب کسی کو چھینک
ے کیا کہنا چاہئے؟ اس شخص نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے جواب میں یَرْحَمُکَ اللہ کہا

ادشاہ اور چار جملے:

118﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن
للہِ عَلَیْہ نے فرمایا: چار ممالک فارِس، روم، ہند اور چین کے بادشاہ ایک جگہ جمع ہوئے اور چاروں نے
جملہ کہا گویا کہ ایک ہی کمان سے چار تیر پھینکے ہوں، **ایک** نے کہا: میں کہی ہوئی بات کے مقابلے
وئی بات سے رُکنے پر زیادہ قادر ہوں۔ **دوسرے** نے کہا: جو بات میں نے منہ سے نکال دی وہ مجھ پ
بات منہ سے نہ نکالی اس پر میں حاوی ہوں۔ **تیسرے** نے کہا: میں کبھی اس بات پر شرمندہ نہیں ہوا جو م
ہی البتہ کہی ہوئی بات پر ضرور شرمندہ ہوا ہوں۔ **چوتھے** نے کہا: مجھے تو بات کرنے والے پر تعجب
بات اسی کی طرف لوٹے تو اسے نقصان دے اور اگر اسی کی طرف نہ لوٹے تو کوئی فائدہ بھی نہ دے۔

ت کیا ہے؟

118﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس شخص کے حوالے سے بیان کرتے ہی
نہیں خبر دی کہ عرب کا ایک وفد حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ
نے ان سے پوچھا: تم لوگ کس چیز کو مروت شمار کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: دین میں ناپسندیدہ
چنا اور اسبابِ زندگی کی اصلاح کرنا۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اے یزید! (ان باتوں کو) سن لے۔

...

کلمہ کے سبب نجات:

118... حضرت سیِّدُنا ابنِ وہب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سہیل بن ع...
...ہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا مُعَامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: مجھے اس ایک کل...
نجات مل گئی جو مجھے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے سکھایا تھا۔ اس شخص نے پوچھا...
...ساہے؟ جواب دیا: بندے کا یہ کہنا: یَارَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ یعنی اے میرے رب! مُعاف فرما، معاف فرما۔

118... حضرت سیِّدُنا ابنِ ابو جمیل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ع...
...بارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے جہاد کے متعلق پوچھا تو فرمایا: اپنے نفس کو حق پر لا حتّٰی کہ وہ حق پر قائم ہو جا...
...جہاد ہے۔

118... حضرت سیِّدُنا مُسَیَّب بن واضح رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن م...
...ہِ عَلَيْه نے حضرت سیِّدُنا یوسف بن اسباط رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے داخل ہونے کی اجازت مانگی تو انہوں نے اجا...
...میں نے حضرت سیِّدُنا یوسف بن اسباط رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے کہا: آپ انہیں اجازت کیوں نہیں دیتے؟...
...واب دیا: اگر میں نے انہیں اجازت دی تو میں ان کا حق پورا کرنے لگ جاؤں گا جو میں پورا نہیں کر سکتا...

سیِّدنا عبدُاللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی مرویات

...ہ سہو کا طریقہ:

118... حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْه سے روایت...
...ہ حضور نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو نماز میں سہو واقع ہوا تو آپ نے دو سجدے کیے۔ حضرت سیِّ...

118﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَ
نے ارشاد فرمایا: ”اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ یعنی برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔“[2] حضرت سیِّدُنا نعیم بن
اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: آپ نے یہ حدیث
عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہاں سنی تھی؟ انہوں نے کہا: جہاد میں سنی ہے۔

118﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ
شاد فرمایا: ”جس نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً حاصل کی قیامت میں اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا

118﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَ
ا اکثریوں قسم ارشاد فرماتے دیکھا: ”لَا وَ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ یعنی دِلوں کو پھیرنے والی ذات کی قسم!“[4]

...تِ قتل قیامت کی نشانی:

118﴾... حضرت سیِّدُنا اُسَید مُتَشَمِّس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا ابو
ی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ساتھ اَصْفَہَان اور اس کے اطراف میں جہاد کیا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بیان کیا کہ حض
لَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک ہَرْج کی کثر
ئے۔“ ہم نے عرض کی: ہَرْج کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”قتل۔“[5]

118﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ
امنے دو افراد کو چھینک آئی تو آپ نے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو نہ دیا اور ارشاد فرمایا: یہ چھینک

...و داود، کتاب الصلاۃ، باب سجدۃ السھو...الخ، ۱/ ۳۸۸، حدیث: ۱۰۳۹ عن عمران بن حصین

...عجم اوسط، ۲/ ۳۴۲، حدیث: ۸۹۹۱

...مع الجوامع، حرف المیم، ۷/ ۲۰۴، حدیث: ۲۲۴۱۲

ں کیب اور ات کی چھیاں:

118﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَا

شاد فرمایا: میں نے معراج کی رات کچھ مردوں کو دیکھا کہ ان کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی

یں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ آپ کی امت کے وہ خطیب

وں کو ایسی باتوں کا حکم دیتے تھے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے۔ [1]

شریعت پر فوری عمل:

118﴾... حضرت سیِّدُنا سُلَیمان تَیْمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا انس بن

عَنْہ کو فرماتے سنا: میں (شراب کی حرمت کا حکم آنے سے پہلے) ایک قبیلے کے پاس کھڑا اپنے چچاؤں کو

تھا اور میں ان میں سب سے کم عمر تھا۔ اتنے میں بتایا گیا کہ شراب حرام کردی گئی ہے۔ کسی نے کہا کہ

دو تو ہم نے اسے پھینک دیا۔ حضرت سیِّدُنا سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ

عَنْہ سے پوچھا: وہ کس چیز کی شراب تھی؟ آپ نے فرمایا: تر اور خشک کھجوروں کی۔

و قتال کا حکم کب تک ہے؟

118﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَا

شاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ

کے سوا کوئی معبود نہیں اور (حضرت) محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ پاک کے رسول ہیں۔ جب وہ یہ

دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور (حضرت) محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ کے رسول ہیں اور ہ

ں طرف منہ کریں ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہمارے جیسی نماز پڑھیں تو ان کا خون اور مال ہم پر حرا

118﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَ

فرمایا: راہِ خدا میں جہاد کرنے والا دن کے وقت روزہ رکھنے والے اور رات کی گھڑیوں میں اس

کھڑے ہو کر اللہ پاک کی آیتیں پڑھنے والے کی طرح ہے۔[2]

118﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَ

فرمایا: گرمیوں میں نماز (ظہر) ٹھنڈی کر کے پڑھو کہ گرمی کی شدت جہنم کی وجہ سے ہے۔

118﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَ

فرمایا: مجھے جبرائیل نے حکم دیا بڑی عمر والے کو مُقَدَّم رکھو۔[4]

118﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَا

رشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ بہت سارے لوگ ان سے غافل ہیں: (۱)... صحت اور (۲)... فراغت

سب سے زیادہ غیرت والا ہے:

118﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی

لّم نے ارشاد فرمایا: اے امت محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! تم میں سے کوئی بھی اللہ پاک سے زیادہ غیر

جب وہ اپنے کسی بندے یا بندی کو (زنا کرتے) دیکھے۔[6] اے امت محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! جو میں جا

سائی، کتاب تحریم الدم، باب ۱، ص ۶۴۹، حدیث: ۳۹۷۳، بتغیرٍ قلیل

کتاب الجہاد لابن المبارک، ص ۳۴، حدیث: ۱۳

خاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الابراد بالظہر فی شدۃ الحر، ۱/۱۹۹، حدیث: ۵۳۶، بتغیرٍ

معجم اوسط، ۲/۲۹۰، حدیث: ۳۲۱۸، ایسر بدلہ: اکبر

خاری، کتاب الرقاق، باب ما جاء فی الرقاق وأن لا عیش إلا عیش الآخرۃ، ۴/۲۲۲، حدیث: ۶۴۱۲

رشاد فرمایا: عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کو مغلوب کرے اور موت کے بعد کے لیے تیاری کرے ا
جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ پاک سے امید رکھے۔[2]

ت انگیز جانثاری:

118... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا روایت کرتی ہیں کہ امیر المؤمنین ح
ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے یوم اُحد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں نے ایک شخص کو حضور نبی کریم
اٰلِہٖ وَسَلَّم کے دفاع میں دائیں بائیں لڑتے دیکھا، میں نے کہا: یہ طلحہ ہونگے کہ افراتفری کے عا
مشکل تھا، میں نے کہا: یہ شخص مجھے میری قوم میں سب سے زیادہ پسند ہے، ایک اور شخص مشرق کی
ے میں نے نہیں پہچانا حالانکہ میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زیادہ قریب تھا لیکن وہ چھ
ہوا چل رہا تھا اور میں ایسے نہیں چل سکتا تھا، جب ہم حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کے دانت شہید ہو چکے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ مبارک
خود کی دو کڑیاں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخسار مبارکہ میں پیوست ہو چکی تھیں۔ آپ صَلَّی اللہُ
نے ارشاد فرمایا: "تم اپنے ساتھی طلحہ کو دیکھو۔" کیونکہ وہ بہت زیادہ زخمی ہو چکے تھے لیکن اس بات کی
ہ کی گئی، میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ مبارکہ سے خود کی کڑیاں نکالنے کے لیے آگے
رت ابو عُبَیْدَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: میں آپ کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں! اِس خدمت کا مجھے موقع د
نے انہیں یہ کام کرنے دیا، حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کہیں تکلیف نہ ہو تو انہوں نے ہاتھ سے
ے کو اچھا نہیں سمجھا بلکہ اپنے دانتوں سے ایک کڑی کھینچی تو اُس کے ساتھ ان کا سامنے کا ایک دانت
گیا۔ میں بھی ان کی طرح دوسری کڑی نکالنے کے لیے آگے بڑھا تو انہوں نے پھر کہا: میں آپ کو ا

سے زیادہ حسین نظر آتے تھے۔ پھر ہم نے حضور نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مرہم پٹی کی، اُس کے

حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس آئے وہ ایک گڑھے میں گرے ہوئے تھے، ان کے جسم پر تیر، تلوار

کے کم و بیش 72 زخم تھے اور ان کی ایک انگلی بھی کٹ چکی تھی پھر ہم نے ان کی بھی مرہم پٹی کی۔

سے پسندیدہ عبادت:

118... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فر

ک ارشاد فرماتا ہے: میرا بندہ جو عبادت میرے لیے مخلص ہو کر کرتا ہے وہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے

118... حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض

ولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نجات کیا ہے؟ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

کو قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہیں کافی ہو اور تم اپنی خطاؤں پر رویا کرو۔ (3)

تم نے ساری حدیثیں سن لیں؟

11836... حضرت اسماعیل بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حدیث بیان کہ حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی

ہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب دائیں، بائیں سلام پھیرتے تو آپ کے

ک کی سفیدی دیکھی جاتی۔ (4)

حضرت سیِّدُنا امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت اسماعیل بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کہا: ہم نے تو حضور

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعلق ایسی کوئی حدیث نہیں سنی۔ اس پر انہوں نے حضرت امام زہری رَ

مسند ابی داود الطیالسی، احادیث ابی بکر الصدیق، ص ۳، حدیث: ۲

مسند امام احمد، حدیث ابی امامۃ، ۸/۲۸۰، حدیث: ۲۲۲۵۳

ل بن محمد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے کہا: یہ حدیث ان روایات میں سے جو آپ نے نہیں سنیں۔

حضرت سَیِّدُنا عُتْبہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی روایت میں یوں ہے: انہوں نے پوچھا: کیا آپ نے دو تہائی احادیث سنی

یں۔ پوچھا: کیا آدھی سنی ہیں؟ جواب دیا: نہیں۔ کہا: تو یہ اُن آدھی میں سے ہے جو آپ نے نہیں سنی

حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی روایت میں یوں ہے: تو آپ اِسے اُن آدھی احادیث میں شمار

پ نے نہیں سنیں۔ حضرت سَیِّدُنا ابن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے

ہا: تم اس قرشی اسماعیل بن محمد کو کیا سمجھتے ہو؟

118... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللهُ عَنْه سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللهُ

یک شخص کے پاس سے گزرے جو بکری کا دودھ دوھ رہا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تو دودھ د

کے بچے کے لیے بھی چھوڑ کہ جانوروں میں بکری اپنے بچوں کا سب سے زیادہ خیال رکھتی ہے۔[1]

118... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللهُ عَنْه روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صَلَّی

سَلَّم کے گھر والوں پر کوئی تنگی آتی تو آپ انہیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے، پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فر

رْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ | ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم د

نَا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ | خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے

طٰہٰ: ۱۳۲) | روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیز گاری کے لیے۔[2]

نے میں برکت بڑھانے والا عمل:

118... حضرت سَیِّدَتُنا اسماء بنتِ ابو بکر رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا جب ثرید بناتیں تو اسے کسی شے سے ڈھانپ

لہ اس کے دھوئیں کا جوش ختم ہو جاتا پھر فرماتیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ف

ے سر اٹھانے کے بعد فُلاں فُلاں پر لعنت فرماتے تھے [2] تو اللہ پاک نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی

ںَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ	ترجمۂ کنزالایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں
ہِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾	توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔ [3]

آل عمران: ۱۲۸)

118﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا حج میں شرط کرنے کو برا سمجھتے تھے اور فرماتے

ں اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کافی نہیں؟

سے بڑی زینت:

118﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَ

فرمایا: اللہ کریم نے بندوں کو دنیا کی بے رغبتی اور پیٹ و شرم گاہ کی پاکیزگی سے بڑھ کر کوئی زینت نہیں دی

ارمی، کتاب الاطعمة، باب النهي عن اكل الطعام الحار، ۲/۱۳۷، حدیث: ۲۰۴۷

مراد) قنوت نازلہ جو فجر میں کسی خاص مصیبت کے موقع پر پڑھی جاتی ہے، احناف بھی اسے ضرورۃً جائز کہتے ہیں

ہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قنوت نازلہ میں) بعض قبیلوں رعل و ذکوان وغیرہم کا نام لے کر ان پر لعنت فرماتے تھے۔ (مرآ

۲ ملخصا) اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: محققین شراح نے باتباع امام طحاوی وقت

ت کے وقت) وحدوث بلائے عام نماز فجر میں قنوت پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ قنوت نازلہ صرف فجر کی نماز کے لئے

سری جہری یا سری نمازوں میں نہیں۔ امام کو چاہیے کہ یہ قنوت بھی آہستہ پڑھے اور مقتدی بھی دعا ہی میں پڑھیں،

ت بآواز پڑھے تو مقتدی آمین کہیں مگر بآواز نہ کہیں بلکہ آہستہ کہ جہر بآمین نماز میں مکروہ ہے، پھر علماء کو اختلاف ہے

رکعت ثانیہ (دوسری رکعت) کے رکوع کے بعد ہو یا پہلے، اور تحقیق یہ ہے کہ رکوع سے پہلے ہونا چاہئے۔ (فتاویٰ رضو

صا) اس کے لئے کوئی دعا مخصوص نہیں بلکہ جو بلا مثل طاعون و وبا یا غلبۂ کفار ہو اس کے دفع کی دعا کی جائے۔ جن م

ہو وہ آہستہ آہستہ آمین کہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۵۳۳ ملخصا)

﴾118... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَ

فرمایا: میں نے جنت کی مثل نہ دیکھا کہ اس کا طالب سو رہا ہو اور میں نے جہنم کی مثل نہ دیکھا کہ ا

والا سو رہا ہو۔[2]

رنے والے کو ندامت ہوتی ہے:

﴾118... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَ

فرمایا: "ہر مرنے والے کو ندامت ہوتی ہے۔" صحابۂ کرام نے عرض کی: اس کی ندامت کیا ہے

مایا: "اگر مرنے والا نیک ہو تو یہ ندامت ہوتی ہے کہ نیکیاں زیادہ کیوں نہ کیں اور اگر گناہ گار ہو

ت ہوتی ہے کہ وہ باز کیوں نہ آیا۔"[3]

﴾118... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَ

فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جسے "کَہْلَم" کہا جاتا ہے اور جہنم کی دوسری وادیاں بھی اس کی گر

ک کی پناہ مانگتی ہیں۔[4]

کی طرف سے قربانی:

﴾118... یحییٰ بن عبدُ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ے خصی مینڈھوں کی قربانی کی، ایک کی قربانی کر کے یہ دعا فرمائی: "اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَاِلَیْكَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰ

وَاَھْلِ بَیْتِہٖ یعنی اے اللہ! یہ تیری دی ہوئی توفیق سے تیرے ہی لیے، اے اللہ! یہ محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ

سند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۶۳۵، حدیث: ۶۸۷۲

مذی، کتاب صفۃ جہنم، باب ۱۰، ۴/ ۲۷۰، حدیث: ۲۶۱۰، بتقدم و تاخر

اے اللہ! یہ میری امت میں سے ان لوگوں کی طرف سے قبول فرما جو تیرے ایک ہونے کا اقرار کرتے ہیں

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا ثواب:

118...(الف) حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو جتنے بالوں سے اس کا ہاتھ گزرے گا ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔[2]

118...(ب) حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مومن اور ایمان کی مثال اپنے کھونٹے میں بندھے ہوئے گھوڑے کی سی ہے کہ گھوڑا اچھل کود کرتا ہے، پھر اپنے کھونٹے کے پاس لوٹ آتا ہے اور مومن بھی کبھی بھول چوک جاتا (گناہ کر لیتا) ہے پھر دوبارہ ایمان کی طرف آجاتا ہے۔ تم اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور بھلائی کے کام مومن کے ساتھ کرو۔"

بروزِ محشر ربِّ کریم کا مؤمنین سے پہلا کلام:

118... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اگر تم چاہو تو میں تمہیں خبر دوں کہ اللہ پاک بروزِ قیامت مومنوں سے سب سے پہلے کیا فرمائے گا اور وہ سب سے پہلے کیا عرض کریں گے۔" صحابۂ کرام نے عرض کی: جی ہاں، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم! آپ نے فرمایا کہ اللہ کریم مومنوں سے پوچھے گا: "تم مجھ سے ملاقات کو پسند کرتے تھے؟" وہ عرض کریں گے: جی ہاں، اے ہمارے رب! وہ فرمائے گا: "کیوں پسند کرتے تھے؟" وہ عرض کریں گے: تیری

مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۱۳۳، حدیث: ۴۱۰۱، عن انس

رشاد فرمایا: جس نے اپنی زبان سے کسی حق کو قائم رکھا تو اس کا اجر بڑھتا رہے گا حتّٰی کہ اللہ پاک اسے ق
ن پورا پورا ثواب عطا فرمائے گا۔ حضرت سیِّدُنا حیان بن موسٰی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کی روایت میں ہے: ایسا حق
ں کے بعد عمل کیا جائے۔[2]

ت کی برکت:

118﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی
سَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ عورت کی برکت ہے کہ اسے نکاح کا پیغام دینا اور اس کا حق مہر ادا کرنا آسان ہو

118﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللهُ عَنْه فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
ں فجر کی نماز ادا فرماتے تو اپنی سواری کے ساتھ تھوڑا سا پیدل چلتے۔[4]

مٹا دیئے جائیں گے:

118﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ
رشاد فرمایا: جس نے رمضان میں روزہ رکھا، اس کی حدود کو پہچانا اور ان باتوں سے خود کو بچایا جن
تھا تو اس کے گزشتہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔[5]

118﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللهُ عَنْه فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے سوال
رہ کرنا واجب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں، البتہ اگر تم عمرہ کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔[6]

سند ابی داود الطیالسی، احادیث معاذ بن جبل، ص ۷۷، حدیث: ۵۶۴

سند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۵۲۹، حدیث: ۱۳۸۰۵

سند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۳۵۵، حدیث: ۲۴۵۳۲

لاحادیث المختارۃ، ۷/ ۲۷۱، حدیث: ۲۷۲۵

11856-... حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

ر شخص بروزِ قیامت اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا حتّٰی کہ اللہ پاک لوگوں کے مابین فیصلہ فرمادے گ

118... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ

فرمایا: کھانا اور کپڑے غلام کا حق ہیں اور اس سے ایسا کام نہ لیا جائے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔ (2)

ی تخلیق:

118... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشا

ب نے سب سے پہلی چیز قلم پیدا فرمائی پھر اسے حکم دیا تو اس نے ہر ہونے والی شے کے بارے میں لکھ دی

ہنّیوں کو کیا پلایا جائے گا؟

118... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَ

ت مبارکہ تلاوت فرمائی:

مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ

ابراھیم: ۱۶، ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا۔

پھر اس کی تفسیر میں فرمایا: جب یہ پانی اُس کے قریب کیا جائے گا تو وہ اسے انتہائی ناپسند کرے گا

عب الایمان، باب فی الزکاۃ التی جعلھا اللہ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷، ۳۳۴۸

سلم، کتاب الایمان، باب إطعام المملوك مما یأکل... الخ، ص۷۰۱، حدیث: ۴۳۱۶

شہور مفسر حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حدیثِ پاک کے اس حصّے "رب نے جو چیز پہلے پیدا ک

تحت فرماتے ہیں: یہ اولیّت اضافی ہے یعنی عرش، پانی، ہوا اور لوحِ محفوظ کی پیدائش کے بعد جو چیز سب سے پہلے پ

ے "مرقات" میں اس جگہ ہے کہ سب سے پہلے نورِ محمدی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پیدا ہوا، وہاں اوّلیّت حقیقیہ مراد ہے

مزید قریب کیا جائے گا تو اُس کے چہرے کو بھون دے گا اور اُس کے سر کی کھال گر پڑے گی، پھر جب وہ اُسے پئے گا تو وہ اُس کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا یہاں تک کہ آنتیں اُس کے پچھلے مقام سے باہر نکل جائیں گی۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَسُقُوۡا مَآءً حَمِیۡمًا فَقَطَّعَ اَمۡعَآءَهُمۡ ﴿۱۵﴾ (پ۲۶، محمد: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنۡ یَّسۡتَغِیۡثُوۡا یُغَاثُوۡا بِمَآءٍ كَالۡمُهۡلِ یَشۡوِی الۡوُجُوۡهَ ؕ بِئۡسَ الشَّرَابُ ؕ (پ۱۵، الکھف: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہو گی اس پانی سے کہ چرخ دیئے (پگھلے) ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون (جلا) دے گا کیا ہی برا پینا۔[1]

دوزخیوں کے ہیبت ناک ہونٹ:

﴿11861﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیت مبارکہ:

تَلۡفَحُ وُجُوۡهَهُمُ النَّارُ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اُن کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی۔

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: آگ ان کے چہرے بھون دے گی حتّٰی کہ اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان تک پہنچ جائے گا اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔[2]

﴿11862﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں کے سر پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا تو وہ ان کے دماغ تک اُتر جائے گا اور وہاں سے پیٹ تک پہنچے گا اور پیٹ میں موجود ہر شے گل جائے گی یہاں تک کہ سب کچھ قدموں کی طرف سے نکل جائے گا۔ یہی

[1]...ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ماجاء فی صفة شراب اهل النار، ۴/ ۲۶۲، حدیث: ۲۵۹۲

[2]...ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ماجاء فی صفة طعام اهل النار، ۴/ ۲۶۴، حدیث: ۲۵۹۶

گلنا ہے (جس کا بیان سورۂ حج کی آیت 20 میں ہے) پھر انہیں ان کی اصلی حالت پر لوٹا دیا جائے گا۔[1]

جہنم کی وسعت:

﴿11863﴾... حضرت سیِّدُنا مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو جہنم کی وُسعت کتنی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک! بخدا! تم نہیں جانتے، سنو: جہنمیوں کے کان سے کندھے تک 70 سال کی مسافت ہو گی، جس میں خون اور پیپ کی وادیاں جاری ہوں گی۔ میں نے عرض کی: کیا نہریں مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، وادیاں ہی ہوں گی۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کی وسعت کتنی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! تم نہیں جانتے، مجھے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے بتایا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس فرمانِ الٰہی:

وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖؕ (پ۲۴، الزمر: ۶۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے۔

کے متعلق پوچھا: اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم کے پل پر ہوں گے۔[2]

موت کو بھی موت آجائے گی:

﴿11864﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو جنت اور جہنم کے درمیان لاکر ذبح کر دیا جائے گا اور ایک پکارنے والا پکارے گا: اے جنت والو! اب ہمیشگی ہے، کبھی موت نہیں آئے گی۔ اے جہنم والو! ہمیشگی ہے،

---

1 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب صفۃ النار، ۶/۴۱۵، حدیث: ۴۷، بتغیر قلیل

2 ...مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الزمر، ۳/۲۲۱، حدیث: ۳۶۸۴۔ ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الزمر، ۵/۱۶۴، حدیث: ۳۲۵۲

اب موت نہیں۔ یہ سن کر اہلِ جنت کی خوشی میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور اہلِ دوزخ کا غم مزید بڑھ جائے گا۔[1]

حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بَروزِ قیامت موت کو سرمگیں مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا حتّٰی کہ اسے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: اے جنت والو! یہ موت ہے، اے جہنم والو! یہ موت ہے اور اسے ذبح کر دیا جائے گا جبکہ جنتی اور جہنمی اسے دیکھ رہے ہوں گے، اس وقت اگر خوشی کے سبب کسی کو موت آتی تو ضرور جنت والوں میں سے کسی کو آتی اور اگر غم کے سبب کسی کو موت آتی تو ضرور جہنم والوں میں سے کسی کو آتی۔[2]

ہمیشہ کی رضامندی:

﴿11865﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** پاک جنتیوں سے ارشاد فرمائے گا: اے جنتیو! جنتی عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم حاضر و مُسْتَعِد ہیں۔ **اللہ** پاک ارشاد فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ جنتی عرض کریں گے: ہم کیوں نہ راضی ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ نعمت عطا فرمائی جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی عطا نہ فرمائی۔ **اللہ** پاک ارشاد فرمائے گا: میں تمہیں اس سے بھی افضل عطا فرماؤں گا کہ اپنی رضامندی کو تمہارے لیے حلال کر دیا لہٰذا اب کبھی تم پر ناراضی نہیں ہو گی۔[3]

چودھویں کے چاند جیسے چہرے:

﴿11866﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے 70 ہزار کی ایک جماعت جنت میں داخل ہو گی جن کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند چمکتے ہوں گے۔ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت عُکّاشہ اَسدی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے لیے **اللہ** پاک سے دعا فرمائیں کہ میں

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ۴/۲۶۰، حدیث: ۶۵۴۸۔ مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۴۶۱، حدیث: ۶۰۰۰

2... الزھد لابن المبارک ما رواہ نعیم بن حماد، باب صفة الجنة وما اعد اللہ فیھا، ص۷۹، حدیث: ۲۸۱

3... بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ۴/۲۶۰، حدیث: ۶۵۴۹

بھی ان میں سے ہو جاؤں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی: اے **اللہ** پاک! اسے ان میں سے کر دے۔ پھر اَنصار میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کی: میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ **اللہ** پاک مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عُکاشہ تم پر سبقت لے گیا۔[1]

﴿11867﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کی (نفل) نماز میں (قراءت) کبھی آہستہ اور کبھی بلند آواز میں فرماتے۔[2]

مومن کا قید خانہ:

﴿11868﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ انبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا مومن کا قید خانہ ہے، جب وہ دنیا سے جُدا ہوتا ہے تو قید سے نکل جاتا ہے۔[3]

﴿11869﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: موت مومن کے لیے تحفہ ہے۔[4]

حیا کا حق:

﴿11870﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم سب جنت میں جانا پسند کرتے ہو؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی امیدوں کو چھوٹا کرو، موت کو آنکھوں کے سامنے رکھو اور **اللہ** پاک سے حیا کرنے کا حق ادا کرو۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: ہم سب **اللہ** پاک سے حیاء کرتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** پاک سے حیا یہ ہے کہ تم قبر اور گل جانے سے غافل نہ ہو، پیٹ اور اس میں موجود چیزوں سے غافل نہ ہو، سر اور اس میں موجود خیالات سے غافل نہ ہو اور جو آخرت میں عزت چاہتا ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ

1... مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی دخول طوائف... الخ، ص۱۱۲، حدیث: ۵۲۰

2... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب فی رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ اللیل، ۲/۵۳، حدیث: ۱۳۲۸

3... الزھد لابن المبارک، باب فی طلب الحلال، ص۲۱۱، حدیث: ۵۹۸

4... الزھد لابن المبارک، باب فی طلب الحلال، ص۲۱۲، حدیث: ۵۹۹

دے تو یہی اللہ پاک سے حیا ہے اور وہ بندہ اللہ پاک کی ولایت کو پہنچ جاتا ہے۔[1]

تم کسی غائب کو نہیں پکارتے:

﴿11871﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے ہم جب بھی کسی بلندی پر چڑھتے یا کسی وادی میں اُترتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے قریب ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اسے پکارتے ہو جو قریب ہے اور سننے والا ہے لہٰذا اپنی جانوں پر ترس کھاؤ۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عبدُ اللہ بن قیس! کیا میں تجھے ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے وہ "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ" ہے۔[2]

آٹھ سال بعد نماز جنازہ:

﴿73-11872﴾... حضرت سَیِّدُنا عُقْبَہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شہدائے اُحد پر 8 سال بعد زندہ و مردہ کو رخصت کرنے والے کی طرح نماز پڑھی[3] پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارا پیش رَو ہوں، تم پر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے، میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے بارے میں یہ خوف نہیں کہ تم شرک کرو گے لیکن اس بات کا خوف ہے کہ تم دنیا کی محبت میں پڑ جاؤ گے اور اس میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے۔ حضرت سَیِّدُنا عُقْبَہ

1... الزھد لابن المبارک، باب الھرب من الخطایا والذنوب، ص۱۰۷، حدیث: ۳۱۷، بتغیرٍ قلیل

2... بخاری، کتاب القدر، باب حول ولاقوۃ الا باللہ، ۴/۲۷۵، حدیث: ۶۶۱۰

بخاری، کتاب التوحید، باب (وکان اللہ سمیعا بصیرا)، ۴/۵۳۵، حدیث: ۷۳۸۶

3... آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھنا حضور انور کی خصوصیت ہے۔ اس دعا یا نماز جنازہ سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ حضور انور زندہ اور مردہ مسلمانوں کو "وَداع" فرمارہے ہیں، زندوں کو اس لیے کہ اب وفات کا وقت قریب ہے لوگ اب حضور کی زیارت نہ کرسکیں گے، مردوں کو اس لیے کہ اب مردوں کے لیے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعائیں وغیرہ بند ہونے والی ہیں یہ واقعہ مرضِ وفات شروع ہونے سے پہلے ہوا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/۲۸۶ ملخصا)

بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا آخری دیدار میں نے اسی مقام پر کیا تھا۔[1]

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی احتیاط:

﴿11874﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جب لوٹ کر اپنے گھر گیا تو میں نے اپنے بستر پر گری ہوئی کھجور پائی جس کے بارے میں میں نہیں جانتا تھا کہ وہ صَدَقہ کی ہے یا میرے گھر والوں کی اس لیے میں نے اسے نہیں کھایا۔[2]

قیامت تک لئے رضا یا ناراضی:

﴿11875﴾... حضرت سَیِّدُنا بلال بن حارِث رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: کوئی شخص اچھی بات کہتا ہے اور اس کی انتہا کو نہیں جانتا لیکن **اللہ** کریم قیامت تک اس کے لیے اپنی رضا لکھ دیتا ہے اور کوئی شخص بُری بات بول دیتا ہے جس کی انتہا نہیں جانتا لیکن **اللہ** پاک قیامت تک اس کے لیے اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے۔[3]

ایک کلمہ باعث ہلاکت:

﴿11876﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے پاس بیٹھنے والوں کو ہنسانے کے لیے کوئی بات کہتا ہے لیکن اس کے سبب وہ ثُرَیَّا (ستارے کے فاصلے) سے بھی زیادہ دور (جہنم میں) جا گرتا ہے۔[4]

رحم دل علما کی فضیلت:

﴿11877﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ احد، ۳/۳۳، حدیث: ۴۰۴۲

2 ...مسلم، کتاب الزکوۃ، باب تحریم الزکاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...الخ، ص۴۱۶، حدیث: ۲۴۷۷، بتغیر

3 ...الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص۴۹۰، حدیث: ۱۳۹۴، بتغیر قلیل

4 ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۳۶۶، حدیث: ۹۲۳۱

ارشاد فرمایا: میری امت کے افضل لوگ علما ہیں اور علما میں افضل رحم کرنے والے علما ہیں، سن لو کہ اللہ پاک جاہل کا ایک گناہ معاف کرنے سے پہلے عالم کے 40 گناہ معاف فرمادے گا، سن لو! جب رحم کرنے والا عالم قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایک نور ہوگا جس کی روشنی میں وہ چلے گا اور اس سے مشرق و مغرب کے درمیان روشنی ہوگی جیسے کہ موتی کی مانند روشن ستارہ ہوتا ہے۔[1]

اللہ پاک کا کافی ہونا:

﴿11878﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کو راضی کرنے کے لیے اللہ پاک کی ناراضی مول لے اللہ پاک اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے اور جو اللہ پاک کی رضا کے لیے لوگوں کو راضی کرے اللہ پاک اسے کافی ہوتا ہے۔[2]

﴿11879﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کوئی ایسا دن آئے کہ میں اس میں اپنے علم میں اضافہ نہ کر سکوں جو مجھے اللہ پاک کے قریب کرے تو اس دن سورج کے طلوع ہونے میں میرے لیے کوئی بَرَکت نہیں۔[3]

مومن کی عزت کی حفاظت کی فضیلت:

﴿11880﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو منافق سے کسی مومن کی عزت کی حفاظت کرے گا تو قیامت کے دن ایک فرشتہ بھیجا جائے گا جو اس کی جہنم کی آگ سے حفاظت کرے گا اور جو عیب لگانے کے ارادے سے مومن پر کوئی تہمت لگائے تو اللہ پاک اسے جہنم کے پل پر روک لے گا حتّٰی کہ اپنے کہے کے مطابق عذاب پالے۔[4]

مومن پر تہمت لگانے کا انجام:

﴿11881﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ...تاریخ بغداد، رقم: ۵۴، محمد بن إسحاق السلمی، ۱/۲۵۳ بتغیر قلیل

2 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ۶۵، ۴/۱۸۶، حدیث: ۲۴۲۲، بتغیر

3 ...مسند الفردوس، ۱/۳۱۸، حدیث: ۱۲۵۵

4 ...ابو داود، کتاب الادب، باب من رد عن مسلم غیبۃ، ۴/۳۵۴، حدیث: ۴۸۸۳

ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن کے بارے میں کوئی بات کی جس کے بارے میں وہ نہیں جانتا تو اللہ پاک اسے جہنم کے پل پر روک دے گا حتّٰی کہ اپنے کہے کے مطابق عذاب پالے اور جس نے عیب لگانے کے ارادے سے مومن پر کوئی تہمت لگائی تو اللہ پاک اسے رَدْغَۃُ الْخَبَال (جہنم کی ایک وادی) میں ڈالے گا حتّٰی کہ وہ اپنے کہے کے مطابق عذاب پالے۔[1]

مسلمان کا دفاع کرنے کی فضیلت:

﴾11882﴿ ... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُاللہ اور حضرت سیِّدُنا ابو طلحہ بن سَہل انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کی جہاں اس کی عزت کم کی جا رہی ہو اور اس کو رُسوا کیا جا رہا ہو تو اللہ پاک اس کی ایسی جگہ مدد کرے گا جہاں اسے اللہ کریم کی مدد چاہیے ہوگی اور جس نے کسی مسلمان کو کسی جگہ ذلیل کیا تو اللہ پاک اسے ایسی جگہ ذلیل کرے گا جہاں وہ اللہ پاک کی مدد چاہتا ہو گا۔[2]

غیبت کی نشان دہی:

﴾11883﴿ ... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کسی شخص کا ذکر کیا اور عرض کی: وہ نہیں کھاتا جب تک اسے کھلایا نہ جائے اور وہ نہیں چلتا جب تک چلایا نہ جائے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اس کی غیبت کی۔ ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے تو وہی بات کی جو اس میں ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مسلمان بھائی کی وہ بات کرو جو اس میں ہو تو غیبت ہونے کے لیے یہی کافی ہے۔[3]

رشتہ دار پر صدقے میں دُگنا ثواب:

﴾11884﴿ ... حضرت سیِّدُنا سلمان بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...ابو داود، کتاب الاقضیۃ، باب فیمن یعین علی خصومۃ... الخ، ۳/ ۴۲۷، حدیث: ۳۵۹۷، عن ابن عمر، بتغیر
ابو داود، کتاب الادب، باب من رد عن مسلم غیبۃ، ۴/ ۳۵۴، حدیث: ۴۸۸۳

2 ...مسند امام احمد، حدیث ابی طلحۃ زید بن سھل، ۵/ ۵۱۳، حدیث: ۱۶۳۶۸، بتقدم وتاخر

3 ...مسند عبد اللہ بن المبارک، ص ۴ حدیث: ۴

نے ارشاد فرمایا: تمہارا مسلمانوں پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے جبکہ رشتہ دار پر کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔[1]

﴿11885﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ حضور رحمت عالَم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی نافرمانی والی منت کو پورا نہ کرو اور اس کا کفارہ قسم والا ہے۔[2]

﴿11886﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک یہودی اور یہودن کو رجم کا حکم دیا۔[3]

حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔[4]

موزوں پر مسح اوپر کیوں؟

﴿11887﴾... حضرت سیِّدُنا عبدِ خیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے وضو فرمایا اور موزوں کے اوپری حصہ پر مسح کیا پھر ارشاد فرمایا: اگر میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس طرح کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میری رائے میں مسح کے لیے قدم کا نچلا حصہ قدم کے اوپری حصہ سے زیادہ حق رکھتا تھا۔

﴿11888﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندۂ مومن اہلِ ایمان کے لیے ایسا ہی ہوتا ہے جیسے جسم کے لیے سر، مومن اہل ایمان کے لیے اسی طرح تکلیف و درد محسوس کرتا ہے جیسے جسم سر کے لیے تکلیف محسوس کرتا ہے۔[5]



---

1 ...معجم کبیر، ۶/۲۷۵، حدیث: ۶۲۰۶

2 ...مسند ابی یعلی، مسند عائشۃ، ۴/۲۳۱، حدیث: ۴۷۶۴

3 ...ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب رجم الیھودی والیھودیۃ، ۳/۲۲۷، حدیث: ۲۵۵۷

4 ...ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب کل مسکر حرام، ۴/۶۷، حدیث: ۳۳۸۷

5 ...الزھد لابن مبارک، باب ماجاء فی الشح، ص۲۴۱، حدیث: ۶۹۳

حضرت عبد العزیز بن ابو رَوّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

انہی بزرگوں میں سے ایک ہستی حضرت عبد العزیز بن ابو رَوّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ہے جو خوب عبادت کرنے والے اور مصیبتوں اور آزمائشوں کو چھپانے والے تھے۔

تصوف: منقول ہے کہ تصوف عطیات کی کثرت اور مصیبتوں کو چھپانے کا نام ہے۔

﴿11889﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ میں ایک مرتبہ شدید بارش ہوئی جس سے کئی مکانات گر پڑے تو حضرت ابن رَوّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک لونڈی آزاد کر کے **اللہ** پاک کا شکر ادا کیا کہ اُس نے انہیں اس آزمائش سے عافیت میں رکھا۔

گھر والوں کو 20 سال بعد پتا چلا:

﴿11890﴾... حضرت سیِّدُنا شقیق بَلْخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد العزیز بن ابو رَوّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نابینا ہوئے 20 سال ہو گئے تھے لیکن اس بات کا پتا ان کے بیوی بچوں کو بھی نہ چلا، ایک دن ان کے بیٹے نے غور سے دیکھا تو عرض کی: ابا جان! کیا آپ نابینا ہو گئے ہیں؟ فرمایا: ہاں، بیٹا! جو **اللہ** پاک کی مرضی، تیرے باپ کو نابینا ہوئے 20 سال ہو چکے ہیں۔

﴿11891﴾... حضرت سیِّدُنا یُوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد العزیز بن ابو رَوّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 40 سال تک آسمان کی طرف نہ دیکھا، ایک مرتبہ آپ کعبے کا طواف کر رہے تھے کہ عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے اپنی انگلی ان کی پسلیوں میں چبھوئی تو آپ نے اُس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں جانتا ہوں کہ یہ کسی سخت گیر کا نیزہ ہے۔

پانچ ہزار مانگے تو 10 ہزار ملے:

﴿11891﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد العزیز بن ابو رَوّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے ایک دوست سے کہا: ہمیں ایک سال تک کے لیے پانچ ہزار درہم قرض چاہیے۔ تاجر دوست نے مطلوبہ رقم اُنہیں دے دی، پھر جب رات ہوئی اور تاجر اپنے بستر پر لیٹا تو سوچنے لگا: اِبنِ ابو رَوّاد نے یہ کیا

کیا، وہ بھی بوڑھے ہیں اور میں بھی بوڑھا ہوں اور نہیں جانتا کہ اللہ پاک ان کے یا میرے بارے میں کیا ظاہر فرمائے گا اور جس طرح میں انہیں جانتا ہوں میرے بیٹے نہیں جانتے، اگر میں صبح زندہ اٹھا تو ضرور ان کے پاس جا کر یہ قرض معاف کر دوں گا۔ صبح ہوئی تو وہ حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے طرف گئے اور انہیں مقام ابراہیم کے پیچھے پایا کیونکہ آپ اکثر یہیں بیٹھا کرتے تھے۔ تاجر دوست نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمٰن! رات میں نے ایک معاملے میں غور و فکر کیا تو اچھا نہیں سمجھا کہ آپ سے مشورہ کرنے سے پہلے اسے ختم کر دوں۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: میں نے اُس مال کے بارے میں غور و فکر کیا جو آپ کو دیا ہے کیونکہ آپ بھی بوڑھے ہیں اور میں بھی بوڑھا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ اللہ پاک میرے یا آپ کے بارے میں کیا ظاہر فرمائے گا اور جیسا میں آپ کو جانتا ہوں ویسا میرے بیٹے نہیں جانتے لہٰذا میرا خیال ہے کہ میں دنیا و آخرت میں یہ قرض آپ کو معاف کر دوں۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ پاک! اِن کی مغفرت فرما اور اِنہیں ان کی نیت سے بھی بڑھ کر عطا فرما۔ پھر جتنی ہو سکتی تھی آپ نے اُس دوست کے لیے دعا کی۔ پھر اُن سے فرمایا: مال کے بارے میں جو آپ مشورہ کر رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ یہ قرض ہم نے اللہ پاک کے لیے لیا ہے اور جب بھی ہم اس کے سبب غم میں آتے ہیں تو اللہ پاک اسے ہم سے دور کر دیتا ہے لہٰذا اگر ہم نے اسے معاف کرا لیا تو سارا معاملہ ہی ختم ہو جائے گا۔ تاجر دوست نے ناپسند کیا کہ آپ کی مخالفت کرے۔

پھر یہ ہوا کہ سال پورا ہونے سے پہلے ہی تاجر دوست کا انتقال ہو گیا اور سال پورا ہونے پر اس کے بیٹے آپ کے پاس آئے اور کہا: اے ابو عبد الرحمٰن! ہمارے والد کا مال لوٹا دیں۔ آپ نے ان سے فرمایا: پیسوں کا انتظام تو نہیں ہو سکا مگر تم ایک سال کی مہلت دے دو۔ وہ لوگ چلے گئے، پھر جب اگلا سال آیا تو قرض کی ادائیگی کا انتظام نہ ہو سکا۔ تاجر کے لڑکوں نے کہا: آپ پر ذلت سے زیادہ کون سی شے آسان ہو گئی اور لوگوں کا مال ہڑپ لیا۔ آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: اللہ پاک تمہارے باپ پر رحم فرمائے، وہ ایسی باتوں سے ڈرتا تھا، اچھا، اب میرے اور تمہارے درمیان آنے والے سال تک مدت طے ہے، اگر میں ادا نہ کر سکا تو پھر تم جو کہتے ہو کر گزرنا۔ راوی فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مقام ابراہیم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کا ایک غلام آیا جو سندھ یا ہند کی طرف بھاگ گیا تھا، اس نے سلام کر کے کہا: میرے آقا! میں آپ کا غلام ہوں جو سر زمین سندھ یا ہند کی

طرف بھاگ گیا تھا، میں نے وہاں کاروبار کیا تو اللہ پاک نے مجھے اس سے 10 ہزار درہم کا نفع دیا نیز میرے ساتھ بے شمار سامانِ تجارت بھی ہے۔

حضرت سیِّدُنا سُفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غلام کی بات سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی: مولا! ساری تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، میں نے تجھ سے پانچ ہزار درہم مانگے اور تو نے 10 ہزار دے دیئے۔ (پھر اپنے بیٹے کو آواز دی) اے عبدالمجید! یہ 10 ہزار درہم اٹھاؤ اور تاجر کے بیٹوں کو دے آؤ اور انہیں میرا سلام پہنچا کر کہنا: یہ 10 ہزار درہم میرے والد نے تمہارے لیے بھیجے ہیں۔ رقم دیکھ کر وہ لوگ بولے: ہمارے تو صرف پانچ ہزار درہم تھے۔ جواب دیا: "تم سچ کہتے ہو مگر باقی پانچ بھی تمہارے لیے ہیں اس بھائی چارے کی وجہ سے جو میرے والد اور تمہارے باپ کے درمیان تھا۔" اپنے بُرے رویے اور حضرت کے کرم واحسان پر تاجر کے بیٹے نادم وپشیمان ہوئے۔ عبدالمجید واپس اپنے والد کے پاس لوٹ آئے اور بتایا کہ رقم انہیں پہنچا دی ہے۔ غلام نے عرض کی: میرے پاس موجود مالِ تجارت گن کر اپنے قبضہ میں لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا: بیٹا! میں نے اللہ پاک سے پانچ ہزار مانگے تو اس نے مجھے 10 ہزار عطا فرما دیئے۔ اب تُو اللہ پاک کی رضا کے لیے آزاد ہے اور جو مال تیرے پاس ہے وہ تیرا ہوا۔

﴾11892﴿... حضرت عبدالعزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ مجلس میں کم رتبے والی جگہ پر راضی ہو جانا تَواضُع کا سرچشمہ ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ ہر انسان کے سر میں کچھ حکمت ہوتی ہے جسے ایک فرشتے نے پکڑ رکھا ہوتا ہے، پس جو انسان اپنے ربِّ کریم کے لیے عاجزی وانکساری کرتا ہے تو فرشتہ اُسے اونچا کر دیتا اور کہتا ہے: "بلند ہو، اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے۔" اور اگر کوئی تکبر کرتا ہے تو فرشتہ اسے پست کر دیتا ہے اور کہتا ہے: رُسوا ہو، اللہ پاک تجھے ذلیل کرے۔

مومن، کافر اور منافق کی علامات:

﴾11893﴿... حضرت عبدالعزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایسوں کے بارے میں سوال کیا جو لوگوں پر شرک اور کفر کا یقینی حکم لگاتے ہیں۔ تو آپ نے اس کا انکار ورَد کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں مومنوں، کافروں اور منافقوں کی علامات بتاتا ہوں پھر آپ نے بِسْمِ اللہ

شریف پڑھ کر یہ آیات تلاوت کیں:

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۠﴿۷﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۘ﴿۸﴾ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ؕ﴿۹﴾ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۢ ۙ۬ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾ (پ۱، البقرة: ۱تا۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے بے شک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں **اللہ** نے اُن کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر گھٹاٹوپ ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم **اللہ** اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں فریب دیا چاہتے ہیں **اللہ** اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں ان کے دلوں میں بیماری ہے تو **اللہ** نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے بدلہ ان کے جھوٹ کا۔

آیات تلاوت کرکے فرمایا: یہ ہیں مومنوں، کافروں اور منافقوں کی علامات۔

جنتی بیوی کا عالیشان عمل:

﴿11894﴾... حضرت عبدالعزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ حکایت پہنچی ہے کہ بنی

اسرائیل کا ایک عبادت گزار عبادت میں لگا رہتا تھا، ایک بار اسے خواب میں بتایا گیا کہ فلاں عورت جنت میں تمہاری بیوی ہوگی۔ عبادت گزار نے سوچا کہ فلاں عورت، آخر وہ کون سا ایسا عمل کرتی ہے۔ پس وہ اس عورت کے پاس پہنچ گیا اور اس سے کہا: میں تین دن اور تین راتیں تمہاری مہمان نوازی کرنا چاہتا ہوں۔ عورت نے کہا: بڑی خوشی کے ساتھ کیجئے۔ چنانچہ عبادت گزار نے تین دن اور تین راتیں ایک مکان میں اس کی مہمان نوازی کی، اس طرح کہ اُس نے راتیں قیام میں گزاریں تو عورت نے سو کر اور اُس نے دن روزہ رکھ کر گزارے تو عورت نے کھا پی کر۔ جب تین دن پورے ہو گئے تو اُس شخص نے عورت سے پوچھا: کیا تیرا کوئی خاص عمل بھی ہے جس پر تجھے اعتماد ہو؟ عورت نے جواب دیا: میرے بھائی! میری ایک معمولی و چھوٹی سی عادت کے علاوہ تم میرا عمل دیکھ چکے ہو۔ عبادت گزار نے پوچھا: وہ کون سی عادت ہے؟ عورت نے جواب دیا: میں جب تنگی میں ہوتی ہوں تو آسانی کی خواہش نہیں کرتی، جب بھوکی ہوتی ہوں تو پیٹ بھرنے کی تمنا نہیں کرتی، جب دھوپ میں ہوتی ہوں تو سایہ طلب نہیں کرتی اور جب بیمار ہوتی ہوں تو صحت یابی کی خواہش نہیں کرتی۔ عابد نے کہا: یہ عادت؟ خدا کی قسم! یہ تو ایسی عادت ہے کہ بہت سے عبادت گزار بھی اس سے عاجز ہیں۔

چاند کا خوفِ خدا:

﴿11895﴾... حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے خانہ کعبہ کے دروازے کے سامنے نماز پڑھی، روتے ہوئے سجدہ میں گئے اور بہت زیادہ روئے تو آپ کے رونے پر تعجب کرتے ہوئے کچھ قریشی لڑکے آپ کے قریب آکر کھڑے ہو گئے۔ آپ نے اُن سے فرمایا: رویا کرو، اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنالو، پھر آپ نے چاند کی طرف اشارہ کیا جو غائب ہونے ہی والا تھا اور فرمایا: یہ بھی اللہ پاک کے خوف سے روتا ہے۔

صبح کس حال میں کی؟

﴿11896﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیْس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: آپ نے صبح کس حال میں کی؟ فرمایا: خدا کی قسم! میں نے صبح اس

حال میں کی کہ میں موت سے بہت زیادہ غافل ہوں، ساتھ ہی بہت سے گناہوں نے مجھے گھیر رکھا ہے اور موت ہر روز میری عمر کو تیزی سے گھٹا رہی ہے جبکہ میں امیدوں میں ایسا مبتلا ہوں کہ نہیں جانتا کس پر جا کر بس کروں گا۔ پھر آپ رونے لگے۔

تین سے نصیحت حاصل کرو ورنہ:

﴿11897﴾... منقول ہے کہ حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک شخص سے فرمایا: جو تین چیزوں سے نصیحت حاصل نہیں کرتا اُسے نصیحت نہیں کی جا سکتی: (۱)... اسلام (۲)... قرآن اور (۳)... بڑھاپا۔

﴿11898﴾... حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: بے شک اُس کی ناراضی کی صورت میں بھڑکتی آگ ہے تو کیا کوئی منزل سے ناآشنا اُس آگ کو مجھ سے دور کر پائے گا؟

بعض دعائیں:

﴿11899﴾... حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ فرشتے ایک دعا یہ بھی کرتے ہیں: اَللّٰهُمَّ مَالَمْ تَبْلُغْ قُلُوْبُنَا مِنْ خَشْيَتِكَ فَاغْفِرْ لَنَا يَوْمَ نِقْمَتِكَ مِنْ اَعْدَائِكَ یعنی اے **اللہ**! جہاں تک ہمارے دل تیری ہیبت کو نہیں پہنچ پاتے تو اُس کے متعلق اپنے دشمنوں سے انتقام کے دن ہمیں معاف فرما دینا۔

﴿11900﴾... منقول ہے کہ حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یوں کہتے ہوئے سنا گیا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْغِرَّةِ بِاللّٰهِ وَمِنَ الْمَقَامِ عَلٰى مَعَاصِي اللّٰهِ یعنی میں **اللہ** پاک کے معاملے میں غفلت کرنے سے **اللہ** پاک کی پناہ مانگتا ہوں اور **اللہ** پاک کی نافرمانی پر ڈٹ جانے سے **اللہ** پاک کی پناہ مانگتا ہوں۔

موت کی تیاری کرو:

﴿11901﴾... حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن حکیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مرضُ الموت میں ان کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اس وقت (یعنی موت) کے لیے عمل کرو۔

﴿11902﴾... عبدُ اللہ بن مَرزُوق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے

پوچھا: افضل عبادت کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: دن رات میں طویل غم۔

دنیا کی چار لذتیں:

﴿11903﴾... حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا عَلْقَمہ بن مَرثد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عامر بن قیس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے حوالے سے بیان فرمایا: دنیا کی لذتیں چار ہیں: (۱)...مال (۲)...عورت (۳)...نیند اور (۴)...کھانا، مال اور عورت کی تو مجھے حاجت نہیں ہے لیکن نیند اور کھانا میرے لیے ضروری ہے اور خدا کی قسم! میں ان میں بھی کمی کی پوری کوشش کرتا ہوں۔

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عامر بن قیس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے سجدہ کی جگہ شیطان سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا پھر وہ آپ کی قمیص میں داخل ہو کر گریبان یا آستین سے نکلا لیکن آپ نے اسے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ بعد میں آپ سے عرض کی گئی: **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے! آپ نے سانپ کو دور کیوں نہ کیا؟ فرمایا: مجھے **اللہ** پاک سے حیا آتی ہے کہ اس کے سوا کسی اور چیز سے ڈروں۔

آپ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں: اے میرے مولیٰ! تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا، کیا تو میرے معاملہ پر توجہ نہیں فرمائے گا اور مجھے دنیا سے بغیر کسی عمل کے لے جائے گا۔ تو نے ہی مجھے دنیاوی مَصائب کے راستے پر چلایا پھر تو نے فرمایا: ان سے بچو۔ اے کریم! جب تک تو مجھے نہیں بچائے گا تو میں کیسے بچ سکتا ہوں۔ الٰہی! تو جانتا ہے کہ اگر ساری دنیا مجھے مل جائے، پھر تو اُس کا مجھ سے مطالبہ فرمائے تو میں یہ ساری تیری بارگاہ میں پیش کر دوں، بس تو مجھے معاف فرمادے، میں اس کے سوا کچھ نہیں مانگتا۔

خانہ کعبہ کی شکایت:

﴿11904﴾... حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ خانہ کعبہ نے زمانۂ فترت (وہ عرصہ جس میں کوئی نبی مبعوث نہ ہوا) میں اپنے رب پاک سے شکایت کی: "اے میرے رب! میری زیارت کرنے والے کم ہوگئے۔" تو **اللہ** پاک نے اُس سے فرمایا: اب ایسی نئی قوم آنے والی ہے جو تیری یوں مشتاق ہوگی جیسے جانور اپنے بچوں کے مشتاق ہوتے ہیں اور وہ لوگ اس تیزی سے تیری طرف آئیں گے جیسے

پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف جاتے ہیں۔

خوش نصیب نوجوان:

﴿11905﴾... حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ پاک نے اپنے نبی حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر یہ آیت نازل فرمائی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم: ۶) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

تو ایک دن آپ نے یہ آیت مبارکہ صحابہ کرام کو پڑھ کر سنائی، وہاں موجود ایک نوجوان بے ہوش ہو کر گر پڑے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا ہاتھ مبارک اس کے دل پر رکھا تو وہ حرکت کر رہا تھا، آپ نے فرمایا: بیٹا! پڑھو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ، اس نے یہ کلمہ پڑھا تو آپ نے اسے جنت کی بشارت عطا فرما دی۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے اِسے یہ بشارت کیوں عطا ہوئی؟ تو ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ پاک کا یہ فرمان نہیں سنا:

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: یہ اس کے لیے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔[1]

رب کی شان بے نیازی:

﴿11906﴾... حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے داوٗد! گناہ گاروں کو خوشخبری دو اور صدیقین کو ڈراؤ۔ حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو اس بات پر بڑا تعجب ہوا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب! گناہ گاروں کو خوشخبری دوں اور صدیقین کو ڈر سناؤں؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ہاں، گناہ گاروں کو خوشخبری دو کہ کسی بھی گناہ کو معاف کر دینا میرے لیے دُشوار نہیں اور صدیقین کو ڈر سناؤ کہ اپنے اعمال پر خوش نہ ہوں کہ اگر میں نے بندے کو اپنے عدل

[1]... مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ ابراہیم، باب وفاقفی آیۃ، ۳/ ۹۳، حدیث: ۳۳۹۰

اور حساب پر رکھ لیا تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔

﴿11907﴾... حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا مُغِیرہ بن حکیم صَنْعانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تہجد کے لیے اٹھتے تو اپنے کپڑوں میں موجود سب سے اچھا لباس زیب تن کرتے اور اپنی زوجہ کی خوشبو لگاتے۔ آپ تہجد گزاروں میں سے تھے۔

﴿11908﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں میں سب سے زیادہ عِلْم والے تھے، جب محدثین نے آپ کو چھوڑ دیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے اس طرح چھوڑ دیا جیسے میں کوئی پاگل کتا ہوں۔

﴿11909﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن مُقْرِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رات کی عبادت پر حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے زیادہ ثابت قدم شخص نہیں دیکھا۔

﴿11910﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا اسماعیل بن اُمَیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بھی دیکھا ہے لیکن حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مثل کوئی نہ دیکھا۔

حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بہت سے بڑے تابعین جیسے حضرت سَیِّدُنا عطاء، حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ، حضرت سَیِّدُنا نافع، حضرت سَیِّدُنا صَدَقَہ بن یَسار، حضرت سَیِّدُنا ضَحّاک، حضرت سَیِّدُنا مُزاحِم، حضرت سَیِّدُنا عَلْقَمَہ بن مَرْثَد، حضرت سَیِّدُنا محمد بن واسع اور حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم وغیرہ سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں۔

﴿11911﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر طواف میں رُکْنِ یمانی کا اِسْتِلام[1] فرماتے اور باقی دو رکنوں (رکن شامی و رکن عراقی) کا استلام نہ فرماتے۔[2]

---

1 ...بوسہ دینے یا ہاتھ سے چھو کر چومنے یا ہاتھوں کا اشارہ کر کے انہیں چوم لینے کو استلام کہتے ہیں۔ (رفیق الحرمین، ص ۷۰) سنگ اسود کو منہ یا ہاتھ لگا کر چومنا سنت ہے، رُکن یمانی کو صرف ہاتھ لگا کر چومنا سنت ہے منہ نہ لگانا بہتر ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۲۹ ملتقطاً، مرقاۃ المفاتیح، ۵/ ۴۶۲، تحت الحدیث: ۲۵۶۸)

2 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۴۵۶، حدیث: ۵۹۷۴

رات کی نماز کیسے پڑھیں؟

﴿11912﴾... حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: دو دو رکعتیں پڑھو اگر تمہیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لو یہ تمہاری پہلی نماز کو وتر کر دے گی[1]۔[2]

تلبیہ کے الفاظ:

﴿11913﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تلبیہ یوں کہا کرتے تھے: ”لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ

ترجمہ: میں حاضر ہوں، اے **اللہ**! میں حاضر ہوں، (ہاں) میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام خوبیاں، نعمتیں تیرے لیے ہیں اور تیرا ہی ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔“[3]

﴿11914﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔[4]

مسکین کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت:

﴿11915﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: عاجزی اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو تم **اللہ** پاک کے بلند رُتبہ بندے بن جاؤ

1... علامہ ملا علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مذکورہ حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: علامہ ابنِ ملک حنفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ اگر صبح صادق ہونے کا خوف ہو تو دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت ملا کر وتر بنا لے۔ علامہ ابنِ ہمام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث پاک میں اگر یہ احتمال مان لیا جائے وتر ایک رکعت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ وتروں کی تعداد معین ہونے سے پہلے کا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۳/۳۲۸، تحت الحدیث: ۱۲۵۵ ملخصا)

2... موطا امام محمد، ابواب الصلاۃ، باب صلاۃ اللیل، ۱/۵۰۲، حدیث: ۱۲۵، عن ابن عمر

3... بخاری، کتاب الحج، باب التلبیۃ، ۱/۵۲۱، حدیث: ۱۵۴۹

4... مسلم، کتاب الرؤیا، باب فی کون الرؤیا من اللہ... الخ، ص۹۵۸، حدیث: ۵۹۱۲

گے اور تکبر سے بھی بری ہو جاؤ گے۔[1]

﴿11916﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَصائب، امراض اور صدقہ کو چھپانا نیکی و بھلائی کے خزانوں میں سے ہے۔[2]

زنگ آلود دِلوں کی صفائی:

﴿11917﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسے لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دلوں کا زنگ کیا چیز دور کرتی ہے؟ ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت۔[3]

فرشتہ دور ہو جاتا ہے:

﴿11918﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔[4]

﴿11919﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے جائے تو اسے چاہیے کہ غسل کرے۔[5]

﴿11920-21﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے۔[6]

﴿11922﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ...جامع صغیر، ص ۲۰۳، حدیث: ۳۳۸۰

2 ...مسند الفردوس، ۳/ ۷، حدیث: ۴۰۱۴

3 ...شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوۃ القرآن، ۲/ ۳۵۲، حدیث: ۲۰۱۴

4 ...معجم اوسط، ۵/ ۳۰۰، حدیث: ۷۳۹۸

5 ...بخاری، کتاب الجمعۃ، باب ۵، ۱/ ۳۰۲، حدیث: ۸۸۴

6 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۴۷۳، حدیث: ۴۹۰۷

نماز پڑھی اور اپنے نعلین مبارک اتار دیئے تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے[1]۔[2]

مؤذن کی ذمہ داری:

﴿11923﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مؤذنوں کی گردنوں میں مسلمانوں کی دو چیزیں لٹکی ہوئی ہیں اُن کی نمازیں اور روزے[3]۔[4]

1... یہاں پر مختصر حدیث بیان ہوئی ہے، آگے حدیث کے الفاظ یہ ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پوری کی تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پوچھا: تم نے جوتے کیوں اتارے؟ صحابہ نے عرض کی: ہم نے آپ کو جوتے اتارتے دیکھا تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے مجھے بتایا کہ ان جوتوں میں گندگی ہے جب تم میں سے کوئی مسجد میں آیا کرے تو دیکھ لیا کرے اگر جوتوں میں گندگی دیکھے تو انہیں پونچھ دے اور پھر ان میں نماز پڑھ لے۔ (مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۴۱، حدیث: ۱۱۱۵۳)

رہی بات جوتوں میں نماز پڑھنے کی تو مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد۱، ص469** پر اس حدیث پاک کہ "یہود کی مخالفت کرو وہ نہ جوتوں میں نماز پڑھتے ہیں نہ موزوں میں" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی یہود جوتے یا موزے میں نماز جائز نہیں سمجھتے تم جائز سمجھو، خیال رہے کہ موزوں میں نماز ادا کرنا سنت ہے لیکن جوتے اگر پاک ہوں اور اتنے نرم کہ سجدہ میں حرج واقعہ نہ ہو کہ پاؤں کی انگلیاں بخوبی مڑ کر قبلہ رو ہو سکیں تو ان میں نماز جائز ہے ہمارے ملک کی جوتیاں نماز کے قابل نہیں نیز اب لوگ صحابہ کرام جیسے باادب نہیں اگر انہیں جوتوں میں نماز کی اجازت دی جائے، تو مصلے اور مسجدیں گندگی سے بھر دیں گے اس لیے اب جوتے اتار کر ہی مسجدوں میں آنا اور نماز پڑھنا چاہیے۔

2... مستدرک، کتاب الامامۃ وصلاۃ الجماعۃ، ۱/۵۴۱، حدیث: ۹۹۴، عن ابی سعید الخدری

3... مؤذن مسلمانوں کے نماز، روزے دونوں کے ذمہ دار ہیں کہ اذان سے ہی سحری اور افطار ہے اور اذان سے ہی نمازوں کی اداء۔ اگر اذانیں صحیح وقت پر دیں گے لوگوں کے روزے نماز دُرست ہوں گے اور سب کا ثواب ان کو ملے گا اور اگر غلط وقت پر دیں گے تو سب کے روزے، نماز برباد ہوں گے اور وبال ان حضرات پر۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۲۸) عموماً ختم سحری کے ساتھ ہی اذانِ فجر ہو جاتی ہے یونہی غروب آفتاب کے ساتھ ہی اذانِ مغرب ہو جاتی ہے لیکن در حقیقت اذان نماز کے لئے ہے جبکہ ختم سحری کا تعلق صبح صادق سے اور افطار کا تعلق غروب آفتاب سے ہے۔ امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: روزہ کا اذانِ فجر سے کوئی تعلق نہیں یعنی فجر کی اَذان کے دَوران کھانے پینے کا کوئی جواز ہی نہیں۔ اَذان ہو یا نہ ہو، آپ تک آواز پہنچے یا نہ پہنچے صُبحِ صادِق ہوتے ہی آپ کو کھانا پینا بالکل ہی بند کرنا ہوگا۔ جب غُروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے، اِفطار کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ نہ سائرن کا اِنتظار کیجئے، نہ اَذان کا۔ فوراً کوئی چیز کھا یا پی لیجئے افطار کیلئے اذان شرط نہیں۔ ورنہ اُن علاقوں میں روزہ کیسے کھلے گا جہاں مساجِد ہی نہیں یا اذان کی آواز نہیں آتی۔ بہر حال مَغرِب کی اَذان نمازِ مغرب کیلئے ہوتی ہے۔ (فیضان رمضان، ص۱۰۷، ۱۱۳، ۱۱۴)

4... ابن ماجہ، کتاب الاذان والسنۃ، باب السنۃ فی الاذان، ۱/۳۹۵، حدیث: ۷۱۲

﴿11924﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب دو لوگ سرگوشی کر رہے ہوں تو کوئی تیسرا شخص ان کی اجازت کے بغیر اُن کے پاس نہ بیٹھے۔[1]

﴿26-11925﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک کبھی بندے کو اُس کے کیے گناہ سے بھی فائدہ دے دیتا ہے[2]۔[1]

---

1 ...نوادر الاصول، الاصل الثانی، ۲۸/۱، حدیث: ۹

2 ...علامہ ابنِ رجب حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں کو بعض اوقات گناہ میں مبتلا کرنا دو بڑے فائدوں کا حامل ہے۔ **پہلا بڑا فائدہ:** "گنہگار اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے، اپنے مالک و مولیٰ کے حُقُوق کی ادائیگی میں کوتاہی کا اقرار کرتا ہے اور خود پسندی کا سر نیچا کرتا ہے" یہ طرزِ عمل اللہ پاک کو بہت نیکیاں کرنے سے زیادہ پسند ہے؛ کیونکہ ہمیشہ نیکیاں کرتے رہنا بسا اوقات آدمی کو خود پسندی میں مبتلا کر دیتا ہے اور حدیثِ پاک میں آتا ہے: "اگر تم گناہ نہ کرو تو مجھے ڈر ہے کہ تم اس سے بڑی چیز "خود پسندی" میں مبتلا ہو جاؤ گے۔" حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر ابنِ آدم ہر بات دُرست ہی کہے، ہر کام اچھا ہی کرے تو قریب ہے کہ وہ خود پسندی سے پاگل ہو جائے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں: "میں جس گناہ کے ذریعے بارگاہِ الٰہی میں کرم کی بھیک مانگوں وہ مجھے اس نیکی سے زیادہ پسند ہے جس کے سبب میں رب تعالیٰ کے آگے ناز اور فخر کرنے لگوں۔" رب کریم کو تسبیح بیان کرنے والوں کی چہکار سے زیادہ گنہگاروں کی آہ وزاری پسند ہے؛ کیونکہ تسبیح والوں کی چہکار فخر و غُرور سے آلودہ ہو سکتی ہے لیکن گنہگاروں کی آہ وزاری کے ماتھے پر عاجزی و انکساری کا جھومر ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے: "بے شک اللہ پاک بندے کو اس کے گناہ سے بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔" حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **"بندہ گناہ کرتا ہے اور اُسے یاد رکھتا ہے، اس کے سبب ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے حتّٰی کہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔"** مؤمن کی لغزش کا مقصود یہ ہے کہ وہ شرمندہ ہو اور ندامت کا اظہار کرے، اس کی کوتاہی کا حاصل یہ ہے کہ اُسے افسوس ہو اور وہ افسردہ ہو، مؤمن کے ٹیڑھے پن کا مقصد اس کی درستی ہے، مؤمن کی پسماندگی و محرومی کا مقصد اس کی پیش قدمی ہے، مؤمن خواہش کے اندھے کنویں میں پھسلتا ہے تاکہ اس کا ہاتھ پکڑ لیا جائے اور اُسے نجات کے چبوترے پر بٹھا دیا جائے۔ **دوسرا بڑا فائدہ:** بندوں کو بعض اوقات گناہوں میں مبتلا کرنے کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ "بندے کو اللہ پاک کی طرف سے معافی اور بخشش عطا ہوتی ہے۔" اللہ پاک معاف فرمانے اور بخشش فرمانے کو پسند کرتا ہے، اس کے صفاتی ناموں میں غَفَّار (بہت بخشنے والا)، عَفُوّ (معاف فرمانے والا) اور تَوَّاب (بہت توبہ قبول کرنے والا) شامل ہیں، اگر ساری مخلوق گناہوں سے بچالی جائے تو یہ عفو و مغفرت کس کے لئے ہوگی؟! ایک بزرگ فرماتے ہیں: پہلے پہل جب اللہ پاک نے قلم کو پیدا فرمایا تو لکھا: "بے شک میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے والا، جو توبہ کرتا ہے میں اس کی توبہ قبول فرماتا ہوں۔" ایک نیک بزرگ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یا اللہ! مجھے ایسی درستی دے جس کے بعد کبھی بگاڑ نہ ہو۔ اللہ پاک نے اُنہیں الہام فرمایا: "میرے تمام مؤمن مجھ سے یہی مانگتے ہیں، اگر میں سب بندوں کو درست کر دوں تو فضل و کرم کس پہ کروں گا؟ مغفرت کسے عطا کروں گا؟" ایک بزرگ کہا کرتے تھے: اگر مجھے پتا ہوتا کہ کونسا عمل اللہ پاک کو سب سے زیادہ محبوب ہے تو میں جی جان سے اس میں

﴿11927﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یومِ عرفہ کی شام کو خُطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ پاک نے اس جگہ تم پر احسان فرمایا، تمہارے نیکوکاروں سے قبول فرمایا اور انہوں نے جو مانگا عطا کیا اور تمہارے گناہ گاروں کو نیکوکاروں کے طُفیل معاف فرمادیا، تو اللہ پاک کا نام لے کر چلو۔ جب مُزْدَلِفَہ کی صبح آئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ پاک نے اس جگہ تم پر احسان فرمایا، تمہارے نیکوکاروں سے قبول فرمایا اور انہوں نے جو مانگا وہ عطا کیا، تمہارے گناہ گاروں کو نیکوکاروں کے وسیلے سے معاف فرمادیا اور تمہارے آپسی حقوق بھی مُعاف فرمائے اور ان کا عوض اپنے پاس سے دے دیا تو تم اللہ پاک کا نام لے کر چلو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کل آپ ہمارے ساتھ چلے تھے تو غم کی کیفیت تھی اور آج خوش و مسرور ہیں۔ ارشاد فرمایا: کل میں نے اپنے کریم رب سے ایک شے کا سوال کیا تو اُس وقت مجھے عطا نہ کی گئی اور جب دوسرا دن آیا تو حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس آئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک اللہ پاک نے باہمی حقوق کے معاملے میں بھی آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا فرمایا ہے۔[2]

ایک روایت میں یوں ہے: جب عَرفہ کی صبح ہوئی تو اللہ پاک نے ملائکہ سے فرمایا: گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کے باہمی حُقُوق اور حُقُوق سے زائد مُعاملات بھی بخش دیئے۔[3]

﴿11928﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو سلام سے پہلے گفتگو شروع کر دے تم اسے جواب نہ دو۔[4]

-----لگ جاتا۔ انہوں نے خواب میں دیکھا، کوئی اُن سے کہہ رہا تھا: تُم وہ چاہتے ہو جو کبھی نہ ہو گا، بے شک اللہ پاک کو تو مغفرت کرنا پسند ہے۔ حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر اللہ پاک کو معاف فرمانا سب سے زیادہ پسند نہ ہوتا تو وہ اپنی بارگاہ کی معزز ترین ہستیوں کو لغزشوں میں مبتلا نہ فرماتا۔ (لطائف المعارف، مجلس فی فضل العشر کبیر باللہ، ص۳۱)

1 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب التوبۃ، ۳/۴۲۵، حدیث: ۱۹۹

2 ...تفسیر الطبری، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۹۹، ۲/۳۰۷، حدیث: ۳۸۴۷، بتغیر قلیل

3 ...اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر فضل یوم عرفۃ...الخ، ۵/۲۱، حدیث: ۲۷۴۹ مختصراً

4 ...عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب من بدا بالکلام قبل السلام، ص۹۷، حدیث: ۲۱۵

بد مذہب کا کوئی احترام نہیں:

﴿11929-30﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بد مذہب سے اللہ پاک کی خاطر نفرت کرتے ہوئے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا اللہ پاک اس کے دل کو ایمان و سلامتی سے بھر دے گا، جس نے کسی کو بد مذہب کے پاس جانے سے روک لیا اللہ پاک قیامت کے دن اسے بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا اور جس نے کسی بد مذہب کو سلام کیا اُس سے خوش ہو کر ملا اور خوشی کے ساتھ اس کا استقبال کیا تو اس شخص نے اُس کی توہین کی جو اللہ پاک نے حضرت محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر نازل کیا ہے۔[1]

ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کسی بد مذہب کو ذلیل کرتا ہے اللہ پاک جنت میں اس کا ایک دَرَجہ بلند فرما دیتا ہے۔[2]

سو شہیدوں کا ثواب:

﴿11931﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میری امت کے بگاڑ کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے کے لیے ایک شہید کا ثواب ہے۔"[3] جبکہ ایک روایت کے مطابق: "اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔"[4]

﴿11932﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ اس کی حاجت پوری کرنے کے لیے چلا اور اللہ پاک کی رضا کے لیے اس کے ساتھ خیر خواہی کی تو اللہ پاک بروز قیامت اس کے اور دوزخ کے درمیان سات خندقیں حائل کر دے گا اور ایک خندق اتنی بڑی ہو گی جتنا زمین اور آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔[5]

---

1 ...تاریخ بغداد، رقم: ۵۳۷۸، عبد الرحمن بن نافع، ۲۶۲/۱۰

2 ...ابن عساکر، رقم: ۶۷۳۵، محمد بن عثمان بن خراش، ۱۹۹/۵۴

3 ...معجم اوسط، ۱۱۹/۴، حدیث: ۵۴۱۴

4 ...الزھد الکبیر للبیھقی، فصل فی العزلۃ والخمول، ص۱۱۸، حدیث: ۲۰۷

5 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب قضاء الحوائج، ۱۶۷/۴، حدیث: ۳۵

بیماری میں مرنے کی فضیلت:

﴿11933﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بیماری میں مرا وہ شہید ہے، اسے قبر کے فتنے سے بچایا جائے گا اور اسے صبح شام جنت سے رزق دیا جائے گا۔[1]

﴿11934﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء بن یسار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ملک الموت کا سامنا کرنا تلوار کی ہزار ضربوں سے زیادہ سخت ہے اور مرتے وقت مومن کی ہر رگ جُداگانہ تکلیف محسوس کرتی ہے۔[2]

سفر میں موت شہادت ہے:

﴿11935﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسافر کی موت شہادت ہے۔[3]

﴿11936﴾... حضرت سیِّدُنا صَدَقہ بن یَسار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے پاس تھا کہ اتنے میں ایک شخص نے آکر عرض کی: میں نے حَجِّ تَمَتُّع کیا ہے لیکن میرے پاس اونٹ ہے نہ گائے، اب آپ کے نزدیک بہتر کیا ہے روزے رکھنا یا بکری ذبح کرنا جبکہ میرے پاس بکری موجود ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: بکری ذبح کرنا۔

﴿11937﴾... حضرت سیِّدُنا صَدَقہ بن یَسار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفر میں تھے، آپ نے لوگوں کی سواریوں پر سرخ رنگ کے زین پوش ملاحظہ کئے تو فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگوں میں سرخی ظاہر ہو چکی ہے۔ اتنا سننا تھا کہ لوگوں نے اپنی سواریوں سے چھلانگیں لگائیں اور وہ زین پوش اتار دیئے۔[4]

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فیمن مات مریضا، ۲/۲۷۷، حدیث: ۱۶۱۵، بتغیر قلیل

2 ...مسند حارث، کتاب الجنائز، باب ما جاء في الموت وما یکون عندہ، ۱/۳۵۸، حدیث: ۲۵۶

3 ...مسند ابی یعلی، مسند ابن عباس، ۲/۳۹۴، حدیث: ۲۳۷۷

4 ...ابو داود، کتاب اللباس، باب فی الحمرۃ، ۴/۷۴، حدیث: ۴۰۷۰، عن رافع بن خدیج، بتغیر

جبریل امین دین سکھانے آئے:

﴿11938﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن بُرَیدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یَعْمَر اور حضرت سیِّدُنا حُمَید بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو دیکھا تو ایک نے دوسرے سے کہا: ہم زمین کے کسی بھی کونے میں ہوں ہمیں مسئلہ پوچھنے کے لیے انہی کے پاس آنا چاہیے۔ پھر یہ دونوں آپ کے پاس آئے اور بولے: ہم زمین پر گھومتے پھرتے ہیں تو کبھی ایسے لوگ ملتے ہیں جو دین میں جھگڑتے ہیں اور کبھی ایسوں سے ملاقات ہوتی ہے جو کہتے ہیں: تقدیر کوئی شے نہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے تین مرتبہ فرمایا: جب تم ایسوں سے ملو تو انہیں بتا دینا کہ عبدُ اللہ بن عمر اُن سے بری ہے اور وہ عبدُ اللہ بن عمر سے بری ہیں۔

پھر حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ خوبصورت لباس میں حسین و جمیل چہرے والا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں آپ کے اور قریب ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ وہ نوجوان قریب ہوا اور میرا خیال ہے کہ اس کے گھٹنے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھٹنوں سے مل گئے تھے۔ اُس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم **اللہ** پاک پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور اچھی اور بُری تقدیر پر یقین رکھو۔ نوجوان نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ ہمیں اس کی بات سے تعجب ہوا گویا کہ وہ یہ بات پہلے ہی جانتا ہے۔ پھر اس نے عرض کی: اسلام کے اَرکان کیا ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بَیْتُ اللہ کا حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور فرض ہونے کی صورت میں غسل کرنا۔ نوجوان بولا: آپ نے سچ فرمایا۔ ہمیں اس کی اس بات کہ "آپ نے سچ کہا" سے تعجب ہوا گویا کہ وہ یہ پہلے سے جانتا ہے۔ پھر اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کب آئے گی؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کے ذکر کو اہمیت دی اور سر جھکا کر اس میں غور و فکر کرنے لگے پھر فرمایا: جس سے سُوال کیا گیا وہ اس کے متعلق سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ ہمیں اس بات پر تعجب ہوا، گویا وہ اِسے جانتا ہو۔ پھر وہ نوجوان اٹھ کر چل دیا

اور ہم اسے دیکھ رہے تھے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ ہم اسے تلاش کرنے نکلے تو وہ نہ ملا، پتا نہیں زمین میں سما گیا یا آسمان پر چلا گیا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تھے، تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لیے آئے تھے، اس صورت کے علاوہ وہ میرے پاس جس صورت میں بھی آئے میں نے انہیں پہچان لیا۔[1]

خود کو مُردوں میں شمار کرو:

﴿11939﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن اَرقم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** پاک کی عبادت کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اور گویا کہ تم مردہ ہو۔[2]

ایک روایت میں یوں ہے کہ "خود کو مُردوں میں شمار کرو۔" اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے: مظلوم کی بد دعا سے بچو کہ وہ قبول ہوتی ہے۔[3]

﴿11940﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو سفر میں فوت ہوا یا (فرمایا) ڈوب کر مرا وہ شہید ہے۔[4]

﴿11941﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: آپ کو زیادہ کیا پسند ہے کہ میں ڈھکے ہوئے گھڑے سے وضو کروں یا جس برتن سے

1 ...سنن الکبری للنسائی، کتاب العلم، باب توقیر العلماء، ۳/۴۴۶، حدیث: ۵۸۸۳۔ معجم کبیر، ۱۲/۳۲۹، حدیث: ۱۳۵۸۱
ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی وصف جبریل... الخ، ۴/۲۷۶، حدیث: ۲۶۱۹

2 ...ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی وصف جبریل... الخ، ۴/۲۷۶، حدیث: ۲۶۱۹، عن ابن عمر
مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزھد، باب ما قالوا فی البکاء من خشیۃ اللہ، ۸/۳۱۹، حدیث: ۱۷۶

3 ...الزھد لابن مبارک ما رواہ نعیم بن حماد، باب فی الذب عن عرض المومن، ص ۶۳، حدیث: ۲۲۲
مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزھد، باب ما قالوا فی البکاء من خشیۃ اللہ، ۸/۳۱۹، حدیث: ۱۷۶

4 ...شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، فصل فی ذکر ما فی الاوجاع... الخ، ۷/۱۷۳، حدیث: ۹۸۹۵، دون قولہ: غریقا
مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان الشھداء، ص ۸۱۶، حدیث: ۴۹۴۱، مختصراً عن ابی ھریرۃ

مسلمانوں کی جماعت کرتی ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس برتن سے وضو کرنا جس سے مسلمانوں کی جماعت وضو کرتی ہے، بے شک **اللہ** پاک کو ہر باطل سے جدا اور آسان دین سب سے زیادہ پسند ہے۔[1]

مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت:

﴿11942﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: آپ کو نئے ڈھانپے ہوئے گھڑے سے وضو کرنا زیادہ پسند ہے یا مسلمانوں کے استعمالی برتن سے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے استعمالی برتن سے، بے شک **اللہ** پاک کا دین ہر باطل سے الگ اور آسان ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں کا استعمالی برتن منگواتے تو آپ کو پانی پیش کیا جاتا اور آپ مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید کرتے ہوئے اُسے نوش فرماتے۔[2]

﴿11943﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رکن یمانی اور حجرِ اَسود کا اِستِلام فرماتے، ان کے علاوہ کا استلام نہ فرماتے۔[3]



حضرت سیِّدُنا محمد بن صَبِیح بن سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

انہی نُفُوسِ قُدسیہ میں سے ایک ہستی حضرت سیِّدُنا محمد بن صَبِیح بن سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ہے جو بڑے عبادت گزار، سَفَّاک شیطان کے شکاری، نفسانی خواہشات کو جکڑنے والے، ضرورت پر اکتفا کرنے والے، ہر شے کا عمدہ حصہ مضبوطی سے تھامنے والے، کھول کر بیان کرنے والے اور عمدہ گفتگو فرمانے والے ہیں۔

تصوف: منقول ہے کہ بارگاہِ الٰہی تک یقینی طور پر پہنچانے والے اصولوں پر کاربند رہنے کا نام تصوف ہے۔

﴿11944﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن سماک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اصولوں کو اپنانا اور فضول چیزوں کو چھوڑ دینا عقل مندوں کا طریقہ ہے۔

1... الکامل لابن عدی، رقم: ۵۰۱، حسان بن ابراھیم الکرمانی، ۳/ ۲۵۹

2... معجم اوسط، ۱/ ۲۳۲، حدیث: ۷۹۴

3... معجم کبیر، ۱۲/ ۳۲۷، حدیث: ۱۳۵۶۹

دنیا آزمائش کی جگہ ہے:

﴿11945﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یحییٰ بن خالد سے فرمایا: بے شک **اللہ** پاک نے دنیا کو لذتوں سے بھر دیا، اسے آفات سے ڈھانپ دیا، اس کے حلال کو مشقتوں سے ملا دیا اور اس کے حرام کو باہمی حُقُوق سے جوڑ دیا ہے۔

﴿11946﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن سماک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بغداد سے میرے ایک دوست نے مجھے خط لکھا کہ مجھے دنیا کے اوصاف بتائیے۔ میں نے اسے جواب میں لکھا: **اللہ** پاک نے دنیا کو خواہشات سے ڈھانپ دیا، آفات سے بھر دیا، اس کے حلال کو مشقتوں سے اور اس کے حرام کو باہمی حُقُوق سے ملا دیا ہے، اس کے حلال پر حساب ہے اور اس کے حرام پر عذاب ہے۔ وَالسَّلَام

لوگ تین طرح کے ہیں:

﴿11947﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے ہاں تین طرح کے لوگ ہیں: (۱)...زاہد (۲)...راغب اور (۳)... صابر۔ زاہد وہ ہے جو دنیا کی کوئی شے ملنے پر خوش نہ ہو اور کسی شے کے چلے جانے پر غم نہ کرے۔ صابر کی دو حالتیں ہوتی ہیں: (۱)...وہ ظاہر میں زاہد ہوتا ہے اور (۲)... باطن میں صابر ہوتا ہے۔ یہ زاہد کے ساتھ بڑی مشابہت رکھتا ہے مگر حقیقت میں نہیں ہوتا اور راغب وہ لوگ ہیں جو بے خبر ہو کر کھیل کود اور خوشنما باتوں میں مبتلا ہیں۔

﴿11948﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: عقل مند کو نجات پانے اور فُضولیات سے دور رہنے کی فکر ہوتی ہے جبکہ بے وقوف کو کھیل کود اور مستی و تفریح کی جُستجو رہتی ہے۔

﴿11949﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو عباس بن سماک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: نیند کے مزے لینے والی آنکھ پر تعجب ہے جبکہ حضرت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام اس کے سرہانے موجود ہیں۔

نعمت میں حجت اور تاوان:

﴿11950﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رِقّہ

کے قاضی مقرر ہوئے تو میں نے انہیں اس مضمون کا خط لکھا: ہر حال میں تمہارا دل **اللہ** پاک سے ڈرتا رہے اور اپنی تمام نعمتوں کے معاملے میں **اللہ** پاک سے خوف رکھو کہ کہیں اِن نعمتوں کے شکر میں کمی نہ آجائے اور ان کے ذریعے گناہوں میں نہ پڑ جاؤ کیونکہ نعمت میں جہاں حجت ہے وہیں اس میں تاوان بھی ہے۔ حجت تب ہے جب اسے گناہ کا ذریعہ بنایا جائے اور تاوان اس وقت ہے جب بندہ اس کے شکر میں کوتاہی کرے۔ پھر اگر تم شکر کو ضائع کر بیٹھو یا تم سے گناہ سرزد ہو جائے یا کسی کے حق میں کمی کر دو تو **اللہ** پاک تمہیں مُعاف فرمائے۔

قیامت کا تصور تو کرو:

﴿11951﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن سعید رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجلس میں حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ کی آخری گفتگو یہ ہوتی: واعظین و مبلغین نے آخرت کی علامتوں کو تم تک پہنچا دیا، خدا کی قسم! ہر شخص اِن سے آگاہ ہو چکا، آنکھیں گویا انہیں دیکھ رہی ہیں مگر پھر بھی کوئی نیند سے بیدار نہیں ہوتا، غفلت کی چادر نہیں اتارتا، مدہوشی سے باہر نہیں آتا اور پچھاڑے جانے سے خوف زدہ نہیں ہوتا۔ دنیا کی امید آخرت سے تیرے حصے کو کم کر دے گی۔ خدا کی قسم! اگر تم قیامت کی ہولناکیوں کو دیکھ لو تو تمہارے دل دہل جائیں، تصور کرو کہ دوزخ کی آگ اپنے اندر آنے والوں پر حملے کو تیاری کھڑی ہے، نامہ اعمال کو کھول دیا گیا، میزان نصب ہو گیا، حضراتِ انبیائے کرام اور شہدائے عِظام تشریف لے آئے ہیں۔ اے انسان! تو نے بھی اسی مجمع میں پہنچنا ہے، کیا دنیا کے بعد آخرت کے علاوہ تو کسی اور جگہ جائے گا؟ افسوس! افسوس! قسم بخدا! ایسا ہرگز نہیں ہے لیکن کان نصیحت کی بات سننے سے بہرے اور دل نفع بخش باتوں سے غافل ہو چکے، اب نصیحت کرنے والا فائدہ پہنچا نہیں سکتا اور سننے والا فائدہ اٹھا نہیں سکتا۔

نصیحت آمیز خط:

﴿11952﴾... عَبّاد بن کُلَیب رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے اس مضمون کا مکتوب روانہ کیا: میں آپ کو خط لکھ رہا ہوں، اس حال میں کہ بہت خوش ہوں اور میری حالت لوگوں سے پوشیدہ ہے اور میں اسی وجہ سے فریب میں مبتلا ہوں، کیونکہ میرے گناہوں کو خدائے ستار نے چھپا

رکھا ہے مگر میرا نفس اس خوش فہمی میں ہے کہ وہ بخش دیئے گئے ہیں اور دوسری طرف نعمتوں کی آزمائش میں ہوں کہ ان پر ایسا خوش ہوں جیسے میں ان کے حقوق ادا کر رہا ہوں۔ کاش! مجھے ان باتوں کا انجام معلوم ہوتا۔

﴿54-11953﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن صبیح بن سماک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! کیا تیرے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تو اس کی اطاعت کرے جو تجھ سے حسد کرنے والوں کی نہیں مانتا، اُس کی عزت کی قسم! اگر وہ تیرے حاسدین کی سنتا تو تجھے عبرت ناک سزا دیتا۔

بھلائی کی تکمیل:

﴿11955﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ سماک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو تنگدستی پر صبر کرے گا وہ عبادت میں قوی ہو گا اور جو لوگوں کو مانوس کرے گا وہ اُن سے بے پرواہ ہو جائے گا، جسے اُس کا نفس غمزدہ کرے گا اس کی خوشی غیر کو نہیں پہنچے گی، جو بھلائی کو پسند کرے گا اسے اس کی توفیق ملے گی، جو بُرائی کو ناپسند کرے گا وہ اُس سے بچ جائے گا، جو آخرت کے بدلے دنیا کے حصے پر راضی ہو گا وہ اپنے حصے میں خطا کرنے والا ہو گا اور جو آخرت کے بڑے حصے کا ارادہ کرے گا، اس کے لیے کوشش کرے گا اور خود کو اُس میں لگا دے گا تو دنیا اس کے سامنے بے وُقعت و آسان ہو جائے گی اور وہ دنیا کی ہر شے کو مانوس کر لے گا، گناہوں سے (رُک کر) صبر کرنا انہیں فنا کرنا ہے اور **اللہ** پاک کی اطاعت پر صبر کرنا بھلائی ہی کی قسم اور اُسی کی تکمیل ہے۔

دلوں میں سوراخ:

﴿11956﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ سماک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے کسی بھائی کو خط لکھا: میں تجھے **اللہ** پاک سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ وہی تیرے باطن کا رازدار اور ظاہر کا نگہبان ہے، بس تو اپنی دن رات کی حالتوں میں **اللہ** پاک کا تصور اپنے دل میں رکھ، اس سے اسی قدر محبت کر جتنا وہ تیرے قریب اور تجھ پر قادر ہے اور جان لے کہ تو ہر وقت اُس کی نگاہ و حفاظت میں ہے تو اُس کی سلطنت سے نکل کر کسی اور سلطنت میں کبھی نہیں جا سکتا اور نہ ہی اس کے مُلک سے نکل کر کہیں اور پہنچ سکتا ہے۔ اُس کے مُعاملے میں اپنی احتیاط بڑھا لے اور اُس سے اور زیادہ ڈرنا شروع کر دے اور یہ بات جان لے کہ عقل مند کا گناہ احمق کے گناہ سے، عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے اور مالدار کا گناہ

غریب کے گناہ سے بڑا ہوتا ہے۔ہم کمزور و کمتر ہو گئے اور کمزور شخص خطرات کے سمندر میں نہیں سو سکتا۔ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام فرمایا کرتے تھے: ”تم کب تک ذکر کرنے والوں کو راستہ بتاؤ گے جبکہ خود متکبر و سخت گیر لوگوں کے درمیان رہتے ہو، تم اپنے پانی سے مچھر کو تو نکال دیتے ہو اور دوسری طرف پورا اونٹ نگل جاتے ہو۔“

انہوں نے مزید فرمایا: مشک میں جب سوراخ ہو جائے تو وہ شہد رکھنے کے قابل نہیں رہتی، اسی طرح تمہارے دلوں میں بھی سوراخ ہو چکے اب ان میں حکمت نہیں ٹھہر سکتی۔ اے میرے بھائی! لوگوں میں کتنے ہیں جو اللہ کا ذکر اُسی کی خاطر کرتے ہیں؟ بہت سے خوفِ خدا کا اظہار کرنے والے اللہ پاک پر جرأت کرنے والے ہیں، کتنے ہی ایسے ہیں جو اللہ پاک کی طرف بلاتے ہیں لیکن درحقیقت اُس سے بھاگنے والے ہوتے ہیں اور اللہ پاک کی کتاب پڑھنے والے کتنے ایسے ہیں جو اُس کی آیات پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ وَالسَّلَام

﴿11957﴾... حضرت عیسٰی بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ سماک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کیا باری تعالٰی کے ساتھ تیری مَعْرِفت یہی ہے کہ تو ایسے گناہوں میں پڑ جائے جو تیرے ربِّ کریم سے تیری حیاء کو کم کر دیں۔

اعمال کی جانچ پڑتال:

﴿11958﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو رجاء قُرشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ سماک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے میرے بھائی! اپنے اعمال کو اپنے نفس پر پیش کر، پھر اپنی عقل سے ان کی برائی کو سمجھ تاکہ یہ عمل تجھے ان کے چھوڑنے پر ابھارے اور یاد رکھ کہ بُرے اعمال کی قباحت جو تیرے رب کے نزدیک ہے تو اس تک نہیں پہنچ سکتا لہٰذا اپنے رب کریم سے عفو و درگزر کا سوال کر۔

﴿11959﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ سماک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابنِ آدم! تو نفع کمانے میں صبح کرتا ہے لہٰذا اپنے نفس کو اتنے کا ہی عادی بنا جتنا تو کماتا ہے (کیونکہ تو نفس کی خواہش کے مطابق نہیں کما سکتا)۔

قبرستان کی خاموشی میں درس:

﴿11960﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن سماک رَحْمَۃُ اللہِ

عَلَیْہ نے فرمایا: ان قبروں کی خاموشی تمہیں دھوکا نہ دے کہ ان میں رہنے والے بہت سے لوگ غمزدہ ہیں اور ان کا سیدھا و ہموار ہونا بھی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے کہ ان میں بہت زیادہ ٹیڑھے پن موجود ہیں۔

تین سوالوں نے پریشان کردیا:

﴿11961﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو ہاشم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن سَمّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں عراق سے بندرگاہ کی طرف نکلا، ابھی میں مظلم نامی پہاڑ سے گزر رہا تھا تو پہاڑ کی چوٹی پر میری نظر ایک عابد پر پڑی جو مخلوق سے الگ ہو کر اپنے ربِّ کریم سے لو لگائے بیٹھا تھا، میں نے اسے سلام کیا تو اس نے مجھے سلام کا جواب دیا اور پھر مجھ سے پوچھا: تم کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے جواب دیا: عراق سے اور فلاں بندرگاہ جانے کا ارادہ ہے۔ اس نے پوچھا: کسی یقینی مُعاملے کے لیے جارہے ہو یا غیر یقینی؟ میں نے جواب دیا: غیر یقینی۔ پھر اس عابد نے ایک آہ بھری تو میں نے پوچھا: تم نے آہ کیوں بھری؟ عابد نے کہا: مجھے آرام والوں کا چین اور بارگاہِ الٰہی تک رسائی والوں کے دل کی خوشی یاد آگئی۔ میں نے کہا: میں ایک مغموم و پریشان شخص ہوں۔ اس نے پوچھا: تمہاری پریشانی کیا ہے؟ میں نے کہا: تین سوالوں کے بارے میں پریشان ہوں۔ اس نے پوچھا: وہ کیا ہیں؟ میں نے پوچھا: (۱)... خوف کی علامت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: غمزدہ ہونا۔ میں نے پوچھا: (۲)... شوق کی علامت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: طلب میں رہنا۔ میں نے پوچھا: (۳)... امید کی علامت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: عمل کرنا۔ میں نے پوچھا: تو پھر ہم میں کمزوری کہاں سے آگئی؟ اس نے جواب دیا: وجہ یہ ہے کہ تم لوگوں نے اس پر اعتماد کرلیا کہ **اللہ** پاک تمہیں معاف فرمادے گا، اگر وہ تمہیں دنیا ہی میں سزا دینا شروع کردے تو ضرور تم گناہ چھوڑ کر نیکیاں کرنے لگو لیکن **اللہ** پاک تمہاری نافرمانیوں پر پردہ ڈالے ہوئے ہے۔ پھر اس نے یہ شعر پڑھے:

اِنْ كُنْتَ تَفْهَمُ مَا اَقُوْلُ وَتَعْقِلُ ۔۔۔ فَارْحَلْ بِنَفْسِكَ قَبْلَ اَنْ بِكَ تُرْحَلُ

وَذَرِ الشَّاغِلَ بِالذُّنُوْبِ وَخَلِّهَا ۔۔۔ حَتّٰى مَتٰى وَاِلٰى مَتٰى تَتَعَلَّلُ

ترجمہ: (۱)... اگر تم میری بات سمجھ رہے ہو اور عقل رکھتے ہو تو اس سے پہلے کہ تمہیں سفر کروایا جائے تم خود ہی

سفرِ آخرت کے لیے تیار ہو جاؤ۔(۲)...اور گناہوں میں مشغولیت کو بالکل ترک کر دو، آخر تم کب تک ان میں پڑے رہو گے۔

راہِ جنت کو چھوڑنے والے:

﴿11962﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں کی تین اقسام ہیں: (۱)...وہ جو گناہ سے توبہ کرتے ہیں، گناہ سے دُور رہنے پر ڈٹے رہتے ہیں اور تھوڑا سا بھی گناہ کی طرف لوٹنا نہیں چاہتے، یہ لوگ مقبول و کامیاب ہیں۔(۲)...وہ جو گناہ پر گناہ کرتے ہیں، گناہ کر کے غمزدہ ہوتے ہیں اور گناہ کر کے روتے دھوتے ہیں، ان کے لیے نجات کی امید اور پکڑ کا خوف ہے۔(۳)...وہ جو گناہ کر کے شرمندہ نہیں ہوتے، گناہ کر کے غمگین نہیں ہوتے اور گناہ کر کے روتے نہیں، یہ لوگ عہد شکن اور راہِ جنت چھوڑ کر دوزخ کی طرف جانے والے ہیں۔

﴿11963﴾... حضرت سیِّدُنا زُہَیر بن عَبَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جان لو کہ نصیحت و عقل کے بیچ ایک پردہ ہوتا ہے اور یہ سوچنے سمجھنے سے ہٹتا ہے، تمہیں انعام سے زیادہ نصیحت کی حاجت ہے اور اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے غم بھرے ہونے کی وجہ سے تمہاری عقل میں نصیحت کو اپنے لیے کوئی جگہ نہ ملے۔

خوفِ خدا کے تصور میں جان دے دی:

﴿11964﴾... حضرت سیِّدُنا عبْدُ اللہ بن ابو حَوَاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بتایا: میں بصرہ گیا تو میں نے ایک جاننے والے سے کہا: مجھے اپنے یہاں کے عبادت گزاروں سے ملواؤ۔ اس نے مجھے ایک شخص سے ملوایا جس نے بالوں کا لباس پہنا ہوا تھا، وہ طویل خاموشی والا اور کسی کی طرف سر اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا۔ میں نے اس سے بات کرنے کی بہت کوشش کی لیکن اس نے مجھ سے بات نہ کی تو میں اس کے پاس سے اٹھ گیا۔ پھر میرے جاننے والے نے مجھ سے کہا: یہاں ایک بڑھیا کا بیٹا بھی ہے کیا آپ اس سے ملنا چاہیں گے؟ تو ہم وہاں پہنچ گئے۔ بڑھیا نے کہا: میرے بیٹے کے سامنے جنت و دوزخ کا کوئی تذکرہ مت کرنا ورنہ تم اسے ہلاک کر دو گے اور میرا اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔ ہم اس نوجوان کے پاس گئے، اس نے بھی پہلے شخص کی طرح بالوں کا لباس پہنا ہوا تھا اور سر جھکائے ہوئے تھا اور وہ بھی خاموش رہتا تھا، اس نے اپنا سر اٹھایا

اور ہماری طرف دیکھ کر کہا: بے شک لوگوں کے کھڑے ہونے کی ایک جگہ ہے اور انہیں ضرور وہاں کھڑا ہونا ہے۔ میں نے کہا: اللہ پاک تم پر رحم فرمائے! کس کے سامنے کھڑا ہونا ہے؟ اتنا سنتے ہی اس نے زوردار چیخ ماری اور اُس کا انتقال ہوگیا، وہ بڑھیا آئی اور کہنے لگی: تم نے میرے بیٹے کو قتل کردیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اس شخص کی نماز جنازہ پڑھنے والوں میں موجود تھا۔

حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک شخص سے تعزیت کرتے ہوئے فرمایا: اگر صبر کریں تو مصیبت ایک ہی رہتی ہے اور اگر رونا دھونا مچائیں تو دو ہو جاتی ہیں اور اجر سے محرومی والی مصیبت موت کی مصیبت سے بڑی ہے۔

﴿11965﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن ولید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک قبر کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے قاسم! تم تنہائی میں گئے تو تمہیں تنہا کر دیا گیا اور ہم تمہیں چھوڑ کر چلے گئے، اگر ہم یہاں کھڑے بھی رہتے تب بھی تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔[1] پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر لوگ قبر پر دنیا کی عمر برابر بھی کھڑے رہیں تب بھی اتنا طویل عرصہ کھڑے رہنا قبر والے کو کوئی فائدہ نہ دے گا۔ تو آگے کے لیے بھیجو جہاں جانا ہے کہ وہ تمہیں ضرور ملے گا اور یہاں جو چھوڑنا ہے چھوڑ جاؤ مگر یاد رکھو اس کی طرف لوٹ کر نہیں آسکو گے۔

---

[1]... قبر پر ویسے کھڑے رہنے سے میت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا البتہ میت کے لئے دعا کرنے اور ایصال ثواب کرنے سے میت کو ضرور فائدہ پہنچتا ہے، حضرت سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھ کر اپنی والدہ کے لئے کنواں کھدایا اور کہا: یہ سعد کی ماں کے لئے ہے یعنی اس کا ثواب میری ماں کو پہنچے۔ اس حوالے سے احادیث وآثار بہت زیادہ ہیں۔ (شرح العقائد النسفیۃ، ص۱۷۵ ماخوذاً) "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"، صفحہ 139 پر ہے: حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا کھانا کھا رہا ہے، کھانا کھاتے ہوئے دفعۃً (یعنی اچانک) رونے لگا۔ وجہ دریافت کرنے پر کہا کہ میری ماں کو جہنم کا حکم ہے اور فرشتے اسے لئے جاتے ہیں (اس شہر میں یہ لڑکا کشف میں مشہور تھا)۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس کلمہ طیبہ ستر ہزار مرتبہ پڑھا ہوا تھا آپ نے اُس کی ماں کو دل میں ایصالِ ثواب کر دیا۔ فوراً وہ لڑکا ہنسا، آپ نے سبب ہنسنے کا دریافت فرمایا، لڑکے نے جواب دیا کہ حضور میں نے ابھی دیکھا میری ماں کو فرشتے جنت کی طرف لئے جا رہے ہیں۔

اللہ پاک نے پردے ڈال رکھے ہیں:

﴿11966﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن بَکَّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ ہارون رشید نے کسی کو بھیجا کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بلا کر لائے، وہ آپ کے ہاں پہنچا تو یحییٰ بن خالد بَرمَکی بھی وہاں موجود تھا، اس نے کہا: امیر المؤمنین نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کیونکہ آپ اپنے نفس کی اصلاح، کثرت ذکر اور عام لوگوں کے لیے دعا میں لگے رہتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: امیر المؤمنین تک ہماری اصلاح کی باتیں اس وجہ سے پہنچی ہیں کہ **اللہ** پاک نے ہمارے عیبوں پر پردہ ڈال رکھا ہے، اگر لوگوں کو ہمارے گناہوں میں سے کسی ایک پر بھی اطلاع ہو جائے تو کوئی دل ہم سے محبت کرے گا نہ کوئی زبان ہماری تعریف کرے گی اور میں تو ڈرتا ہوں کہ یہ پردہ پوشی ہمیں دھوکے میں اور لوگوں کا تعریف کرنا ہمیں فتنے میں نہ ڈال دے اور خوف زدہ ہوں کہ ان دو باتوں کی وجہ سے یا ان دو نعمتوں پر شکر کی کمی کے سبب ہلاک نہ ہو جاؤں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دوات اور کاغذ منگوایا اور یہ باتیں خلیفہ ہارون رشید کو لکھ کر بھیج دیں۔

اصل کی خوبی و برکت:

﴿11967﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن صالح عِجْلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی اولاد میں سے ایک شخص حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے اور بہت خاموش رہتے تھے۔ ایک دن حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان سے پوچھا: اے نوجوان! تم باقی لوگوں کی طرح غور و فکر اور بحث و مباحثہ کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا: "میں سننے کے لیے بیٹھتا ہوں، سمجھنے کے لیے چپ رہتا ہوں اور جو بات غَیْرُ اللہ کے لیے کی جاتی ہے اس کا انجام ندامت و شرمندگی ہوتا ہے۔" تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! تم واقعی سونے چاندی کی کسی کان سے نکلے ہو (یعنی تمہاری اصل بڑی شاندار ہے کہ حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی اولاد سے ہو)۔

سیدنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام اور بادشاہ کی بیوی:

﴿11968﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن صُبَیح بن سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ

اللہ عَلَیْہ نے بیان کیا: عزیزِ مصر (جو پہلے مصر کا وزیر اعظم تھا، اس) کی زوجہ کو کوئی حاجت پیش آئی تو وہ کپڑے تبدیل کر کے جانے لگی، گھر والوں نے پوچھا: کہاں جا رہی ہو؟ کہا: میں حضرت سَیِّدُنا یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس مدد مانگنے جا رہی ہوں۔ گھر والوں نے کہا: ہمیں تیرے مُعاملے میں سزا کا خوف ہے۔ اس نے کہا: ہرگز نہیں، وہ اللہ پاک کا خوف رکھتے ہیں اور مجھے اس سے کسی قسم کا خوف نہیں جو اللہ پاک کا خوف رکھتا ہو۔ پھر وہ حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے راستے میں بیٹھ گئی، آپ آئے تو وہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئی: "تمام تعریفیں اس اللہ پاک کے لیے جس نے اطاعت کے سبب غلاموں کو بادشاہ اور نافرمانی کی وجہ سے بادشاہوں کو غلام بنا دیا، ہمیں حاجت و ضرورت نے گھیر لیا ہے۔" تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی مدد کرنے کا حکم دیا۔

﴿11969﴾... حضرت احمد بن اَعرابی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ان دو شعروں سے مثال دیا کرتے تھے:

اِذَا خَلَا فِي الْقُبُوْرِ ذُوْ خَطَرٍ فَزُرْهُ يَوْماً وَانْظُرْ اِلٰى خَطَرِهٖ

اَبْرَزَهُ الدَّهْرُ مِنْ مَسَاكِنِهٖ وَمِنْ مَقَاصِيْرِهٖ وَمِنْ حُجَرِهٖ

ترجمہ: جب کوئی خطرے سے دوچار شخص قبر کی تنہائی میں چلا جائے تو تم کسی دن جا کر اس کا خطرہ دیکھو کہ وقت نے اسے اس کے ٹھکانوں، محلات اور گھروں سے نکال باہر کیا۔

جوانی دھوکے میں نہ ڈالے:

﴿11970﴾... حضرت سَیِّدُنا داود بن محمد بن یزید رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ گفتگو کے اختتام پر یوں فرمایا کرتے: اس دن کے لیے تیار ہو جاؤ جو تمہارے آگے ہے اور اس کی صفات تمہیں بتا دی گئی ہیں، اس جدائی و محتاجی کے دن کے لیے تیار ہو جاؤ، سن لو کہ صبر و برداشت والا نوجوان بھی موت کے لیے تیار رہے اور ہرگز اسے جوانی اور طاقت دھوکے میں نہ ڈالیں۔

﴿11971﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے بنو قیس کی ایک عورت کے لڑکے کو اخلاق و ادب کی تعلیم دی، پھر اس کے لیے ایک کوڑا بھیج دیا، جب کوڑا اُس کے قریب کیا گیا تو وہ خوفزدہ ہو گیا۔ یہ دیکھ اُس عورت نے کہا: جس نے بھی تقویٰ چھوڑا وہ بے کار کاموں میں پڑ گیا۔

قید سے پہلے قید:

﴿11972-73﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر کِنْدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے انتقال کے وقت ان کے گھر میں داخل ہوئے، ان کا گھر ویران تھا اور ان پر مٹی پڑی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا: اے داود! آپ نے قید ہونے سے پہلے اپنے نفس کو قید کر لیا اور عذاب سے قبل ہی اپنے نفس کو مبتلائے عذاب کر دیا لہٰذا آج آپ وہ ثواب دیکھیں گے جس کے لیے عمل کیا کرتے تھے۔

﴿11974﴾... منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میٹھی چیزوں کا سردار فالودہ ہے اور نرم و تر اشیاء کی سردار شکر ہے۔

﴿11975﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَصْمعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمَّاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: جو تمہارے سوال کرنے سے بھاگتا ہو اُس سے سوال نہ کرو بلکہ جو تمہیں سوال کرنے کا کہتا ہو اُس سے سوال کرو۔

خلفائے راشدین کی مدح سرائی:

﴿11976﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حاتم رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مجلس جس میں خلیفہ ہارون رشید حاضر تھا، حضرت سیِّدُنا محمد بن سماک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس میں **اللّٰہ** پاک کی حمد و ثنا کی اور حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھ کر فرمایا: بعد والوں کے ہزار افراد اگلوں میں سے ایک کے برابر بھی نہیں، بعد والوں اور پہلے کے لوگوں میں فرق یہ ہے کہ وہ لوگ **اللّٰہ** پاک کے خوف سے ایمان لائے اور ہمارے باپ دادا اُن کی تلواروں کے خوف سے ایمان لائے۔ تو اے ابو بکر صدیق! آپ نے اطاعت و فرمانبرداری کی انتہا کر دی یہاں تک کہ سب سے بڑے بادشاہ **اللّٰہ** ربُّ العٰلَمِین نے آپ کی تعریف فرمائی، وہ ارشاد فرماتا ہے:

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (پ۱۰، التوبۃ: ۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک **اللّٰہ** ہمارے ساتھ۔

اے عمر فاروق! آپ حکمران نہیں بلکہ رعایا کے لیے باپ کی طرح تھے۔ اے عثمان غنی! آپ ظلماً قتل کیے

گئے اور دفن ہونے تک مظلوم ہی رہے اور تم اُن بچے کے بارے میں کیا کہو گے جنہوں نے بچپن ہی میں **اللہ** پاک کو ایک مان لیا حتی کہ بوڑھے ہو کر دنیا سے تشریف لے گئے (یعنی حضرت علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم)۔ تو ایک یارِ غار ہیں، دوسرے زمانوں کے پیشوا ہیں اور تیسرے فراخ دل و سخی ہیں۔ یہی ہیں وہ جن کی **اللہ** پاک نے تعریف ومدح فرمائی اور انہیں نیکوکاروں کے ٹھکانے میں بسایا۔

محمد بن صبیح بن سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا محمد بن صبیح بن سَمَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تابعین کی ایک تعداد سے روایات کیں ہیں جن میں حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد، حضرت سیِّدُنا اَعمش اور حضرت سیِّدُنا ہِشام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام شامل ہیں۔

﴿11977﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: جب سے حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ مسلمان ہوئے ہم برابر کامیاب ہوتے آرہے ہیں۔

﴿11978﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں: ہم یہی سمجھتے تھے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی زبان پر سکینہ [1] بولتا ہے۔

﴿11979﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔[2]

عورت کو قبر میں کون اتارے؟

﴿11980﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابزٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پیچھے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زینب بنت جَحش رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی نماز جنازہ پڑھی، حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد آپ کی ازواج میں سے سب سے پہلے انہی کا انتقال ہوا، امیر المؤمنین نے ان پر چار تکبیریں کہیں، پھر آپ نے امہات المومنین کی طرف یہ پوچھنے کے لیے کسی کو بھیجا کہ انہیں قبر

1... حضرت عمر کے کلام، ان کی زبان میں مسلمانوں کے دلوں کو چین ہوتا تھا یا وہ فرشتہ جسے سکینہ کہتے ہیں وہ حضرت عمر کی زبان پر بولتا تھا۔ (لمعات) بعض بزرگوں کے کلام بلکہ ان کی صحبت میں دلوں کو چین نصیب ہوتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۳۶۷)

2... بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، ۴/ ۱۰۳، حدیث: ۶۰۱۳

میں کون اتارے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم ان کے معاملے میں یہ پسند کرتی ہیں کہ جو ان کو زندگی میں دیکھ سکتا تھا وہی انہیں قبر میں اتارنے کا زیادہ حق دار ہے۔ اس پر امیر المومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا (یا فرمایا) انہوں نے درست رائے دی۔

ہر قدم کے متعلق سوال ہوگا:

﴿11981﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے تو اُس سے اِس بارے میں پوچھا جائے گا کہ یہ قدم اٹھانے سے اُس کا کیا ارادہ تھا؟[1]

﴿11982﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب رات کا کھانا سامنے آجائے اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو[2]۔[3]

﴿11983﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن کے جسم، مال اور اولاد سے مصیبت جُڑی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ **اللہ** پاک سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔[4]

ہزار سال کا ایک دن:

﴿11984﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غریب مومن مالداروں سے ایک دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ ایک دن ایک ہزار سال کا ہوگا۔[5]

---

1 ...مسند الفردوس، ۴/ ۲۳۰، حدیث: ۶۰۴۷

2 ...**دعوتِ اسلامی** کے **مکتبۃ المدینہ** کی **500** صفحات پر مشتمل کتاب **"نماز کے احکام"** صفحہ **268** پر جماعت ترک کرنے کے 20 عذر لکھے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے: کھانا حاضر ہے اور نفس کو اُس کی خواہش ہے (تو جماعت ترک کر سکتے ہیں)۔

3 ...مسلم، کتاب المساجد، باب کراھۃ الصلاۃ بحضرۃ الطعام... الخ، ص ۲۲۲، حدیث: ۱۲۴۱، عن انس

4 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ۴/ ۱۷۹، حدیث: ۲۴۰۷

5 ...جمع الجوامع، حرف الیاء، ۹/ ۲۴۳، حدیث: ۲۸۴۷۷

ایک روایت میں ہے کہ آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور اس کی مقدار 500 سال ہے۔[1]

سردی اور گرمی میں شدت کی وجہ:

﴿11985﴾... حضرت سیّدُنا ابو بُرْزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی: اے میرے رب! میرا بعض بعض کو کھاتا ہے۔ تو **اللہ** پاک نے اُسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت عطا فرمائی، یہ جو تم گرمی کی شدت پاتے ہو یہ جہنم کی آگ کی وجہ سے ہے اور جو تم سردی کی شدت پاتے ہو وہ جہنم کی سخت سردی کی وجہ سے ہے۔[2]

﴿11986﴾... حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں روزانہ 100 مرتبہ **اللہ** پاک سے توبہ و استغفار کرتا ہوں۔[3]

﴿11987﴾... حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں جھگڑنا کفر ہے[4]۔[5]

تین نصیحتیں:

﴿11988﴾... حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل، حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی: (۱)... ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا (۲)... سونے سے قبل وتر

---

1 ...البعث والنشور للبیہقی، باب اول من یدخل وما جاء فی صفۃ اھل الجنۃ، ص ۲۴۰، حدیث: ۴۰۷

2 ...مسند بزار، ما روی سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ، ۱۴/ ۱۵۸، حدیث: ۷۶۹۱

3 ...سنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب کم یستغفر فی الیوم ویتوب، ۶/ ۱۱۴، حدیث: ۱۰۴۶۸

4 ...یعنی آیات قرآنیہ کے معانی میں ایسا جھگڑا کرنا جس سے لوگ شک میں مبتلا ہو جائیں قریباً کفر ہے، کیونکہ لوگوں کے کفر کا ذریعہ ہے یا متشابہات کی تاویلوں میں جھگڑنا کفرانِ نعمت ہے، یا قرآنی آیات اور آیات کی متواتر قراٰتوں میں یہ جھگڑا کرنا کہ یہ کلام الٰہی ہیں یا نہیں کفر ہے۔ یا قرآن کو اپنی رائے کے مطابق بنانے میں جھگڑنا کہ ہر ایک اپنی رائے اور ایجاد کردہ مذہب کے مطابق اس کا ترجمہ یا تفسیر کرے یہ کفر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۰۸)

5 ...ابو داود، کتاب السنۃ، باب النھی عن الجدال فی القرآن، ۴/ ۲۶۵، حدیث: ۴۶۰۳

پڑھنا[1] اور (۳)...چاشت کی نماز ادا کرنا، بے شک یہ بہت زیادہ توبہ کرنے والوں کی نماز ہے۔[2]

﴿11989﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! فجر اور عصر کے بعد ایک گھڑی میرا ذکر کر لیا کر میں ان دونوں کے درمیانی وقت میں تجھے کافی ہو جاؤں گا۔[3]

دعا میں ہاتھ اٹھانے کا طریقہ؟

﴿11990﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دونوں ہاتھ بلند کیے دعا مانگتے دیکھا، آپ کی ہتھیلیاں آپ کے چہرے کی سیدھ میں تھیں۔[4]

﴿11991﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عرفہ کی شام دعا مانگتے دیکھا اور آپ کے ہاتھ سینے کے پاس تھے جیسے کوئی مسکین کھانا طلب کرتا ہے۔[5]

﴿11992﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روزہ اور احرام کی حالت میں حجامہ کروایا (یعنی پچھنے لگوائے)۔[6]

﴿11993﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پانی میں موجود مچھلی نہ خریدو کہ یہ دھوکا ہے۔[7]

---

1 ...یہ اُس وقت ہے کہ جب رات کے آخری حصے میں جاگنے پر اعتماد نہ ہو کیونکہ اگر آخری حصے میں جاگ سکتا ہو تو نمازِ وتر آخر شب ہی میں پڑھنا بہتر و افضل ہے۔ حدیث پاک میں ہے: جسے اندیشہ ہو کہ رات کے آخر میں نہ اٹھ سکے گا وہ اوّل شب میں وتر پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ رات کے آخر میں اٹھ جائے گا وہ آخر شب میں وتر ادا کرے کہ اُس وقت کی نماز مشہود ہے (یعنی اُس میں رحمت کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔ (مسلم، ص۲۹۶، حدیث:۱۷۶۶)

2 ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۸۶، حدیث: ۷۵۹۹

3 ...الزھد امام احمد، زھد یونس علیہ السلام، ص ۴۷، حدیث: ۲۰۳

4 ...ابو داود، کتاب الوتر، باب الدعاء، ۲/۱۱۲، حدیث: ۱۴۸۷، ۱۴۹۰

5 ...معجم اوسط، ۲/۱۶۳، حدیث: ۲۸۹۴

6 ...ابو داود، کتاب الصوم، باب فی الرخصۃ ذلک، ۲/۴۵۲، حدیث: ۲۳۷۳

7 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۳۴، حدیث: ۳۶۷۶

مسکین کون؟

﴿11994﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مسکین وہ نہیں جو گھروں کے چکر لگائے اور ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں اسے واپس لوٹا دیتے ہیں۔" صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تو پھر مسکین کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اسے غنی کر دے اور وہ لوگوں سے سوال کرنے میں حیا کرے اور اس کی پہچان بھی نہ ہو کہ اس پر صدقہ کیا جائے۔"[1]

پیسے دینا بہتر صدقہ ہے:

﴿11995﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کیا تم جانتے ہو بہتر صدقہ کون سا ہے؟" ہم نے عرض کی: **اللہ** پاک اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بہتر صدقہ یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کو درہم یا بکری کا دودھ عطا کرو۔"[2]

﴿11996﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر کوئی اپنے چہرے کو دوزخ کی آگ سے بچائے اگرچہ آدھی کھجور صدقہ کرکے۔[3]

رات کا کھانا مت چھوڑو:

﴿11997﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات کا کھانا مت چھوڑو اگرچہ ایک مٹھی خشک کھجور ہی کھاؤ کیونکہ رات کا کھانا چھوڑنا بڑھاپا لاتا ہے۔[4]

﴿11998﴾... حضرت سیِّدُنا بَراء رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے

---

1 ... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۱۵۲، حدیث: ۴۲۶۰، بتغیر قلیل

2 ... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۱۹۱، حدیث: ۴۴۱۵، بتغیر قلیل

3 ... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۱۵۷، حدیث: ۴۲۶۵

4 ... ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب ترک العشاء، ۴/۵۰، حدیث: ۳۳۵۵

بستر پر تشریف لاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ اپنے کان کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: ”اَللّٰھُمَّ قِنِی عَذَابَکَ یَوۡمَ تَبۡعَثُ عِبَادَکَ یعنی اے اللہ! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اکٹھا کرے گا۔“[1]

اچھی نیت سے کمانے کی فضیلت:

﴿11999﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سوال سے بچنے، گھر والوں کی خبر گیری کرنے اور پڑوسیوں پر مہربانی کی نیت سے حلال روزی طلب کرے گا اللہ پاک قیامت کے دن سے اسے اِس حال میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گا اور جو شخص مال بڑھانے اور فخر و تکبر کی نیت سے حلال روزی طلب کرے گا تو وہ بارگاہ الٰہی میں اس حال میں حاضر ہو گا کہ اللہ پاک اس سے ناراض ہو گا۔[2]

﴿12000﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے۔[3]

80 سال والوں کے لیے خوشخبری:

﴿12001﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس امت میں جو 80 سال کی عمر کو پہنچ گیا نہ اس کی پیشی ہو گی اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا بلکہ کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا۔[4]

﴿12002﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مکہ کے راستے میں مرا نہ اس کی پیشی ہو گی اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا۔[5]

﴿12003﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

---

1 ...مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث البراء بن عازب، ۶/۴۴۰، حدیث: ۱۸۶۹۴

2 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب العیال، ۸/۲۳، حدیث: ۳۲

3 ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۶۰، حدیث: ۱۹۰۷، عن عبد اللہ بن عمرو

4 ...الکامل لابن عدی، رقم: ۱۵۱۳، عائذ بن بشیر، ۷/۶۱

5 ...شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، ۳/۴۷۳، حدیث: ۴۰۹۸

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک طواف کرنے والوں پر مُباہات (فخر) فرماتا ہے۔[1]

لہفان کون ہے؟

﴿12004﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کو لَہفان کی آواز سے زیادہ کسی کی آواز پسند نہیں۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لہفان کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ بندہ جس نے کوئی گناہ کیا پھر اس کا اندر خوفِ خدا سے بھر جائے اور اُسے جب بھی وہ گناہ یاد آئے تو پکار اٹھے: اے میرے رب!۔[2]

40سال سے پیاسے:

﴿12005﴾... حضرت سیِّدُنا ھَیثَم بن جَمّاز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا یزید رَقَاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے گھر میں داخل ہوا تو وہ رو رہے تھے، انہوں نے خود کو 40 سال سے پیاسا رکھا ہوا تھا، مجھ سے فرمانے لگے: اے ہاشم! آؤ، ہم اس گرم دن میں ٹھنڈے پانی کے لیے روئیں، مجھے حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حدیث بیان کی کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی قیامت میں آئے گا پیاسا ہو گا۔[3]

﴿12006﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی قیامت کا دن پائے گا وہ پیاسا ہو گا۔[4]

﴿12007﴾... سیِّدُنا سَمُرَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو یہ جاننا چاہتا ہے کہ اللہ پاک کے پاس میرے لیے کیا ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اُس کے پاس اللہ پاک کے لیے کیا ہے[5]۔“[6]

---

1 ...مسند ابی یعلی، مسند عائشۃ، ۴/۱۵۲، حدیث: ۴۵۸۹

2 ...نوادر الاصول، الاصل السادس والستون والمائۃ، ۱/۶۶۳، حدیث: ۹۱۴، بتغیر قلیل

3 ...شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل اخبار وحکایات فی الصیام، ۳/۴۱۳، حدیث: ۳۹۳۲

4 ...شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل اخبار وحکایات فی الصیام، ۳/۴۱۳، حدیث: ۳۹۳۲، بتغیر قلیل

5 ...یعنی جس قدر بندہ اللہ پاک کی معرفت رکھتا، اس سے حیا کرتا، اس کا خوف رکھتا، اُس کے ساتھ حسنِ ظن رکھتا، گناہوں سے بچتا اور جس قدر خوشی سے اُس کے احکامات پر چلتا ہے تو اللہ پاک کے ہاں اُسی قدر بندے کا مقام و مرتبہ ہوتا ہے۔ (فیض القدیر، ۶/۲۴، تحت الحدیث: ۸۳۸۶، ملخصاً)

6 ...مسند بزار، ھشام بن حسان، ۱۷/۳۰۷، حدیث: ۱۰۰۶۲، عن ابی ھریرۃ

﴿12008﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے لیے آئے تو وہ غسل کرے۔[1]

﴿12009﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شاعر نے جو سب سے سچی بات کہی وہ یہ ہے:

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلُ   وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلُ

ترجمہ: سن لو اللہ پاک کے سوا ہر شے فانی ہے اور یقیناً ہر نعمت زائل ہونے والی ہے۔[2]



حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان عبادت گزار بُزُرگوں میں ایک حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمن محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں، آپ اپنے زمانے کے بہت بڑے عابد، ذکر سے اُنسیت رکھنے والے اور حق تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے والے تھے۔

تصوف: "تصوف وعدوں کو یاد رکھنے اور رات بھر بارگاہِ الٰہی میں حاضر رہنے کا نام ہے۔"

﴿12010﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کوفہ کے عبادت گزاروں میں سے تھے۔

﴿12011﴾... حضرت سیِّدُنا عبید اللہ بن محمد کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گیا تو ان سے عرض کی: مجھے لگتا ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھنا پسند نہیں کرتے؟ فرمایا: ایسا ہی ہے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ کو وَحشت نہیں ہوتی؟ فرمایا: مجھے کیونکر وحشت ہوگی جبکہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوں۔

﴿12012﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ "اے سچو! مجھ سے خوش رہو اور میرے ذکر سے آسودہ حال رہو۔"

1 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء فی الغسل یوم الجمعۃ، ۲/۱۱، حدیث: ۱۰۸۸

2 ...معرفۃ الصحابۃ، رقم: ۲۵۶۵، لبید بن ربیعۃ، ۴/۱۷۹، حدیث: ۵۹۹۳

عِلْم کے پانچ درجات:

﴿14-12013﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم کی ابتدا خاموشی ہے پھر غور سے سننا ہے پھر اسے یاد رکھنا پھر اس پر عمل کرنا اور پھر اسے پھیلانا۔

﴿12015﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَیْمون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس کی رخصت دی گئی ہے۔

﴿12016﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ایک کشتی میں سوار تھا، آپ روزے سے تھے، میں نے عرض کی: سفر میں بھی روزہ؟ آپ نے فرمایا: "یہی تو نیکیوں کی طرف سبقت ہے۔" یہ کہتے وقت آپ کی آواز ایسی تھی کہ امام نخعی اور امام شعبی کی بھی نہ ہو گی۔

پورے سفر میں تین باتیں:

﴿12017﴾... حضرت سیِّدُنا شِہاب بن عَبَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں عَبَّادان کی طرف سفر میں حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ تھا، پورے سفر میں انہوں نے صرف تین باتیں کیں جن میں سے ایک یہ تھی کہ ایک شخص سے فرمایا: نماز اچھی طرح پڑھو۔

﴿12018﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: موت نے متقین کے دل دنیا سے پھیر دیئے ہیں، **اللہ** پاک کی قسم! موت کی ہچکی اور تکلیف کو پہچان لینے کے بعد وہ دنیا کی کسی خوشی کی طرف نہیں پلٹے۔

﴿12019﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب موت کو یاد کرتے تو اُن کا جوڑ جوڑ کانپ اٹھتا حتّٰی کہ جوڑوں کی کپکپی بالکل ظاہر ہو جاتی۔

﴿12020﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: خواہشات کے پیروکار گمراہی کی بنیاد ڈالنے اور ہدایت کا حلیہ بگاڑنے میں لگے ہوئے ہیں لہٰذا ان سے بچو۔

بہر حال دین سلامت رہے:

﴿12021﴾... حضرت سیِّدُنا مسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں مقروض تھا، (حکومتی وزیر) یعقوب بن داود

نے مجھے مکتوب بھیجا: "میرے پاس آجائیں آپ کا قرض میں ادا کر دوں گا۔" انہی دنوں حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پاس عبادان تشریف لائے تو میں نے ان سے اس بارے میں مشورہ کیا، آپ نے دو مرتبہ فرمایا: اے مسلم! اے مسلم! تم اللہ پاک سے اس حال میں ملو کہ تم پر قرض ہو اور دین سلامت ہو تو یہ اس حال میں اس سے ملنے سے بہتر ہے کہ تم پر قرض نہ ہو اور دین سلامت نہ ہو۔

خاموشی پر استقامت:

﴿12022﴾... حضرت سیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی اولاد میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں عَبَّادان سے کوفہ کی طرف سفر میں حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ تھا مگر آپ نے پورا راستہ کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ ہم کوفہ پہنچ کر ایک دوسرے سے جُدا ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص سے پوچھا: جب انہیں کوئی کام پڑتا تھا تو پھر وہ کیا کرتے تھے؟ اس نے کہا: ان کے ساتھ ان کا بیٹا تھا جب انہیں کوئی کام ہوتا تو اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے اور وہ اٹھ کر کام کر دیتا۔

نماز سے محبت:

﴿12023﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بن زِیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہمراہ مکۂ مکرمہ کا سفر کیا، جب آپ سے کہا گیا: اب چلتے ہیں تو آپ دو میل چلنے کے بعد نماز میں مشغول ہو جاتے، پھر جب پیچھے سے قافلے کے اونٹوں کی آواز سنتے تو دو میل اور آگے بڑھ کر نماز میں مشغول ہو جاتے حتی کہ نماز عصر ادا کرنے کے بعد اونٹ پر سوار ہوتے۔

راوی مزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں گھر کے اندر بھی نماز پڑھتے دیکھا ہے بسا اوقات آپ کھونٹی کا سہارا لئے بغیر پنڈلی پر پاؤں رکھ لیتے حالانکہ آپ کی جائے نماز میں ہر جگہ کھونٹیاں لگی تھیں۔ مزید فرماتے ہیں: میں آپ کو دیکھا کرتا تھا، آپ ایسے تہبند میں نماز پڑھ رہے ہوتے تھے جس کے دونوں کناروں کے درمیان فاصلہ ہوتا اور سفری تھیلا آپ کے کاندھے پر لٹکا ہوتا جس میں مسواک ہوتی اور بسا اوقات آپ کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھتا کہ مسواک آپ کے کاندھوں کے درمیان ہوتی۔

﴿12024﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو رفید عَنْبَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کہتے سنا کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے پاس روپوش رہے۔

آنکھوں کی فرمائش:

﴿12025﴾... حضرت سیِّدُنا ابو رفید عَنْبَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دوپہر کے وقت قبرستان جاتے تھے، میں نے ان سے پوچھا؟ یہ آپ کیا کرتے ہیں؟ فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں کہ میں نیند کر کے دنیا میں اپنی آنکھوں کی فرمائش پوری کروں۔

﴿12026﴾... حضرت سیِّدُنا ابو الاَحْوَص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی وفات سے دو سال قبل نیند کرنا ترک کر دیا تھا صرف قیلولہ کرتے، بعد میں قیلولہ بھی چھوڑ دیا۔

ٹھنڈا پانی پینے سے اجتناب:

﴿12027﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن محمد طَنَافِسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک کوفی کو کہتے سنا کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزے سے رہا کرتے اور جب پانی کے مٹکے کے پاس آتے جو آپ کے لیے ٹھنڈا کیا ہوتا تو اپنے نفس سے فرماتے: اے نفس! تجھے اس کی خواہش ہے، تو اس کو چکھے گا بھی نہیں۔

﴿12028﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خادمہ کپڑے سے ڈھکی کانچ کی صُراحی میں ٹھنڈا پانی لیے حاضر ہوئی، اس دن گرمی بھی تھی، خادمہ نے عرض کی: فلاں عورت آپ کو سلام کہتی ہے، یہ بھی اسی نے دیا ہے اور کہا ہے کہ آپ اسے نوش فرمالیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: اسے رکھ دو۔ وہ رکھ کر چلی گئی تو آپ نے اٹھ کر اس صُراحی سے کپڑا ہٹایا اور پانی کو کوئیں میں انڈیل دیا۔

﴿12029﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: فقہ حاصل کرو پھر گوشہ نشین ہو جاؤ۔

﴿12030﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

نے اس فرمان باری تعالیٰ:

فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً (پ۹، الاعراف: ۹۵) ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم نے انھیں اچانک پکڑ لیا۔

کے بارے میں فرمایا: حضرت سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کو 20 سال کی مہلت دی گئی تھی۔

﴿12031﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: صبح صبح ہر شخص اپنے بازار کی طرف چل پڑا، اے منگتوں پر سب سے بڑھ کر کرم فرمانے والے! متقین تیری بارگاہ سے نفع میں اضافے کے سوالی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دن چڑھنے تک اپنے اَوْراد میں مشغول رہتے تھے، آپ سے کہا جاتا: لوگوں کو آپ سے بہت سی حاجتیں ہوتی ہیں۔ آپ فرماتے: مجھے بھی اپنے رب کریم سے بہت حاجتیں ہوتی ہیں۔

اپنی ہی اصلاح میں لگے رہتے:

﴿12032﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں اپنے نفس سے ہی خوش نہیں ہوں تو اسے چھوڑ کر کسی اور کے لئے کیسے فارغ ہوں، لوگ دوسروں کے گناہوں کی وجہ سے تو **اللہ** پاک کا خوف رکھتے ہیں مگر اپنے گناہوں پر **اللہ** پاک سے بے خوف ہیں۔

﴿12033﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن نُضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بھائی کو اس مضمون کا خط لکھا کہ "ابھی تم تیاری کی منزل میں ہو، تمہارے سامنے دو ٹھکانے ہیں جن میں سے ایک میں تم نے ضرور ٹھہرنا ہے، تمہارے پاس کوئی امان نہیں آئی کہ تم مطمئن ہو جاؤ اور نہ ہی کوئی براءت نامہ آیا ہے کہ تم سستی کرنے لگ جاؤ۔" وَالسَّلَام

جنتی درجات میں آرائش:

﴿12034﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دنیا میں جو بھی **اللہ** پاک کے لیے عمل کرتا ہے تو فرشتے اُس کے لیے جنتی دَرَجات میں (آرائش وغیرہ کے) عمل میں لگ جاتے ہیں، جب یہ عمل کرنے

والا رک جاتا ہے تو وہ فرشتے بھی رک جاتے ہیں، ان سے کہا جاتا ہے: تم کیوں رک گئے؟ وہ کہتے ہیں: کیونکہ ہمارا ساتھی عمل سے رک گیا ہے۔

﴿12035﴾... حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن اِدریس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: ابو عبد الرحمن! کیا بات ہے کہ میں آپ کے بالوں کو پراگندہ دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: ابو محمد! کیا تم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ سَلَف صالحین میں کوئی اپنے دل کی اصلاح میں لگا رہتا چاہے پہاڑ کی چوٹی پر ہی کیوں نہ ہوتا۔

نفس کی مخالفت:

﴿12036﴾... حضرت سیّدُنا علی سَابی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سرد دن میں حضرت سیّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دھوپ کے قریب سائے میں بیٹھے ہوئے تھے، ان سے کہا گیا: کیا ہی اچھا ہو کہ آپ دھوپ میں ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے پسند نہیں کہ نفس کو وہاں لے جاؤں جہاں کا اسے حکم نہیں دیا گیا۔

﴿12037﴾... حضرت سیّدُنا محمد بن نضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عَبَّادان میں رہنے والے اپنے ایک دوست کو چپل کا جوڑا بھیجا تو ساتھ میں یہ بھی کہلوایا کہ میں نے آپ کو یہ بھیجی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ آپ کے رب پاک نے آپ کو ان سے بے نیاز رکھا ہے لیکن میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

اللہ پاک کی شانِ غفاری:

﴿12038﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ۠ (۵۶) (پ۲۹، المدثر: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اسی کی شان ہے مغفرت فرمانا۔

حضرت سیّدُنا محمد بن نضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "**اللہ** پاک نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کا حقدار ہوں کہ میرا بندہ مجھ سے ڈرے، اگر وہ ایسا نہیں کرتا تب بھی میری شان یہ ہے کہ میں اس کی مغفرت فرمادوں۔"

﴿12039﴾... حضرت سیّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ **اللہ**

پاک ارشاد فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اگر لوگ وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو وہ تیرے عُیوب ظاہر کر دیتے مگر میں نے تیرا پردہ رکھا، جب تک تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گا میں تیرے گناہ بخش دوں گا۔

﴿12040﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: جیسے شِکم سیری بُرائی پر اُبھارتی ہے ایسے ہی بھوک بھلائی پر اُبھارتی ہے۔

﴿12041﴾... حضرت سیِّدُنا معافٰی بن عمران رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے پوچھا: میں اللہ پاک کی عبادت کہاں کروں؟ فرمایا: اپنی تنہائی کو دُرست رکھ اور جہاں چاہے اُس کی عبادت کر۔

ہم نشینی کے آداب:

﴿12042﴾... حضرت سیِّدُنا عبَّاد بن کُلَیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک، حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحِمَهُمُ الله اور میں ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور ہم نے کھانا بنایا تو حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے ہم سے کسی چیز میں اختلاف نہیں کیا، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے ان سے کہا: آپ نے تو ہم سے بالکل بھی اختلاف نہیں کیا۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے جواباً یہ شعر پڑھا:

وَاِذَا صَاحَبْتَ فَاصْحَبْ صَاحِبًا ذَا حَيَاءٍ وَعَفَافٍ وَكَرَمِ

قَوْلُهُ لَكَ لَا اِنْ قُلْتَ لَا وَ اِذَا قُلْتَ نَعَمْ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ: جب تم ہم نشینی چاہو تو ایسے کو ہم نشین بناؤ جو باحیاء، باکردار اور مہربان ہو، تمہاری ہاں میں ہاں کہے اور نہ میں نہ۔

بُرا دوست دل کو سخت کرتا ہے:

﴿12043﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَيْهِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے موسٰی بن عمران! بیدار رہو اور اپنے لیے اچھے دوست تلاش کرو، جو بھی دوست میری رضا کے مُعاملے میں تمہاری مُوافَقَت نہ کرے وہ تمہارا دشمن ہے اور وہ تمہارے دل کو سخت کر دے گا، ذکر کرنے والے بنو تاکہ اجر کے مستحق ہو جاؤ اور زیادہ ثواب حاصل کرو۔

﴿12044﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عابد نے 30 سال عبادت کی اور دوسرے نے 20 سال، 30 سال والے پر بادل نے سایہ کیا تو 20 سال والا اس کے سائے میں ہو گیا، 30 سال والے نے اُس سے کہا: اگر میں نہ ہوتا تو تجھے یہ سایہ نصیب نہ ہوتا۔ اب سایہ 30 سال والے عابد سے ہٹ کر 20 سال والے کے ساتھ ہو گیا اور 30 سال والا بادل سے محروم ہو گیا۔

غور و فکر سے عاری نگاہ کی نحوست:

﴿12045﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن صالح عجلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت ابو الاحوص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل میں کوئی شخص 30 سال عبادت کرتا تو اس پر ایک بادل سایہ فگن ہو جاتا تھا یونہی ایک شخص نے 30 سال عبادت کی مگر اسے کوئی بادل نظر نہ آیا جو اس پر سایہ کرتا، اس نے اپنی ماں سے شکایت کی کہ میں نے 30 سال عبادت کی مگر مجھے ایسی کوئی چیز نظر نہیں آرہی جو مجھ پر سایہ کرے۔ ماں نے کہا: بیٹا! غور کرو کہ جب سے تم عبادت کرنے لگے ہو تم سے کوئی گناہ تو سرزد نہیں ہوا؟ اس نے کہا: میرے علم میں نہیں کہ 30 سال سے میں نے کوئی گناہ کیا ہو۔ ماں نے کہا: ایک چیز رہ گئی ہے اگر تم اس سے بچ جاؤ تو مجھے امید ہے تم پر سایہ ہو جائے گا، یہ بتاؤ کبھی ایسا ہوا کہ تم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر بغیر غور و فکر کے نیچے کر لی ہو؟ اس نے کہا: بہت مرتبہ ایسا ہوا ہے۔

خود پسندی کی نحوست:

﴿12046﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے عبادت گزاروں میں سے ایک عابد نے 80 سال **اللہ** پاک کی عبادت کی، اس کی ایک مخصوص نماز کی جگہ تھی، اس عابد کی تعظیم کے پیشِ نظر بنی اسرائیل میں سے کوئی بھی اس جگہ کھڑے ہونے کی جُرأت نہیں کرتا تھا، ایک بار کوئی مسافر آیا اور عبادت خانہ میں داخل ہوا، جگہ خالی دیکھ کر وہاں نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا، بنی اسرائیل تعجب خیز نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے کہ اتنے میں وہ عابد آگیا اور مسافر کے برابر میں کھڑا ہو گیا، پھر اسے اپنے کندھے سے دبا کر اپنی جگہ سے ہٹانے لگا چنانچہ **اللہ** پاک نے اس وقت کی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ "فُلاں عابد کو حکم دو کہ اپنا عمل نئے سرے سے شروع کرے (80 سالہ عبادت ضائع ہو گئی)۔" حضرت

سیِّدُنا جریر بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کیونکہ وہ عابد خود پسندی کا شکار ہو گیا تھا۔

﴿12047﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عیسٰی وانسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو الاَحْوص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے فرمایا: حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس جاؤ اور اُن سے رکوع میں اللہ پاک کی عظمت وبزرگی بیان کرنے کے متعلق پوچھو۔ میں ان کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: رکوع میں ربّ کی عظمت وبُزرگی یوں ہے: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ حَمْدًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ عِلْمِكَ حَمْدًا لَا اَمَدَ لَهٗ دُوْنَ مَشِیْئَتِكَ حَمْدًا لَا اَجْرَ لِقَائِلِهٖ دُوْنَ رِضَاكَ یعنی اے میرے رب! تو پاکی وعظمت اور ایسی دائمی حمد والا ہے جو ہمیشہ تیرے ساتھ ہے، جس کی بلندی صرف تیرے عِلْم میں ہے، تیری چاہت سے کم اس کی کوئی حد نہیں، ایسی حمد کرنے والے کا اَجْر تیری رضا ہی ہے۔

سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ احادیث وآثار پر مضبوطی سے عمل پیرا رہتے تھے، آپ سے کچھ روایات منقول ہیں، مصنف کتاب نے آپ کی ان احادیث کو حفظ کیا جس کی آپ نے اسناد ذکر نہ کیں لہٰذا انہیں مرسلاً ذکر کر دیا۔

﴿12048﴾... حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے گواہی کو نہ روکو جس نے ان سے گواہی روکی تو میں اس سے بری اور وہ مجھ سے بری ہے، کیونکہ اللہ پاک ہمارے ہم قبلہ کے ساتھ جو مُعاملہ فرمانا چاہتا ہے وہ اس نے ہم سے پوشیدہ رکھا ہے۔[1]

﴿12049﴾... حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حرام کاموں اور حِرص وطَمَع سے پاک رہنے کا نام ایمان ہے۔[2]

علم دین سیکھنے کی فضیلت:

﴿12050﴾... رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کتابُ اللہ سے ایک آیت یا اللہ پاک

1 ... جمع الجوامع، حرف اللام الف، ۸/۲۲۹، حدیث: ۲۵۸۲۲

2 ... مسند الفردوس، باب الالف، ۱/۱۱۳، حدیث: ۳۸۱، عن اسماء بنت عمیس

کے دین کی ایک بات بھی سیکھے گا **اللہ** پاک اسے ڈھیروں ثواب عطا فرمائے گا اور اس سے بہتر اور کوئی چیز نہیں جو بندے کو اپنی محنت سے حاصل ہو۔[1]

﴿12051﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعاؤں میں سے ایک یہ بھی تھی: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْاَلُكَ التَّوْفِیْقَ لِمَحَابِكَ مِنَ الْاَعْمَالِ وَصِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَیْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ ''یعنی اے **اللہ**! میں تجھ سے تیرے پسندیدہ اعمال کی توفیق، تجھ پر سچا توکل کرنے اور تجھ سے اچھا گمان رکھنے کا سُوال کرتا ہوں۔[2]

صغیرہ گناہ سے بھی بے خوف نہ رہو:

﴿12052﴾... حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے دل میں یہ ڈر ہونا چاہیے کہ کہیں اس کے سب سے چھوٹے گناہ پر ہی اس کی پکڑ نہ ہو جائے۔[3]

حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور آپ جیسے دیگر عبادت گزاروں کا کام حدیث روایت کرنا نہیں تھا یہ حضرات جب کسی انسان کو وعظ و نصیحت کرتے تو بغیر سند کے ہی حضور رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث بیان کر دیا کرتے تھے۔



حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف اَصْبَہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان **اللہ** والوں میں ایک بُزرگ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف اَصْبَہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں جو بہت محنت و کوشش کرنے، سبقت کی جُستجو میں رہنے اور آخرت کی تیاری میں بہت تیزی سے آگے بڑھنے والے تھے اور زاہدین کی زینت تھے۔

تصوف: منقول ہے کہ منتقل ہونے اور کوچ کرنے یعنی خرابی سے دوری اور قید سے رہائی کا نام تصوف ہے۔

---

1 ...جمع الجوامع، حرف المیم، ۷/ ۲۱۰، حدیث: ۲۲۳۶۲

2 ...نوادر الاصول، الاصل السادس والستون، ۱/ ۲۹۱، حدیث: ۳۸۸، عن ابی ھریرۃ

3 ...جامع الصغیر، ص ۳۶۳، حدیث: ۷۵۵۳، لیحبن بدلہ: لیخش

﴿12053﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قَطَّان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف اصبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے افضل کوئی شخص نہیں دیکھا۔

﴿12054﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مَہْدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف اَصْبَہَانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسا کوئی نہیں دیکھا اور میں نے حضرت سیِّدُنا زُہَیر بَابِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "ان کی گوشہ نشینی کیا خوب تھی!۔" فرمایا: میں نے یہ بات حضرت سیِّدُنا محمد بن عدی اور حضرت سیِّدُنا محمد غَلابِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا سے سُنی جبکہ وہ دونوں مکہ مکرمہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

موت کو ہر لمحہ مد نظر رکھتے:

﴿12055﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری پر مقدم رکھتا ہوں۔ ان سے کہا گیا: آپ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مقدم رکھتے ہیں؟ فرمایا: اگر تم انہیں دیکھتے تو ایسا لگتا کہ گویا وہ موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

حضرت سیِّدُنا دِرہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مکہ مکرمہ جا رہے تھے، میں مقامِ اَبواء میں اُن سے جاملا، وہ ایک جوان اونٹ پر سوار تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے یہ اونٹ خرید کر دیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا دِرہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا تو اونٹ پر کَجاوَہ کسا ہوا تھا جس کی ایک طرف سامان رکھا ہوا تھا اور دوسری طرف حضرت خود تشریف فرما تھے۔ پھر وہ فرمانے لگے: میں باربرداروں کے ساتھ کام کرنے لگا ہوں۔

﴿12056﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا۔ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: اے ابو سعید! کیا یہی وہ شخص ہیں جن کے علم وفضل کا چرچا ہے؟ فرمایا: ہاں! انہی کے علم وفضل کا چرچا ہے۔

﴿12057﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء بن مُسلم حَلَبِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف اصبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 20 سال تک میرے پاس آتے رہے مگر میں انہیں پہچان نہ سکا، وہ دروازے پر آکر کہتے: ایک

مسافر سوال کرتا ہے۔ پھر چلے جاتے، ایک دن میں نے انہیں مسجد میں دیکھا تو کسی نے کہا: یہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف اصبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ میں نے کہا: یہ 20 سال تک میرے پاس آتے رہے مگر میں انہیں پہچان نہ سکا۔

﴿12058﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ادریس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: میں بصرہ جانے کا ارادہ رکھتا ہوں آپ وہاں کے کسی افضل شخص کے بارے میں بتایئے۔ فرمایا: حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف اَصْبَہَانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ضرور ملنا۔ میں نے کہا: وہ کہاں رہتے ہیں؟ فرمایا: مَصِّیصہ میں رہتے ہیں اور ساحلوں پر بھی آتے ہیں۔ چنانچہ عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مَصِّیصہ گئے، ان کے بارے میں پوچھا مگر کوئی خبر نہ ملی تو فرمانے لگے: حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ کو کوئی پہچانتا نہیں ہے۔

﴿12059﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مَصِّیصہ کے ایک شخص سے پوچھا: آپ حضرت محمد بن یوسُف اَصْبَہَانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جانتے ہیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: محمد بن یوسُف! یہ بھی آپ کی ایک فضیلت ہے کہ کوئی آپ کو پہچانتا نہیں۔

عبادت گزاروں کی زینت:

﴿12060﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عروس العباد یعنی عبادت گزاروں کی زینت کہا کرتے تھے۔

﴿12061﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن اِدْرِیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: میں حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف اَصْبَہَانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کہاں تلاش کروں؟ تو انہوں نے فرمایا: وہاں جہاں فضل کی امید کی جاتی ہے۔ میں نے کہا: پھر تو وہ جامع مسجد میں ہوں گے چنانچہ میں نے انہیں تلاش کیا تو جامع مسجد میں ہی پایا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا زہد:

﴿12062﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد

بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: تمہاری یہ ساری زمین جو میں دیکھ چکا ہوں مجھے دو کوڑی کے بدلے بھی مل جائے تو مجھے کوئی خوشی نہیں ہوگی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مکۂ مکرمہ کے لیے روانہ ہوئے تو آپ کے پاس سو دینار اور تھیلے میں صرف ایک لباس اور ایک موٹی اونی چادر تھی۔

دولتِ دُنیا سے بے رغبتی:

﴿12063﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: میں قزوین میں تھا، وہاں ایک شخص میرے پاس بیٹھا کرتا تھا، قزوین اور رَے میں اس کی کافی جائیداد تھی، وہ میرے پاس سے جانے لگا تو قریب آکر بولا: مجھے آپ سے کچھ کام ہے۔ میں نے کہا: کیا کام ہے؟ اس نے کہا: میری ایک بیٹی ہے اس کے سوا دنیا میں میری کوئی اولاد نہیں، میرے پاس جائیداد بھی ہے، میں چاہتا ہوں اپنی بیٹی کی شادی آپ سے کر دوں اور ساری جائیداد بھی آپ کے نام کر دوں، اس کے بعد میں اور آپ جس شہر میں چاہیں وہاں رہیں چاہے مکۂ مکرمہ میں یا مدینہ منورہ میں۔ میں نے کہا: **اللہ** پاک تمہیں عافیت دے! اگر میرا ایسا کوئی ارادہ ہوتا تو میں ضرور ایسا کرلیتا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن سے پوچھا: آپ نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ ارشاد فرمایا: میں نے اس سے زیادہ نفع مند شے کو چھوڑنا اچھا نہ سمجھا، میں اس کی جائیداد کا کیا کرتا؟ حالانکہ میں اپنے والد کی طرف سے جس چیز کا وارث بنا ہوں وہ اس کی جائیداد سے بہتر ہے۔

﴿12064﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے بتایا کہ آپ نے حدیثیں لکھ کر دو تھیلے بھرے اور عبادان سے آگئے۔ میں نے پوچھا: آپ کا عبادان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ فرمایا: تمہارے لئے بستی خالی ہے۔

﴿12065﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رمضان المبارک کے علاوہ کسی ماہ میں عبادان گئے تو اسے خالی دیکھ کر یہ مصرع پڑھنے لگے:

خَلَا لَكِ الْجَوُّ فَبِيْضِيْ وَاصْفِرِيْ

ترجمہ: تمہارے لئے بستی خالی پڑی ہے پس انڈے دو اور چہچہاؤ۔

﴿12066﴾...ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا کہ وہ اپنی کتابیں دفن کرتے ہوئے فرما رہے تھے: فرض کرو تم قاضی ہو تو پھر کیا ہوا؟ فرض کرو تم مفتی ہو تو پھر کیا ہوا؟ اور فرض کرو تم محدث ہو تو پھر کیا ہوا؟

راحت و سکون نماز میں ہے:

﴿12067﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن عاصِم کِلابی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اور آپ کے ساتھی جب راحت چاہتے تو نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے۔

﴿12068﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سفیان صالح بن مَہْدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ یہودیوں کی ایک گلی سے گزرا کہ راستے میں ایک نصرانی ان سے ملا تو انہوں نے بڑی عزت کے ساتھ اس کا حال چال معلوم کیا، جو مجھے اچھا نہیں لگا، جب وہ نصرانی چلا گیا تو میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: آپ نے ایک نصرانی کے ساتھ اتنی عزت والا معاملہ کیا؟ فرمایا: تمہیں نہیں معلوم اس نے میرے بھائی کے ساتھ کیسا معاملہ کیا تھا۔ میں نے پوچھا: کیا کیا تھا اس نے آپ کے بھائی کے ساتھ؟ فرمایا: یہ شخص رِقَّہ کا رہنے والا ہے میرا بھائی دیگر 9 عبادت گزاروں کے ساتھ ان کی بستی میں گیا تو اس نصرانی نے اپنے لڑکے سے کہا: جا کر دیکھو بستی میں کون آیا ہے؟ اس کا لڑکا دیکھ کر واپس گیا اور کہا: بستی میں ایسے لوگ آئے ہیں جن کے چہروں پر بھلائی کی علامت ہے، چنانچہ یہ نصرانی خود آیا اور اس نے ان میں بھلائی کی نشانی دیکھی تو واپس اپنے گھر گیا اور ایک لاکھ درہم لا کر ان عبادت گزاروں کے حوالے کرتے ہوئے کہا: اپنے سفر میں ان سے مدد لیجئے گا۔ تو ان میں سے کسی ایک نے بھی اس سے کچھ نہ لیا۔

نسبت والی بکریاں:

﴿12069﴾... اَصبہان کے ایک شخص کا بیان ہے کہ کُردوں نے اَصْبَہان والوں کی بکریوں کے ریوڑ پر غارت گری کی تو ان سے کہا گیا: جن بکریوں پر تم نے قبضہ کیا ہے ان میں حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بکریاں بھی ہیں۔ انہوں نے اس شخص سے کہا: ہم تیری بکریاں بھی تجھے دے دیں گے بشرطیکہ تم حضرت

سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بکریاں علیحدہ کر دو کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہمیں ان کی بدعا نہ لگ جائے۔ اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے ان کی بکریاں الگ کر دیں مگر ان بکریوں میں حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بکریوں کے سوا کوئی بکری سلامت نہ رہی۔

﴿12070﴾... حضرت سَیِّدُنا حکیم خُراسانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ان کے گھر والوں کی طرف سے ہر سال تقریباً 70 دینار آتے تھے، آپ ساحل پر ہی انہیں وصول کرتے اور مکہ مکرمہ چلے جاتے پھر وہاں سے ثَغر جاتے اور اپنے شہر لوٹنے سے پہلے ہی وہ دینار خرچ کر دیا کرتے۔

﴿12071﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا خَلَف بن غَنّم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: حضرت مفضل بن مہلہل، حضرت محمد بن نَضْر اور حضرت عمّار بن سیف رَحِمَہُمُ اللہ کا کیا حال ہے؟ حضرت سَیِّدُنا خَلَف بن غَنّم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: ان کا تو انتقال ہو گیا پھر چوتھی شخصیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا: حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی وصال فرما چکے ہیں۔ فرمایا: ان کی خبر مجھے پہنچ چکی تھی۔ حضرت سَیِّدُنا خَلَف بن غَنّم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: **اللہ** پاک نے موت فقط ان ہی کے ساتھ خاص نہیں فرمائی۔ حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک ہم **اللہ** پاک کے مال ہیں اور ہمیں اسی کی طرف پھرنا ہے وہ سب اپنی راہ پر چلے گئے اور ہم اس دنیا کی گندگیوں میں رہ گئے۔

﴿12072﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت ابو عامر پردہ کر گئے، فلاں فلاں بھی دنیا سے چلا گیا اور میں اس دنیا کی گندگیوں میں پلٹے کھا رہا ہوں۔

﴿12073-74﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سامنا ہوا تو وہ میرے پاس سے گزر گئے پھر میری طرف مڑ کر فرمانے لگے: یحییٰ! حضرت ہُشَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پردہ فرما گئے اور فلاں فلاں بھی دنیا سے چلا گیا اور ہم دنیا کی گندگیوں میں پلٹے کھا رہے ہیں۔

ولی کے قُرب میں دفن ہونے کی تمنا:

﴿12075﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جن لوگوں کو میں نے دیکھا ان سب

سے بڑھ کر زُہد والے شخص حضرت سَیِّدُنا علی بن ابواَز ہر فِلَسْطِیْنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مَصِّیْصہ تشریف لائے، اس وقت حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہو چکا تھا، آپ نے ان کی قبر کے بارے میں پوچھا تو ہم آپ کو ان کی قبر پر لے گئے، آپ وہاں کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ اُن کی قبر اور ان کے ساتھ والی قبر کے درمیان کافی جگہ ہے۔ راوی احمد بن مَہْدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میری اطلاع کے مطابق وہ دوسری قبر حضرت سَیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تھی۔ بہر حال حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہ جگہ دیکھ کر فرمایا: کیا ہی اچھا ہو کہ یہاں بننے والی قبر کسی مومن کی ہو۔

حضرت سَیِّدُنا علی بن ابواَز ہر فِلَسْطِیْنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے خیال میں وہ اپنے لیے تمنا کر رہے تھے، اس کے بعد آپ کی ہر رات بخار میں گزری بالآخر بارہ یا تیرہ دن بعد وصال فرما گئے اور ہم نے آپ کو اسی جگہ دفن کیا۔

﴿12076﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن ابورَجاء یا حضرت سَیِّدُنا محمد بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا میں سے ایک کا یا دونوں کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مَصِّیْصہ میں ایک جنازے کے ساتھ گئے تو حضرت سَیِّدُنا ابواِسحاق فَزاری اور حضرت سَیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کی قبروں کو دیکھا اور ان دونوں کے درمیان ایک قبر کی جگہ خالی دیکھ کر فرمانے لگے: کاش! ایک شخص انتقال کر جائے تو اسے ان دونوں کے درمیان دفن کیا جائے۔ ابھی تقریباً 10 دن ہی گزرے ہوں گے کہ آپ کو اسی جگہ دفن کیا گیا جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا تھا۔

﴿12077﴾... حضرت سَیِّدُنا عُبَید بن جَنَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابواِسحاق فَزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وصال کے بعد حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو فرمایا: مجھے ان کی قبر دکھاؤ، آپ کو ان کی قبر پر لے جایا گیا، آپ نے فرمایا: جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے ان کے پہلو میں دفن کرنا۔ حضرت سَیِّدُنا عُبید بن جَنَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُون کا لباس پہنتے تھے؟ فرمایا: وہ روئی کا لباس پہنا کرتے تھے۔

غلو کرنا ہلاکت کا سبب ہے:

﴿12078﴾... حضرت سَیِّدُنا عبید بن جناد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہ

عَلَیْہ سے عرض کی: ہمارے یہاں ایک شخص کہتا ہے میں یہ ہوں، میں وہ ہوں اور لوگوں کے نظریات اور ان کی جماعت میں بگاڑ پیدا کرنے والی باتیں کرتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: غُلُو کرنے والے ہلاک ہوگئے۔ کیا اسے وہ علم حاصل ہے جو حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بھی معلوم نہ تھا؟ کیا یہ وہ علم جانتا ہے جس سے حضرت مکحول رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بے خبر رہے؟ کیا اسے وہ علم حاصل ہے جس کی حضرت سلیمان بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بھی خبر نہ ہوئی؟

﴿12079-80﴾... بغداد سے شام تک حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہم رکاب رہنے والے شخص کا بیان ہے کہ میں نے انہیں کوئی بات کرتے نہیں سنا سوائے ایک دن کے جب انہوں نے بے توجہی میں ایک طرف نظر کی تو ایک نصرانی کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتا پایا، آپ نے اپنا منہ موڑ لیا اور فرمایا:

بُعْدًا وَسُحْقًا مِنْ هَالِكٍ   يَا قَوْمَةَ النَّارِ عَلٰى نَفْسِهٖ

ترجمہ: ہلاک ہونے والے سے بُعد اور دوری ہو، اے خود کو جہنم پر پیش کرنے والے!۔

موت کی یاد دلانے والے اشعار:

﴿12081﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یہ شعر کہا کرتے تھے:

وَمُرَّ بِدَارِ الْمُتْرَفِيْنَ وَقُلْ لَهُمْ   اَلَا اَيْنَ اَرْبَابُ الْمَدَائِنِ وَالْقُرٰى

وَمُرَّ بِدَارِ الْعَابِدِيْنَ وَقُلْ لَهُمْ   اَلَا قَطَعَ الْمَوْتُ التَّنَصُّبَ وَالْاَذٰى

ترجمہ: آسودہ حال لوگوں کے گھروں پہ جا کر ان سے پوچھو: بھلا بتاؤ تو شہروں اور بستیوں کے سردار کہاں گئے؟ اور عبادت گزاروں کے گھروں پہ جا کر ان سے پوچھو: بتاؤ کیا موت نے تھکاوٹیں اور اذیتیں منقطع نہ کیں؟

﴿12082﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمن بن عمر رُستہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مکہ مکرمہ کے راستے میں مجھے ملے تو میرا ہاتھ پکڑ کر دائیں بائیں دیکھا اور یہ شعر کہا:

وَمُرَّ بِدَارِ الْمُتْرَفِيْنَ وَقُلْ لَهُمْ   اَلَا اَيْنَ اَرْبَابُ الْمَصَانِعِ وَالْقُرٰى

وَمُرَّ بِدَارِ الْعَابِدِيْنَ وَقُلْ لَهُمْ   اَلَا قَطَعَ الْمَوْتُ التَّنَصُّبَ وَالْاَذٰى

ترجمہ: آسودہ حال لوگوں کے گھروں پہ جاکر ان سے پوچھو: بھلا بتاؤ تو مکانوں کے مالک اور بستیوں کے سردار کہاں گئے؟ اور عبادت گزاروں کے گھروں پہ جاکر ان سے پوچھو: بتاؤ کیا موت نے تھکاوٹیں اور اذیتیں منقطع نہ کیں؟

سیِّدُنا محمد بن یوسُف عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے محبت:

﴿12083﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے آزاد کردہ غلام حسن بن عَمْرو بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف اَصْبَہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑھ کر کبھی کسی شخص کے آنے پر خوش ہوئے ہوں، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گویا اُن کے عاشق تھے۔

﴿12084﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن عِصام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ مکۂ مکرمہ میں حضرت سیِّدُنا ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آئے اور کسی خاص حدیث پاک کے متعلق سُوال کیا تو انہوں نے انکار کرتے ہوئے فرمایا: مجھے حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے بیان کرنے سے منع کیا ہے۔

وہ جن کی دعا جلد قبول ہوتی ہے:

﴿12085﴾... حضرت سیِّدُنا صلت بن زَکَریا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں اَہْوَاز کے راستے میں حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ تھا جب ہم ایک محل پر رُکے تو سحری کے وقت آپ نے مجھے فرمایا: سواری والے سے کہو، پالان ڈالے۔ میں نے سواری والے کے پاس جاکر پیغام دیا تو دیکھا، اسے بچھو نے کاٹ لیا ہے، آپ کو آکر بتایا تو فرمایا: اس سے کہو: میرے پاس آئے۔ میں نے اس کے پاس جاکر کہہ دیا اور واپس آکر عرض کی: اس کے لیے آنا ممکن نہیں۔ فرمایا: اس سے کہو: تمہاری تکلیف دور ہو جائے گی۔ چنانچہ اسے کندھا دے کر لایا گیا تو وہ اپنے پاؤں گھسیٹتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: جہاں بچھو نے کاٹا ہے اس جگہ ہاتھ رکھو، اس نے ہاتھ رکھا تب آپ نے کچھ پڑھا تو اس کا درد ختم ہو گیا۔ پھر وہ اٹھا اور سواری پر پالان رکھا تو ہم وہاں سے چل پڑے۔ میں نے پوچھا: ابو عبدُ اللہ! آپ نے اس پر کیا پڑھا تھا؟ فرمایا: اُمُّ الکتاب (یعنی سورۂ فاتحہ)۔ حضرت سیِّدُنا صلت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پڑھتے تو ہم بھی ہیں مگر آپ اُس گروہ سے تھے جن کی دعا جلد قبول کرلی جاتی ہے۔

شہرت سے دوری:

حضرت سیِّدُنا یوسُف بن زَکَریا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حَرّان میں ہمارے پاس آئے تو عاشقانِ حدیث ان کے پاس پہنچ گئے مگر آپ وہاں سے راَس العین کی طرف چلے گئے حالانکہ وہ کوئی مسافر خانہ نہیں تھا پھر بھی آپ وہاں ایک مہینا ٹھہرے رہے جب واپس آئے تو حضرت سیِّدُنا حسن بن عُتْبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان سے کہا: آپ وہاں رہے؟ آپ نے فرمایا: وہاں نہ مجھے کسی نے پہچانا، نہ میں نے کسی کو پہچانا۔

حضرت سیِّدُنا یوسُف بن زکریا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک ہی نانبائی سے اپنی روٹی نہیں خریدتے تھے۔ آپ نے فرمایا: (ایک ہی جگہ سے خریدنے میں) ہو سکتا ہے وہ مجھے پہچان لے پھر مجھ سے محبت کرنے لگے تو میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤں جو دین بیچ کر گُزر بَسر کرتے ہیں۔

﴿12086﴾... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن زکریا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک ہی نانبائی اور ایک ہی سبزی والے سے خریداری نہیں کرتے تھے۔

دنیا کے مختلف رنگ:

﴿12087﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دنیا یا تو اللہ پاک کی طرف سے غنیمت ہوگی یا پھر ہلاکت اور آخرت میں اللہ پاک کی مُعافی ہو گی یا پھر دوزخ۔

﴿12088﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دنیا گناہوں سے بچے رہنے یا ہلاک ہونے یا مُعافی ملنے یا جَہَنَّم کی طرف جانے کا نام ہے۔

نیک دوست کا فائدہ:

﴿12089﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دوستوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: نیک دوست جیسا کہاں ملے گا؟ کہ تمہارے گھر والے تمہاری میراث تقسیم کر رہے ہوں اور وہ اکیلا تمہاری قبر پر بیٹھا تمہارے لیے دعا کر رہا ہو جبکہ تم زمین کے پردوں میں ہو۔

﴿12090﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد الغفار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ

اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا: اگر تم اپنے وقت کو ہر چیز سے بڑھ کر اہمیت دے سکتے ہو تو ایسا کرو۔

﴿12091﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** پاک کی طرف سے جس کے نصیب میں صرف دنیا ہے یقیناً وہ ناکام ونامراد ہے۔

﴿12092﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: وہی ہے جو فیصلہ کرتا ہے اور اس کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا، وہی باقی ہے اور اسی کی طرف پھرنا ہے۔

﴿12093﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زُرارہ نامی ایک شخص کو دوست بنایا، پھر آپ کو پتا چلا کہ اس نے تجارت شروع کر دی ہے تو آپ نے اسے خط لکھا: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم، میرے بھائی! مجھے پتا چلا ہے کہ تم نے تجارت شروع کر دی ہے، اچھی طرح جان لو! تم سے پہلے والے تاجر مر چکے ہیں۔ وَالسَّلَام

زندگی کو حج پر ختم کرو:

﴿12094﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حَکَم بن بُرْدَہ کی طرف لکھا: میرے بھائی! **اللہ** پاک سے ڈرو جس کے عذاب کو سہنے کی طاقت نہیں۔ پھر اپنے مکتوب کے آخر میں لکھا: اگر ہو سکے تو اپنی عمر کو حج پر ختم کرو کیونکہ حدیث پاک میں حاجی کے لیے سب سے کم اجر یہ بیان ہوا ہے کہ وہ ایسے لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہے۔

﴿12095﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مَصْقَلہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ میں میری ملاقات حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اگر تمہیں ہر سال اس گھر میں آکر حج کرنے کی طاقت ہو تو ضرور ایسا کرنا کیونکہ روئے زمین پر اس گھر کے طواف سے افضل عمل اور کوئی نہیں رہا۔

غیبی چراغ:

﴿12096﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رات کو ایک عورت کے گھر قیام کیا کرتے تھے، اس عورت کا بیان ہے کہ آپ عشاء کے بعد آتے اور فجر ہوتے ہی نکل جاتے پھر عشاء تک واپس نہ آتے۔ آپ گھر کے ایک کمرے میں جاکر دروازہ بند کر دیتے تھے، ایک رات میں نے کمرے میں جھانکا تو حضرت کے پاس ایک

چراغ روشن تھا حالانکہ گھر میں کوئی چراغ تھا ہی نہیں۔ آپ نے بھانپ لیا کہ ہم نے انہیں جھانک کر دیکھ لیا ہے تو اگلے دن وہ ایسے گئے کہ پھر پلٹ کر نہیں آئے۔

اولیائے کرام کی ملاقات:

﴿12097﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ہلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کسی نے مجھے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دونوں ایک دوسرے سے ملنے کے خواہش مند تھے، ایک دن بصرہ کی کسی گلی میں دونوں کا آمنا سامنا ہو گیا تو فضیل بن عِیاض نے کہا: کیا آپ محمد بن یوسف ہیں؟ اور حضرت محمد بن یوسف نے کہا: کیا آپ فضیل بن عیاض ہیں؟ اتنا کہتے ہی دونوں نے چیخ ماری اور گر پڑے۔ حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو تو لوگوں نے پہچان کر اٹھالیا جبکہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دھوپ تیز ہونے تک وہیں بے ہوش پڑے رہے۔

﴿12098﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اکثر یہ کہا کرتے تھے: میں گناہوں کی تاریکی میں رہا ہوں اسی لئے آج ان لوگوں پر رحم کھاتا ہوں جو گناہوں کی تاریکی میں پڑے ہیں۔

خطوط کے ذریعے نصیحتیں:

﴿12099﴾... حضرت سیِّدُنا ہارون بن سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت مَعْدَان بن حَفْص رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو خط لکھا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ! میں تمہارے ساتھ **اللہ** پاک کی حمد کرتا ہوں، اے معدان! اپنی دنیا سے فقط انتہائی ضروری خوراک لو، ہاتھ سے نکلتی چیز کے لئے جلدی کرو، موت کی تیاری کرو اور **اللہ** پاک سے مدد طلب کرو۔ **اللہ** پاک ہمیں اور آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (اور آپ پر سلامتی، **اللہ** پاک کی رحمت اور برکت ہو)

یوں ہی آپ نے اپنے ایک دوست کو یہ خط لکھا: میں تمہیں اس خدا سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں جس کی طرف حاجت کے وقت رجوع کرتے ہو، اس نے ہمیں اور تمہیں ڈرنے والوں میں سے کیا، اے میرے بھائی! امید کم کرو اور عمل زیادہ کرو کیونکہ ہمارے اور تمہارے سامنے ایسی ہولناکیاں ہیں جن سے انبیائے کرام اور رُسلِ عِظام بھی خائف تھے۔ وَالسَّلَام

جوشِ نفس کے وقت کیا کریں؟

﴿12100﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسف اَصْبَہَانِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تمہارا نفس جوش دلائے تو اُس ذات کی طرف رجوع کرو جو خود زندہ ہے، جس کی عبادت کی جاتی ہے۔

﴿12101﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسف اَصْبَہَانِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ بصرہ کے ایک شخص کا قول ہے: ''جب تم دیکھو کہ تمہارا نفس جوش دلا رہا ہے تو اُس کی طرف رجوع کرو جو خود زندہ ہے، جس کی عبادت کی جاتی ہے۔''

﴿12102﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن نعمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ لوگوں نے مَصِّیْصَہ شہر میں حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسف اَصْبَہَانِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مال بھیجا تاکہ آپ اسے مجاہدین میں تقسیم کر دیں مگر آپ نے اسے قبول نہیں کیا اور فرمایا: یہ وہ دور نہیں جس میں زیادہ طلبی مناسب ہو بلکہ اس دور میں سلامتی مناسب ہے۔

غمگین ہونے کی نرالی وجہ:

﴿12103﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر کوئی اپنے سے زیادہ اللہ پاک کے مطیع و فرمانبردار شخص کے بارے میں سن لے یا جان لے تو اسے غمگین ہونا چاہئے۔

﴿12104﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بصری کا قول ہے کہ ''اگر کسی شخص کا اپنے سے زیادہ اللہ پاک کے مطیع و فرمانبردار کے بارے میں سننے یا جاننے کے بعد دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو اس میں کوئی تعجب نہیں۔''

طالبِ خدا شہرت نہیں چاہتا:

﴿12105﴾... حضرت سَیِّدُنا سعید بن عبد الغفار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسف اَصْبَہَانِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ تھا، اس دوران آپ کے پاس بصرہ سے حضرت سَیِّدُنا محمد بن علاء بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خط آیا، آپ نے اسے پڑھا پھر مجھ سے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے محمد بن علاء نے کیا لکھا ہے اور مجھے کیا خوشی ہو رہی ہے؟ اس میں لکھا ہے: ''اے میرے بھائی! اللہ پاک سے محبت کرنے والا اس بات کو محبوب رکھتا ہے کہ اسے کوئی نہ پہچانے۔''

﴿12106﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے موسم سرما اور گرما میں حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا آپ اپنا پہلو زمین پر نہ رکھتے البتہ سردی کی راتوں میں جب فجر طلوع ہوتی تو آپ کچھ دیر کے لئے پاؤں پھیلا لیتے پھر اُٹھ کھڑے ہوتے اور وضو کرتے۔

کینہ اور دین جمع نہیں ہوتے:

﴿12107﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے دوست حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ باغ میں تھے کہ ان کے درمیان کسی معاملے پر تنازعہ ہو گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ باغ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آئے تو دیکھا کہ آپ کا رنگ بدلا ہوا ہے اور سیڑھی چڑھتے ہوئے اپنے آپ سے فرما رہے تھے: ان دو سے بڑی کوئی شے نہیں یعنی کینہ اور دین یہ ایک جسم میں جمع نہیں ہوتے۔

سامان فروخت کرنے والے کو نصیحت:

﴿12108﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک شخص کو مکہ مکرمہ میں سامان فروخت کرتے دیکھا تو اس سے فرمایا: خیال کرنا کہ **اللہ** پاک تمہیں اپنے حرم میں لوگوں کو دھوکا دیتے ہوئے نہ دیکھے ورنہ وہ تم سے سخت ناراض ہو جائے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ مجھے کسی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا یوسُف بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مکہ مکرمہ میں رہائش اختیار کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ان سے فرمایا: مجھے مکہ مکرمہ کی طرف ہَدی کے جانوروں کو ہانک کر لے جانا مکہ مکرمہ سے ہانک کر لے جانے سے زیادہ محبوب ہے (یعنی مکہ مکرمہ میں رہائش اختیار نہ کرنا بہتر ہے)۔

خود پر رحم کرو:

﴿12109﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے بیٹے ابراہیم نے حج کیا اور مکۂ مکرمہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا: "اپنے والد کو سلام کہنا

اور ان سے کہنا کہ اپنے اوپر رحم کریں۔" جب میرے بیٹے ابراہیم نے وہاں سے آکر مجھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ بات بتائی تو اس کے صدمے سے میں نے وہ مہینا بیمار شخص کی طرح گزارا، میرا گمان تھا کہ شاید کسی نے میرے بارے میں آپ کو کوئی خبر دی ہے یا آپ نے میرے خلاف کوئی خواب دیکھا ہے۔ بالآخر حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پاس آئے، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور چلنے لگے حتّٰی کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ ہم مغرب کی نماز نہ پاسکیں گے۔ جب ہم آرام سے بیٹھ گئے تو میں نے کہا: ابوعبد اللہ! میرے بیٹے ابراہیم نے مجھے آپ کی جانب سے ایسی بات کہی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے یہ بات اس لئے کہی کہ مجھے یہ خبر ملی تھی کہ تم لوگوں کو حدیثیں بیان کرتے ہو۔ میں نے کہا: اگر آپ کو پسند ہو تو میں قسم کھاتا ہوں کہ کبھی کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں کو حدیث بیان کرو اور انہیں تعلیم دو لیکن اس بات کا خیال رکھا کرو کہ جب وہ تمہارے گرد جمع ہوتے ہیں تو تمہاری دلی کیفیت کیا ہوتی ہے۔

دینار غائب ہو گئے:

﴿12110﴾... محمد نامی ایک شخص کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کشتی میں تھے، کشتی بھتہ وصول کرنے والوں کے پاس پہنچی تو وہ بولے: تم لوگوں کے پاس کیا مال ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تلاشی لے لو۔ انہوں نے تلاشی لی تو آپ کے پاس کچھ نہیں ملا۔ تلاشی لینے والے نے کہا: جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ میرے حوالے کر دو۔ آپ نے فرمایا: تلاشی لے لو۔ ان لوگوں نے خوب اچھی طرح تلاشی لی لیکن کچھ نہ پایا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال سے آپ نے انہیں دو یا تین مرتبہ تلاشی لینے کا کہا تھا حالانکہ آپ کے پاس 60 دینار موجود تھے۔ جب ہم کشتی سے اُتر گئے تو آپ کے ایک ساتھی نے کہا: ابوعبد اللہ! آپ نے کون سے کلمات کہے تھے؟ آپ نے فرمایا: میں نے وہ کلمات کہے تھے جن سے دینار میرے پاس سے غائب ہو گئے تھے۔

آنسو رکنے سے غم قائم رہتا ہے:

﴿12111﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بصرہ میں دیکھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے

فرمایا: قیامت کے دن بندۂ مومن کے نامۂ اعمال کا عنوان "اچھی تعریف" ہو گا۔ میں نے تعجب سے پوچھا: ابوعبداللہ! آپ نے کس کا نام لیا؟ فرمایا: حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ۔

مزید فرماتے ہیں کہ میں بصرہ کی مسجد میں داخل ہوا تو میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا گویا آپ کسی زبردست قاضی کے روبرو کھڑے ہوں، آپ کے چہرے کا رنگ اُڑا ہوا تھا اور بڑی مشقت کے ساتھ آنسو روکنے کی کوشش کر رہے تھے، میں نے ان کے قریب جا کر کہا: ابوعبداللہ! آنسو بہنے دیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آنسو روکنے سے غم قائم رہتا ہے۔

پھر میں حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گیا تو ان دونوں نے پوچھا: آج تم نے کس چیز سے نفع اٹھایا ہے؟ میں نے کہا: میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا انہوں نے فُلاں فُلاں باتیں ارشاد فرمائیں۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا: اگر تم نے فقط اسی بات سے نفع حاصل کر لیا تو تمہیں کافی ہے۔

﴿12112﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بطورِ مثال یہ شعر کثرت سے پڑھا کرتے تھے:

اِذَا كُنْتَ فِي دَارِ الْهَوَانِ فَاِنَّمَا　　　يُنْجِيكَ مِنْ دَارِ الْهَوَانِ اجْتِنَابُهَا

ترجمہ: جب تم ذلت و رسوائی کے گھر میں ہو تو اس سے نجات پانے کا ذریعہ اس سے دور رہنا ہی ہے۔

وقت کو غنیمت جانو:

﴿12113﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مروان حَکَم بن محمد طَبَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ابو الحسن اشہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خط لکھا کہ اپنے وقت کو غنیمت جانو اس سے غافل نہ رہو کیونکہ اگر تم اسے غنیمت جانو گے تو بے کار نہ رہو گے۔

﴿12114﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن سعد اَصْبَہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے ایک دوست کو خط میں لکھا: سلام! آخرت کے لئے توشہ لو، دنیا سے کنارہ کر لو، مرنے کے لئے تیار رہو، اس کی طرف سبقت کرو جو ضائع ہو سکتی ہے اور جان لو کہ تمہارے سامنے ایسی ہولناکیاں اور گھبراہٹیں ہیں جن سے انبیائے کرام اور رُسُلِ عظام بھی خوف زدہ ہو جائیں گے۔ وَالسَّلَام

دل دہلا دینے والا مکتوب:

﴿12115﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن حُمَید اَصْبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے دادا حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک خط ملا جو ان کے بھائی حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں بھیجا تھا اس میں لکھا تھا: سَلَامٌ عَلَیْكَ! میں تمہارے ساتھ اللہ پاک کا شکر ادا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تمہیں عارضی گھر سے ہمیشگی والے گھر کی طرف کوچ کرنے اور تمہارے اعمال کا بدلہ دیئے جانے سے ڈراتا ہوں، آج تم زمین کے اوپر ہو کل اس کے اندر جانا ہے پھر تمہارے پاس مُنکَر نکیر آئیں گے اور تمہیں بٹھا دیں گے اگر اللہ پاک تمہارے ساتھ ہوا تو کوئی پریشانی، وحشت اور محتاجی نہ ہو گی لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو میں اپنے اور تمہارے لئے بُری موت اور قبر کی تنگی سے اللہ پاک کی پناہ چاہتا ہوں پھر تمہارے آگے محشر کے شور، صور کے پھونکے جانے اور بارگاہ الٰہی میں حاضری کے معاملات بھی ہیں، اس کے بعد مخلوق کے معاملات کے فیصلے ہونے ہیں، زمین و آسمان اپنے مکینوں سے خالی ہو جائیں گے، کوئی چیز ڈھکی چھپی نہ رہے گی، آگ بھڑکائی جائے گی اور اعمال تولے جائیں گے۔ پھر انبیا اور شُہدا کی تشریف آوری ہو گی اور لوگوں میں سچّا فیصلہ فرما دیا جائے گا کہ لوگ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ“ کہہ رہے ہوں گے، کئی لوگوں کے پردے کھلیں گے اور بہتوں کے عیبوں پر پردہ رکھا جائے گا، کتنے ہی ہلاک ہوں گے اور بہت سے نجات پائیں گے، نہ جانے کتنے لوگ عذاب میں گرفتار ہوں گے اور کتنے ہی لوگ رحمت کے سائے میں ہوں گے، اے کاش! میں یہ بات جان سکتا کہ اس دن ہم دونوں کا کیا فیصلہ ہو گا؟ یہی فکر لذتوں کو ختم کرتی، خواہشات کو روکتی، امیدوں کو کم کرتی، سونے والوں کو بیدار کرتی اور غفلت میں پڑے لوگوں کو ڈراتی ہے، اللہ پاک آزمائشوں سے بھرپور اس راستے پر ہم دونوں کی مدد فرمائے اور ہمارے دلوں میں دنیا و آخرت کی اتنی ہی اہمیت ڈال دے جتنی متقی لوگوں کے دلوں میں ڈالی ہے کیونکہ ہمارا آپس کا تعلق اس کی رضا کے لئے ہے۔

﴿12116﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھائی نے انہیں خط لکھ کر عاملوں کی سختی کی شکایت کی تو آپ نے انہیں جواباً یہ مکتوب لکھا: ”اے میرے بھائی! تمہارا مکتوب ملا جس میں تم نے اپنے اوپر آنے والی آزمائش کا ذکر کیا اور گناہ کرنے والے کے لئے لائق

نہیں کہ سزا قبول نہ کرے، میرے خیال میں تم جس مصیبت میں ہو اس کا سبب گناہوں کی نُحوست ہی ہے۔“

سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان لوگوں میں سے تھے جن پر اللہ پاک کی بڑی عنایت تھی، آپ کی مرویات کم تھیں، آپ نے اپنی زندگی کے ایام اور اوقات نیکیوں اور مشاہدات میں گزارے اور اللہ پاک نے آپ کو مناظرہ و بیان سے محفوظ رکھا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا یونس بن عُبَید اور حضرت سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کی مرویات لی ہیں، یہ دونوں حضرات تابعی ہیں، ان کے علاوہ حضرت سیِّدُنا حَمّاد بن سَلَمہ، حضرت سیِّدُنا حَمّاد بن زید، حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری، حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی، حضرت سیِّدُنا عمر بن صُبیح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اور دیگر محدثین کی روایتیں بیان کی ہیں اور ان حضرات سے اکثر مُرسلاً روایتیں بیان کی ہیں۔ آپ نے حضرت سیِّدُنا ابو طالب بن سوادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے حدیث بیان کی ہے۔

جمعہ کے دن درودِ پاک کی کثرت:

﴿18-12117﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن وَہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: روزِ جُمعہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھنا کبھی ترک نہ کرنا اور یوں پڑھنا: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یعنی اے اللہ پاک! حضرت محمد مصطفٰے پر رحمت نازل فرما۔“

﴿12119﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک قیامت کے دن تین بستیوں کو سبز زَبَرجد سے بدل دے گا، اُس کے مکینوں کو ان میں بسایا جائے گا، وہ تین بستیاں عَسقلان، اِسکَندرِیَہ اور قَزوِین ہیں[1]۔[2]



1... علامہ عبد الکریم بن محمد رافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں: ایک احتمال یہ ہے کہ ان بستیوں کی شکل میں جنت میں سبز زبرجد کے محلات بنائے جائیں گے، دوسرا احتمال یہ ہے کہ ان بستیوں کو جنت میں سبز زبرجد سے بدل کر ان کے مکینوں کو ان میں بسایا جائے گا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ (التدوین فی اخبار قزوین، ۱/۸)

2... تاریخ اصبہان، رقم: ۱۳۲۰، محمد بن یوسف بن معدان، ۲/ ۱۴۲

حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان بزرگوں میں سے ایک محنتی، مستعد اور راہِ حق کی طرف سبقت کرنے والے حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں، خوف اور علم ان کا نشانِ امتیاز تھا اور دنیا کی فضولیات سے کنارہ کشی ان کی چادر تھی۔

تصوف: بلند رتبہ کے لئے سنورنے اور **اللہ** پاک سے ملاقات کے لئے خود کو فارغ کرلینے کا نام تصوف ہے۔

بے انتہاء خوف کی خواہش:

﴿12120﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن خُبَیْق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیمار تھے، اس وقت میں آپ کے ساتھ ہی تھا کہ ایک طبیب آیا اور آپ کو دیکھ کر کہنے لگا: آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: میں تو ایسا خوف چاہتا ہوں گویا قیامت قائم ہو گئی ہے۔

﴿12121﴾... حضرت سیِّدُنا مُسَیِّب بن واضح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے زُہد کے بارے میں پوچھا کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: **اللہ** پاک نے جو چیزیں حلال کی ہیں تم ان میں زُہد اختیار کرو اور جو چیزیں حرام ہیں اگر تم ان میں پڑو گے تو **اللہ** پاک تمہیں عذاب دے گا۔

زُہد اور تواضع کی انتہا:

﴿12122﴾... حضرت سیِّدُنا تَمِیم بن سَلَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: زُہد کی انتہا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کسی شے کے ملنے پر خوشی نہ ہو اور چلے جانے کا افسوس نہ ہو۔ میں نے کہا: تواضع کی انتہا کیا ہے؟ فرمایا: گھر سے نکلو تو جس سے بھی ملو یہی خیال کرو کہ وہ تم سے بہتر ہے۔

دنیا مردار ہے:

﴿12123﴾... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”دنیا ظالموں کے لئے نعمتوں کا گھر ہے۔“ مزید فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ”دنیا مُردار ہے جو اسے حاصل کرنا چاہے اسے چاہئے کہ کتوں کے ساتھ رہنے پر صبر کرے۔“

﴿12124﴾... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ترکِ دنیا کے معاملے میں حضرت سیِّدُنا ابوذَر، حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی اور حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی طرح ہو تاہم اُسے

زاہد نہیں بولیں گے کیونکہ زُہد خالص حلال میں ہی ہوتا ہے اور آج کل خالص حلال کی پہچان نہیں ہوتی۔

﴿12125﴾... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے حضرت سیِّدُنا شُعیب بن حَرب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے فرمایا: حلال کی جستجو کرنا فرض جبکہ نماز کی جماعت سنت[1] ہے۔

بڑے تعجب کی بات ہے!

﴿12126﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الله بن خُبَیق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے مجھ سے فرمایا: بڑے تعجب کی بات ہے کہ خوف رکھنے والی آنکھ کیسے سوتی ہے! محشر کے حساب وکتاب کا یقین ہونے کے باوجود دل ہوش وحواس میں کیسے ہے! جس نے بندوں پر **اللہ** پاک کے لازمی حق کو جان لیا اس کی آنکھیں کبھی اس پر حاوی نہ ہوں گی، **اللہ** پاک نے دلوں کو اپنے ذکر کی جگہ بنایا تھا اب وہ خواہشات کی رہائش گاہ بن گئے ہیں حالانکہ خواہشات دلوں میں بگاڑ اور مال کے ضیاع وہلاکت کا باعث ہیں اور اس سے چھٹکارا بے چین کر دینے والے خوف اور بے قرار شوق کے ذریعے ہی مل سکتا ہے۔

﴿12127﴾... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: حکومت چھوڑنا دنیا ترک کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

بُرا عالم بننے سے بچو:

﴿12128﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الله بن خُبَیق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: بخدا! میں بڑے بڑے فاسقوں سے ملا جو اپنی مُرُوَّت برقرار رکھنے میں اتنے سخت تھے کہ اس دور کے علما اپنے دین کے معاملے میں بھی اتنے سخت نہیں ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے مجھ سے فرمایا: بُرا عالم بننے سے بچو۔

---

[1] ...**احناف کے نزدیک:** مردوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے بلا عذر ایک بار بھی جماعت چھوڑنے والا گنہگار اور سزا کے لائق ہے اور جماعت چھوڑنے کی عادت ڈالنے والا فاسق ہے جس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور بادشاہ اسلام اس کو سخت سزا دے گا اور اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب شروط الامامة الكبرى، ۲/۳۴۰، ۳۴۱)

کھوٹے سکے:

﴿12129﴾... حضرت سیِّدُنا ابو رَزِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس دور کے علما کھوٹے سکے کی طرح ہیں حتّٰی کہ جب ان میں سے کوئی مشقت میں پڑتا ہے تو اس کا کھوٹ ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام ابو یوسُف رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک ابو رزین پر رحم فرمائے، اگر وہ ہمارا زمانہ پالیتے تو کیا عالَم ہوتا، وہ تو یہی کہتے: قیامت کے دن ان لوگوں کو امان نہیں ملے گی۔

﴿12130﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن خُبَیق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ خط لکھا کہ ”مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ سنگ دل لوگوں سے مانوس ہوگئے ہیں۔“ تو انہوں نے لکھا: ”میں حدیث بیان کرنے کے معاملے میں کیا کروں؟“ تو میں نے انہیں جواب لکھا: ”بوقت ضرورت ہی حدیث بیان کرو۔“

سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے محبت:

﴿12131﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن خُبَیق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: آپ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اجازت کیوں نہ دی کہ وہ آکر آپ کو سلام کرتے؟ آپ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ میں ان کی تعظیم کا حق ادا نہیں کر سکوں گا کیونکہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔

﴿12132﴾... حضرت سیِّدُنا مُسَیِّب بن واضح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ان کے پاس آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت نہیں دی، اس پر میں نے عرض کی: آپ نے انہیں اجازت کیوں نہیں دی؟ ارشاد فرمایا: اگر میں انہیں اجازت دے دیتا تو ان کی تعظیم کا حق پورے طور پر ادا نہیں کر پاتا۔

﴿12133﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن خُبَیق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: مجھے عُلَما کے گناہوں کی وجہ سے لوگوں پر اللہ پاک کے عذاب کا ڈر ہے۔ ایک مرتبہ

حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک رجسٹر تھا تو آپ نے اس سے فرمایا: تم جتنا چاہو خود کو سنوار لو لیکن اللہ پاک تمہاری ذلت ہی بڑھائے گا۔

شبہ والی چیز اور مومن کا کردار:

﴿12134﴾... حضرت سیِّدُنا عبدالله بن خُبَیْق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ اشیا تین قسم کی ہیں: (۱)...واضح حلال (۲)...واضح حرام جس میں کوئی شک نہیں اور (۳)...جس کے حلال یا حرام ہونے میں شبہ ہے۔ مومن وہ ہے کہ جب حلال نہیں پاتا تو شبہات میں سے اتنا لیتا ہے جتنے سے اُس کی زندگی قائم رہ سکے۔

عمل اور توکل کی کیفیت:

﴿12135﴾... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: منقول ہے کہ عمل اس شخص کی طرح کرو جسے اس کا عمل ہی نجات دے گا اور توکل اس شخص جیسا رکھو جسے وہی ملے گا جو اس کی قسمت میں لکھا ہے۔

مزید فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 30 سال نہیں ہنسے اور 40 سال کوئی مزاح والی بات نہ کی اس کے باوجود فرمایا: میں نے ایسے لوگوں کی صحبت پائی جن کے آگے میری حیثیت چور کی سی ہے۔

خوفِ خدا والے سے ہر چیز ڈرتی ہے:

﴿12136﴾... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا ابو وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: کبھی گھر میں مجھے ایسی چیز کا سامنا ہوتا ہے جس سے میں مرعوب ہو جاتا ہوں۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: ”اے یوسف! خوفِ خدا رکھنے والے سے ہر چیز ڈرتی ہے۔“ آپ کی اس بات کے بعد میں کسی چیز سے نہیں ڈرا۔

﴿12137﴾... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ظالم کے باقی رہنے کی دُعا کرنے سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ کوئی نافرمانی کر لوں۔

نصیحت کا نِرالا انداز:

﴿12138﴾... حضرت سیِّدُنا قَرقَسانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اسباط رَحْمَۃُ

اللہِ عَلَیْہ نیا پھل لائے اسے دھویا پھر اسے اپنے سامنے رکھ کر فرمایا: دُنیا اس لئے نہیں بنائی گئی کہ اس کی طرف دیکھا جائے بلکہ اس لئے بنائی گئی تا کہ اس کے ذریعے آخرت کو دیکھا جائے۔

﴿12139﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! کیا حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ مَرعشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس علم تھا؟ آپ نے فرمایا: ان کے پاس بڑا علم تھا جسے اللہ پاک نے بڑی عمدگی بخشی تھی۔

﴿12140﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن خُبَیق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: جس عمل میں دانے کے برابر رِیا ہو اللہ پاک ایسے عمل کو قبول نہیں فرماتا۔ مزید فرمایا: ہمارے اَسلاف اللہ پاک سے معافی کا سوال کرنا پسند کرتے تھے۔ آپ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے میرے نفس کی مَعرِفت عطا فرما اور میرے دل سے اپنی امید منقطع نہ فرما۔

مَعرِفتِ الٰہی اور معرفتِ نفس:

﴿42-12141﴾... حضرت سیِّدُنا جعفر رَقّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کچھ مسائل کے بارے میں خط لکھا تو آپ نے مجھے ان کے جوابات میں لکھا: تم نے اس بات کا ذکر کیا کہ جس بندے کو اللہ پاک کی معرفت حاصل ہو تو اپنے نفس کی معرفت بھی رکھتا ہے پس عارف باللہ اللہ پاک کی معرفت والے ہر معاملے میں اللہ کریم کا اطاعت گزار ہوتا ہے جبکہ اپنے نفس کو جاننے والا اپنے نیک اعمال کے بارے میں خائف رہتا ہے کہ وہ قبول نہ ہوں گے، اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ

(پ۱۸، المؤمنون: ۶۰)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور اُن کے دل ڈر رہے ہیں۔

جو کچھ انہیں ملتا ہے وہ آگے دے دیتے ہیں اور یہ خوف رکھتے ہیں کہ ان کا دیا قبول نہ ہو گا۔

منافقوں کی صفات:

﴿12142﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سَہل حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا کہ حُذَیفہ کو یہ خط لکھو: میں تمہیں اللہ کریم سے ڈرنے، اللہ کریم کے عطا کردہ علم کے مطابق عمل اور اس بات کو پیشِ نظر رکھنے کی نصیحت کرتا ہوں کہ جب تمہیں کوئی نہ دیکھے تب بھی اللہ پاک دیکھ رہا ہوتا ہے۔ موت کے لئے تیاری کرو جس سے بچنے کا حیلہ کسی کے پاس نہیں اور جب وہ آئے گی اس وقت ندامت فائدہ نہ دے گی، لہٰذا اپنے سر سے غفلت کی چادر اتار پھینکو، مُردوں کی نیند سے جاگ جاؤ اور تیار ہو جاؤ کیونکہ آگے بڑھنے والوں کے لئے دنیا محض ایک راستہ ہے لہٰذا اس شخص کی طرح نہ ہونا جس نے اپنی عبادت کی نمائش کی پھر اس کے سبب ہونے والی تعریف میں مشغول ہو کر رہ گیا اور اس تعریف والے عمل (یعنی عبادت) کو ہی چھوڑ دیا۔

جان لو! ہم اور تم اللہ پاک کے حضور ایک ایسے مقام پر کھڑے ہوں گے جہاں وہ ہم سے پوشیدہ و باریک چیز کے بارے میں بھی سوال کرے گا اور عظیم اور سخت چیز کے بارے میں بھی اور میں اس بات سے بے خوف نہیں کہ وہ ہم دونوں سے دلی وسوسوں، آنکھوں سے دیکھی اور کان لگا کر سنی جانے والی باتوں کے بارے میں پوچھے گا اور مجھ جیسا بندہ تو ایسے موقع پر عاجز و لاچار ہو گا۔

اے میرے بھائی، جان لو! اس اُمّت کے منافقوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ فقط جسمانی طور پر دین داروں میں شامل تھے اور اپنی خواہشات کے سبب ان سے جُدا تھے، حق کے کاموں میں کمی کرتے اور اپنی خبیث حرکتوں سے باز نہ آتے، جب وہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جاتے تو بوجھل دل اور ریاکاری کے ساتھ نیکی والے ظاہری اعمال میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور سلامتی اور احتیاط کے ساتھ نیکی والے باطنی اعمال نہ کرتے، انہوں نے اعمال تو بہت کئے مگر انہیں دُرست نہ کیا لہٰذا اللہ پاک نے انتہائی قیمتی نفع ان پر حرام فرما دیا۔

اور اے میرے بھائی، جان لو! صرف زبان سے کہہ دینا ہمیں عمل سے بری الذمہ نہیں کرے گا، نہ وہ صلاحیت کام آئے گی جس سے کام نہ لیا گیا، نہ وہ وقت کفایت کرے گا جو راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا اور نہ ہی وہ ملامت کام آئے گی جس سے تقویٰ نہ ملا، جس دور میں ہم جی رہے ہیں اس میں لوگوں کی عادت ہی یہی ہے۔ جس نے اس طرزِ عمل کو اختیار کیا وہ ہلاکتوں میں جا پڑا۔ باطل کی طرف جُھکنے والے اور ایسے علما سے بچنا جنہوں

نے غور و فکر کی کئی راہیں نکال لیں، مختلف راستوں پر چل پڑے اور انہوں نے لوگوں کو محبت الٰہی کے راستے سے روک دیا۔ **اللہ** پاک ہم دونوں کو اپنے پسندیدہ کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔ وَالسَّلَام

﴿12143﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن خُبَیق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ مَرعَشی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے مجھ سے فرمایا: یوسُف بن اَسباط (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) نے میرے پاس یہ مکتوب بھیجا ہے پھر یہی خط سنایا اس میں منافقوں کی مزید ان صفات کا بھی ذکر کیا کہ "وہ ان لوگوں کے سامنے جھکتے ہیں جو اپنے اموال کے سبب حد سے بڑھتے ہیں، منافق لوگوں کو باطل میں مبتلا دیکھ کر خاموش رہتے، ان کی زیب وزینت سے خوش ہوتے اور ایک دوسرے کے قول و فعل میں حق پوشی سے کام لیتے۔"

﴿12144﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ ابو دَرداء رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ مَرعَشی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اسباط رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو یہ خط لکھا تھا کہ اس سال ہم نے کئی معاملات کا سامنا کیا، اس کی ایک نشانی اندھا اور گونگا ہونا ہے، ہم ایسے لوگوں میں رہے جنہوں نے بھلائی کو بُرائی اور بُرائی کو بھلائی بنا دیا ہے۔ یہ معاملہ ان کے درمیان اس استقامت کے ساتھ چلتا رہا کہ ان کے درمیان جو بصیرت والا تھا اسے بھی ان لوگوں نے اندھا کر دیا، آنکھیں اندھی اور کان بہرے ہو گئے۔ ہمارے اس زمانے کا کوئی بھی ہرگز نجات نہیں پائے گا مگر جسے **اللہ** کریم چاہے۔

حکمرانوں کے مال سے بیزاری:

﴿12145﴾... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: میرے ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائیں یہ مجھے اس سے زیادہ آسان ہے کہ میں حکمرانوں کے دیئے ہوئے مال سے کچھ کھاؤں۔

سیِّدُنا ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کو خلیل بنانے کی وجہ:

﴿12146﴾... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: مجھے کسی نے بتایا کہ **اللہ** پاک نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: جانتے ہو میں نے تمہیں خلیل (دوست) کیوں بنایا؟ کیونکہ تم لوگوں کو دیتے ہو لیکن کسی سے کچھ لیتے نہیں۔

عقل مندی کی ایک علامت:

﴿12147﴾... حضرت سَیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اس وقت تک کوئی عقلمند نہیں ہو سکتا جب تک مصیبت کو اپنے لئے نعمت اور آسائش کو اپنے لیے آزمائش شمار نہ کرے۔

﴿12148﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن خُبَیق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا یوسف بن اسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جس نے کبھی ہمیں حدیث بیان کی تھی تو اسے نصیحت نہ کرنا کیونکہ اس میں نصیحت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

﴿12149﴾... حضرت سَیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا شُعَیب بن حَرب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا شعور ہے کہ حلال کی جُستجو کرنا فرض جبکہ نماز کی جماعت سنت[1] ہے۔

﴿12150﴾... موسیٰ بن ظریف بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اگر کوئی شخص تمہیں قرض دے گا تو ناپسندیدگی کا اظہار کرے گا اور اگر تم سے قرض مانگے گا تو ہنسے گا۔

﴿12151﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر حَذّاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خط لکھ کر رائے طلب کی کہ کیا میں اپنے علاقے سے منتقل ہو کر حجاز مقدس میں رہائش اختیار کرلوں؟ تو آپ نے مجھے یہ جواب لکھا: تم نے حجاز مقدس منتقل ہونے کا ذکر کیا تو تمہارے لئے ضروری یہ ہے کہ تمہارا ارادہ طلبِ خیر کا ہو، البتہ میری رائے یہ ہے کہ تم جہاں رہتے ہو وہ علاقہ خیر کے لئے کسی دوسری جگہ کے مقابلے میں زیادہ محفوظ ہے۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی کسی جگہ سے فرار ہو کر ایسی جگہ پہنچے جو اس پہلی جگہ سے زیادہ دشوار ہو اور جگہ تو اپنے مکین کے سبب ہی عمدہ ہوتی ہے اور وہ تو چلا گیا جس سے اُنسیت رکھی جاتی اور راحت حاصل کی جاتی تھی، اگر علمِ الٰہی میں تم سچے ہو تو میں اللہ پاک سے تمہارے بھلے کی امید کرتا ہوں اگرچہ زمین سے سچ اُٹھ چکا ہے۔

1... اس سے متعلق ضروری وضاحت رقم نمبر 12125 کے تحت حاشیہ میں ملاحظہ کیجئے۔

﴿12152﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر حذاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعیب بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں اس دور کے مسلمانوں میں کسی کو میں ان سے آگے نہیں دیکھتا، نیکی کے 10 حصے ہیں نو حصے طلبِ حلال میں ہیں جبکہ بقیہ ساری نیکی صرف ایک جز میں ہے حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نو حصے لے لئے جبکہ ایک حصے میں دیگر لوگوں کے ساتھ شریک ہو گئے۔

سورت کا پڑھنے والے پر لعنت کرنا:

﴿12153﴾... حضرت سیِّدُنا مُؤَمَّل بن شَمَّاخ مَصِّیصِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں کسی سورت کی تلاوت کا ارادہ کرتا ہوں پھر اس کے مُعاملے میں غور و فکر کرتا ہوں تو تسبیح پڑھنے لگ جاتا ہوں۔ کسی نے پوچھا: اے ابو محمد! اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: ایک شخص کسی سورت کی پہلی آیت سے تلاوت شروع کرتا ہے تو اگر وہ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والا نہ ہو تو وہ سورت شروع سے آخر تک اس پر لعنت کرتی ہے اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ قرآن مجھ پر لعنت کرے۔

﴿12154﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یوسُف متبولی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یا انہوں نے حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ خط لکھا: جس نے قرآن پڑھا پھر دنیا کو ترجیح دی تو ایسا شخص **اللہ** پاک کی آیات کا مذاق اُڑانے والا ہے اور جس کے نزدیک بلند مراتب طلب کرنا گناہ چھوڑنے سے زیادہ اہم ہو تو وہ دھوکے میں ہے۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں ہمارے اچھے اعمال ہمارے گناہوں سے زیادہ نقصان دہ نہ ہوں۔

پرہیزگاری تھوڑی بھی کافی ہے:

﴿12155﴾... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تھوڑی پرہیزگاری زیادہ عمل سے اور تھوڑی عاجزی بہت سی جدوجہد سے کافی ہے۔

﴿12156﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن خُبَیق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا یوسُف بن

اسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس تھا اس دوران ایک امیر آیا جو (علاقہ شاش سے منسوب) شاشی ٹوپی پہنے ہوئے تھا اس نے ایک مسئلہ معلوم کیا۔ آپ نے فرمایا: ہمارے استاد محترم سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس شخص کو فتویٰ نہیں دیا کرتے تھے جس کے سر پر ایسی ٹوپی ہوتی تھی۔ یہ سن کر اس امیر نے ٹوپی اتار کر زمین پر رکھ دی تب آپ نے اسے مسئلے کا جواب دیا۔

کیسی عظیم شخصیت تھے:

﴿12157﴾... موسیٰ بن طریف بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا شُعَیب بن حَرْب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں تھا کہ آپ کے پاس حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے وصال کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: موسیٰ! اب جو جھوٹ بولنا چاہے گا بول لے گا کیونکہ حضرت سیِّدُنا یوسف بن اسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بعد ایسا کوئی نہ بچا جس سے حیا کی جائے۔

﴿12158﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے زندگی کے 40 سال یوں گزارے کہ میرے دل میں جو چیز کھٹکی میں نے اسے چھوڑ دیا۔

عمل کی درستی و خرابی کا علم:

﴿12159﴾... حضرت سیِّدُنا بَشّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یوسف بن اسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: عمل کی درستی اور خرابی کا علم حاصل کرو میں نے یہ علم 22 سالوں میں حاصل کیا ہے۔

﴿12160﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن خُبَیق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں مقام سَخ سے پیدل سفر کرتا ہوا اپنا تھیلا کندھے پر اٹھائے مَصِّیصَہ پہنچا تو ایک طرف سے ایک دکان دار نے کھڑے ہو کر مجھے سلام کیا پھر دوسری طرف سے دوسرے نے سلام کیا، اس کے بعد میں اپنا تھیلا ایک طرف رکھ کر مسجد میں داخل ہو گیا اور دو رکعتیں ادا کیں تو لوگوں نے مجھے گھیر لیا پھر ایک شخص میرے سامنے آ کھڑا ہوا، میں نے اپنے دل میں کہا: میں اس تھیلے کی وجہ سے کتنوں کا سامنا کروں گا پس میں پلٹا، اپنا تھیلا لیا اور جان بچا کر واپس آ گیا پھر کئی سالوں تک میرا دل میرے قابو میں نہیں رہا۔

سیّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مشہور بزرگوں جیسے حضرت سیِّدُنا حبیب بن حَیَّان، حضرت سیِّدُنا مُحِل بن خلیفہ، حضرت سری بن اسماعیل، حضرت سیِّدُنا عائذ بن شُریح، حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری اور حضرت سیِّدُنا زائدہ بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم وغیرہم سے ملاقات کی ہے۔

﴿12161﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر کوئی اپنی ماں کے پیٹ میں 40 دن نُطفہ کی شکل میں رہتا ہے۔[1]

رب کی ناراضی کا ایک سبب:

﴿12162-63﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری اور حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو اپنے رزق پر راضی نہ ہو اور جو اپنے دکھ درد کو سرِ عام بیان کرے اور اس پر صبر نہ کرے اس کا کوئی نیک عمل اللہ پاک کی طرف بلند نہ ہوگا اور وہ اللہ پاک سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔"[2]

﴿12164﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کشادگی کی حالت میں دینے والے کا اجر حاجت کے وقت لینے والے سے زیادہ نہیں۔[3]

﴿12165﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اجر کے معاملے میں دینے والا لینے والے سے بڑا نہیں جبکہ لینے والا محتاج ہو۔[4]

سورۂ فاتحہ سے قراءت کا آغاز:

﴿12166﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1 ...بخاری، کتاب التوحید، باب (ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین)، ۴/۵۱۰، حدیث: ۷۴۵۴

2 ...معجم اوسط، ۳/۱۰، حدیث: ۳۷۱۰

3 ...معجم اوسط، ۶/۱۲۷، حدیث: ۸۲۳۵

4 ...معجم کبیر، ۱۲/۳۴۴، حدیث: ۱۳۵۱۰، عن ابن عمر

وَسَلَّم، حضرت سیِّدُنا ابو بکر، حضرت سیِّدُنا عمر، حضرت سیِّدُنا عثمان، حضرت سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے پیچھے نماز پڑھی یہ سب قراءت کی ابتدا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کے ساتھ کیا کرتے تھے۔[1]

﴿12167﴾... حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رکوع میں "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" اور سجدوں میں "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہا کرتے تھے۔[2]

ضرورت سے زائد تعمیر:

﴿12168﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی ضرورت سے زائد عمارت بنائی قیامت کے دن اسے یہ عمارت اپنے کندھوں پر اُٹھانا پڑے گی۔[3]

موت کی طرح رزق مل کر رہے گا:

﴿12169﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر آدمی اپنے رزق سے اس طرح بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تب بھی اسے اس کا رزق مل کر رہے گا جیسے موت اسے آکر رہتی ہے۔[4]

﴿12170﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے اچھا سُلوک صَدَقہ ہے۔[5]

کاہنوں کے پاس جانے کا وبال:

﴿12171﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رب کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ما جاء فی افتتاح القراءۃ...الخ، ۱/۲۷۸، حدیث: ۲۴۶، دون قولہ: وعلی

2 ...ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ، ۱/۳۳۱، حدیث: ۸۷۱

3 ...معجم کبیر، ۱۰/۱۵۱، حدیث: ۱۰۲۸۷، بتغیر قلیل

4 ...ابن عساکر، ۵/۳۳، رقم: ۱۸ احمد بن علی بن الحسن بن محمد، حدیث: ۱۱۹۷، بتغیر قلیل

5 ...معجم اوسط، ۱/۱۴۳، حدیث: ۴۶۳

نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن یا عَرّاف[1] کے پاس آیا اور اس کی بات کو سچا جانا تو یقیناً اُس نے اُس کا انکار کیا جو (حضرت) محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) پر نازل ہوا۔[2]

﴿12172﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یکے بعد دیگرے اپنی تمام ازواج کے پاس جاتے اور سب کا ایک ہی غسل فرماتے تھے۔[3]

﴿12173﴾... حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا سِتر کبھی نہیں دیکھا۔[4]

بے وقوفوں کی حکومت سے خدا کی پناہ:

﴿12174﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت کعب بن عجرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: میں تمہیں بے وقوفوں کی حکومت سے **اللہ** پاک کی پناہ میں دیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بیوقوفوں کی حکومت سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ میرے بعد آنے والے اُمرا و حکمران ہیں۔ جس نے ان کے پاس جاکر ان کے جھوٹ کو سچ قرار دیا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور وہ میرے پاس حوض پر ہرگز نہیں آئیں گے اور جو ان کے پاس نہیں گیا، ان کے جھوٹ کو سچ قرار نہ دیا اور نہ ہی ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، عنقریب وہ میرے پاس حوض پر آئیں گے۔ اے کعب بن عُجْرَہ! حرام سے اُگنے والا گوشت جنت میں نہیں جائے گا اور حرام سے اُگنے والے ہر گوشت کے لئے آگ ہی بہتر ہے۔ اے کعب بن عُجْرَہ! روزہ ڈھال ہے، نماز دلیل ہے جبکہ صَدَقہ گناہوں کو مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اے کعب بن عُجْرَہ! لوگ دو حال میں صبح کرتے ہیں یا تو اپنے نَفْس کو خریدنے والے ہوتے ہیں پس وہ اسے

---

1 ...کاہن و عراف میں فرق یہ ہے کہ کاہن وہ جو آئندہ کی خبریں دے، عراف وہ جو موجودہ چھپی خبریں بتائے کہ تمہاری چوری فلاں نے کی ہے، فلاں چیز فلاں جگہ رکھی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶ / ۲۷۳)

2 ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۴۱۹، حدیث: ۹۵۴۱، عن ابی ھریرۃ

3 ...مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۰، حدیث: ۲۹۳۵

4 ...معجم اوسط، ۱/۵۹۷، حدیث: ۲۱۹۷

آزاد کرنے والے ہوتے ہیں یا اسے بیچنے والے ہوتے ہیں پس وہ اسے قید کرنے والے ہوتے ہیں۔“(1)

نماز کے متعلق اللہ پاک کا وعدہ:

﴿12175﴾... حضرت سیِّدُنا کعب بن عُجْرَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟ صحابۂ کرام نے عَرض کی: اَللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ یعنی **اللہ** پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا رب ارشاد فرماتا ہے کہ ”جس نے نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا اور اس کے حق کو ہلکا نہ جانتے ہوئے اسے ضائع نہ کیا تو اس کے لئے **اللہ** کریم کا وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے نماز کو اس کے وقت پر ادا نہیں کیا اور اس کے حق کو ہلکا جانتے ہوئے اس ضائع کیا تو اس کے لئے **اللہ** پاک کا کوئی وعدہ نہیں، چاہے اسے مُعاف فرمائے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔“(2)

ایک بات جنت یا جہنم میں پہنچا سکتی ہے:

﴿12176﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آدمی کبھی کوئی بات کہتا ہے اور اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ اس بات نے **اللہ** کریم کو کتنا راضی کیا پس **اللہ** کریم اس کے سبب قیامت تک اس پر جنت واجب کر دیتا ہے اور آدمی کبھی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے اور اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ اس بات نے **اللہ** پاک کو کتنا ناراض کیا پس اس کے سبب **اللہ** پاک قیامت تک اس پر جہنم کو واجب کر دیتا ہے۔(3)

﴿12177﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ فِرِشتوں نے بنی آدم کا ذکر کرتے ہوئے کہا: وہ لوگ بہت سے گناہ کریں گے تو ان سے کہا گیا: اگر تم ان کی جگہ ہوئے تو تم سے بھی ان جیسے اعمال سرزد

---

1 ...مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲۱۸/۵، حدیث: ۱۵۲۸۳، بتقدم وتاخر

2 ...مسند امام احمد، حدیث کعب بن عجرۃ، ۳۲۵/۹، حدیث: ۱۸۱۵۵، بتقدم وتاخر

3 ...جمع الجوامع، حرف العین، ۲۱/۳، حدیث: ۷۰۳۷

ہوں گے پس تم اپنے درمیان سے دو فرشتے چُن لو۔ لہٰذا انہوں نے ہاروت اور ماروت کو چُن لیا، ان دونوں سے فرمایا گیا: تم دونوں زمین پر اُتر جاؤ اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا، نہ زنا کرنا اور نہ ہی چوری کرنا کیونکہ میرے اور میری مخلوق کے مابین کسی نہ کسی پیغمبر کا واسطہ ہوتا ہے جبکہ تمہارے اور میرے درمیان کوئی پیغمبر نہیں۔ مگر جس وعدے کے ساتھ وہ زمین پر اتارے گئے تھے اُسے پورا نہ کرسکے حتی کہ انہوں نے وہ کام کرلیا جو ان پر حرام کیا گیا تھا۔[1]

درجات بڑھانے والے اعمال:

﴿12178﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتاؤں جس کے سبب **اللہ** کریم گناہ مٹاتا اور درجات بلند فرماتا ہے؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: مشقت کے وقت کامل وُضُو کرنا، مسجد کی طرف کثرت سے آناجانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا پھر تین مرتبہ فرمایا: یہ سرحد پر پہرا دینے کی طرح ہے۔[2]

﴿12179﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "زنا سے پیدا ہونے والا جنت میں نہیں جائے گا نہ اس کی اولاد کی اولاد اور نہ ہی اس کی اولاد کی اولاد کی اولاد۔"[3]

---

1 ...سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **فتاوٰی رضویہ، جلد26، صفحہ 397** پر ایک استفتا کے جواب میں فرماتے ہیں: قصہ ہاروت وماروت جس طرح عام میں شائع ہے ائمہ کرام کو اس پر سخت انکار شدید ہے، جس کی تفصیل شفاء شریف اور اس کی شروح میں ہے، یہاں تک کہ امام اَجل قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ھٰذِہِ الْاَخْبَارِ مِنْ کُتُبِ الْیَھُوْدِ وَافْتَرَائِھِم (یہ خبریں یہودیوں کی کتب اور من گھڑت باتوں کا حصہ ہیں)۔ اور راجح یہی ہے کہ ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں جنہیں **اللہ** پاک نے مخلوق کی آزمائش کے لئے مقرر فرمایا کہ جو جادو سیکھنا چاہے اسے نصیحت کریں کہ "اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ" (پ۱، البقرۃ: ۱۰۲) ہم تو آزمائش ہی کے لئے مقرر ہوئے ہیں تو کفر نہ کر۔ اور جو ان کی بات نہ مانے وہ اپنے پاؤں پہ چل کے خود جہنم میں جائے، یہ فرشتے اگر اسے جادو سکھاتے ہیں تو وہ فرمانبرداری کررہے ہیں نہ کہ نافرمانی کررہے ہیں۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی، فصل فی القول فی عصمۃ الملائکۃ، ۲/ ۱۷۵، ۱۷۶)

2 ...مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ، ص۱۲۳، حدیث: ۵۸۷، دون قولہ: ثلاث مرات

3 ...مسند الفردوس، ۵/ ۱۰۸، حدیث: ۷۶۲۵

حضرت سیِّدُنا یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے یہ بات بہت دُشوار معلوم ہوئی تو حضرت سیِّدُنا ابو اسرائیل اسماعیل بن اسحاق کوفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم اس کا انکار کیسے کرسکتے ہو مجھ تک تو ایک اور حدیث پہنچی ہے: ”بے شک اُس کی نسل سے نو پشتوں تک جنت میں کوئی نہیں جائے گا[1]۔“[2]

اوقاتِ جماعت میں لوگوں کی رعایت:

﴿12180﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یَمَن بھیجتے وقت فرمایا: اے مُعاذ! جب سردیاں ہوں تو نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھانا[3]، لوگوں کی طاقت کے مطابق قراءت کو لمبا کرنا، انہیں اُکتاہٹ میں نہ ڈالنا اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھانا جب سورج زائل ہو جائے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھانا جب سورج صاف اور سفید ہو اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھانا جب سورج یوں غائب ہو کہ پردے میں چھپ جائے اور عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھانا کیونکہ (سردیوں کی) راتیں لمبی ہیں لہٰذا اگر گرمی کا موسم ہو تو فجر اُجالے میں پڑھنا کیونکہ (اس موسم میں) رات چھوٹی ہوتی ہے اور لوگ سو رہے ہوتے ہیں لہٰذا تم ان کے لئے فجر میں اتنی تاخیر کرو کہ لوگ اسے پالیں اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھانا جب سورج سفید ہونے لگے اور ہوا چلنے لگے کیونکہ لوگ قیلولہ کرتے ہیں لہٰذا انہیں مہلت دینا تاکہ وہ نماز پالیں اور عصر، مغرب

---

[1]... علامہ محمد عبد الرَّؤوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اس سے مراد یہ ہے کہ وہ پہلے پہل جنت میں جانے والے خوش نصیبوں کے ساتھ جنت میں نہیں جائے گا۔“ (فیض القدیر، ۴/ ۵۲۳، تحت الحدیث: ۵۸۳۶) اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زِنا کا عذاب صرف زانی و زانیہ پر ہے اولادِ زِنا پر اس کا وَبال نہیں۔ غالباً اس سے وہ اَفعال صادِر ہوں گے جو سابقین کے ساتھ دُخولِ جنت سے روکیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۱/ ۴۳۷، ۴۴۷، ملتقطا)

[2]... مصنف عبد الرزاق، کتاب الطلاق، باب شر الثلاثۃ، ۷/ ۳۶۴، حدیث: ۱۳۹۴۲، بتغیر

[3]... **احناف کے نزدیک:** فجر میں تاخیر مستحب ہے، یعنی اِسفار میں (جب خوب اُجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے) شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے، کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کرکے ترتیل کیساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۵۱)

احناف کی دلیل ترمذی شریف کی یہ حدیث پاک ہے: اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ یعنی فجر کو روشن کرکے پڑھو کہ یہ بڑے عظیم ثواب کا باعث ہے۔ (ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الاسفار بالفجر، ۱/ ۲۰۴، حدیث: ۱۵۴)

اور عشاء کی نمازیں سردی گرمی دونوں میں ان کے اپنے اپنے وقت پر پڑھانا[1]۔[2]

اسلام کی خوبی:

﴿12181﴾... حضرت سیِّدُنا امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ یعنی آدمی کے اسلام کی خوبی اس کا فضول باتوں کو چھوڑ دینا ہے۔[3]

﴿12182﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرا کوئی امتی اس بات سے عاجز نہ آئے کہ اگر لوگ اس کے قتل کا ارادہ کرلیں تو وہ یہ کہے: "لَا تَبُوْۤءُ اَ بِاِثْمِیْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ كَابْنِ اٰدَمَ یعنی تو میرے اور اپنے گناہ کا بوجھ نہ اٹھا کہ تو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹے کی طرح ہو جائے۔" تو یوں قاتل جہنمی اور مقتول جنتی ہو گا۔[4]

پوشیدہ اور اعلانیہ اجر:

﴿12183﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایک شخص پوشیدگی میں عمل کرتا لیکن اس کے عمل کی خبر ہو جاتی ہے تو وہ خوش ہوتا ہے (کہ **اللہ** پاک نے اس کے عیب چھپائے اور اچھائی کو ظاہر کیا)۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کے لئے دو اجر ہیں، (۱)...پوشیدہ کا اجر (۲)...اعلانیہ کا اجر۔[5]

---

1 ...**احناف کے نزدیک:** عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے، مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود قرص آفتاب میں زردی آجائے کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ قائم ہونے لگے، دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اس وقت آجاتی ہے، جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں۔ روز ابر (یعنی جس دن بادل چھائے ہوں) کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل (جلدی پڑھنا) مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہِ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گُتھ گئے، تو مکروہِ تحریمی۔ عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے، کہ باعثِ تقلیل جماعت ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۵۳، ۴۵۲ ملتقطا)

2 ...مسند الفردوس، ۵/ ۳۷۴، حدیث: ۸۴۷۵، بتغیر

3 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ۱۱، ۴/ ۱۴۲، حدیث: ۲۳۲۵

4 ...جمع الجوامع، حرف اللام الف، ۹/ ۳۴، حدیث: ۲۶۹۹۹، بتغیر قلیل

5 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب عمل السر، ۴/ ۱۷۱، حدیث: ۲۳۹۱، عن ابی ھریرۃ

﴿12184﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے غریب لوگ مالداروں سے 100 سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔[1]

مہینے بھر میں ایک صاع خوراک:

﴿12185﴾... حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک عہد میں میری خوراک ایک صاع[2] تھی اور اب میں اپنی موت تک اس مقدار پر اضافہ نہیں کروں گا۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: "میری ایک مہینے کی خوراک ایک صاع تھی۔"

﴿12186﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کچھ لوگ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس سے گزریں اور گزرنے والوں میں سے کوئی ایک بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرے اور بیٹھے ہوؤں میں سے کوئی ایک جواب دے تو یہ بیٹھے ہوؤں کی طرف سے بھی کافی ہو جائے گا اور گزرنے والوں کی طرف سے بھی۔[3]

توبہ کی حقیقت:

﴿12187﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ندامت توبہ ہے۔[4]

﴿12188﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شے جو زندہ جانور سے کاٹ لی جائے مُردار ہے۔[5]

بستر پر مرنے والا شہید:

﴿12189﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1. ...جمع الجوامع، حرف الیاء، ۹/ ۲۴۳، حدیث: ۲۸۴۸۰
2. ...4 کلو میں 160 گرام کم وزن۔
3. ...جامع صغیر، ص۵۹، حدیث: ۸۲۳
4. ...ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبة، ۴/ ۴۹۲، حدیث: ۴۲۵۲
5. ...معجم کبیر، ۲/ ۵۷، حدیث: ۱۲۷۶، عن تمیم الداری

نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کسے شہید شمار کرتے ہو؟ صحابۂ کرام نے عَرض کی: جو کسی ہتھیار سے (اللہ کی راہ میں) مارا گیا ہو۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہتھیار سے مارے جانے والے کتنے ہی ایسے ہیں کہ وہ شہید ہیں نہ قابلِ تعریف ہیں اور کتنے ہی بستر پر اپنی موت مرنے والے اللہ پاک کے ہاں صدیق اور شہید ہیں۔[1]

فتنہ وفساد کا حصہ نہ بنو:

﴿12190﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اس وقت کیا کرو گے جب لوگ قحط زدہ ہوں گے اور تم اپنے بستر سے مسجد تک اور مسجد سے اپنے بستر تک جانے کی بھی طاقت نہ رکھو گے؟ حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم صبر کرنا۔ پھر ارشاد فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب لوگ قتل وغارت کریں گے یہاں تک کہ احجار الزیت (مدینہ کا ایک پتھریلا علاقہ) خون سے بھر جائے گا۔ میں نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے ساتھ رہنا۔ میں نے عرض کی: اگر کوئی فسادی مجھ پر آپڑے؟ فرمایا: تم اپنے گھر میں داخل ہو جانا۔ میں نے عرض کی: اگر وہ میرے گھر میں داخل ہو جائیں؟ فرمایا: اگرچہ تُو تلوار کی چمک سے ڈر جائے۔ میں نے عرض کی: کیا ہم بھی اسلحہ نہ اٹھالیں؟ فرمایا: پھر تو تم بھی ان ہی میں شامل ہو جاؤ گے۔[2]

گھر ضرورت کے مطابق بناؤ:

﴿12191﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو ضرورت سے زائد گھر بنائے گا اسے قیامت کے دن اس بات کی تکلیف دی جائے گی کہ وہ ضرورت سے زائد گھر اپنے کندھے پر اٹھائے۔[3]

﴿12192﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ...جامع صغیر، ص۳۹۹، حدیث: ۶۴۱۷

2 ...ابو داود، کتاب الفتن والملاحم، باب فی النھی عن السعی فی الفتنۃ، ۴/۱۳۶، حدیث: ۴۲۶۱

ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب التثبت فی الفتنۃ، ۴/۳۴۴، حدیث: ۳۹۵۸

3 ...معجم کبیر، ۱۰/۱۵۱، حدیث: ۱۰۲۸۷، عاتقہ، بدلہ: عنقہ

حضرت کعب بن عُجرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے فرمایا: میں تمہیں بے وقوفوں کی حکومت سے اللہ پاک کی پناہ میں دیتا ہوں۔[1]

گرم کھانے میں برکت نہیں:

﴿12193﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آگ سے داغنے اور گرم کھانے کو ناپسند فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے: ٹھنڈا کھانا اختیار کرو کہ وہ برکت والا ہے اور گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔[2] آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ سوتے وقت آنکھوں میں تین تین سلائیاں سرمہ ڈالتے۔[3]

﴿12194﴾... حضرت سیِّدُنا عبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: بے شک بندہ تجارت اور حکومت کا مشتاق ہوتا ہے اور اللہ کریم سات آسمانوں سے اس کی خواہش کو جانتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندے سے اس خواہش کو پھیر دو کہ اگر میں نے اس کی خواہش کے مطابق فیصلہ کر دیا تو اسے جہنم میں داخل کروں گا۔ صبح ہوتی ہے تو وہ اس بے نیاز کی نگہبانی میں ہوتا ہے۔[4]

﴿12195﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ اللہ پاک کے اس فرمان:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۴) ترجمۂ کنزالایمان: اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال۔

کا معنی بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کہے جو اس میں نہ ہو تو وہ جواباً کہے: اگر تو جھوٹا ہے تو میں اللہ پاک سے تیری مغفرت کا سُوال کرتا ہوں اور اگر تو سچا ہے تو میں اللہ پاک سے اپنی مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

صدیق و فاروق افضل ہیں:

﴿12196﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہ

1 ...مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/۲۱۸، حدیث: ۱۵۲۸۴

2 ...جامع صغیر، ص۳۳۹، حدیث: ۵۰۱۷

3 ...ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی السعوط وغیرہ، ۴/۹، حدیث: ۲۰۵۵، عن ابن عباس

4 ...کنز العمال میں "حلیۃ الاولیاء" کے حوالے سے یہ ہے: "صبح ہوتی ہے تو وہ اپنے پڑوسیوں کے بارے میں گمان کر کے کہتا ہے کہ کس نے میرے خلاف سازش کی ہے؟" (کنز العمال، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، الباب الخامس فی الدعاء، الجزء الثانی، ۱/۳۹، حدیث: ۳۲۹۴)

وَجْهَهُ الْكَرِيْم میرے نزدیک حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے زیادہ محبوب ہیں۔ تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس شخص سے کہا: ایسے کلام سے تو ہمارے ساتھ نہ بیٹھ، اگر تیرا یہ کلام امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سُن لیتے تو ضرور تجھے سزا دیتے۔

﴿12197﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو یہ خبر ملی کہ ابن سبا انہیں سیِّدُنا صدیق اکبر و سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے افضل کہتا تو آپ نے اس کے قتل کا ارادہ کر لیا۔ آپ سے کہا گیا: آپ ایسے شخص کو قتل کریں گے جس نے آپ کی تعظیم میں آپ کو فضیلت دی؟ تو آپ نے جواب دیا: وہ اس شہر میں کبھی نہیں رہ سکتا جس میں میں رہوں گا۔

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن خُبَیق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ہَیْثَم بن جمیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے کہا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اسے ہمیشہ کے لیے مدائن کے کسی شہر کی طرف نکال دیا تھا۔

﴿12198﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فقیری قریب ہے کہ کُفر ہو جائے اور حَسَد قریب ہے کہ تقدیر پر سبقت لے جائے[1]۔[2]



[1]... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے جز **"فقیری قریب ہے کہ کفر ہو جائے"** کے تحت فرماتے ہیں: "فقیر آدمی کبھی **اللہ** پاک پر اعتراض کر دیتا ہے کہ تو نے مجھ پر ظلم کیا کہ فقیر کر دیا۔ کبھی لوگوں سے **اللہ** کی شکایت کرتا ہے کبھی مال حاصل کرنے اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے اسلام چھوڑ کر دوسرے مذہب میں داخل ہو جاتا ہے اپنے دین کو فروخت کر ڈالتا ہے۔ کبھی رضا بالقضاء سے منہ موڑ لیتا ہے یہ سب کفر یا سببِ کفر ہیں۔ امیری کے فتنوں سے غریبی کے فتنے زیادہ ہیں۔ خیال رہے کہ فقر مع صبر **اللہ** کی رحمت ہے جس کے متعلق ارشاد ہوا: اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ (یعنی فقر میرا فخر ہے) اور فقر مع ضجر (ناشکری) **اللہ** کا عذاب ہے لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔ فقیر صابر کو غنی شاکر سے افضل مانا گیا ہے۔" اور حدیثِ پاک کے جز **"حسد قریب ہے کہ تقدیر پر سبقت لے جائے"** کے تحت فرماتے ہیں: قریب ہے کہ حسد تقدیر کو بدل دے کیونکہ حاسد خود محسود کی تقدیر بدلنا چاہتا ہے اس کی نعمت کا زوال چاہتا ہے اس کا کچھ نہیں بگڑتا حاسد کی نعمتیں زائل ہو جاتی ہیں۔ چونکہ کبھی حسد بھی کفر تک پہنچا دیتا ہے اس لئے حسد کو فقیری کے ساتھ بیان فرمایا شیطان حسد کا (یعنی حسد کے سبب) کافر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/ ۶۲۳)

[2]... جامع صغیر، ص۳۸۷، حدیث: ۶۱۹۹

حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه

ان بزرگوں میں سے ایک محلات اور پڑوسیوں کو چھوڑنے والے، غاروں اور جنگلات میں رہنے والے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق ابراہیم فَزاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بھی ہیں، آپ اہلسنّت اور اہل اثر کے امام تھے اور گمراہوں اور بدعتیوں کے لیے لگام تھے۔

﴿12199﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ ہارون رشید نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے کہا: شیخ! آپ ہمارے قریبی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: بروزِ قیامت یہ قُربت مجھے **اللہ** پاک کی بارگاہ میں کوئی فائدہ نہ دے گی۔

بارگاہِ رسالت میں مقبولیت:

﴿12200﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن سعید جَوہری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو اُسامہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو فرماتے سنا: میں نے خواب میں حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زیارت کی، آپ کے برابر میں تھوڑی جگہ موجود تھی، میں آگے بڑھا تاکہ وہاں بیٹھ جاؤں تو آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ ابو اسحاق فَزاری کی جگہ ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم جوہری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو اُسامہ سے پوچھا: حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق اور حضرت سیِّدُنا فضیل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا میں سے افضل کون تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت سیِّدُنا فضیل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنے آپ میں مشغول رہنے والے شخص تھے جبکہ حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه عام لوگوں کے مُعاملات میں بھی مشغول رہتے تھے۔

مارنے والے سے محبت:

حضرت سیِّدُنا عطاء بن مسلم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے عرض کی: جس نے آپ کو مارا ہے آپ اسے بُرا کیوں نہیں کہتے؟ آپ نے جواب دیا: "اب تو وہ مجھے محبوب ہے۔" جب حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا انتقال ہوا تو حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو بہت رنج ہوا، انہوں نے فرمایا: مسلمانوں کو کسی کی موت سے اتنا دکھ نہ ہوا جتنا آپ کی موت سے ہوا۔

منکرِ تقدیر کو نکل جانے کا حکم:

حضرت سَیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مَصِّیْصَہ سے ایک شخص آیا اور تقدیر کا انکار کرنے لگا تو حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمارے ہاں سے چلا جا۔

حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسف اَصْبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک حدیث بیان کی تو ایک شخص نے پوچھا: اے ابو عَمرو! آپ کو یہ حدیث کس نے بیان کی؟ آپ نے جواب دیا: مجھے یہ حدیث صادق و مصدوق حضرت ابو اسحاق ابراہیم فَزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کی ہے۔

﴿12201﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن عبد الرحمٰن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام اوزاعی اور حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما سُنَّت کے امام ہیں، جب تم کسی شامی کو دیکھو کہ وہ حضرت سَیِّدُنا امام اوزاعی اور حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما کا تذکرہ کر رہا ہے تو اس کے بارے میں مطمئن ہو جاؤ کیونکہ یہ حضرات سنت کے امام ہیں۔

غلط سوال کرنے والے کو تنبیہات:

﴿12202﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک شخص نے سوال کیا: "اَمُؤْمِنٌ اَنْتَ حَقًّا؟ یعنی کیا آپ حقیقی مومن ہیں؟" آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کسی کے ایمان کے متعلق اس طرح سوال کرنا بدعت ہے اور اس پر گواہی دینا غُلُو کرنا ہے حالانکہ ہم اپنے دین میں اس بات کے مکلَّف ہیں نہ ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے مَشروع رکھا ہے۔ یہ سوال کرنے والے کو جھگڑے والی بات ہی اُکساتی ہے، اس بارے میں بحث و تکرار نئی ایجاد اور تَمَسْخُر ہے۔ بالفرض تم حقیقتاً مومن نہیں ہو تو اپنے ایمان کے بارے میں ایسی گواہی دینے سے تم حقیقی مومن نہیں ہو جاؤ گے اور اگر تم حقیقتاً مومن ہو تو اپنے بارے میں ایمان کی ایسی گواہی نہ دینے کے سبب تم ایمان سے خارج نہیں ہو گے، بالفرض تمہارے ایمان کے بارے میں پوچھنے والا اگرچہ تمہارے ایمان میں کسی بھی طرح شک نہیں کرتا مگر پھر بھی وہ اس حوالے سے عِلمِ الٰہی کے معاملے میں **اللہ** پاک سے جھگڑا کرنا چاہتا ہے گویا وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس معاملے میں اس کا

اور **اللہ** پاک کا علم برابر ہے۔

سنت پر ثابت قدم رہو اور تم بھی وہاں خاموشی اختیار کرو جہاں علمائے کرام نے خاموشی اختیار کی۔ وہی بات کہو جو وہ کہیں، ان باتوں سے باز رہو جس سے وہ باز رہے، سَلَف صالحین کی راہ پر چلو کیونکہ اس سے تمہیں وہی کشادگی ملے گی جو انہیں ملی۔ اہل شام اس بدعت سے واقف نہ تھے بالآخر بعض عراقیوں نے انہیں اس بدعت میں مبتلا کر دیا حالانکہ ان کے عُلَما و فقہا نے اس کا رد کیا اس کے باوجود وہ اس میں مبتلا ہو گئے، پس شامی گروہوں نے اس بدعت کو دل میں رکھا بعد میں ان کی زبانوں نے اسے حلال ٹھہرا لیا پھر انہیں بھی وہی تکلیف پہنچی جو اوروں کو پہنچی یعنی وہ آپس میں اختلافات کا شکار ہو گئے اور مجھے امید ہے کہ **اللہ** پاک اس بُری بدعت کو ختم کر دے گا اور لوگ باہم جھگڑے اور دینی اختلاف کے بعد بھائی بھائی بن جائیں گے۔

اور اگر یہ سوال اچھا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا کہ تمہارے اَسلاف کو چھوڑ کر فقط تمہارے ساتھ خاص ہو جائے کیونکہ انہوں نے ایسی کوئی خیر نہیں چھوڑی جو تمہیں ملی اور انہیں نہ ملی، وہ تم پر فضیلت رکھتے ہیں اور وہ **اللہ** پاک کے نبی حضرت **محمد مصطفےٰ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب ہیں جنہیں **اللہ** پاک نے آپ کے لئے منتخب کیا، آپ کو ان کے درمیان مبعوث فرمایا اور اپنے پاکیزہ کلام میں ان کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ (پ٢٦، الفتح: ٢٩)

ترجمۂ کنزالایمان: محمد **اللہ** کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے **اللہ** کا فضل و رضا چاہتے۔

بے شک **اللہ** پاک کے فرائض ایمان سے نہیں اور بے شک کبھی ایمان بغیر عمل کے مطلوب ہوتا ہے اور اپنے ایمان کے معاملے میں لوگ ایک دوسرے پر فضیلت نہیں رکھتے، ایمان کے معاملے میں نیک و بد برابر ہیں۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہم تک یہ حدیث پاک پہنچی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی 70 سے کچھ زائد یا فرمایا: 60 سے کچھ زائد شاخیں ہیں، ان میں سب سے پہلی "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کی گواہی دینا اور سب سے آخری راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حَیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

اور **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَ مَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ (پ۲۵، الشورٰی: ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے لئے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا کہ دین ٹھیک رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

اور دین تصدیق کو کہتے ہیں اور وہ ایمان اور عمل ہے کیونکہ **اللہ** پاک نے قول اور عمل کو دین فرمایا ہے، ارشادِ باری پاک ہے:

فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ (پ۱۰، التوبۃ: ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

پس شرک سے توبہ قول ہے اور اس کا تعلق ایمان سے ہے جبکہ نماز اور زکوٰۃ عمل ہیں۔

اپنی تعریف پسند کرنے سے بچو:

﴿12203﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں میں سے جو بندہ اپنی تعریف پسند کرتا ہو وہ **اللہ** پاک کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتا۔

﴿12204﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس بندے نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" کہا تو اگر اسے نعمت ملے تو یہ کلمہ اس نعمت کا شکر ہو جاتا ہے اور اگر مصیبت پہنچے تو یہ کلمہ اس مصیبت کے لیے صبر ہو جاتا ہے۔

سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تابعین عِظام سے احادیث روایت کیں ہیں۔ ان تابعین میں سے حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن عُمَیر، حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد، حضرت سیِّدُنا عطاء بن سائب، حضرت سیِّدُنا اَعْمَش، حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید، حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن عُقبہ، حضرت سیِّدُنا ہِشام بن عُروہ، حضرت سیِّدُنا سُہَیل بن ابو صالح، حضرت سیِّدُنا یُونُس بن عُبَیْد، حضرت سیِّدُنا سلیمان تَیمی، حضرت سیِّدُنا ابنِ عَون، حضرت سیِّدُنا خالد حَذّاء، حضرت سیِّدُنا حُمید طویل، حضرت سیِّدُنا اَبان بن ابو عَیّاش اور دیگر تابعین عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام ہیں۔

اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایات لینے والے ائمہ میں سے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری اور حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا ہیں۔

روم، فارس اور دجال سے جہاد:

﴿12205﴾... حضرت سَیِّدُنا نافع بن عُتبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا کہ مغرب کی جانب سے ایک قوم آئی جنہوں نے اُون کے کپڑے پہنے ہوئے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایک ٹیلے کے پاس انہوں نے ملاقات کی، وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ تشریف فرما تھے، میں آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جاکر کھڑا ہو گیا، مجھے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چار باتیں یاد ہیں جنہیں میں نے انگلیوں پر شمار کر لیا تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم لوگ جزیرہ عرب میں جہاد کرو گے **اللہ** پاک تمہیں اس میں فتح عطا فرمائے گا، پھر تم فارس میں جہاد کرو گے **اللہ** پاک تمہیں اس میں فتح عطا فرمائے گا، پھر تم روم میں جہاد کرو گے **اللہ** کریم تمہیں اس میں فتح عطا فرمائے گا، پھر تم دجال سے جہاد کرو گے **اللہ** پاک تمہیں اس میں فتح عطا فرمائے گا۔[1]

حضرت سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ روم کی فتح سے پہلے ہم دجال کو نہیں دیکھیں گے۔

جنگِ اَحزاب میں کافروں کے خلاف دُعا:

﴿12206﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو اَوفٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنگِ اَحزاب میں کفار کے خلاف یوں دُعا کی: اے **اللہ**! کتاب نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے! کافروں کو شکست دے اور انہیں ہلا ڈال۔[2]

﴿12207﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بندے اور کفر یا (فرمایا:) بندے اور شرک کے درمیان نماز چھوڑ دینے کا فَرق ہے۔[3]

---

1 ...مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ما یکون من فتوحات... الخ، ص۱۱۸۷، حدیث: ۷۲۸۴، بتغیر قلیل

2 ...بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الدعاء علی المشرکین... الخ، ۲/۲۹۰، ۳۰۰، حدیث: ۲۹۳۳، ۲۹۶۶

3 ...مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/۱۲۲، حدیث: ۱۴۹۸۳

شیطان کس چیز سے مایوس ہے؟

﴿12208﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری اس سرزمین میں اب اس کی عبادت کی جائے گی لیکن وہ تم سے ان کاموں پر راضی ہے جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو۔[1]

﴿12209﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زانی جب زنا کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا، چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا، شرابی جب شراب پیتا ہے تو مومن نہیں رہتا، اس کے بعد بھی توبہ اس کے سامنے موجود ہوتی ہے۔[2]

﴿12210﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے ابو بکر کے مال سے جتنا فائدہ پہنچا کسی اور مال سے کبھی نہیں پہنچا۔[3]

دُگنے اجر والا شخص:

﴿12211﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایک شخص کوئی عمل کرتا ہے پھر اس میں غور و فکر کرتا ہے تو اسے بُرا نہیں پاتا۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ شخص ہے جسے دو بار اَجر دیا جائے گا۔

﴿12212﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک **اللّٰہ** پاک ہر دن اور رات میں اپنے بندے اور بندیوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور بے شک ہر مسلمان بندے کے لئے ایک مُستجاب دُعا ہے جسے وہ کرے گا تو قبول ہو گی۔[4]

زمانے کو گالی نہ دو:

﴿12213﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ...مسند امام احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/۲۹۸، حدیث: ۸۸۱۸، عن ابی ہریرۃ

2 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان... الخ، ص ۵۳، حدیث: ۲۰۸

3 ...مسند امام احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/۲۹۵، حدیث: ۸۷۹۸

4 ...مسند امام احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/۶۱، حدیث: ۷۴۵۳، تاریخ اصبہان، رقم: ۵۹۱، حسین بن عبد اللّٰہ بن حمران، عن ابن عباس، ۱/۳۳۰

ارشاد فرمایا: زمانے کو گالی نہ دو کیونکہ **اللہ** پاک ہی زمانہ (یعنی اس کو پیدا فرمانے والا) ہے۔[1]

قیامت کے دن بدترین شخص:

﴿12214﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں بدترین وہ ہو گا جو ایک کے پاس ایک چہرے سے اور دوسرے کے پاس دوسرے چہرے سے جاتا ہے (یعنی مُنافقت کرتا ہے)۔[2]

جبکہ حضرت سیِّدُنا ابو معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روایت میں یہ ہے کہ "جو (لڑانے کے لیے) ایک قوم کے پاس دوسری قوم کی اور دوسری قوم کے پاس پہلی قوم کی خبر لے کر جاتا ہے۔"[3]

سعادت مندی یا بدبختی کی سبقت:

﴿12215﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا مادہ پیدائش ماں کے پیٹ میں 40 دن تک نُطفے کی شکل پھر اتنے ہی دن خون کی پھٹک کی صورت میں پھر اتنے ہی دن لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے پھر **اللہ** پاک ایک فرشتہ کو چار باتوں کے ساتھ بھیجتا ہے، پس اس سے کہا جاتا ہے: اس کی موت، اس کا رزق اور اس کے بدبخت یا سعادت مند ہونے کو لکھ لو۔ تم میں سے کوئی جنتیوں والے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر بدبختی اس پر سبقت کرتی ہے اور وہ دوزخیوں کے کام کرکے دوزخ میں چلا جاتا ہے اور تم میں سے کوئی دوزخیوں والے کام کرتا ہے حتّٰی کہ اس میں اور دوزخ میں صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر سعادت مندی اس پر سبقت کرتی ہے تو وہ جنتیوں والے کام کرکے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔[4]

1 ...مسلم، کتاب الالفاظ من الادب وغیرھا، باب النھی عن سب الدھر، ص۹۵۱، حدیث: ۵۸۶۶

2 ...بخاری، کتاب الادب، باب ماقیل فی ذی الوجھین، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۶۰۵۸، بتغیر قلیل

3 ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۳۵۸، حدیث: ۹۱۸۲

4 ...بخاری، کتاب التوحید، باب (ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین)، ۴/ ۵۶۰، حدیث: ۷۴۵۴

بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ، ۲/ ۳۸۱، حدیث: ۳۲۰۸، بتغیر

امانت داری کیسے ختم ہوگی؟

﴿12216﴾... حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو باتیں ارشاد فرمائیں، ان میں سے ایک کو تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں بتایا: اَمانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اُتری پھر قرآن اترا اور لوگوں نے اسے سیکھا اور جانا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں بتایا کہ بندہ سوئے گا تو امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا ہلکا سا اثر باقی رہ جائے گا، وہ دوبارہ سوئے گا تو باقی حصہ بھی نکال لیا جائے گا اور آبلے کی طرح نشان رہ جائے گا جیسے انگارے پر پاؤں آئے تو چھالا بن جاتا ہے اور پھولا ہوا نظر آتا ہے لیکن اس میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ لوگ صبح کو خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی بھی امانت ادا کرنے کے لیے تیار نہ ہوگا حتّٰی کہ یوں کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک امانت دار شخص ہے۔ کسی شخص کے بارے میں کہا جائے گا کہ وہ کتنا خوش طبع، کتنا عقلمند اور کتنا بہادر ہے لیکن ایمان اس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی نہ ہوگا۔ حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزرا کہ میں پروا نہیں کرتا تھا کہ تم میں سے کس سے خرید و فروخت کر رہا ہوں کہ اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کا حاکم اسے دیانت داری کی طرف پھیرتا اور اگر وہ مسلمان ہوتا تو اُس کا دین اسے دیانت داری پر مائل کرتا مگر بخدا! آج میں فُلاں فُلاں کے علاوہ تم میں سے کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔[1]

ذوالحجہ کے دس دنوں کی فضیلت:

﴿12217﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی بھی دن کیے جانے والا کوئی بھی عمل ذُوالحجہ کے 10 دنوں میں کیے جانے والے عمل سے افضل نہیں۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **اللہ** پاک کے راستے میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ فرمایا: **اللہ** پاک کے راستے میں جہاد بھی نہیں لیکن وہ کہ گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی گئیں اور اس کا خون بہایا گیا۔[2]

﴿12218﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے دوست سے وعدہ

---

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب رفع الامانۃ والایمان من بعض... الخ، ص۸۷، حدیث: ۳۶۷، بتغیر قلیل

2 ...معجم صغیر، ۲/۴۵، عن ابن عباس

کرے تو اُسے ضرور پورا کرے کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: وعدہ تحفہ ہے[1]۔[2]

زمانے کی ابتدا کیسے ہوئی؟

﴿12219﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اپنی اونٹنی کو دروازے پر باندھ کر اندر داخل ہو گیا، اتنے میں یمن والوں کا وفد حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے یَمَن والو! بِشارت قبول کرو جبکہ تمہارے بنو تمیم کے بھائیوں نے بشارت قبول نہیں کی۔ یمن والوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم قبول کرتے ہیں اور ہم آپ کے پاس دین سمجھنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں اور یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ زمانہ کی ابتدا کس طرح ہوئی تھی؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بس ایک **اللہ** کی ذات تھی اس کے سوا کچھ نہ تھا، اس کا عرش پانی پر تھا، پھر **اللہ** پاک نے لوحِ محفوظ میں ہر شے کو لکھ دیا، پھر زمین و آسمان پیدا فرمائے۔ حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اتنے میں میرے پاس کوئی شخص آیا اور کہا: اپنی اونٹنی کی خبر لیں وہ بھاگ گئی ہے۔ کہتے ہیں: میں جب گیا تو اونٹنی بہت دور جا چکی تھی، **اللہ** کی قسم! میری تمنا یہی تھا کہ اونٹنی کو چھوڑ دیتا (اور بارگاہِ رسالت سے نہ اٹھتا)۔[3]

﴿12220﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میں اور حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے۔[4]

جنت تلواروں کے سائے میں ہے:

﴿12221﴾... حضرت سیِّدُنا عمر بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے غلام و کاتب حضرت سیِّدُنا ابو نَضْر سالم رَحْمَۃُ اللہ

1... یعنی وعدہ تحفہ کی طرح ہے کہ جس طرح تحفہ دے کر واپس لینا روا نہیں یونہی وعدہ خلافی کرنا ٹھیک نہیں۔ (فیض القدیر، ۳/ ۳۹۷، حدیث: ۵۲۸۴)

2... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب مسالۃ الناس، ۱۰/ ۱۳۳، حدیث: ۲۰۱۹۵، عن الحسن عن امراۃ

3... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی قول اللہ (وھو الذی یبدا الخلق ثم یعیدہ)، ۲/ ۳۷۳، حدیث: ۳۱۹۱
بخاری، کتاب التوحید، باب (وکان عرشہ علی الماء)، ۴/ ۵۴۵، حدیث: ۷۴۱۸

4... بخاری، کتاب الغسل، باب غسل الرجل مع امراتہ، ۱/ ۱۰۶، حدیث: ۲۵۰

عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عبْدُ اللہ بن ابو اَوْفٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے میرے آقا کو خط لکھا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: ایک دن دورانِ جہاد حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انتظار فرماتے رہے (جہاد شروع نہ کیا) یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ پھر آپ نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! دشمنوں سے لڑنے کی تمنا نہ کیا کرو بلکہ اللہ پاک سے عافیت کا سوال کرو اور اگر دشمنوں سے ٹکراؤ ہو جائے تو پھر صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوں دعا فرمائی: اے **اللہ**! کتاب نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے، ہمارے دشمنوں کو شکست دے اور ہمیں ان پر فتح عطا فرما۔[1]

﴿12222﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق فُزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا موسٰی بن عُقبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اور وہ حضرت سَیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اور وہ حضرت سَیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ کروائی، گھوڑوں کے روانہ ہونے کا مقام حَفْیاء اور پہنچنے کی جگہ ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع تھی۔ حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق فُزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا موسٰی بن عُقبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: دونوں جگہوں کے مابین کتنا فاصلہ تھا؟ انہوں نے جواب دیا: چھ یا سات میل۔ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے مزید بیان کیا کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی بھی دوڑ کروائی، ان کے روانہ ہونے کا مقام ثنیۃ الوداع اور پہنچنے کی جگہ مسجد بنو زُرَیق تھی۔ حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق فُزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا موسٰی بن عُقبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: ان دونوں جگہوں کے مابین کتنا فاصلہ تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: کم و بیش ایک میل۔ حضرت سَیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔[2]

نمازِ خوف کا طریقہ:

﴿12223﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز

---

1 ...بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب لا تمنوا لقاء العدو، ۲/۳۱۷، حدیث: ۳۰۲۴، ۳۰۲۵

2 ...بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب غایۃ السبق للخیل المضمرۃ، ۲/۲۷۳، حدیث: ۲۸۷۰، بتغیر قلیل

خوف پڑھائی، یوں کہ ایک گروہ نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور دوسرا دشمنوں کے سامنے ڈٹا رہا، اپنے پیچھے موجود گروہ کو آپ نے دو سجدوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھائی پھر وہ دوسرے گروہ کی جگہ جاکر کھڑے ہوگئے پھر دوسرا گروہ حاضر ہوا، انہیں بھی آپ نے دو سجدوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام پھیر دیا اور اپنی نماز مکمل کرلی، پھر دونوں گروہوں میں سے ہر ایک نے ایک ایک رکعت الگ پڑھی۔[1]

﴿12224﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو شخص جہنم میں کبھی اس طرح جمع نہیں ہوں گے کہ ایک شخص دوسرے کو تکلیف دے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون ہوں گے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن جو کسی کافر کو قتل کرنے کے بعد دین پر قائم رہے۔[2]

﴿12225﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک بھلائی رکھ دی گئی ہے۔[3]

پاگل پر حد جاری نہ فرمائی:

﴿12226﴾... اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ہمارے ہاں ایک شخص آیا ہے اور وہ گمان کرتا ہے کہ اس نے زنا کیا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ پاگل ہے اسے چھوڑ دو۔ پس کچھ ہی دن گزرے ہوں گے کہ وہ ایک کنویں میں گر گیا۔

﴿12227﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین سفید کپڑوں میں کَفَن دیا گیا، وہ تینوں لفافہ[4] تھے۔[5]

---

1 ...نسائی، کتاب صلاۃ الخوف، ص۲۶۷، ۲۶۸، حدیث: ۱۵۳۷ تا ۱۵۳۹، بتغیر

2 ...مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل کافرا ثم سدد، ص۸۰۸، حدیث: ۴۸۹۶

3 ...نسائی، کتاب الخیل، باب۱، ص۵۸۳، حدیث: ۳۵۶۱

4 ...لفافہ یعنی (کفن کی) چادر (جس) کی مقدار یہ ہے کہ میّت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/۸۱۸)

5 ...بخاری، کتاب الجنائز، باب الکفن ولا عمامۃ، ۱/۴۳۰، حدیث: ۱۲۷۳ دون ذکر ''لفائف''

خیانت کا انجام:

﴿12228﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن خالد جُہَنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر میں ایک مسلمان کا انتقال ہوا تو اس کا ذکر بارگاہِ رسالت میں کیا گیا تو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی پر نماز جنازہ پڑھو۔ (یہ سن کر) لوگوں کے چہرے متغیر ہوئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب ان کی حالت دیکھی تو ارشاد فرمایا: تمہارے اس ساتھی نے **اللہ** پاک کی راہ میں دھوکا کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں یہودیوں کا ہار ملا، خدا کی قسم! اس کی قیمت دو درہم کے برابر تھی۔[1]

﴿12229﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **اللہ** پاک کے اس فرمان:

هٰذَا كِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ (پ۲۵، الجاثیۃ: ۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: ہمارا یہ نوشتہ تم پر حق بولتا ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہر شے **اللہ** پاک کے پاس لَوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی ہے، پس لوگوں پر محافظ فرشتے مقرر ہیں جو ان کے اعمال لکھتے ہیں پھر لَوحِ محفوظ سے ان اعمال کو ملا دیتے ہیں۔ **اللہ** پاک کے فرمان: "هٰذَا كِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ" کا یہی مفہوم ہے۔

﴿12230﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی طویل عرصہ گھر سے باہر رہے پھر واپس آئے تو رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس نہ جائے۔[2]

﴿12231﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بات سننے، اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی پر بیعت کی۔ حضرت سیِّدُنا جریر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جب کسی بندے سے کوئی شے خریدتے تو فرماتے: بلاشبہ ہم نے تم سے جو لیا ہے وہ ہمیں اس سے زیادہ محبوب ہے جو تمہیں دیا۔ راوی کہتے ہیں: وہ اس بات سے خریداری کی تکمیل کا ارادہ فرماتے۔

---

1 ...ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی تعظیم الغلول، ۳/۹۱، حدیث: ۲۷۱۰۔ شعب الایمان، باب فی اداء خمس المغنم الی الامام، ۴/۹۳، حدیث: ۴۳۳۲

2 ...بخاری، کتاب النکاح، باب لا یطرق اهله... الخ، ۳/۴۷۵، حدیث: ۵۲۴۴

شرح السنة، کتاب السیر والجهاد، باب اذا قدم لا یطرق اهله لیلا، ۵/۲۶۸، حدیث: ۲۷۵۶

جنگ میں بچوں کے قتل کی ممانعت:

﴿12232﴾... حضرت سیِّدُنا اَسود بن سَریع رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک غزوہ میں نکلے، جب مشرکین سے مقابلہ ہوا تو لوگ انہیں قتل کرنے میں جلدی کرنے لگے حتّٰی کہ ان کے بچوں کو بھی قتل کر دیا۔ یہ معاملہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ مشرکین کو قتل کرنے گئے اور ان کے بچوں کو بھی قتل کر دیا، خبردار بچوں کو قتل نہ کرنا، خبردار بچوں کو قتل نہ کرنا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا وہ مشرکین کی اولاد نہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ ہر جان دینِ فطرت پر ہی پیدا ہوتی ہے حتّٰی کہ صاف اور فصیح بولنے لگتی ہے تو اس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔[1]

حضرت آدم و موسٰی عَلَیْہِمَا السَّلَام کا مکالمہ:

﴿12233﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے مابین گفتگو ہوئی۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: آپ وہی ہیں جنہوں نے لوگوں کو مشقت میں ڈالا اور جنت سے الگ کروایا۔ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آپ موسٰی ہیں جنہیں **اللہ** پاک نے اپنے کلام کے لیے چنا اور آپ پر تورات نازل کی، کیا آپ نے تورات میں یہ بات نہ دیکھی کہ **اللہ** پاک نے مجھے پیدا کرنے سے پہلے ہی وہ بات مقدر کر دی تھی؟ تو حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پر حُجَّت قائم کر دی۔

(راویٔ حدیث) حضرت سیِّدُنا محمد بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم اس بات کا انکار نہیں کر سکتے کہ **اللہ** پاک ہر شے کو جانتا ہے پھر اسے لکھ دیا۔

﴿12234﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: مجھے خیبر میں کچھ زمین ملی اس سے زیادہ عُمدہ مال میرے پاس کوئی نہ تھا تو میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

---

1 ...دارمی، کتاب السیر، باب النھی عن قتل النساء والصبیان، ۲/ ۲۹۴، حدیث: ۲۴۶۳ ـ معجم کبیر، ۱/ ۲۸۴، حدیث: ۸۲۹، ۸۳۰

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے کچھ زمین ملی ہے کہ اس سے بہتر مال میرے پاس اور کوئی نہیں تو آپ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو اس کے درختوں کو اپنی ملکیت میں رکھو اور اس کے پھل صدقہ کر دو۔ تو حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس کے پھلوں کو صدقہ کر دیا اس طرح کہ اس کے درختوں کو نہ بیچا جائے اور اس کے پھل فقیروں، رشتہ داروں، غلامی سے آزادی حاصل کرنے والوں اور مسافروں پر نیز راہِ خدا میں وقف ہیں اور مُتَوَلِّی کے کھانے میں بھی حرج نہیں جبکہ حسب دستور خود کھائے اور احباب کو کھلائے البتہ مال جمع نہ کرے،[1] ان پھلوں کو نہ بیچا جا سکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا اور نہ ہی وراثت میں دیا جا سکتا ہے۔[2]

حضرت سیِّدُنا ابنِ عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ روایت حضرت سیِّدُنا امام ابنِ سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: متولی مال سمیٹنے والا نہ ہو۔

﴿12235﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** پاک نے حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی مٹی کو گوندکر 40 دن یا 40 راتوں تک چھوڑے رکھا، پس یوں ہی **اللہ** پاک زندہ کو مُردہ سے اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔[3]

شک میں ڈالنے والی چیز چھوڑ دی جائے:

﴿12236﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حوراء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے پوچھا: حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک زمانے میں آپ کیسے تھے؟ اور آپ نے رحمت عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیا سیکھا؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ...یعنی عرف کے مطابق اپنے کام اور وقف کے تحمل کا لحاظ کر کے اس میں سے کھا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے مثلاً اپنے اہل وعیال کو جن کا نفقہ اس کے ذمہ ہو۔ (نزہۃ القاری، ۳/۹۰۰) وقف کا ناظم (متولی) بقدر ضرورت وقف سے کھا پی سکتا ہے اور ضرورت سے زائد اس کے لئے جائز نہیں جبکہ واقف نے اس کے لئے کسی شے کو معین نہ کیا ہو اور اگر واقف منتظم کے لئے کوئی شے معین کر دے تو وہی کھا پی سکتا ہے وہ تھوڑی ہو یا بہتی (زیادہ) ہو اس سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ (تفہیم البخاری، ۳/۲۸۰)

2 ...بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الوقف، ۲/۲۲۹، حدیث: ۲۷۳۷

3 ...الاسماء والصفات للبیھقی، باب ما ذکر فی الیمین والکف، ۲/۱۵۰، حدیث: ۷۱۶

وَسَلَّم سے سیکھا، آپ کو یہ فرماتے سنا: "اس چیز کو چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالے اور اسے اپنالے جو شک میں نہ ڈالے کیونکہ شر شک ہے اور خیر اطمینان ہے۔" اور میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پانچ نمازیں سیکھیں اور نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد پڑھنے کے لیے یہ کلمات سیکھے: "اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ یعنی اے اللہ! مجھے ہدایت والوں میں، عافیت والوں میں کردے اور اپنے دوستوں میں شامل فرما، جو تو نے مجھے عطا کیا اس میں بَرَکت دے، جو میری تقدیر میں تو نے لکھ دیا اس کے شر سے مجھے بچا، بے شک تو فیصلہ کرنے والا ہے اور تیرے بارے میں فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں جسے تو دوست بنالے اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا، تو بَرَکت والا اور بلند و بالا ہے۔"[1]

گھر میں رہ کر بھی ثواب جہاد:

﴿12237﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب غزوہ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو ارشاد فرمایا: مدینہ میں کچھ لوگ ہیں تم جہاں بھی گئے اور جس وادی کو بھی طے کیا وہ (اجر میں) تمہارے ساتھ تھے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: وہ لوگ مدینہ میں ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں، انہیں مجبوری نے روکا۔[2]

﴿12238﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ مُغَفَّل رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حُدَیْبِیَہ کے دن حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ پر جہاد سے فرار نہ ہونے کی بیعت کی اور موت کی بیعت نہیں کی۔[3]

شہید کو چٹکی بھر تکلیف:

﴿12239﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شہید جب قتل ہوتا ہے تو اتنی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی کہ تم میں سے کوئی کسی کو چٹکی بھرے۔[4]

---

1 ...معجم کبیر، ۳/۷۵، حدیث: ۲۷۰۸

2 ...بخاری، کتاب المغازی، باب ۸۳، ۳/۱۵۰، حدیث: ۴۴۲۳

3 ...مسلم، کتاب الامارة، باب استحباب مبایعة الامام الجیش... الخ، ص ۷۹۶، حدیث: ۴۸۰۷ عن جابر

4 ...نسائی، کتاب الجهاد، باب ما یجد الشهید من الالم، ص ۵۱۴، حدیث: ۳۱۵۸

﴿12240﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: نمازِ وِتر حتمی (فرض) نہیں لیکن حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت ہے[1]۔[2]

عورتوں پر جہاد فرض نہیں:

﴿12241﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بھی آپ کے ساتھ غزوہ میں چلوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے اُمِّ سُلَیْم! **اللہ** پاک نے عورتوں پر جہاد فرض نہیں کیا۔ انہوں نے عرض کی: میں زخمیوں کا علاج و معالجہ کروں گی اور انہیں پانی پلاؤں گی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تو بہت اچھی بات ہے۔[3]

﴿12242﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عرب کی خرابی ہے اس شر سے جو قریب آگیا،[4] جس نے اپنا ہاتھ روک لیا وہ نجات پاگیا۔[5]

﴿12243﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ جنگِ اُحُد کے دن مجھے دیگر لڑکوں کے ساتھ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے جنگ میں شریک ہونے کی اجازت عطا نہ فرمائی، میں اس وقت 14 سال کا تھا۔ پھر آنے والے سال جنگِ خَنْدَق میں مجھے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اس وقت میں 15 سال کا تھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1... احناف کے نزدیک نمازِ وتر واجب ہے، حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی وتر ہر مسلمان پر لازم ہیں۔ (ابو داود، کتاب الوتر، باب کم الوتر؟، ۲/ ۹۰، حدیث: ۱۴۲۲) مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: یہ جملہ امام اعظم کی دلیل ہے کہ وتر واجب ہے جس کے چھوڑنے کا اختیار نہیں، اس کی تائید اور احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۷۵)

2... اس شر سے مراد مسلمانوں کی آپس کی جنگیں ہیں جو حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوئیں اور جنگ جمل و صفین و معرکہ کربلا کی شکل میں ظاہر ہوئی ہیں تب یہ خطاب ان لوگوں سے ہے جسے حق و باطل کا پتہ نہ لگے وہ اس میں قتال سے بچے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۲۱۸)

3... معجم کبیر، ۲۵۶/۱، حدیث: ۷۴۰

4... ابو داود، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلها، ۱۳۲/۴، حدیث: ۴۲۴۹

5... ابو داود، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلها، ۱۳۲/۴، حدیث: ۴۲۴۹

وَسَلَّم نے مجھے اجازت عطا فرمادی۔[1]

《12244》... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک ساتھ لے کر دشمنوں کی زمین کی طرف سفر نہ کرو، مجھے خوف ہے کہ قرآن پاک دشمنوں کے ہاتھ لگ جائے گا۔[2]



حضرت سیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین بُزرگوں میں سے ایک دانشمند دل اور سوال والی زبان کے مالک حضرت سیِّدُنا مخلد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں جو اُصول کے پکے اور بیگانوں سے بھی حُسنِ سلوک کرنے والے ہیں۔

《12245》... حضرت سیِّدُنا ولید بن مُسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اہلِ مغرب کے بقیدِ حیات علمائے کرام میں سب سے افضل حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری، حضرت سیِّدُنا مخلد بن حسین اور حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن یونُس رَحِمَہُمُ اللہ ہیں۔

《12246》... حضرت سیِّدُنا محمد بن بشیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا مخلد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس نیک لوگوں کے اخلاق کے ایک وصف کا ذکر ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا:

لَا تَعْرِضَنَّ بِذِكْرِنَا فِي ذِكْرِهِمْ　　　لَيْسَ الصَّحِيْحُ إِذَا مَشٰى كَالْمُقْعَدِ

ترجمہ: ان بزرگوں کے ذکر میں ہماری بات نہ کرنا کہ چلنے والا صحت مند معذور کی طرح نہیں ہوتا۔

شکایت کرنے والے کی اصلاح:

《12247》... حضرت سیِّدُنا عَبْدَہ بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے کوفہ کے رہنے والے ایک شخص کی شکایت کی تو حضرت سیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: تمہارا حُسنِ مُعاشرت کہاں گیا؟ میں حُسنِ معاشرت کرتا ہوں حتّٰی کہ اس لونڈی کی بھی خاطر مدارت کرتا ہوں۔ (وہ حبشی لونڈی تھی جو آپ کے گھوڑے

---

1 ... ابن ماجه، كتاب الحدود، باب من لا يجب عليه الحد، ۳/ ۲۱۸، حديث: ۲۵۴۳

2 ... شعب الايمان، باب في تعظيم القرآن، فصل في تعظيم المصحف... الخ، ۲/ ۵۴۳، حديث: ۲۶۲۰

کے لئے جو چھان رہی تھی) پھر آپ نے فرمایا:50سال سے میں نے شکایت کے ارادے سے کوئی کلمہ نہیں کہا۔

﴿12248﴾... حضرت سَیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے کہا: ہشام آپ کا کیا لگتا ہے؟ میں نے کہا: وہ میرے بھائیوں کے والد ہیں۔

﴿12249﴾... حضرت سَیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** پاک نے اپنے بندوں کو جس چیز کی طرف بھی بُلایا ابلیس اس میں دو باتوں یعنی غُلُو اور تقصیر کے ساتھ رُکاوٹ بنا اور وہ پروا نہیں کرتا کہ ان دونوں باتوں میں سے کس کے ساتھ کامیابی سمیٹے۔

سَیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا ہشام بن حسان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سند سے احادیث روایت کیں اور اکثر انہیں سے روایتیں لیں۔

﴿12250﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سورۂ نجم کی تلاوت کر کے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ جو جن وانس حاضر تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا۔[1]

﴿12251﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ "میں نے اُگایا" بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ "میں نے بویا"۔[2]

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے **اللہ** پاک کا فرمان نہیں سنا:

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ٦٣، ٦٤)

ترجمۂ کنزالایمان: تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔

بُری دعوت:

﴿12252﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بُرا کھانا اُس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مال داروں کو بُلایا جاتا ہے اور فقرا کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور جس

---

1 ...ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ذکر ما یستحب للمرء اذا قرء سورۃ النجم... الخ، ۴/ ۱۸۸، حدیث: ۲۷۵۲

2 ...معجم اوسط، ۶/ ۲۸، حدیث: ۸۰۲۳

نے (بلا عذر شرعی ولیمہ کی) دعوت قبول نہ کی تو اس نے اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نافرمانی کی۔[1]

کثرتِ مال واولاد کی دُعائے مصطفٰے:

﴿12253﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! انس کے لئے اللہ پاک سے دُعا کیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوں دعا فرمائی: ''اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِكْ لَہٗ فِیْہِ یعنی اے اللہ پاک اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے اور اس میں بَرَکت فرما۔''[2]

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے 125 بچوں کی تدفین کی جبکہ میری اولاد کی تعداد اس کے علاوہ ہے اور میرا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا ہے اور شہر میں اس کے علاوہ کوئی ایسا باغ نہیں جو سال میں دو مرتبہ پھل دیتا ہو۔



حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ بن قَتَادَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین بُزرگانِ دین میں سے ایک عاجزی وانکساری کے پیکر، عبادت گزار اور صلح کے لئے جھکنے والے حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ بن قتادہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں جنہوں نے حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی صحبت پائی اور آپ سے حدیث کی سماعت کی۔

دل کی اقسام:

﴿12254﴾... حضرت سیِّدُنا مُضاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دل دو طرح کے ہیں: (۱)... سوال پر اصرار کرنے والا اور (۲)... وہ جو اپنے وقت آنے کا انتظار کرتا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ہر وہ دل جو توقع کرے کہ کب دروازہ کھلے اور کوئی آکر اسے عطا کرے وہ خراب دل ہے۔

---

1 ...معجم اوسط، ۲/ ۲۷۳، حدیث: ۳۲۹۴، بتغیر قلیل

2 ...معجم کبیر، ۱/ ۲۴۸، حدیث: ۷۱۰

﴿12255﴾... حضرت سیِّدُنا حُذیفہ بن قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سے پوچھا گیا: تم اپنی خواہشات کے مُعاملے میں کیسا سُلوک رکھتے ہو؟ اس نے کہا: روئے زمین پر مجھے اپنے نفس سے زیادہ ناپسند کوئی نفس نہیں تو میں کیوں اس کی خواہشات کو پورا کروں؟

عاجزی کی انتہاء:

﴿12256﴾... حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کوئی میرے پاس آکر کہے کہ اے حُذیفہ! **اللہ** پاک کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! تمہارا عمل قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے شخص والا نہیں۔ تو میں اس سے کہوں گا: اے فُلاں! تم اپنی قسم کا کفارہ مت دینا کیونکہ تم اپنی قسم میں جھوٹے نہیں ہوئے۔

﴿12257﴾... حضرت سیِّدُنا حُذیفہ بن قتادہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر مجھے کوئی ایسا ملے جو حقیقتاً **اللہ** پاک کی خاطر مجھ سے نفرت کرتا ہے تو میں خود پر اس کی محبت لازم کرلوں گا۔

﴿12258﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یوسف غَسولی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خط میں لکھا: جس نے قرآن مجید پڑھا پھر دنیا کو آخرت پر ترجیح دی اس نے قرآن کریم کو مذاق بنالیا اور جس کے نزدیک نوافل ترکِ دنیا سے زیادہ پسندیدہ ہوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ دھوکے میں مبتلا ہے۔ گناہوں کے بجائے ہم نیکیوں کے باعث زیادہ آزمائش میں پڑ جاتے ہیں۔ وَالسَّلَام

رب کے حضور کھڑے ہونے کا ڈر:

﴿12259﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن خُبَیق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تم اپنے افضل ترین عمل پر بھی عذابِ الٰہی سے بے خوف ہوگئے تو تم ہلاکت میں ہو۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اگر میرے پاس کوئی فرشتہ آسمان سے اتر کر یہ خبر دے کہ "میں جہنم کو نہیں دیکھوں گا بلکہ جنت میں جاؤں گا مگر میں اپنے رب پاک کے حُضور کھڑا ہوں گا، وہ مجھ سے باز پُرس فرمائے گا پھر میں جنت میں جاؤں گا۔" تو میں اس فرشتے سے کہوں گا: مجھے جنت نہیں چاہئے اور نہ مجھے اس مقام پر کھڑا ہونا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: خوف کے سبب عبادت کرنے والا بُرا بندہ ہے اور امید کے سبب عبادت کرنے والا بھی بُرا بندہ ہے میرے نزدیک دونوں برابر ہیں۔

حکمت کہیں بھی مل سکتی ہے:

﴿12260﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن خُبَیق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ”کبھی تمہیں حکمت کوڑے کرکٹ کے اوپر ملے گی لہٰذا تم جب بھی اسے پاؤ لے لو۔“ میں نے یہ بات حضرت سیِّدُنا ابن ابو دَرْداء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: سچ کہا، ہم تو کوڑا کرکٹ ہیں اور حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے ہاں حکمت والے ہیں۔

حضرت سیِّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے یہ بھی فرمایا: کسی کو دو میں سے ایک بات کا اختیار دیا جائے کہ گردن کٹوائے یا فتنے میں مبتلا عورت سے نکاح کرے تو وہ گردن کٹوانے کو اختیار کرلے۔

سب سے بڑی مصیبت:

﴿12261﴾... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: دل کی سختی سے بڑی مصیبت کسی کو نہیں پہنچی۔

﴿12262﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن خُبَیق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ ابو دَرْداء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس دیکھا، وہ آپ سے کہہ رہے تھے: اے عبد اللہ! محتاجی، مالداری، مَرَض اور صحت الغرض کسی بھی شے کے سبب **اللہ** پاک سے غافل ہونا مومن کے شایانِ شان نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان سے فرمایا: کاش! ہم میں دو خصلتیں نہ ہوتیں۔ پوچھا: کون سی دو خصلتیں؟ آپ نے فرمایا: ہم تنہائی میں **اللہ** پاک کی نافرمانی نہ کریں اور اپنا دین نہ بیچیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: کچھ باتیں ایسی ہیں جنہیں سن کر صَبْر کرنا مجھ پر کوڑوں کی مار سے زیادہ سخت ہے۔

جھوٹ نہ بولنا حج سے زیادہ محبوب:

﴿12263﴾... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: منقول ہے کہ ”جب تم کسی کو اکیلا بیٹھا دیکھو تو غور کرلو وہ کس لئے بیٹھا ہے اگر اس

لئے بیٹھا ہے کہ اس کے پاس بیٹھا جائے تو اس کے پاس نہ بیٹھو۔“ پھر آپ نے فرمایا: **اللہ** پاک کی خاطر ایک جھوٹ چھوڑ دینا میرے نزدیک ایک حج کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

فاسقوں کی صحبت میں بیٹھنے کی ممانعت:

﴿12264﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن خُبَیق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تم اپنے بہترین عمل پر **اللہ** پاک کے عذاب کا خوف نہ کروگے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ نیز فرمایا: فاسقوں اور بیوقوفوں سے بچو کیونکہ اگر تم نے ان کی صحبت قبول کی تو ان کے فعل پر راضی ہو جاؤ گے۔ اور فرمایا: جب کوئی آدمی نصیحت یا علم کی بات سنے تو اس کے مطابق عمل نہ کرنا گناہ ہے۔

دو جملوں میں ساری بھلائی:

﴿12265﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں دو جملوں میں ساری بھلائی بتادی جائے؟ میں نے دل میں خود سے کہا: اس پر عمل کے لیے تیار ہو جا۔ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: مجھے یہ کیسے حاصل ہو گی؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: درگزر کرکے لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنا اور اخلاص کے ساتھ **اللہ** پاک کے لئے عمل کرنا تمہیں کافی ہے۔

ہر بھلائی سے حصہ ملے گا:

﴿12266﴾... حضرت سیِّدُنا موسٰی بن عَلاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے موسٰی! اگر تم میں تین خصلتیں ہوں تو آسمان سے اترنے والی ہر بھلائی میں تمہارا حصہ ہو گا: (۱)... تمہارا عمل **اللہ** پاک کے لئے ہو (۲)... لوگوں کے لئے وہ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور (۳)... روٹی کے ایک ٹکڑے کے متعلق بھی اپنی استطاعت کے مطابق غور و فکر کر لو۔

﴿12267﴾... حضرت سیِّدُنا ابو الحسن بن ابو الوَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا علی بن بَکَّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پاس آئے تو ہم نے ان سے کہا: حضرت سیِّدُنا حُذیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ کو سلام کہا ہے۔ انہوں نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: میں انہیں حلال کھانے کے حوالے سے 30 سال

سے جانتا ہوں، شیطان سے براہِ راست ملنے کو میں حضرت کی ملاقات پر ترجیح دوں گا۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: مجھے ان کے سامنے بناوٹ کر کے غَیْرُاللہ کے لئے زینت اختیار کرنے کی پاداش میں **اللہ** پاک کی نگاہ سے گر جانے کا خوف ہے۔

﴿12268﴾... حضرت سَیِّدُنا حُذَیفہ مَرْعَشی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا مُطَرِّف بن شِخِّیر رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نے ایک جاننے والے کو یہ دُعا کرتے سنا: "اے **اللہ** پاک! میری زندگی میں اضافہ نہ فرما۔" تو آپ نے فرمایا: یہ شخص عارف بِالنَّفس یعنی اپنے نَفْس کی صحیح پہچان رکھتا ہے۔

﴿12269﴾... حضرت سَیِّدُنا حُذَیفہ مَرْعَشی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں رقہ میں ستو والوں کے پاس سے گزرا، وہاں چھوٹی اونی چادر اوڑھے اور سر پر میلی ٹوپی پہنے ایک شخص دو لڑکوں کے ساتھ ستو بیچ رہا تھا، وہ ان دونوں میں منہمک تھا، میں نے کہا: کاش! آپ اس ٹوپی کو اُتار پھینکتے۔ اُس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا لیکن میرے دل کی دُرستی اس ٹوپی کے ساتھ ہے۔ میں نے کہا: میں آپ کو ان لڑکوں میں منہمک دیکھ رہا ہوں، کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ کہا: میں اس بات سے **اللہ** پاک کی پناہ مانگتا ہوں کہ میرا دل اس کے ساتھ کسی اور کی محبت میں مشغول ہو البتہ میں ان دونوں پر شفقت کرتا ہوں۔

﴿12270﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو الاَحْوص رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا بکر بن وائل رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه سے سنا کہ پانچ شخصیات ایسی ہیں جن کی مثل میں نے کبھی کوئی نہیں دیکھا: حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم، حضرت سَیِّدُنا یوسُف بن اَسباط، حضرت سَیِّدُنا حُذَیفہ بن قتادہ، حضرت سَیِّدُنا بہیا عِجلی اور حضرت سَیِّدُنا ابو یونُس عَوفی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِم۔

حلال کے لئے انتہائی کوشش:

﴿12271﴾... حضرت سَیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا معافی بن عمران رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کو فرماتے سنا: اَہلِ عِلم اسلاف میں سے دس ایسے ہیں جو حلال کے مُعاملے میں انتہائی گہری نظر رکھتے تھے ان کے پیٹ میں وہی جاتا تھا جس کا حلال ہونا جان لیتے تھے ورنہ مٹی پھانک لیتے تھے۔ پھر انہوں نے یہ نام بیان کئے: حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم، حضرت سَیِّدُنا سلیمان خَوّاص، حضرت سَیِّدُنا علی بن فُضَیل، حضرت

سیِّدُنا یمان ابو مُعاویہ اَسود، حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط، حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد، حضرت سیِّدُنا داود طائی اور حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم۔

﴿12272﴾... حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں اپنی وِراثت میں 20ہزار چھوڑ جاؤں جس پر **اللہ** پاک میرا مُحاسبہ فرمائے اس سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں لوگوں کا محتاج رہوں۔

دل پر مہر لگنے کی کیفیت:

﴿12273﴾... حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہم حضرت سیِّدُنا مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس تھے، آپ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے دل کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: دل اس طرح ہوتا ہے یہ کہتے ہوئے اپنی ہتھیلی بند کرلی۔ پھر فرمایا: جب کوئی شخص ایک گناہ کرتا ہے تو اس طرح ہو جاتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے اپنی ایک انگلی کھولی پھر فرمایا: وہ اس گناہ کو جاری رکھتا ہے تو اس طرح ہو جاتا ہے۔ یہ بیان کرتے کرتے دوسری، تیسری اور چوتھی انگلی بھی کھول لی پھر پانچویں گناہ کا ذکر کرتے ہوئے انگوٹھا انگلیوں پر رکھ کر فرمایا: اس کے بعد دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ پھر فرمانے لگے: تو غور کرلو! تم میں سے کون اپنے دل پر مہر لگنے کو محسوس کرتا ہے۔



حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ یمان اَسود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین بُزرگانِ دین میں سے ایک جو گھٹیا لوگوں سے بے رخی برتنے والے اور افضل کی جستجو کرنے والے حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ یمان اَسود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامت:

﴿12274﴾... سیِّدُنا احمد بن فُضیل عَکّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ اَسود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جہاد میں شرکت کی، مسلمانوں نے ایک قلعے کا محاصرہ کرلیا، اس میں ایک ایسا پہلوان تھا کہ وہ جو بھی پتھر کسی انسان

کو مارتا وہ آکر ضرور اسے لگتا تھا، مسلمانوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فریاد کی تو آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ (پ۹، الانفال:۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

پھر فرمایا: مجھے وہ پہلوان دکھاؤ۔ وہ پہلوان کھڑا ہوا تو آپ نے ساتھیوں سے پوچھا: **اللہ** پاک کے حکم سے اسے کہاں تیر مارنا چاہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: ناف کے نیچے۔ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب! تُو نے سنا کہ انہوں نے مجھ سے کیا مانگا، اب نامِ خدا پر مجھے ان کی مانگ عطا فرما۔ پھر آپ نے **اللہ** پاک کے اذن کے ساتھ اس پہلوان کی طرف تیر چلایا، تیر آگے بڑھا، جب حفاظتی چوکی کی دیوار آئی تو تیر اونچا ہو گیا اور جاکر پہلوان کی ناف کے نیچے لگا اور وہ گر گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لوگوں سے فرمایا: تمہارا کام ہو گیا۔

حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو راستے میں لوبیا کے اُبلے ہوئے 15 دانے ملے، آپ نے وہ لے لیے پھر قبلہ رو ہو کر **اللہ** پاک کی حمد و ثنا کی اور کہا: اے میرے مولیٰ! تو نے مجھے جو رِزق دیا ہے اس پر شکر کی توفیق عطا فرما کیونکہ میں دنیا کی پیدائش سے قیامت تک تیری حمد کروں تب بھی اس دن کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔

﴿12275﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ اَسود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: توحید ہمارے لئے کتنی بڑی نعمت ہے! ہم **اللہ** پاک سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں توحید سے محروم نہ فرمائے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: نعمت دینے والے کے ذمہ کرم پر ہے جسے نعمت سے نوازے اس پر نعمت کو پورا کرے۔

سارے دوست مجھ سے بہتر ہیں:

﴿12276﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ودیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ اَسود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے تمام دوست مجھ سے بہتر ہیں۔ کسی نے کہا: ابو معاویہ! وہ کیسے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: وہ مجھے خود پر ترجیح دیتے ہیں اور جو مجھے خود پر ترجیح دے وہ مجھ سے بہتر ہے۔

﴿12277﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن داود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کا وصال ہوا تو حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ اَسود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے طرطوس

سے مکۂ مکرمہ جا کر حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سے تعزیت کی اور حج کئے بغیر واپس آگئے۔ اس پر حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: "مکۂ مکرمہ میں حضرت سیِّدُنا ابو معاویہ اسود رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سے زیادہ قابلِ رشک میرے پاس کوئی نہ آیا اور ٹانگ سے کھینچا جانے والا مُردہ کتا میرے نزدیک (حساب کے معاملے میں) ان سے زیادہ قابلِ رشک ہے۔"

فکر و خوف پر مشتمل گفتگو:

﴿12278﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عبد الرحمٰن رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ اَسود رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو سنا، آپ رات کے درمیانی حصے میں فرما رہے تھے: جسے دنیا کی فکر زیادہ ہو کل قبر میں اس کا غم زیادہ ہو گا اور جو پیش آنے والے معاملات سے ڈرتا ہے وہ عاجز آجاتا ہے اور جسے وعید کا خوف ہو تو دنیا میں جو چاہے گا ملے گا۔ اے مسکین! اگر تو اپنی جان کی خیر چاہتا ہے تو رات کو تھوڑا سونا، جب دین تمہارے پاس کوئی واضح معاملہ لائے تو اس ناصح دین کی طرف متوجہ رہو اور اپنے پیچھے والوں کے رِزق کی فکر نہ کرو، تم پر ان کے رزق کی ذمہ داری نہیں۔ خود کو اس وقت کی گفتگو کے لئے تیار رکھو جب **اللہ** ربُّ العِزَّت کی بارگاہ میں حساب کے لئے کھڑے ہوگے، کاموں کی کثرت کے وقت نیک اعمال آگے پہنچاؤ، جلدی کرو، پھر جلدی کرو اس کے آنے سے پہلے جس سے تم ڈرتے ہو، جب روح حلق تک پہنچ جائے گی اور وہ لوگ تم سے جدا ہو جائیں جن کی ملاقات تمہیں پسند ہے، اُس وقت یہ کیسے ہو سکے گا جب روح حُلقوم تک پہنچ جائے گی اور تم موت کی سختیوں سے غمزدہ ہوگے، اس وقت تمہارے گھر والے تمہارے کام نہ آئیں گے جبکہ تم انہیں اپنے ارد گرد دیکھ رہے ہو گے، تم اپنے عمل کے عوض گروی ہو، پس اس مُعاملے کا مدار صَبْر پر ہے اور اس میں بڑا اجر ہے۔ تمہارا اہم کام **اللہ** پاک کا ذکر ہو اور تمہاری زبان جس چیز کا ارادہ کرے وہ قابو میں ہو۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ خوب روئے پھر فرمایا: ہائے حسرت اس دن کے لئے جس میں میرے چہرے کا رنگ بدل جائے گا، زبان لڑکھڑا جائے گی اور زادِ راہ بھی کم ہو گا! کسی نے کہا: ابو مُعاویہ! یہ حسین و جمیل کلام کس نے کیا؟ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: ایک دانا شخص یعنی حضرت سیِّدُنا علی بن فضیل رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ۔

دنیاوی مصائب کی تلافی:

﴿12279-80﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی عارفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ اَسود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رات کو پانی پینے کے لئے اٹھتے تو میں انہیں یہ کہتے ہوئے سنتا: لوگ کسی بھی دُنیاوی مصیبت کے سبب نقصان میں نہ رہیں گے، اللہ پاک جنت میں ان کی ہر مصیبت کی تلافی فرمائے گا۔

یہی قول حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بھی مروی ہے۔

﴿12281﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خادم حضرت سیِّدُنا نُصَیر بن فَرَج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کس بات کو بار بار بیان کرتے؟ تو انہوں نے بتایا: آپ آتے جاتے کہا کرتے تھے: لوگ کسی بھی دُنیاوی مصیبت کے سبب نقصان میں نہ رہیں گے اللہ پاک جنت میں ان کی ہر مصیبت کی تلافی فرمائے گا۔

﴿12282﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن اسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ اَسود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگ رضائے الٰہی کی طلب میں بھی مستعد ہوئے اور بے وقوفی میں بھی البتہ وہ کسی بھی دنیاوی مصیبت کے سبب نقصان میں نہ رہیں گے اللہ پاک جنت میں ان کی ہر مصیبت کی تلافی فرمائے گا۔

﴿12282﴾... حضرت سیِّدُنا حسین بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابو مُعاویہ اَسود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ساری مخلوق نیک و بد لوگوں پر مشتمل ہے وہ سب مکھی کے پَر سے بھی کمتر شے کے لئے کوششیں کرتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کی: مکھی کے پر سے بھی کمتر شے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: دُنیا۔

﴿12283﴾... حضرت سیِّدُنا ابو معاویہ اسود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حکم خُداوندی کی طرف متوجہ رہنے والا دل اللہ پاک کی طرف سے بلند درجے میں ہے۔



حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

تبع تابعین میں سے خوف اور گریہ وزاری کے مضبوط قلعہ میں رہنے والے ایک بُزُرگ حضرت سیِّدُنا ابو محمد سعید بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

نماز میں رونا:

﴿12284﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن اَسدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: ابو محمد! آپ نماز میں کیوں روتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بھتیجے! تم اس کے علاوہ کوئی اور بات نہیں پوچھ سکتے؟ میں نے کہا: چچا جان، شاید! **اللہ** پاک اس بات سے مجھے نفع پہنچائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں جو بھی نماز شروع کرتا ہوں جہنم میرے سامنے ہوتی ہے۔

لمبی عمر کی دعا پر ناراضی:

﴿12285﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُسْہِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: **اللہ** پاک آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ آپ نے اس سے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: بلکہ **اللہ** پاک جلد مجھے اپنی رحمت میں پہنچائے۔

سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

آپ نے متعدد تابعین سے احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرت سیِّدُنا امام زُہری، حضرت سیِّدُنا زید بن اَسلم، حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عُبَیْدُ اللہ بن ابو مُہاجر، حضرت سیِّدُنا مَکْحُول اور حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسیٰ عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ شامل ہیں۔

﴿12286﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوم نحر کے دن (منیٰ میں) شیطان کو کنکر مار کر فرمایا: ”ھٰذَا یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ یہ حج اکبر کا دن ہے۔“[1]

سفر میں روزہ نہ رکھنے کا اختیار:

﴿12287﴾... حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ماہِ رمضان میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ شدید گرمی میں سفر پر روانہ ہوئے، ہم میں سے کوئی گرمی کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیتا تھا اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے علاوہ ہم میں سے کوئی

---

[1] ...مسند الشامیین، ۱/۱۲۰، حدیث: ۲۶۵

روزے سے نہ تھا۔[1]

قیامت میں چہروں کا نور:

﴿12288﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں اُڑنے والا غُبار قیامت کے دن چہروں کا نور ہو گا۔[2]

﴿12289﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ صُنَابِحی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میں نے تمہارے امیر (یعنی حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ) سے زیادہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نماز کے مشابہ نماز پڑھنے والا نہ دیکھا۔

﴿12290﴾... حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ شدید گرمی میں سفر پر روانہ ہوئے، ہم میں سے کوئی گرمی کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیتا تھا اور ہم میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت عبد اللہ بن رَوَاحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے علاوہ کوئی روزے سے نہ تھا۔[3]

﴿12291﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں اُڑنے والا غُبار قیامت کے دن چہروں کا نور ہو گا۔[4]

﴿12292﴾... حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو قرآنِ کریم کی تعلیم پر کمان لے گا **اللہ** پاک اس کی جگہ آگ کی کمان اس کے گلے میں لٹکائے گا۔[5]

تصدیقِ حدیث کے لیے طویل سفر:

﴿12293﴾... حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا مَسْلَمَہ بن مَخْلَد رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو خط لکھا: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے معلوم کریں کہ کیا انہوں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

---

1 ...مسلم، کتاب الصیام، باب التخییر فی الصوم والفطر فی السفر، ص۴۳۸، حدیث: ۲۶۳۱

2 ...مسند الشامیین، ۱/۱۸۸، حدیث: ۳۲۸

3 ...مسلم، کتاب الصیام، باب التخییر فی الصوم والفطر فی السفر، ص۴۳۸، حدیث: ۲۶۳۱

4 ...مسند الشامیین، ۱/۱۸۸، حدیث: ۳۲۸

5 ...سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الاجارۃ، باب من کرہ اخذ الاجرۃ علیہ، ۶/۲۰۸، حدیث: ۱۱۶۸۵

یہ فرمان سنا ہے: ”وہ امت پاک نہیں کی جاتی جس میں حق کے ساتھ فیصلہ نہ کیا جائے، زور زبردستی کے بغیر طاقتور سے کمزور کا حق نہ لیا جائے۔“ تو اگر وہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سننے کا اقرار کریں تو انہیں پیغام رسانی والی (تیز رفتار) سواری پر میرے پاس بھیجو، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سوار ہو کر وہاں پہنچے تو حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے پوچھا: کیا آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: جی ہاں۔ حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میں نے بھی اس فرمان کو ایسے ہی سنا ہے جیسے آپ نے سنا ہے۔[1]

اللہ پاک کی رحمت:

﴿12294﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ اَنْصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں بنی اسرائیل کے ان دو افراد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک کو بنی اسرائیل دین، علم اور حُسنِ اخلاق میں اپنے میں سب سے افضل سمجھتے تھے جب کہ دوسرے کو گناہ گار سمجھتے تھے، کسی نے دوسرے کا ذکر پہلے والے کے پاس کیا تو اس نے کہا: **اللہ** پاک اسے کبھی نہیں بخشے گا تو **اللہ** پاک نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے نہ جانا کہ میں رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں، کیا تو نے نہ جانا کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے چکی۔ میں نے اس (یعنی بُرا سمجھے جانے والے) کے لئے رحمت اور اِس (یعنی نیک سمجھے جانے والے) کے لئے عذاب کو لازم کیا۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تو تم **اللہ** پاک پر قسم نہ کھانا۔[2]

پوری رات احادیث بیان کرتے رہے:

﴿12295﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ابو القاسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین بیان نہ کروں، حضرت سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: بالکل بیان کیجئے۔ لہٰذا دونوں نے ایک دوسرے سے وعدہ کیا کہ حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے خیموں میں سے کسی خیمے میں رات بسر کریں گے، ان کے پاس لوگ جمع ہو گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ

---

1 ...معجم کبیر، ۱۹/۳۸۵، ۳۸۷، حدیث: ۹۰۳، ۹۰۸

2 ...مسند الشامیین، ۱/۱۶۸، حدیث: ۲۸۱

عَنْہ پوری رات ”قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ اور ”قَالَ اَبُو الْقَاسِم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ کہہ کر حدیثیں بیان کرتے رہے حتّٰی کہ صبح ہو گئی جبکہ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فقط تین باتوں کا اضافہ کر سکے۔

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داود عَلَیْہِمَا السَّلَام اپنے لشکر کے ساتھ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے بچے کو ”اے لادین!“ کہہ کر پکار رہی ہے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام رُک گئے اور فرمایا: بے شک اللہ پاک کا دین ظاہر ہے۔ پھر کسی کو اُس عورت کے پاس بھیجا تو اس نے بتایا کہ اُس کا شوہر اپنے ایک شریک کے ساتھ سفر پر گیا تھا، شریک نے آکر بتایا: تمہارا شوہر فوت ہو گیا اور اس نے وصیت کی کہ اگر میری بیوی نے لڑکے کو جنم دیا تو میں اس کا نام ”لادین“ رکھتا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے تفتیش کے لیے اس شخص کے پاس قاصد بھیجا تو اس نے اعتراف کیا کہ اس نے ہی اس کے شوہر کو قتل کیا ہے چنانچہ حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے (قصاصاً) قتل کر دیا۔[1]



حضرت سیِّدُنا سلیمان خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین بزرگانِ دین میں سے ایک نہایت مُدَبِّر و سمجھدار بُزرگ حضرت سیِّدُنا سلیمان خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

اپنی تعریف پسند نہ کرنا:

﴾12296﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فِرْیَابی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مجلس میں تھا جس میں حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی، حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز اور حضرت سیِّدُنا سلیمان خَوَّاص عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ جلوہ افروز تھے، حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زاہدوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا: میرا نہیں خیال کہ ہمیں زمانے میں ان جیسے لوگ ملیں گے۔ حضرت سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: میں نے حضرت سیِّدُنا سلیمان خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑا زاہد کوئی نہیں دیکھا۔ آپ کو معلوم نہ تھا کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی مجلس میں موجود ہیں، پس انہوں نے اپنا سر اُٹھایا اور مجلس سے اٹھ کر چل دیئے۔ حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی

---

[1] ...مسند الشامیین، ۱/۱۷۷، حدیث: ۳۰۱، بتغیر قلیل

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے متوجہ ہو کر فرمایا: تمہاری خرابی کہ تم سوچ سمجھ کر بات نہیں کرتے! تم نے ہمارے ہمنشین کے منہ پر تعریف کرکے اس کو تکلیف پہنچادی۔

﴿12297﴾... حضرت سَیِّدُنا مَضاء بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا سلیمان خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ ضِیافت و تکریم کرنے والوں کے پاس تھے۔ آپ نے فرمایا: اے ابراہیم! یہ اچھی چیز ہے اگر دین کے سبب عزت نہ ہو۔

﴿12298﴾... حضرت سَیِّدُنا سلیمان خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں ایسا کھانا کیسے کھالوں جس کے حلال کی فقط امید ہو، یقین نہ ہو۔

پیسے قبول نہ کیے:

﴿12299﴾... حضرت سَیِّدُنا سلیمان خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیروت میں تھے، آپ کے پاس حضرت سَیِّدُنا سعید بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آئے اور کہا: کیا بات ہے آپ اندھیرے میں کیوں ہیں؟ فرمایا: قبر کا اندھیرا زیادہ سخت ہے۔ پوچھا: آپ اکیلے کیوں ہیں کوئی ساتھی نہیں ہے؟ فرمایا: مجھے کسی ایسے کو ساتھ رکھنا پسند نہیں جس کا حق ادا نہ کر سکوں۔ پھر انہوں نے کہا: یہ درہم لے لیجئے قیامت کے دن ہم ان دراہم کے بارے میں آپ کے حق میں گواہی دیں گے۔ آپ نے فرمایا: اے سعید! میرا نفس تمہاری اس پیشکش کو بڑی مشکل کے بعد ہی قبول کرپائے گا، مجھے پسند نہیں کہ میں نفس کو تمہارے ان درہموں جیسی عادت لگاؤں کہ اگر مجھے دوبارہ حاجت ہوئی تو پھر اس طرح درہم کہاں سے ملیں گے؟ مجھے ان کی کوئی حاجت نہیں۔

حضرت سَیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس بات کا ذکر حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: سلیمان کو چھوڑ دو، اگر وہ اسلاف میں سے ہوتے تو بہت بڑے عالم ہوتے۔

لوگوں سے دوری:

﴿12300﴾... حضرت سَیِّدُنا سلیمان خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے کہا: لوگ شکایت کر رہے تھے کہ جب آپ ان کے پاس سے گزرے تو سلام نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! ایسا اس لئے نہیں ہوا کہ میں خود کو فضیلت والا سمجھتا ہوں بلکہ میں تو اس بدخُلق شخص کی طرح ہوں جسے اشتعال دلایا جائے تو بھڑک اٹھے اور

جب میں لوگوں کے ساتھ بیٹھوں گا تو میری پسندیدہ اور ناپسندیدہ دونوں باتیں پیش آئیں گی۔

رضا اور صبر:

﴿12301﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کیا کہ ایک شخص کا بیٹا فوت ہوگیا، حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کے پاس آئے، وہ شخص بہت پُر سکون تھا، کسی نے کہا: خدا کی قسم! یہ راضی بر ضا ہے۔ حضرت سیِّدُنا عمر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بلکہ یہ صَبْر کر رہا ہے۔

حضرت سیِّدُنا سلیمان خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صَبْر کا درجہ رضا سے کم ہے کیونکہ رضا یہ ہے کہ بندہ مصیبت آنے سے پہلے اس پر راضی ہو خواہ کیسی ہی مصیبت ہو جبکہ صبر مصیبت پہنچنے کے بعد ہوتا ہے۔



حضرت سیِّدُنا سالم بن مَیمون خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین بزرگوں میں سے حضرت سیِّدُنا سالم بن مَیمون خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

﴿12302﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن مُسْلِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات خواب دیکھا گویا قیامت قائم ہے اور ایک پکارنے والا پکار رہا ہے: آگے رہنے والے کھڑے ہو جائیں۔ تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھڑے ہوگئے۔ پھر اس پکارنے والے نے دوسری مرتبہ پکارا: آگے رہنے والے کھڑے ہو جائیں۔ تو حضرت سیِّدُنا سالم خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھڑے ہوگئے۔ پھر اس نے تیسری مرتبہ پکارا: آگے رہنے والے کھڑے ہو جائیں۔ تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھڑے ہوگئے۔ حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن مُسْلِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے اس خواب کی تعبیر اس حدیث سے لی جو ہمیں حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا حمید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے حوالے سے سنائی کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر زمانے کا ایک آگے رہنے والا ہے[1]۔[2]

1... علامہ عبد الرؤف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آگے رہنے والے سے مُراد بھلائی میں آگے رہنا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ مراد یہاں مجدد ہو جسے امر دین کی تجدید کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ (التیسیر، حرف اللام، ۲/۲۹۸)

2... جامع صغیر، ص۴۳۹، حدیث: ۷۳۲۸

تین قسم کے لوگ:

﴿12303﴾... حضرت سیّدُنا سالم خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگ تین قسم کے ہیں: (۱)... ملائکہ کے مشابہ (۲)... جانوروں کے مشابہ اور (۳)... شیاطین کے مشابہ۔ وہ لوگ جو ملائکہ کے مشابہ ہیں وہ مومن ہیں کہ رات دن اطاعت گزاری کرتے ہیں اور اطاعت کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو جانوروں کے مشابہ ہیں وہ ہیں جن کا مقصد صرف کھانا، پینا، نکاح کرنا اور سونا ہے گویا کہ وہ جانور ہیں اور وہ لوگ جو شیاطین کے مشابہ ہیں وہ ہیں جو صبح شام، دن رات **اللہ** پاک کی نافرمانی میں لگے رہتے ہیں اور ہر ایک کو بدلہ دیا جائے گا۔

﴿12304﴾... حضرت سیّدُنا سالم خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تو جس کی پناہ لینا چاہے گا تجھے اسی کی پناہ میں دے دیا جائے گا اور اگر تو **اللہ** پاک کی پناہ لے گا تو وہ تیرے مُعامَلات میں تجھے کفایت کرے گا۔

﴿12305﴾... سیّدُنا عمرو بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیّدُنا سالم بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ اشعار پڑھتے سنا:

اَرَى الدُّنْيَا لِمَنْ هِيَ فِيْ يَدَيْهِ عَذَابًا كُلَّمَا كَثُرَتْ لَدَيْهِ

تُهِيْنُ الْمُكْرِمِيْنَ لَهَا بِصُغْرٍ وَتُكْرِمُ كُلَّ مَنْ هَانَتْ عَلَيْهِ

فَدَعْ عَنْكَ الْفُضُوْلَ تَعِشْ حَمِيْدًا وَخُذْ مَا كُنْتَ مُحْتَاجًا اِلَيْهِ

ترجمہ: (۱)... میں نے دنیا کو دیکھا ہے کہ جس کے پاس جتنی زیادہ ہوتی ہے اسی قدر اس کی تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے۔

(۲)... جو اس کی عزت کرتے ہیں یہ انہیں ذلیل کرتی ہے اور جن کی نظروں میں حقیر ہوتی ہے انہیں مُعَزَّز بنا دیتی ہے۔

(۳)... فضول چیزیں چھوڑ دو اچھی زندگی گزارو گے اور صرف وہ چیز حاصل کرو جس کی تمہیں حاجت ہو۔

رزق مانگنے میں اعتدال:

﴿12306﴾... سیّدُنا عمرو بن اَسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیّدُنا سالم بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ اشعار پڑھتے سنا:

يَا صَاحِبَ الرِّزْقِ تَفَكَّرْ فِي الْعَجَبْ

فِي سَبَبِ الرِّزْقِ وَلِلرِّزْقِ سَبَبْ

كُلَّمَا تَسْأَلُ فَاَجْمِلْ فِي الطَّلَبْ

ترجمہ: اے رزق پانے والے! سبب رزق کے عجیب وغریب معاملے میں غور وفکر کراور رزق کے لیے کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے۔ تو جب بھی رزق مانگے اعتدال کے ساتھ مانگنا۔

﴿12307﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن اَسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سالم بن میمون خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ اشعار پڑھتے سنا:

فَاِنَّكَ مَهْمَا تُعْطِ بَطْنَكَ سُؤْلَهُ وَفَرْجَكَ نَالَا مُنْتَهَى الذَّمِّ اَجْمَعَا

ترجمہ: تم جب بھی اپنے پیٹ اور شرم گاہ کی خواہش پوری کرتے ہو تو یہ دونوں مذمّت کی انتہاء کو پہنچ جاتے ہیں۔

دِلوں کی زندگی اور موت:

﴿12308﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن عبدُالاَعلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سالم خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہمیں حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے یہ اشعار سنائے:

رَاَيْتُ الذُّنُوْبَ تُمِيْتُ الْقُلُوْبَ وَيُتْبِعُهَا الذُّلَّ اِدْمَانُهَا

وَتَرْكُ الذُّنُوْبِ حَيَاةُ الْقُلُوْبِ وَخَيْرٌ لِنَفْسِكَ عِصْيَانُهَا

وَهَلْ بَدَّلَ الدِّيْنَ اِلَّا الْمُلُوْكُ وَاَحْبَارُ سُوْءٍ وَرُهْبَانُهَا

وَبَاعُوا النُّفُوْسَ وَلَمْ يَرْبَحُوا وَفِي الْبَيْعِ لَمْ يَغْلُ اَثْمَانُهَا

لَقَدْ وَقَعَ الْقَوْمُ فِيْ جِيْفَةٍ يَبِيْنُ لِذِي الْعَقْلِ اِنْتَانُهَا

ترجمہ: (۱)... میں نے دیکھا ہے کہ گناہ دلوں کو مردہ کردیتے ہیں اوراُن کو بار بار کرنا ذلت کا باعث ہے۔ (۲)...اور گناہوں کو چھوڑ دینا دلوں کی زندگی ہے اور نفس کی بات نہ ماننا تیرے لیے خیر وبھلائی ہے۔ (۳)...اوردین کو فقط بادشاہوں، بُرے علما اور جاہل وجعلی صوفیوں نے بدلا ہے۔ (۴)...اورانہوں نے خود کو بیچ دیا مگر نفع نہ پایااوراس سودے میں اُن کی قیمت زیادہ نہ لگ سکی۔ (۵)...لوگ مردار دنیا کھانے میں لگ گئے حالانکہ عقل مند کو مردار کی بدبو آجاتی ہے۔

تلاوت میں حلاوت کیسے حاصل ہو؟

﴿12309﴾... حضرت احمد بن ثَعْلَبَہ عامِلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سالم خَوَّاص

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ارشاد فرماتے سنا: میں قرآن پاک کی تلاوت کرتا تھا تو اس کی حلاوت نہ پاتا تھا تو میں نے خود سے کہا: اس کی تلاوت ایسے کر گویا تُو نے اسے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے۔ یوں مجھے تھوڑی سی حلاوت نصیب ہوگئی، پھر میں نے اپنے آپ سے کہا: اس کی تلاوت ایسے کر گویا تُو نے اسے حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے اس وقت سنا ہے جب وہ اسے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچا رہے تھے۔ پس حلاوت مزید بڑھ گئی، پھر میں نے خود سے کہا: قرآن پاک کی تلاوت ایسے کر گویا تُو نے اسے اس وقت سنا جب **اللہ** پاک نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کلام فرمایا تو یوں مجھے مکمل حلاوت نصیب ہوگئی۔

70ہزار لگامیں:

﴿12310﴾... حضرت سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو **اللہ** پاک تمام اولین و آخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا اور فِرِشتے اُتر کر صف بستہ ہو جائیں گے تو **اللہ** پاک حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمائے گا: اے جبرائیل! جہنم کو میرے پاس لاؤ۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جہنم کو لائیں گے اس حال میں کہ اسے 70ہزار لگامیں ڈال کر ہانکا جارہا ہوگا۔

حضرت سیِّدُنا سالِم خَوّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا سالم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا مالک بن اَنَس، حضرت سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ، حضرت سیِّدُنا قاسم بن مَعْن اور ان بُزُرگوں کے ہم عَصْر علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ سے روایات لیں۔

﴿12311﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ثَعْلَبَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (جنگ میں) عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔[1]

مالدار بننے کا وظیفہ:

﴿12312﴾... حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد اور دادا کے ذریعے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزانہ سو مرتبہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ" کہہ لیا کرے گا تو یہ کلمہ اُس شخص کے لیے قبر کی تنہائی میں مونس ہوگا اور اس کے لیے مالداری لائے گا اور اس

[1] ...بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب قتل النساء فی الحرب، ۲/۳۱۴، حدیث: ۳۰۱۵ عن ابن عمر

کے لیے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔[1]

﴿12313﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن ابو حَثْمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب میں، ابو بکر، عمر اور عثمان انتقال کر جائیں اور تم میں مرنے کی استطاعت ہو تو تم بھی مر جانا۔[2]

بازار میں داخل ہونے کی دعا:

﴿12314﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بازار میں "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" پڑھا تو اللہ پاک اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھے گا۔[3]

قرض کی واپسی اچھے طریقے سے ہو:

﴿12315﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذمہ ایک اونٹ تھا، وہ شخص آیا اور اونٹ کا تقاضا کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: ہم ضرور تمہارا قرض چکا دیں گے۔ مگر وہ بولا: مجھے اپنے مال کی ابھی ضرورت ہے۔ اور آپ سے سختی کے ساتھ مطالبہ کیا۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے اس شخص کو ڈانٹنا چاہا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو کہ حقدار نبی سے زیادہ حاجت مند ہے، اس کا قرضہ ادا کرو اور اس کے لیے اونٹ خریدو۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ہمیں اس کے دیئے گئے اونٹ سے بہتر اونٹ دستیاب ہوا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہی اونٹ خرید کر اسے دے دو کہ لوگوں میں بہترین وہ ہے جو اچھے طریقے سے قرض چکائے۔[4]

﴿12316﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنّت کے زیادہ تر نگینے عقیق کے ہوں ہوگے۔[5]

---

1 ...تاریخ بغداد، رقم: ۶۷۹۰، الفضل بن غانم ابو علی الخزاعی، ۱۲/ ۳۵۳، بتغیر

2 ...فضائل الصحابة للامام احمد، ماروی ان ابابکر جاء... الخ، ص ۲۳۵، حدیث: ۲۸۸

3 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۲۳۴، حدیث: ۱۳۱۷۵، بتغیر قلیل

4 ...بخاری، کتاب فی الاستقراض... الخ، باب استقراض الابل، ۲/ ۱۰۶، حدیث: ۲۳۹۰، بتغیر

5 ...مسند الفردوس، باب الالف، ۱/ ۳۶۳، حدیث: ۱۳۶۵

ہر نگران سے باز پرس ہوگی:

﴿12317﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سن لو تم سب نگران ہو اور ہر نگران سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، مرد اپنے گھر والوں پر نگران ہے اس سے گھر والوں کے متعلق سُوال ہو گا، عورت اپنے شوہر کے مال پر نگران ہے جس کی اسے ذمہ داری دی گئی تو اس سے اس بارے میں سُوال ہو گا، غلام اپنے آقا کے مال پر نگران ہے لہٰذا اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا، سن لو! تم سب نگران ہوں اور ہر نگران سے اُس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے ہو گا۔[1]

﴿12318﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (وضو میں) کلی کرو، ناک میں پانی چڑھاؤ اور کان سر کا حصہ ہیں (یعنی سر کے ساتھ کانوں کا بھی مسح کرو)۔[2]



حضرت سیِّدُنا عَبّاد بن عَبّاد خَوّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین بزرگوں میں ایک ہستی گریہ وزاری فرمانے والے، نفس کا شکار کرنے والے نیکوکار نورانی بُزرگ حضرت سیِّدُنا ابو عُتبہ عَبّاد بن عَبّاد خَوّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں، اللہ پاک ان سے راضی ہو۔

﴿12319﴾... حماد بن واقد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو عُتبہ عَبّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: غم دلوں کو جلا بخشتا ہے اور اس کے ذریعے تم غور و فکر کے مواقع پاتے ہو، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے۔

سیِّدُنا ابو عُتبہ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی نصیحتیں:

﴿12320﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مسلم صُوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عَبّاد بن عَبّاد خَوّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے کچھ دوستوں کو یہ نصیحت بھرا خط لکھا: عقل مند بنو کہ عقلمندی نعمت ہے اور قریب ہے کہ یہ بہتر ہو، لیکن خیال رہے کہ بعض عقل مند بہت زیادہ غور و خوض میں مشغول ہو جاتے ہیں جو ان کے لیے نقصان

---

1 ... بخاری، کتاب الاحکام، باب قول اللہ تعالی (أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ)، ۴/۴۵۳، حدیث: ۷۱۳۸، بتغیر

2 ... دار قطنی، کتاب الطھارۃ، باب ما روی من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاذنان من الراس، ۱/۱۴۴، حدیث: ۳۳۰

وہ ہوتا ہے حتّٰی کہ وہ حق سے پھر جاتے ہیں اور حق کو ایسے بھولتے ہیں گویا کہ اسے جانتے ہی نہیں۔ تمہارے دوست تمہیں راضی کرتے ہیں لیکن تم ان کے ساتھ ہمدردی نہیں کرتے اور اگر تم سے ناراض ہو جائیں تو تم ان کی غیبت کرتے ہو، غصے کی حالت میں تم محتاط نہیں ہوتے اور خوشی کی حالت میں تم نصیحت قبول نہیں کرتے، تم ایسے زمانے میں ہو جہاں تقویٰ کمزور اور خُشُوع کم ہے۔ لوگوں نے علم حاصل کیا تو اس کے ذریعے بگاڑ پیدا کیا اور وہ صاحب علم کی حیثیت سے اپنی پہچان پسند کرتے ہیں اور بے عمل ہونے کی حیثیت سے اپنی پہچان کو بُرا سمجھتے ہیں۔ خواہشات کی پیروی میں گفتگو کرتے ہیں تاکہ جن گناہوں میں شامل ہوں انہیں مزین کر سکیں، ان کے گناہ تو ایسے ہیں جن سے توبہ نہیں کی جاتی، ان کی کوتاہیاں ایسی ہیں جن کا وہ اقرار نہیں کرتے، جب راہ دکھانے والا ہی پریشان ہو تو سائل کیسے ہدایت پاسکتا ہے؟ وہ لوگ دنیا کو پسند کرتے ہیں اور اہلِ دنیا کے ٹھکانے کو ناپسند کرتے ہیں، وہ لوگ دُنیاوی عیش و عشرت میں تو شامل ہوتے ہیں اور اپنی باتوں سے ان کی مخالفت کرتے ہیں۔

سیِّدُنا ابو عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مروی دو حدیثیں

﴿12321﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو چہرے والوں (یعنی منافقوں) کی قیامت کے دن آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔[1]

﴿12322﴾... حضرت سیِّدُنا ہَیْثَم بن مالک طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دعا مانگا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَاءِ اِلَيَّ وَاجْعَلْ خَوْفَكَ اَخْوَفَ الْاَشْيَاءِ اِلَيَّ وَاقْطَعْ عَنِّيْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ اِلٰى لِقَائِكَ وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْيُنَ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ یعنی اے اللہ! میرے لیے اپنی محبت کو تمام اشیاء کی محبت سے زیادہ پسندیدہ بنا دے اور میرے لیے اپنے خوف کو تمام اشیاء کے خوف سے زیادہ کر دے، تیری ملاقات کے شوق کے سبب مجھ سے دنیاوی حاجتوں کو دور کر دے اور جب تو اہلِ دنیا کی آنکھوں کو دنیا کے ذریعے ٹھنڈا کرے تو میری آنکھوں کو اپنی عبادت کے ذریعے ٹھنڈا کرنا۔"[2]



---

[1] ...معجم اوسط، ۵/ ۹۱، حدیث: ۶۶۸۵

[2] ...مسند الفردوس، ۱/ ۴۸۱، حدیث: ۱۹۶۵، بتغیر قلیل

حضرت سیّدُنا عبدالله عُمَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین بزرگوں میں سے عبادت پر کمربستہ، دنیا سے بے رغبت اور دیہات میں رہنے والے حضرت سیِّدُنا عبدُ الله بن عبد العزیز عُمَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

﴿12323﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الله عُمَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: تم زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کیا کرو کہ یہ تمہیں جنت کی طرف لے جائے گا۔

﴿12324﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ایوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے کسی ساتھی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبدُ الله عُمَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو خط لکھا کہ آپ بدوی (دیہات میں رہتے) ہیں، اگر آپ رسولُ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسجد کے پاس ہوتے تو اچھا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جواب میں لکھا: مجھے آپ جیسی شخصیت سے بحث کرنا اچھا نہیں لگتا۔

کتاب سے بڑھ کر ساتھی کوئی نہیں:

﴿12325﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یحییٰ مَرْوَزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ الله بن عبد العزیز عُمَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کتابوں کو پڑھنا خود پر لازم کیا ہوا تھا، ہر وقت کتاب ان کے پاس ہوتی اور وہ اسے پڑھ رہے ہوتے تھے۔ ان سے اس بارے میں کہا گیا تو انہوں نے جواباً فرمایا: قبر سے بڑھ کر نصیحت کرنے والی کوئی شے نہیں، تنہائی سے بڑھ کر سلامتی کسی شے میں نہیں اور کتاب سے بڑھ کر ساتھی کوئی نہیں۔

مال سے بے رغبتی:

﴿12326﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یحییٰ زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ الله بن عبد العزیز عُمَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی موت کے وقت فرمایا: میں اپنے رب کی نعمت بیان کر رہا ہوں میری کوئی صبح ایسی نہیں ہوئی کہ میں سات درہم سے زیادہ کا مالک ہوں اور میرے رب کا مجھ پر یہ انعام ہے کہ اگر بالفرض دنیا میرے قدموں میں ہو اور اس میں سے کچھ لینے پر کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو سوائے میرے قدموں کے ہٹانے کے تو میں اپنا قدم کبھی نہیں ہٹاؤں گا۔

﴿12327﴾… حضرت سیِّدُنا محمد بن عبْدُاللہ حَذَّاء رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبْدُاللہ عُمَری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: بے شک دنیاو آخرت دو برتن ہیں اب تم دیکھ لو کہ دونوں میں سے کس سے غسل کرنا تمہیں کفایت کرتا ہے۔

﴿12328﴾… حضرت سیِّدُنا مُسَیِّب بن واضح رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو عبدالرحمٰن عبْدُاللہ عُمَری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کو مِنٰی کی ایک مسجد میں دیکھا، وہ منبر کا سُتون پکڑے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

لِلّٰهِ دَرُّ ذَوِي الْعُقُوْلِ وَالْحِرْصِ فِي طَلَبِ الْفُضُوْلِ

سُلَّابُ اَكْسِيَةِ الْاَرَامِلِ وَالْيَتَامٰى وَالْكُهُوْلِ

وَالْجَامِعِيْنَ الْمُكْثِرِيْنَ مِنَ الْخِيَانَةِ وَالْغُلُوْلِ

وَضَعُوْا عُقُوْلَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا بِمَدْرَجَةِ السُّيُوْلِ

وَلَهَوْا بِاَطْرَافِ الْفُرُوْعِ وَاَغْفَلُوْا عِلْمَ الْاُصُوْلِ

وَتَتَبَّعُوْا جَمْعَ الْحُطَامِ وَفَارَقُوْا اَثَرَ الرَّسُوْلِ

وَلَقَدْ رَاَوْا غِيْلَانَ رَيْبِ الدَّهْرِ غُوْلًا بَعْدَ غُوْلِ

ترجمہ: ہوشیار ولالچی لوگ بھی عجیب ہیں کہ فُضول چیزوں کے حصول میں لگے رہتے ہیں۔ وہ بیواؤں، یتیموں اور بوڑھوں کے کپڑے تک چھین لیتے ہیں۔ خیانت اور دھوکے سے مال جمع کرتے اور بڑھاتے ہیں۔ انہوں نے دنیا میں اپنی عقلوں کو سیلابی راستوں پر رکھ دیا ہے۔ اصل علم سے غافل ہو کر فضول باتوں میں پڑ گئے۔ مال دنیا جمع کرنے میں لگ گئے اور سیرت رسول سے دور ہو گئے حالانکہ بار بار زمانے کے حادثات و مصائب دیکھ چکے ہیں۔

﴿12329﴾… حضرت سیِّدُنا عُبَید بن جَنَّاد رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبْدُاللہ عُمَری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کو یوں دُعا کرتے سنا: اے میرے ربّ! ہم تیری بارگاہ میں رجوع کرتے ہیں تو ہمارے خاص اور عام لوگوں کی توبہ قبول فرما۔ اے میرے رب! ہمیں ہماری توبہ میں سچا کر دے اور ہمیں جھوٹوں میں سے نہ کرنا۔ پھر آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر ہم اپنی حالت دیکھیں تو جھوٹوں میں سے ہیں۔

یہ موت کا زادِ راہ نہیں:

﴿12330﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نیک شخص حضرت عبدُاللہ عُمَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس جتنے بھی لوگ آئے آپ مجھے ان میں سب سے زیادہ محبوب ہیں لیکن آپ میں ایک عیب ہے۔ میں نے عرض کی: وہ کیا ہے؟ فرمایا: تم حدیث بیان کرنے کو پسند کرتے ہو جبکہ یہ موت کے زادِ راہ میں سے نہیں ہے۔ یا فرمایا: اس میں موت کا خوف نہیں ہوتا۔

کسی کے ڈر سے نیکی کی دعوت نہ چھوڑو:

﴿12331﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُنذِر اسماعیل بن عمر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن عُمَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: **اللہ** پاک سے رُوگردانی کرنا تیرا خود سے غافل ہونا ہے، یوں کہ تو اس کی ناراضی والا عمل دیکھ کر بھی چشم پوشی کرے، اسے نیکی کی دعوت دے نہ ہی اُسے بُرائی سے منع کرے اُس کے خوف سے جو تیرے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: جو لوگوں کے خوف سے نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا ترک کر دے تو **اللہ** پاک کی ہیبت اس سے نکال دی جاتی ہے پھر وہ اپنے بیٹے یا غلام کو کوئی حکم دیتا ہے تو اس کی پروا نہیں کی جاتی۔

دنیا سے بے رغبتی:

﴿12332﴾... عبادت گزار حضرت سیِّدُنا حافظ ابو جعفر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ عُمَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس جنگل میں گیا اور ان سے پوچھا: آپ لوگوں سے دور کیوں رہتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اگر تم سے ممکن ہو تو تم بھی دور رہا کرو۔ میں نے پوچھا: کیا یہ میرے بس میں ہے؟ فرمایا: لوگوں کے ساتھ بقدرِ ضرورت رہو اور اس میں بھی دیکھ لو کہ کس کے لئے تم عمل کرتے ہو؟ پھر آپ نے فرمایا: تمہیں کچھ اشعار سناؤں؟ میں نے کہا: جی سنائیں۔ تو آپ نے یہ اشعار سنائے:

وَمَا لِی مِنْ عَبْدٍ وَلَا مِنْ وَلِيْدَةٍ　　اِنِّیْ لَفِیْ فَضْلٍ مِنَ اللهِ وَاسِعٍ

بِنِعْمَةِ رَبِّیْ مَا اُرِيْدُ مَعِيْشَةً　　سِوٰی قَصْدِ حَالٍ مِنْ مَعِيْشَةِ قَانِعٍ

وَمَنْ يَجْعَلِ الرَّحْمٰنُ فِي قَلْبِهِ الرِّضَا ‏ يَعِشْ فِي غِنًى مِنْ طِيْبِ الْعَيْشِ وَاسِعِ

اِذَا كَانَ دِيْنِي لَيْسَ فِيْهِ غَمِيْزَةٌ ‏ وَلَمْ اَشْرَهْ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَطَامِعِ

وَلَمْ تَشْتَمِلْنِي مَرْدِيَاتٌ مِنَ الْهَوٰى ‏ وَلَمْ اَتَخَشَّعْ لِامْرِئٍ ذِي بِضَائِعِ

جَمُوْعٍ لِشَرِّ الْمَالِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ ‏ ضَنِيْنٍ بِقَوْلِ الْحَقِّ لِلزُّوْرِ رَاتِعِ

ترجمہ:(۱)...میرے پاس کوئی غلام ہے نہ کوئی لونڈی ہے اور میں **اللہ** پاک کے بڑے وسیع فضل میں ہوں۔(۲)...میرے رب کی نعمت ہے کہ میں ذریعہ معاش کا قصد نہیں کرتا سوائے اتنا جو مجھے گزر بسر کے لیے کفایت کرے۔(۳)...جس کے دل میں رحمٰن پاک رضا ڈال دے تو وہ مالداری کے ساتھ پاکیزہ اور خوشحال زندگی بسر کرتا ہے۔(۴)...جب میری دینداری میں کوئی خامی نہیں ہے اور میں کسی لالچ میں نہیں پڑا۔(۵)...میں نے خواہشات کی چادروں کو لپیٹا نہیں اور میں ایسے مالدار کے سامنے نہیں جھکتا(۶)...جو بہت زیادہ حرام اور خراب مال جمع کرتا ہے، حق بات بولنے میں بخیل ہے اور گناہوں کا دلدادہ ہے۔

معززینِ مکہ کو نصیحت:

﴿12333﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن حَرْب مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن عُمَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پاس مکہ آئے تو ہم ان کے پاس جمع ہوگئے اور مکہ کے معززین بھی آگئے، آپ نے سر اٹھایا اور جب کعبہ سے قریب تعمیر شدہ بہترین مکانات پر نظر پڑی تو بلند آواز سے فرمایا: اے مضبوط محلات میں رہنے والو! قبروں کی تاریکی اور وحشت کو یاد کرو، اے نعمتوں اور لذتوں میں رہنے والو! قبروں کے کیڑوں، پیپ اور مٹی میں جسموں کے گلنے کو یاد کرو۔

خلیفہ کے لیے دعا:

﴿12334﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبد العزیز عُمَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے گورنر موسیٰ بن عیسیٰ نے کہا: خلیفۃُ المسلمین ہارون رشید تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ انہیں بُرا بھلا کہتے ہیں اور ان کے لیے بددعا کرتے ہیں، اے عُمَری! آپ نے کس وجہ سے ایسا کرنا جائز سمجھا ہے؟ تو میں نے اس سے کہا: جہاں تک انہیں بُرا بھلا کہنے کی بات ہے تو ایسا نہیں ہے بخدا! وہ مجھے اپنی ذات سے بھی زیادہ مُعَزَّز ہیں کیونکہ وہ حضور نبی کریم صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قرابت دار ہیں اور رہی بات بددعا کرنے کی تو بخدا! میں نے تو اس طرح دعا نہ کی: اے **اللہ!** وہ ہمارے کندھوں پر بھاری بوجھ بن گیا ہے ہمارے بدن اسے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے، وہ ہماری پلکوں کا تنکا ہو گیا ہے جس کے سبب ہم پلکیں نہیں جھپکا سکتے، وہ ہمارے گلے کی ہڈی بن گیا ہے جو ہمارے حلق سے اُترتی ہی نہیں، اسے موت دے کر ہمیں کفایت کر اور ہمارے اور اس کے مابین تفریق کر دے بلکہ میں تو یوں دعا کرتا ہوں: اے **اللہ!** اگر رُشد و ہدایت کے لیے ان کا نام رَشید رکھا گیا ہے تو انہیں رُشد و ہدایت کرنے والا بنا دے اور اگر وہ اس کے علاوہ کچھ اور ہیں تو انہیں ان کے نام جیسا بنا دے، اے **اللہ!** ان کے لیے اسلام میں ہر مومن پر ایک حق ہے اور وہ تیرے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے قرابت دار ہیں تو تُو ہر خیر کو ان کے قریب کر دے اور ہر برائی کو ان سے دور کر دے اور ہمیں ان کے سبب خوش نصیب بنا اور انہیں اپنی اور ہماری اصلاح کرنے والا بنا۔ (یہ سن کر) موسیٰ بن عیسیٰ نے کہا: اے ابو عبد الرحمٰن! **اللہ** پاک تم پر رحم فرمائے، اے عُمَری! آپ بالکل ویسے ہی ہیں جیسا آپ کے بارے میں گمان تھا۔

جیسی جزا چاہیے ویسا عمل کر لو:

﴿12335﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حَواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن عُمَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ آپ نے زمین سے ایک کنکر اٹھا کر فرمایا: اگر تیری دل میں اس قدر بھی پرہیز گاری آ جائے تو یہ تیرے لیے زمین والوں کی نماز سے بہتر ہے۔ اس نے عرض کی: مزید نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: کل **اللہ** پاک سے جیسی جزا چاہتے ہو ایسا عمل آج کر لو۔

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ عُمَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ عُمَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک جماعت سے روایات کی ہیں اور تابعین میں سے حضرت سَیِّدُنا ابو طوالہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملاقات کی اور حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایات کی ہیں۔

بت پرستوں سے پہلے پکڑے جانے والے:

﴿12336﴾... حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے ارشاد فرمایا: عذاب کے فرشتے احکام قرآن چھوڑنے والے فاسقوں کو بتوں کے پجاریوں کے مقابلے میں جلدی پکڑیں گے۔ وہ لوگ کہیں گے: بت پرستوں سے پہلے ہم سے ابتدا کی جارہی ہے؟ تو ان سے کہا جائے گا: جاننے والا نہ جاننے والے کی طرح نہیں ہوتا۔[1]

صابرو شاکر لوگ:

﴿12337﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دُنیا کے معاملے میں اپنے سے اوپر والے کو اور دین کے معاملے میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے گا اللہ پاک اسے صبر والوں میں لکھے گا نہ شکر والوں میں اور جو دنیا کے معاملے میں اپنے سے نیچے والے کو اور دین کے معاملے میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھے گا اللہ پاک اسے صبر والوں میں بھی لکھے گا اور اسے شکر والوں میں بھی لکھے گا۔[2]

﴿12338﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ کر بیٹھے، پھر یقین رکھے کہ اس گناہ پر اللہ پاک اسے عذاب دینا چاہے گا تو عذاب دے گا اور اس کی مغفرت کرنا چاہے گا تو اسے مُعاف فرمادے گا تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اسے مُعاف فرمادے۔[3]

گستاخانِ صحابہ کے لیے وعید:

﴿12339﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُغَفَّل مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرنا میرے بعد انہیں نشانہ مت بنانا، جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا اس نے مجھ سے بُغض کی وجہ سے ان سے بُغض رکھا، جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ پاک کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ پاک کو تکلیف پہنچائی تو قریب ہے کہ

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب العلم، باب الترھیب من ان یعلم ولا یعمل...الخ، ۱/۷۳، حدیث: ۳

2 ... شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ عزوجل، ۴/۱۳۷، حدیث: ۴۵۷۵، بتقدم وتاخر

3 ... معجم اوسط، ۱/۴۵۵، حدیث: ۱۶۷۶

اللہ پاک اس کی پکڑ فرمائے گا۔[1]

نیکی کی دعوت ترک کرنے کی سزا:

﴿12340﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نیکی کی دعوت دو اور بُرائی سے منع کرو اس سے پہلے کہ تم اللہ پاک سے دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ ہو، تم اللہ پاک سے بخشش چاہو اور تمہاری مَغْفِرت نہ ہو۔ بے شک نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا موت کے قریب نہیں لے جاتا (کہ تم اس ڈر سے نیکی کی دعوت نہ دو)، بے شک یہود و نصاریٰ کے عُلَما نے جب نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا چھوڑ دیا تو اللہ پاک نے اُن پر اُن کے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی زبان سے لعنت فرمائی پھر انہیں مصائب میں مبتلا فرما دیا۔[2]



حضرت سیدُنا ابو حبیب بَدَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین میں سے سفر اور غم میں رہنے والے ایک بزرگ سیِّدُنا ابو حبیب بدَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

امام ثَوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کو نصیحت:

﴿12341﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیِّدُنا ابو حبیب بدَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے سفیان! کیا تم نے کبھی کسی کو اللہ پاک سے بہتر سمجھا؟ میں نے کہا: جی نہیں۔ فرمایا: تو پھر تم جس سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتے اس سے ملاقات کو ناپسند کیوں کرتے ہو؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: اے سُفیان! اللہ پاک کا کسی شے سے محروم کرنا بھی ایک عطا ہے اور وہ کسی بخل یا مفلسی کی وجہ سے کوئی شے نہیں روکتا بلکہ وہ تو دیکھنے اور جانچنے کے لیے محروم کرتا ہے۔

﴿12342﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ابو حبیب بدَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گیا اور میں نے انہیں دیکھا نہیں تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: تم وہی سفیان ثَوری ہو جن کے بارے میں

---

1 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/ ۴۶۳، حدیث: ۳۸۸۸

2 ...معجم اوسط، ۱/ ۳۷۴، حدیث: ۱۳۶۷، عن عبد اللہ بن عمر

باتیں کی جاتی ہیں؟میں نے عرض کی:جی ہاں!اور جو باتیں کی جاتی ہیں میں ان میں **اللہ** پاک سے برکت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا:سفیان!ہم نے اپنے رب پاک سے بہتر کسی کو نہ پایا۔ میں نے کہا:بالکل ایسا ہی ہے۔ فرمایا:جب ہم نے **اللہ** پاک سے بہتر کسی کو پایا ہی نہیں تو پھر اس کی ملاقات کو ناپسند کیوں کرتے ہیں۔ مزید فرمایا: اے سفیان!**اللہ** پاک کا کسی شے سے تجھے محروم کرنا بھی تیرے لیے ایک عطا ہے اور وہ تجھے کسی بخل یا مفلسی کی وجہ سے محروم نہیں کرتا بلکہ دیکھنے اور جانچنے کے لیے محروم کرتا ہے۔ اے سفیان!تیرے ساتھ بیٹھنے میں اُنسیت اور مشغولیت ہے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:پھر وہ اپنے کام میں مشغول ہو گئے اور مجھے چھوڑ دیا۔



حضرت سیدُنا احمد موصِلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین بزرگوں میں سے نیکی کے کاموں میں حاضر رہنے والے، سبقت لے جانے والے اور جلدی کرنے والے حضرت سیِّدُنا احمد موصِلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

﴿12343﴾... حضرت سیِّدُنا جعفر بن محمد بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا احمد موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آیا اور ان سے عَرض کی:میں آپ کے لیے ایک بات لے کر آیا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا:ہائے کتنی دوری ہے!تم میرے لیے **اللہ** پاک کی جانب سے کوئی اور بات لے کر آئے ہو کہ میں اس پر عمل کروں یا میرا سانس حلق میں اٹک جائے اور میں مر جاؤں۔ میں نے عرض کی:مجھے حضرت سیِّدُنا ابو عالیہ ریاحی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے یہ بات پہنچی ہے،انہوں نے فرمایا:میں نے کچھ کتابوں میں ایسی بات پڑھی جس سے میری نیند اڑ گئی اور میری خواہشات ختم ہو گئیں،وہ یہ کہ اے اُمّتِ محمدیہ میں عُلَما کے گروہ!گھر کے لیے تیار ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ جب میں نے کہا:گھر کے لیے تیار ہو جاؤ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا رنگ پیلا پڑ گیا پھر سُرخ ہو گیا پھر سیاہ ہو گیا اور پھر ان پر بے ہوشی طاری ہونے لگی تو میں نے کہا:اس گھر کے لیے تیار ہو جاؤ جس میں سُرخ زَبَرْجد ہے اور اس پر جنت کی نہریں بہتی ہیں،اس میں موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی چار دیواری زرد زَبَرْجد کی ہے اور اس پر جنتی درختوں کی پھلوں سے لدی شاخیں لٹکی ہوئی ہیں۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر پوری طرح بے ہوشی طاری ہو گئی تو میں انہیں چھوڑ کر چلا آیا۔



حضرت سیِّدُنا ابو مسعود موصِلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین بُزرگوں میں سے صاحبِ علم اور روشن ضمیر، اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے والے اور عطا کرنے والے حضرت سیِّدُنا ابو مسعود معافیٰ بن عمران موصِلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

سیِّدُنا معافی موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا صَبْر:

﴿12344﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو حضرت سیِّدُنا معافیٰ بن عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عاشق دیکھتا ہوں؟ میں نے جواب دیا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں جبکہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ انہیں عُلَما کا یاقوت کہتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: ایک دن میں حضرت سیِّدُنا ابو مسعود موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس حاضر تھا کہ انہیں ان کے دو بیٹوں کے قتل کی خبر دی گئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس وقت حالتِ اِحْتِباء میں (یعنی گھٹنے کھڑے کر کے کپڑے سے لپٹے ہوئے بیٹھے) تھے، آپ نے اسی حالت میں پوچھا: ظلم کرتے ہوئے قتل ہوئے یا مظلوم ہو کر؟ جواب دیا گیا: مظلوم ہو کر۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کپڑا کھولا اور سجدہ میں چلے گئے پھر سجدے سے سر اٹھایا اور فرمایا: اب بتاؤ ان کے ساتھ کیا مُعاملہ پیش آیا؟

﴿12345﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مَودود موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا معافیٰ بن عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو شعر کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی زندگی ہے جس کام میں مرضی فنا کرے۔

سیِّدُنا ابو مسعود موصِلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

﴿12346﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات میں چار رکعت نماز پڑھتے اس کے بعد تھوڑی دیر آرام کرتے پھر طویل قیام فرماتے حتّٰی کہ میں رحم کرتے ہوئے عرض کرتی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا اللہ پاک نے آپ کے طُفیل آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ مُعاف نہیں فرما دیئے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد

فرماتے: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔[1]

کلامِ مصطفٰے واضح ہوتا تھا:

《12347》... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: ”حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلام مبارک جدا جدا (یعنی واضح) ہوتا تھا۔“[2]

《12348》... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: نوجوانی میں جب میں کنوارہ تھا تو مسجد میں سوتا تھا تو کبھی کبھار مجھ پر غسل فرض ہو جایا کرتا تھا اور کتے بھی مسجد میں آگے پیچھے گھومتے پھرتے تھے لیکن اس کی وجہ سے مسجد کو دھویا نہ جاتا۔[3]

بُردباری کی فضیلت:

《12349》... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک بندہ بُردباری کے سبب روزہ رکھنے والے اور قیام کرنے والے کا دَرَجہ پالیتا ہے اور کوئی شخص سرکش لکھ دیا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنے اہلِ خانہ کے علاوہ کسی کا مالک نہیں ہوتا۔[4]

《51-12350》... حضرت سیِّدُنا مُصعب بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی

---

1 ...سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب ما روی فی عدد رکعات القیام... الخ، ۲/۷۰۰، حدیث: ۴۶۲۳

2 ...ابو داود، کتاب الادب، باب الھدی فی الکلام، ۴/۳۴۳، حدیث: ۴۸۳۹

3 ...مشہور مفسر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد۱، صفحہ 333** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: کتے کا جسم سوکھا ہو یا گیلا نجس نہیں اور اس کے مسجد میں آجانے کی وجہ سے زمین گندی نہ ہوگی، ہاں کتے کا لُعاب ناپاک ہے یا کتا نجاست میں بھیگا ہو تب اس کا جسم ناپاک۔ خیال رہے کہ اس حدیث میں اسلام کے ابتدائی حالات کا ذکر ہے۔ جب مسجد نبوی میں نہ دروازہ تھا نہ کوئی آڑ اور نہ مسجد کے احترام کے اتنے سخت احکام تھے، پھر بعد میں مسجد میں دروازے بھی لگائے گئے، کتا تو کیا وہاں نہ سمجھ بچوں کا لانا، نجس کپڑے پہن کر آنا حتّٰی کہ جس کے بدن سے بو آرہی ہو، یا جس نے کچا پیاز اور لہسن کھایا ہو، یا منہ میں بدبو ہو ان کا داخلہ تک منع کر دیا گیا۔ لہٰذا اس حدیث کو دیکھ کر اب مسجدوں کو بے آڑ رکھنا یا وہاں ہر گندے اور ناپاک کو آنے دینا درست نہیں، ہاں حکم یہی ہے کہ اگر اتفاقاً مسجد میں کتا گھس جائے جس کے جسم پر تر ناپاکی نہ ہو تو اسکو دھونا واجب نہیں۔

4 ...معجم اوسط، ۴/۳۶۹، حدیث: ۶۲۷۳

وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ یہ خیال کرتے تھے کہ وہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر اصحاب سے افضل ہیں تو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہاری مدد تمہارے کمزور لوگوں کی دعاؤں اور اخلاص کی بَرَکت سے کی جاتی ہے۔[1][2]

صبر انسانی صورت میں ہوتا تو۔۔۔!

﴿12352﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر صَبْر انسانی صورت میں ہوتا تو ضرور مُعَزَّز انسان ہوتا۔[3]

﴿12353﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا **اللہ** پاک کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت رکھتی تو **اللہ** پاک اس میں سے کبھی کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔[4]

راحت کس نے پائی؟

﴿12354﴾... حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عَرض کی: فُلاں عورت فوت ہوگئی اور اس نے راحت پالی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ناراضی کا اظہار کیا اور فرمایا: راحت تو اس نے پائی جس کی مغفرت کر دی گئی۔[5]

1... حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو اپنی شجاعت، مالداری اور اسلام میں سبقت کی بنا پر یہ خیال ہوا تھا اور ان کا یہ خیال ایک حد تک صحیح بھی ہے۔ یہ سابقین اولین میں سے ہیں۔ غزوہ احد کی اس ہوش ربا گھڑی میں جب کہ افراتفری کے عالم میں اکثر مسلمان منتشر ہوگئے تھے، یہ ثابت قدم رہے اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جنھیں بقیہ تمام صحابہ پر فضیلت ہے، اس بنا پر ان کا یہ خیال اپنی جگہ درست تھا۔ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو تواضع اور کسر نفسی کی تعلیم دینے کے لئے وہ ارشاد فرمایا۔ (نزہۃ القاری، ۴/ ۹۴ ملتقطا)

2... بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب من استعان... الخ، ۲/ ۲۸۰، حدیث: ۲۸۹۶۔ جامع صغیر، ص۵۶۹، حدیث: ۹۵۹۱

3... مسند الفردوس، ۳/ ۳۴۰، حدیث: ۵۰۲۵

4... تاریخ بغداد، رقم: ۲۰۵۲، احمد بن الحسن بن محمد، ۴/ ۳۱۳، عن ابن عمر

5... معجم اوسط، ۲/ ۴۵۴، حدیث: ۹۳۷۹

بہترین موت:

﴿12355﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بہترین موت یہ ہے کہ بندہ اپنے حق کے لیے (لڑتے ہوئے) مر جائے۔[1]

﴿12356﴾... حضرت سیِّدُنا جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل کو اُلفت اور لگاؤ ہو اور جب دل اُچاٹ ہو جائے، کھڑے ہو جاؤ (یعنی تلاوت بند کر دو)۔[2]

عامل کے لئے گھر:

﴿12357﴾... حضرت سیِّدُنا مُسْتَوْرِد بن شَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو ہمارا حاکم ہو تو وہ (گھر نہ ہونے کی صورت میں) گھر حاصل کرلے۔[3] ایک روایت میں ہے: جو اس کے سوا کچھ لے گا وہ خائن ہو گا یا چور ہو گا[4]۔[5]

---

1 ...مسند امام احمد، مسند سعد بن ابی وقاص، ۱/۳۸۹، حدیث: ۱۴۶۵

2 ...بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب کراهية الخلاف، ۴/۵۲۶، بتغیر قلیل

3 ...ابوداود، کتاب الخراج والإمارة والفيء، باب في ارزاق العمال، ۳/۱۸۷، حدیث: ۲۹۴۵

4 ...یہاں حدیث کا ایک حصہ بیان کیا گیا ہے مکمل حدیث یوں ہے: "جو ہمارا عامل ہو تو وہ شادی کرلے، اگر اس کے پاس خادم نہ ہو تو خادم رکھ لے، اگر اس کے پاس گھر نہ ہو تو گھر حاصل کرلے جو اس کے سوا کچھ لے گا وہ خائن ہو گا یا چور ہو گا۔"

(ابوداود، کتاب الخراج والفيء والامارة، باب في ارزاق العمال، ۳/۱۸۷، حدیث: ۲۹۴۵)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عامل، حاکم بیت المال سے روپیہ لے کر نکاح بھی کر سکتا ہے، غلام بھی خرید سکتا ہے یا نوکر بھی رکھ سکتا ہے، اپنے لئے گھر بھی بنا سکتا ہے مگر یہ حکم اس زمانہ کا ہے جب کہ عامل کی ماہوار یا سالانہ تنخواہ مقرر نہ ہو اور بیت المال میں ان خرچوں کے نکالنے کی گنجائش ہو، حکام کی تبدیلی نہ ہوئی ہو، ایک حاکم ایک جگہ مستقل رہتا ہو، وہ عامل صحابہ کرام کی طرح دیانتدار ہو کہ صرف بقدر ضرورت ہی خرچ کرے زیادہ ایک پیسہ بھی نہ لے لیکن اگر حاکم کو آج کل کی طرح باقاعدہ تنخواہ ملتی ہو تو ان میں سے کوئی خرچ بیت المال سے نہ لے۔ اب حکومتیں بعض حکام کو کوٹھی، ملازم کی تنخواہ بلکہ سرکاری دورہ کے مصارف بھی دیتی ہیں، نیز اگر حاکم کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے تو وہ ہر جگہ بیت المال (خزانہ) سے اپنی کوٹھیاں نہ بنوائے لہٰذا ان حالات میں اب ان چیزوں کی اجازت نہ ہو گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۳۸۸)

5 ...معجم کبیر، ۲۰/۳۰۵، حدیث: ۷۲۶

﴿12358﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بد مذہب لوگ بدترین مخلوق ہیں۔[1]

﴿12359﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جَنِین (ذبیحہ کے پیٹ سے نکلنے والا زندہ بچہ) کے بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کا نام لے کر چُھری سے اسے ذبح کرو اور اسے کھاؤ۔[2]



حضرت سیِّدُنا سِباع موصِلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین بزرگوں میں سے فُضول چیزوں سے نا امید اور وَصْلِ الٰہی سے مانوس ہونے والے حضرت سیِّدُنا ابو محمد سِباع موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

تصوف: گناہوں کی آلودگیوں سے پاک ہونے اور دیدارِ باری تعالیٰ کی تیاری کرنے کا نام تصوف ہے۔

دل کی طہارت:

﴿12360﴾... حضرت سیِّدُنا سِباع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب! تو نے مجھے حکم دیا کہ میں تیری خاطر اپنے ہاتھ اور پاؤں نماز کے لئے پاک کروں اب فرما کہ میں اپنے دل کو تیری خاطر کس شے سے پاک کروں؟ اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی جانب وحی فرمائی: غمگین اور فکر مند ہو کر۔

﴿12361﴾... حضرت سیِّدُنا مَضاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سِباع موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سوال کیا: اے ابو محمد! دنیا سے بے رغبتی زاہدین کو کہاں تک پہنچاتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ پاک کی محبت تک۔



1 ...معجم اوسط، ۳/ ۹۱، حدیث: ۳۹۵۸

2 ...معجم اوسط، ۱/ ۴۲۹، حدیث: ۱۵۷۴

حضرت سیدنا فَتح بن سَعید موصِلی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین بُزرگوں میں سے اپنے اختیار سے فقر اختیار کرنے والے اور آزمائش چاہنے والے حضرت سیّدُنا فَتح بن سعید موصِلی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

﴿12362﴾... حضرت سیّدُنا ابراہیم بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا فَتح موصِلی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے سر میں درد ہوا، جب درد کی شدت بڑھی تو آپ نے کہا: اے میرے رب! تونے مجھے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام والی آزمائش میں مبتلا فرمایا لہٰذا میں اس کے شکرانے میں رات کو چار سو رکعت پڑھوں گا۔

سیدُنا فتح موصِلی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا آزمائشوں پر صَبْر:

﴿12363﴾... حضرت سیّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت سیّدُنا فَتح موصِلی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی بیٹی پھٹے پرانے لباس میں تھی تو آپ سے کہا گیا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ کوئی آپ کی بیٹی کو نیا کپڑا پہنا دے؟ تو آپ نے فرمایا: اسے ایسے ہی رہنے دو حتّٰی کہ اللہ پاک اسے اس حالت میں دیکھے اور اس پر میرا صبر بھی دیکھے۔ حضرت سیّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا فتح موصلی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سردیوں کی راتوں میں اپنے گھر والوں کو جمع کرتے اور ان پر اپنی چادر ڈال دیتے پھر یوں اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض گزار ہوتے: اے اللہ! تونے مجھے اور میرے گھر والوں کو فَقر میں مبتلا فرمایا، بھوک میں مبتلا فرمایا، بوسیدہ اور پھٹے پرانے لباس میں رکھا، تو وہ کونسا وسیلہ ہے جسے میں تیری بارگاہ میں پیش کروں؟ یہ مُعاملات تو تُو اپنے دوستوں اور پسندیدہ بندوں کے ساتھ فرماتا ہے تو کیا میں ان میں سے ہوں تاکہ میں خوش ہو جاؤں؟۔

دیدارِ الٰہی کا حق دار کون؟

﴿12364﴾... حضرت سیّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا فَتح موصلی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو اپنے دل پر ہمیشہ نظر رکھے تو یہ چیز اُسے اپنے پیارے رب کریم سے ملنے والی خوشی کا باعث ہوتی ہے، جو اپنی خواہشات پر اللہ پاک کی مرضی کو ترجیح دیتا ہے تو یہ بات اسے اللہ پاک کی محبت کا وارث بناتی ہے اور جو اللہ پاک کا مشتاق ہوتا ہے، اس کے سوا ہر شے سے بے رغبت ہوتا ہے، اس کے حق کی رعایت کرتا ہے اور اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے تو یہ بات اُسے رب کریم کے دیدار کا حق دار بناتی ہے۔

دنیا کے معاملہ کی ایک مثال:

﴿12365﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی عمران بن موسی طرسوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فَتْح موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دو بچوں کے پاس سے گزرے، ان میں سے ایک بچے کے پاس روٹی کے ٹکڑے پر شہد لگا ہوا تھا جبکہ دوسرے کے پاس روٹی کے ٹکڑے پر چٹنی تھی، چٹنی والے بچے نے شہد والے سے کہا: مجھے بھی اپنی روٹی میں سے کھلاؤ۔ تو شہد والے بچے نے کہا: اگر تم میرے کتے بنو گے تو کھلاؤں گا۔ چٹنی والے نے کہا: ٹھیک ہے۔ تو شہد والے بچے نے اپنی روٹی میں سے اسے کچھ کھلایا اور اس کے گلے میں ڈوری ڈال کر اسے اپنے ساتھ چلانے لگ گیا۔ اس پر حضرت سیِّدُنا فَتْح موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تو اپنی روٹی پر راضی رہتا تو تجھے اس کے لیے کتا نہ بننا پڑتا۔ حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: یہی معاملہ دُنیا کا بھی ہے۔

بارگاہِ الٰہی میں حضوری کا خوف:

﴿12366﴾... حضرت عبد الرحیم بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں عثمان بن عُمارہ نے بتایا کہ میں ایک عرصہ تک سفر میں رہا جب واپس لوٹا تو میری ملاقات حضرت سیِّدُنا فَتْح موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سالم دَورقی کی دکان میں ہوئی۔ آپ نے مجھ سے پوچھا: اے بصری! اپنے سفر میں تو نے کیا کیا دیکھا؟ میں نے عرض کی: کثیر عجائبات اور مختلف مُعاملات دیکھے۔ تو آپ نے زور دار چیخ ماری، میں نے عرض کی: آپ اس خبر پر چیخ پڑے تو جب قیامت کے دن حاضر ہوں گے یا اللہ پاک کے سامنے پیش ہوں گے تب آپ کا کیا حال ہو گا؟ یہ سن کر آپ نے پھر زور دار چیخ ماری اور دکان سے چھلانگ لگا دی اور باہر بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ہم انہیں اٹھا کر دکان میں لے آئے، وہ عصر تک بے ہوش رہے، جب ہم نے عصر کی نماز پڑھ لی تو انہوں نے لمبا سانس لیا پھر آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ تو میں نے عرض کی: بس آپ خاموش ہو جایئے۔ حضرت عبد الرحیم بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے عثمان سے پوچھا: آپ نے انہیں خاموش کیوں کروا دیا؟ جواب دیا: اس ڈر سے کہ اگر میں نے اپنی بات دُہرائی تو وہ انتقال کر جائیں گے۔

﴿12367﴾... سیِّدُنا حسین بن علی بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سیِّدُنا فَتْح موصلی رَحْمَۃُ اللہِ

عَلَیْہ سے عرض کی: اللہ پاک سے دعا کیجیے۔ تو آپ نے اس طرح دعا کی: "اَللّٰھُمَّ ھِبْنَا عَطَاءَکَ وَلَا تَکْشِفْ عَنَّا غِطَاءَکَ وَارْضِنَا بِقَضَائِکَ یعنی اے اللہ! ہمیں اپنی عطا سے نواز، ہم سے اپنے پردے کو نہ اٹھا اور ہمیں اپنے فیصلے پر راضی رکھ۔"

دوست کے ساتھ اچھے سلوک پر انعام:

﴿12368﴾... حضرت سیِّدُنا رَباح بن جَرّاح عَبدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فَتْح موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عیسیٰ تَمّار نامی اپنے ایک دوست کے گھر گئے تو وہ گھر پر نہیں تھے۔ آپ نے ان کی کنیز سے کہا: میرے دوست کی پیسوں والی تھیلی لاؤ اور آپ نے اس میں سے دو درہم لے لیے۔ جب عیسیٰ اپنے گھر آئے تو کنیز نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا فَتْح موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آئے تھے اور دو درہم لے کر گئے ہیں۔ عیسیٰ نے کہا: اگر تو اپنی بات میں سچی ہوئی تو آزاد ہو۔ پھر پیسوں والی تھیلی دیکھی تو وہ سچی نکلی لہٰذا اُسے آزادی مل گئی۔

﴿12369﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد الرحمن بن حبیب طُفاوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا فتح موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گیا تو وہ پتھروں سے آگ جلا رہے تھے، آپ اہل عرب میں سے تھے، ایک معزز اور دنیا سے بے رغبت انسان تھے۔

سیِّدُنا فَتْح موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرت سیِّدُنا فتح موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن یونُس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ان کے ہم عصر لوگوں سے ملاقات کی اور ان سے روایت بھی کی ہے۔

﴿12370﴾... ابو حَفْص بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ماموں جان حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ دروازہ بجا، میرے ماموں نے فرمایا: دیکھو کون ہے؟ میں نے دروازہ کھولا تو ایک بوڑھا اون کا جبہ پہنے، سر پر اونی چادر اوڑھے اور ہاتھ میں چمڑے کا پیالہ پکڑے کھڑا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: ابو نصر سے کہو کہ تمہارا دوست ابو بکر تم سے ملنا چاہتا ہے۔ میں نے جا کر ماموں سے عرض کیا اور بوڑھے کا حلیہ بتایا تو میرے ماموں خوشی سے باہر نکلے، انہیں سلام کیا پھر ان کا ہاتھ پکڑ کر گھر لے آئے اور ان کی خیر خیریت پوچھی پھر ان سے کہا: کیسے آنا ہوا؟ بوڑھے نے کہا: میں نے اور تم نے حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن یونُس سے غسل کے بارے میں ایک حدیث سنی تھی مجھے اس میں شُبہ ہو گیا ہے۔ میرے ماموں کھڑے ہوئے اور کتابوں کا تھیلا نکالا اور اس میں کچھ

تلاش کرنے لگے پھر ایک موٹا سار جسٹر نکالا اور اسے پڑھنے لگے: ہمیں حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن یونُس نے، انہیں حضرت سیِّدُنا اشعث بن عبد الملک نے، انہیں حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم نے اور انہیں حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ نے حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اُس کے ساتھ ہم بستری کرے تو غسل واجب ہے۔ اس بوڑھے نے کہا: مجھ سے سنو کہیں میں غلط تو نہیں پڑھ رہا۔ میرے ماموں نے کہا: سناؤ۔ تو بوڑھے نے سنانا شروع کیا: ہمیں حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن یونس نے، انہیں حضرت سیِّدُنا اشعث بن عبد الملک نے، انہیں حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم نے اور انہیں حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ نے حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اُس کے ساتھ ہم بستری کرے تو غسل واجب ہے۔ پھر اس بوڑھے نے میرے ماموں کو سلام کیا اور واپس لوٹ گئے۔ میں نے اپنے ماموں سے پوچھا: اے ابو نَصر! یہ کون شخص تھے؟ میرے ماموں نے بتایا کہ یہ حضرت سیِّدُنا فتح موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ تھے۔[1]



حضرت سیِّدُنا اَسَد بجلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ

ان تبع تابعین بُزرگوں میں سے عبادت گزار، بہت زیادہ سجدے کرنے والے، اخلاص کے ساتھ بہت زیادہ حمد کرنے والے حضرت سیِّدُنا اَسَد بن عُبَیدہ بَجَلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بھی ہیں، آپ کوفہ کے رہنے والے تھے، کم گو تھے اور بہت کم حدیث بیان کرنے والے تھے۔

﴿12371﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد الوہاب عَبَّادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ حضرت سیِّدُنا اَسَد بن عبیدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے جواب نہ دیا تو وہ واپس آئے اور بولے: اے اَسَد! میں تمہارے پاس سے گزرا اور تمہیں سلام کیا لیکن تم نے مجھے جواب نہ دیا؟ حضرت سیِّدُنا اسد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے معذرت کی کہ وہ مشغول تھے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ ان کے اس جواب سے گویا مطمئن نہیں ہوئے تو انہوں نے ان سے فرمایا: اے سفیان! تم اس مرتبے کو نہیں پہنچے کہ مجھے

---

[1] ...نسائی، کتاب الطھارۃ، باب وجوب الغسل اذا التقی الختانان، ص۳۹، حدیث: ۱۹۲

جو بارگاہِ الٰہی سے علم ملا ہو وہ اس علم کے سوا ہو جو تم جانتے ہو۔

سیِّدُنا اسد بجلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

﴿12372﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو[1]۔[2]

﴿12373﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرے جو پالکی میں سوار تھی اور اس کا بیٹا اس کے ساتھ تھا، اس عورت نے سر اٹھا کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اس بچے کے لیے بھی حج ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اور تیرے لیے اس میں اجر ہے۔[3]



حضرت سیدُنا بِشر آمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین بُزرگوں میں سے قناعت کرنے اور راضی رہنے والے اور پوشیدہ مُعاملات (قبر و آخرت) کی تیاری کرنے والے حضرت سیِّدُنا بشر آمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

---

(1)... مشہور مفسر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس کے تحت فرماتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ اگر ہزاروں کے نام محمد ہوں تو دھوکہ نہ ہوگا کیونکہ حضور کو صرف نام سے پکارنا حرام ہے، اب جو حضور کو پکارے گا وہ یارسول اللہ کہے گا یا محمد نہ کہے گا، اگر یا محمد کہہ کر پکارے گا تو کسی اور محمد کو پکارے گا نہ کہ حضور کو، اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور کو نام لے کر نہ پکارا یَاَیُّهَا النَّبِی یَاَیُّهَا الرَّسُوْل سے پکارا لہذا نام کے اشتراک میں شبہ و دھوکہ نہ ہوگا کنیت کے اشتراک میں ضرور دھوکا ہوگا۔ بعض علما فرماتے ہیں کہ یہ (یعنی نام اور کنیت کو جمع کرنے کی) ممانعت حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی حیات شریف میں تھی بعد وفات ہر طرح اجازت ہے خواہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام رکھے یا آپ کی کنیت یا دونوں جمع کردے کہ نام رکھے محمد کنیت رکھے ابو القاسم اس کے متعلق اور بہت سے قول ہیں یہ ہی قول قوی ہے جو ہم نے عرض کیا کہ یہ حکم حیات شریف میں تھا، حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) نے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعد اپنے بیٹے کا نام محمد کنیت ابو القاسم رکھی جنہیں محمد ابن حنفیہ کہا جاتا ہے اور انہوں نے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے پہلے پوچھا تھا کہ کیا میں آپ کے بعد اپنے کسی بیٹے کا نام محمد کنیت ابو القاسم رکھ سکتا ہوں فرمایا تھا: ہاں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۲۰۵، ۲۰۶ ملتقطا)

(2)... مسلم، کتاب الآداب، باب النھی عن التکنی بابی القاسم ... الخ، ص۹۰۸، حدیث: ۵۵۹۷

(3)... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب حج الصبی، ۳/ ۴۱۷، حدیث: ۲۹۱۰

﴿12374﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن منصور قُرَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: اے ابو محفوظ! میں نے اس شہر میں ایک ایسے انسان کو دیکھا جو ابدال کے طریقے پر چلتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا: خدا کی قسم! اگر ایسی بات ہے تو پھر یہ وہی شخص ہوں گے جنہیں بِشْر آمی کہا جاتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا محمد بن منصور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تمیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کہتے سنا کہ حضرت سیِّدُنا بِشْر آمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے آسانی پہنچانے والی دوستی کے مقابلے میں خیر و نفع پہنچانے والی دوستی زیادہ پسند ہے۔

سیِّدُنا بِشْر آمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی حدیث

﴿12375﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے اس دن میں، اس جگہ میں اور اس مہینے میں جُمعہ فرض کیا ہے تو جس نے جمعہ سے بے رغبتی کرتے ہوئے اسے چھوڑا، چاہے اس کا حاکم عادل ہو یا ظالم، سنو! اللہ پاک اس کا شیرازہ بکھیرے، اس کے کام میں برکت نہ دے، سنو! جُمعہ چھوڑنے والے کی نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج قبول نہیں اور خبردار! کوئی عورت کسی مرد کی امام نہ بنے، کوئی دیہاتی کسی مُہاجر کا امام نہ بنے اور کوئی فاسق امام نہ بنے، ہاں اگر سلطان کی تلوار یا کوڑے کا خوف ہو تو بن جائے۔[1]



حضرت سیِّدُنا ابو رَبیع سائِح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین بزرگوں میں سے ایک ہستی حضرت سیِّدُنا ابو ربیع السائح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ہے جو باری تعالیٰ سے ملاقات کی بہت جلدی کرنے والے تھے۔

دنیا کا نشہ اترتا نہیں:

﴿12376﴾... حضرت سیِّدُنا ادریس بن یحییٰ خَولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حضرت سیِّدُنا ابو ربیع

---

1 ... معجم اوسط، ۱/۳۴۷، حدیث: ۱۲۶۱، بتغیر قلیل، عن جابر بن عبد اللہ

سائح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پوچھا: نشہ کرنے والے پر حد کب قائم کی جاتی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جب اس کا نشہ اتر جائے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دُنیا کا نشہ تو کبھی اترتا ہی نہیں۔

﴿12377﴾... حضرت سَیِّدُنا سعید بن ابراہیم خَولانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا ابو ربیع سائح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے عرض کی: مجھے اسمِ اعظم سکھائیے۔ آپ نے فرمایا: تیرے پاس دوات اور کاغذ ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: لکھو ”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اَطِعِ اللّٰہَ یُطِعْکَ یعنی اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا تم اللہ پاک کی اطاعت کرو وہ تمہاری سُنے گا۔“

بندے کی سعادت مندی:

﴿12378﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ربیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو علی جمیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بتایا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بندے کی سعادت مندی میں سے ہے کہ جب وہ مرے تو اس کے گناہ بھی اس کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں۔

﴿12379﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ربیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے حضرت سَیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ذکر کیا گیا تو مجھے ان کے مُعاملات جاننے کا شوق ہوا، لہٰذا میں عشاء کے بعد ان کے گھر گیا اور ان سے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ آپ نے پوچھا: کون ہو؟ میں نے کہا: مسافر ہوں اور رہنے کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: اندر آجاؤ، اللہ پاک مددگار ہے۔ میں اندر داخل ہوا اور ان سے سُوالات کرنے لگا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: بزرگانِ دین فُضول باتوں کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔ پھر میں صبح تک خاموش رہا، جب صبح ہوئی تو میں نے ان سے عرض کی: مجھے نصیحت کیجیے۔ آپ نے فرمایا: اگر تمہاری والدہ ہیں تو ان کے ساتھ بھلائی کرو اور مسلمانوں کی جماعت چھوڑنے کے علاوہ لوگوں سے ایسے دور بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

فقر پر صبر کا اجر:

﴿12380﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس آیت:

اُولٰٓىٕكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا (پ۱۹، الفرقان: ۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کو جنت کا سب سے اونچا بالاخانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا۔

کی تفسیر میں فرمایا: یہ انعام دنیا میں فَقْر وفاقہ پر صَبْر کرنے والے لوگوں کے لیے ہے۔

﴿12381﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن آدم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس تھے اور وہ اس وقت کسی دکان پر کھڑے ساتھ موجود ان لوگوں سے باتیں کر رہے تھے جو جانوروں پر سوار تھے۔ اتنے میں حضرت سیِّدُنا ابو رَبیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دُبلے پتلے اونٹ پر سوار گزرتے کہنے لگے: راستہ، راستہ۔ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: اے ابو ربیع! تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابو اسماعیل! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم جانور والوں کو پسند کرتے ہو کہیں تم بھی ان کے جیسے نہ ہو جاؤ۔ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابو ربیع! میرے پاس تمہارے لیے اچھا سُلوک ہے۔ تو حضرت سیِّدُنا ابو رَبیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان سنایا: غریب مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرو کیونکہ بروزِ قیامت ان کی حکومت ہو گی۔[1] (یہ سن کر) حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگ گئے۔

حضرت سیدنا علی بن فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

تبع تابعین بُزرگوں میں سے ایک ہستی خوفِ خُدا رکھنے والے، لاغر و نحیف بدن والے اور مشہور بزرگ حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض کے صاحب زادے حضرت سیِّدُنا علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما ہیں۔

قیامت میں بچھڑنے کا خوف:

﴿12382﴾... حضرت سیِّدُنا علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میرے بیٹے "علی" رونے لگے، میں نے پوچھا: پیارے بیٹے! کیا ہوا؟ علی نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہیں قیامت میں ہم ایک دوسرے سے بچھڑے ہوئے نہ ہوں۔

﴿12383﴾... حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک رات میرے بیٹے علی گھر کے صحن میں تھے میں نے جھانک کر اُنہیں دیکھا وہ کہہ رہے تھے: ہائے آگ! اس آگ سے چھٹکارا کب ملے گا!۔

﴿12384﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل طُوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دن حضرت سیِّدُنا فضیل

---

[1] ... جمع الجوامع، حرف الھمزۃ، ۱/ ۳۳۲، حدیث: ۳۴۳۹ ـ مسند الفردوس، ۱/ ۸۳، حدیث: ۲۶۱ بتغیر قلیل

بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس تھے، ان پر بے ہوشی کی کیفیت طاری تھی، (کچھ افاقہ ہوا تو) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: (بیٹا علی!) اللہ پاک کے علم ازلی میں جو تمہارے اعمال ہیں انہیں اللہ کریم قبول فرمائے۔

وعید والی آیت ذہن پر چھا گئی:

حضرت سیِّدُنا اسماعیل طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا کسی اور کا بیان ہے: ایک دن ہم فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہے تھے اور حضرت سیِّدُنا علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہمارے ساتھ تھے، امام نے یہ آیت بھی تلاوت کی:

فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ (پ۲۷، الرحمٰن: ۵۶)

ترجمۂ کنز الایمان: ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں۔

امام نے سلام پھیر دیا تو میں نے کہا: جناب علی! آپ نے سنا امام نے کیا تلاوت کی ہے؟ حضرت سیِّدُنا علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کیا تلاوت کی ہے؟ میں نے بتایا:

فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ (پ۲۷، الرحمٰن: ۵۶)

ترجمۂ کنز الایمان: ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں۔

اور

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ (پ۲۷، الرحمٰن: ۷۲) ترجمۂ کنز الایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

حضرت سیِّدُنا علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے ذہن پر تو ان سے پہلے کی یہ آیت چھائی ہوئی تھی:

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ (پ۲۷، الرحمٰن: ۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: تم پر چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا دھواں تو پھر بدلہ نہ لے سکو گے۔

عبادت گزار سبقت لے گئے:

﴿12385﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رات میں نماز پڑھتے رہتے حتی کہ تھک کر اپنے بستر پر جاتے اور اپنے والد گرامی حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کرتے: ابا جان! عبادت گزار مجھ سے بازی لے گئے ہیں۔

﴿12386﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض اور ان کے بیٹے حضرت سیِّدُنا علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا سے زیادہ خوف خدا والا کوئی نہ دیکھا۔

تذکرہ جہنم سن کر بے ہوش ہوگئے:

﴿12387﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مجلس میں موجود تھے، حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک حدیث پاک بیان کرنے لگے جس میں جہنم کا تذکرہ تھا، حضرت سیِّدُنا علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاتھ میں کسی چیز میں بندھے ہوئے کاغذ تھے، حدیث پاک میں جہنم کا تذکرہ ہوا تو حضرت سیِّدُنا علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حلق سے ایک چیخ نکلی، کاغذوں کا بنڈل آپ نے ہاتھ سے چھوڑ دیا یا وہ آپ کے ہاتھ سے خود ہی گر گیا اور آپ بے ہوش ہوگئے، حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: مجھے پتا ہوتا کہ علی بن فضیل بھی یہاں موجود ہیں تو میں یہ حدیث بیان ہی نہ کرتا۔ پھر کافی دیر بعد حضرت سیِّدُنا علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی حالت بہتر ہوئی۔

﴿12388﴾... حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے علی سے کہا: کتنا اچھا ہو کہ تم فکرِ دُنیا کے خلاف ہمارا ساتھ دو! فرماتے ہیں: علی نے ٹوکری اٹھائی اور بازار چلے گئے تاکہ بار برداری (یعنی بوجھ اٹھانے) کی مزدوری کر سکیں۔ ایک آدمی آیا اور مجھے یہ بات بتائی، میں فوراً گیا اور انہیں گھر لے آیا، میں نے کہا: پیارے بیٹے! میں یہ تو نہیں چاہتا ہوں یا یہ سب تو نہیں چاہتا تھا۔

علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا تقویٰ:

﴿12389﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو عثمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے والدِ گرامی حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اونٹوں پر بار برداری کا کام کرتے تھے، ایک مرتبہ اُنہوں نے جو اَناج لادا اس میں کچھ کمی ہوگئی، اونٹ کرایہ پر دینے والوں نے حضرت علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو جانے نہ دیا، حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ان لوگوں کے پاس گئے اور فرمایا: تم لوگ "علی" کے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہو؟ سُنو! کوفہ میں ہمارے پاس ایک بکری تھی، ایک مرتبہ اُس بکری نے کسی حاکم یا بادشاہ

وغیرہ کا چارہ کھالیا، میرے بیٹے علی نے دوبارہ کبھی اس بکری کا دودھ نہیں پیا(ایسا پرہیزگار آدمی تمہارے ساتھ کیسے غبن کر سکتا ہے) اُن لوگوں نے عرض کی: جناب! ہمیں تو پتا ہی نہیں تھا کہ یہ آپ کے صاحب زادے ہیں۔

دو میں سے ایک صدقہ:

﴿12390﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو عثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جن دنوں جَو کے نِرخ چڑھے ہوئے تھے حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دینار قیمت پر جَو خریدتے تھے، حضرت سیِّدُنا علی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی والدہ نے اپنے شوہر حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: میں ہر ایک کے لیے دو دو روٹیاں بنادیا کروں گی۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے حصے کی دو روٹیوں میں سے ایک خود لے لیتے اور دوسری صدقہ کر دیا کرتے حتّٰی کہ کم کھانے کے باعث انہیں لاغری ہونے لگی تھی یا کچھ حد تک ہو گئی تھی۔

﴿12391﴾... حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے بیٹے ”علی“ نے مجھ سے کہا: پیارے ابا جان! جس پَروَردگار نے دنیا میں مجھے آپ کے سپرد کیا اُس ربِّ کریم سے دُعا مانگیں کہ وہ آخرت میں بھی مجھے آپ کے حوالے کردے اور جس خدائے بزرگ وبرتر نے دنیا میں ہمیں اکٹھا کیا اُس کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائیں کہ وہ آخرت میں بھی ہمیں ایک دوسرے سے ملادے۔ پھر میرے بیٹے رونے لگے اور رنج وغم کی اسی کیفیت میں رہے۔ اتنا بیان کرکے حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے اور یوں گویا ہوئے: میرے پیارے! اے غمگینی واشکباری میں میرا ساتھ دینے والے! اے میرے جگر کے ٹکڑے! **اللہ** پاک کے علمِ ازلی میں جو تمہارے اعمال ہیں **اللہ** پاک اُنہیں قبول فرمائے۔

﴿12392﴾... حضرت سیِّدُنا شہاب بن عَبَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میدانِ مِنٰی میں تھے، آپ کی طبیعت ناساز تھی اور لوگ آپ سے مزاج پُرسی کر رہے تھے، اُس وقت انہوں نے فرمایا: اگر مجھے لگے کہ میں ظہر تک زندہ رہوں گا تو یہ بھی میرے لئے انتہائی تکلیف دہ ہوگا۔

معاملات میں باریک بینی:

﴿12393﴾... حضرت سعید اَشْیَب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے

بیٹے حضرت علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: خلیفۂ وقت کے لیے مَطاف (یعنی طواف کی جگہ) کو خالی کروایا گیا ہے چلو! ہم بھی اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے طواف کر لیتے ہیں۔ بیٹے نے عرض کی: پیارے ابا جان! کیا ہم ظلم کے زور پر ہونے والے تخلیہ سے فائدہ اٹھائیں؟! اس پر حضرت سیِّدُنا فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یا اللہ! میں نے علی کو اپنی طرف سے طور طریقے سکھانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا، میرے مالک! اسے جو سکھایا ہے تُو نے ہی سکھایا ہے۔

محشر کی پیشی کا خوف:

﴿12394﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ کہا: ہائے! اُس سب سے سخت دن (قیامت) میں میرا کیا بنے گا؟! پھر فرمایا: کتنی ہی بُرائیاں ہیں جو کل محشر میں سب کے سامنے آجائیں گی۔

﴿12395﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (اس قدر خوفِ آخرت رکھتے تھے کہ) سورۃُ اَلْقَارِعَة پڑھنے کی ہمت نہیں رکھتے تھے اور نہ ان کے سامنے یہ سورت تلاوت کی جاسکتی تھی۔[1]

سیِّدُنا علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو رَوَّاد، حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ اور دیگر بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے روایات کی ہیں۔

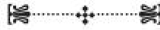
خواب کا حکم نافذ فرمادیا:

﴿12396﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے خواب دیکھا، کوئی پوچھ رہا تھا: تمہارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہیں کیا حکم دیا ہے؟ انصاری نے جواب دیا: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم 33 مرتبہ "سبحٰن اللہ"، 33 مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" اور 34 مرتبہ "اللہ اَکْبَر" پڑھا کریں، یہ 100 ہو جائیں گے۔ خواب میں آنے والے نے کہا: تم 25 مرتبہ "سبحٰن اللہ"،

---

[1]... "قارعہ" قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ (خزائن العرفان، پ۳۰، القارعۃ، تحت الآیۃ ۳) اس سورت میں قیامت کی ہولناکی، حساب کتاب اور جنت و دوزخ کا تذکرہ ہے۔

25 مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰه"، 25 مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَر" اور 25 مرتبہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا الله" کہو گے تو یہ بھی 100 ہو جائیں گے۔ صبح ہوئی تو انصاری نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر خواب سنایا تو حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جیسا اس انصاری نے بیان کیا ہے تم اسی طرح عمل کرو۔[1]



حضرت سیِّدُنا بِشْر بن سَرِی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه

تبع تابعین بزرگوں میں سے ایک ہستی حضرت سیِّدُنا ابو عمر بِشْر بن سَرِی بصری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه ہیں، انہوں نے مکہ مکرمہ میں رہائش اختیار کر لی تھی اور مکّہ پاک کے عبادت گزاروں میں شمار ہوتے تھے۔

﴿12397﴾... حضرت سیِّدُنا محمود بن غَیلان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو عمرو بِشْر بن سَرِی بصری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه مکہ پاک میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔

﴿12398﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا بِشْر بن سَرِی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کو فرماتے سنا: یہ محبت کی نشانی نہیں کہ تمہیں وہ چیز پسند ہو جو تمہارے محبوب کو ناپسند ہے۔

کس کے نزدیک کیا پسندیدہ؟

﴿12399﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو صفوان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه سے پوچھا: آپ کو کون سی حالت پسند ہے؟ یہ کہ آدمی بھوکا رہے اور بیٹھ کر (اخروی معاملات میں) غور وفکر کرے یا کھانا کھائے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھے؟ حضرت سیِّدُنا ابو صفوان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه نے فرمایا: مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ وہ کھانا کھائے، کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور نماز میں (اخروی معاملات پر) غور وفکر کرے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اُن کا یہ جواب حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کو بتایا تو فرمایا: انہوں نے سچ کہا، نماز میں غور وفکر کرنا نماز سے باہر غور وفکر کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ نماز میں (اخروی معاملات سے متعلق) غور وفکر کرنا دو عمل ہیں (ایک نماز اور ایک غور وفکر) اور دو عمل کرنا ایک عمل کرنے سے بہتر ہے۔ فرماتے ہیں: پھر میں نے یہ معاملہ حضرت سیِّدُنا بِشْر بن سَرِی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کے سامنے بیان کیا تو آپ نے مسجدِ حرام سے

[1]... نسائی، کتاب السھو، باب نوع آخر من عدد التسبیح، ص ۲۳۲، حدیث: ۱۳۴۸

دانے برابر ایک کنکر اٹھا کر فرمایا: جیسی بھوک کی تم نے بات کی ایسی بھوک اس کنکری جتنی ہی تمہیں عطا ہو جائے تو یہ مجھے طواف والوں کے طواف، نماز والوں کی نماز اور حج والوں کے حج سے زیادہ پسند ہے۔

سیِّدُنا بِشر بن سَرِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا بِشر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری، حضرت سیِّدُنا مِسْعَر، حضرت سیِّدُنا حماد بن سَلَمہ، حضرت سیِّدُنا حماد بن زید اور دیگر ائمہ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے روایات کی ہیں۔

﴿12400﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں: میں بہت مذی والا تھا[1]، میں نے ایک شخص سے کہا، انہوں نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا تو ارشاد فرمایا: اس میں وضو کرنا لازم ہے۔[2]

نماز میں صفیں سیدھی رکھنے کا حکم:

﴿12401﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی کرو کہ نماز صفیں سیدھی رکھنے سے کامل ہوتی ہے۔[3]

﴿12402﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ایک کنیز تھی، اُس کا عجمی نام تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس کا نام "جمیلہ" رکھا مگر وہ نہ مانی۔ آپ نے اس سے کہا: چلو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فیصلہ کروالیتے ہیں۔ چنانچہ دونوں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے، حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (کنیز سے) ارشاد فرمایا: تم "جمیلہ" ہو۔ اس پر حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کنیز سے فرمایا: اب تمہارا یہی نام ہے، چاہے تمہاری ناک نیچی ہو۔[4]

﴿12403﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہیں حضور نبی

1... شہوت کے وقت جو پتلا لیس دار پانی نکلتا ہے وہ مذی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۴۵)

2... بخاری، کتاب العلم، باب من استحیا فامر غیرہ بالسؤال، ۱/ ۶۹، حدیث: ۱۳۲

3... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۵۴۵، حدیث: ۱۳۹۰۱، ۱۳۹۰۲

4... اتحاف الخیرۃ، کتاب الادب، باب تغییر الاسم باحسن منہ... الخ، ۷/ ۵۱۳، حدیث: ۷۴۲۴

اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزدلفہ کی رات اپنے گھر کے کمزور افراد کے ساتھ آگے بھیج دیا۔[1]

﴾12404﴿ ... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ آیتِ مبارکہ:

اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ (پ۱۲، ھود: ۴۶) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اس کے کام بڑے نالائق ہیں۔

اس طرح تلاوت فرمارہے تھے: اِنَّهٗ عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ۔[2]

﴾12405﴿ ... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ آیتِ مبارکہ:

فَرَوْحٌ وَّ رَیْحَانٌ (پ۲۷، الواقعۃ: ۸۹) ترجمۂ کنز الایمان: تو راحت ہے اور پھول۔

اس طرح تلاوت کرتے سنا: فَرُوْحٌ وَّرَیْحَانٌ۔[3]

بحالتِ احرام سمندری شکار جائز:

﴾12406﴿ ... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے، اتنے میں ہمارے سامنے ٹڈی دَل (یعنی ٹڈیوں کا لشکر) آگیا، ہم انہیں اپنے کوڑوں اور ڈنڈوں سے مارنے لگے پھر ہمیں پچھتاوا ہونے لگا۔ ہم بولے: یہ ہم نے کیا کر دیا! ہم تو احرام میں تھے؟ چنانچہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں سوال کیا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں، یہ دریائی شکار ہے[4]۔[5]

---

1 ... بخاری، کتاب الحج، باب من قدم ضعفۃ... الخ، ۱/۵۲۰، حدیث: ۱۶۷۸

2 ... ابوداود، کتاب الحروف والقراءات، ۴/۳۶، حدیث: ۳۹۸۳

3 ... ابوداود، کتاب الحروف والقراءات، ۴/۳۹، حدیث: ۳۹۹۱

4 ... بعض علماء نے اس حدیث سے ثابت کیا، ٹڈی کا شکار محرم کر سکتا ہے کہ یہ دریائی شکار ہے، ربّ تعالیٰ نے فرمایا: "اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ (پ۷، المآئدۃ: ۹۶) (ترجمۂ کنز الایمان: حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار)۔" ہمارے امام اعظم کے ہاں ٹڈی خشکی کا شکار ہے کہ یہ خشکی میں ہی انڈے بچے دیتی ہے اور خشکی ہی میں جنتی پلتی ہے اور خشکی کے ہی پتے وغیرہ کھاتی ہے۔ اس حدیث کے متعلق احناف کہتے ہیں کہ ٹڈی دو قسم کی ہے: بحری و بری۔ بحری ٹڈی مچھلی کے ناک سے کیڑوں کی طرح نکلتی ہے، یہاں اسی کا ذکر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۹۴، ۱۹۳)

5 ... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۲۷۶، حدیث: ۹۲۸۷، بتغیر قلیل

سب سے بڑا چور:

﴿12407﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بُرا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ نماز کے رُکوع وسُجود پورے نہیں کرتا ہے۔[1]

خوش آواز قاری:

﴿12408﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ (آپ بہت خوش آواز تھے)، اُمّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کان لگا کر اُن کی تلاوت سُننے لگیں، صبح حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو یہ پتا چلا تو فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں اور اچھی طرح تلاوت کرتا اور آپ لوگوں کا شوق بڑھاتا۔[2]

﴿12409﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنے بھائی کو لے کر حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یہ میرا بھائی (دُنیوی کام کاج میں) میری مدد نہیں کرتا ہے۔ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شاید تجھے اس کی بَرَکت سے رزق ملتا ہو۔[3]



حضرت سیّدُنا ابوبکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

تبع تابعین بزرگوں میں سے ایک ہستی خندہ رُو قاری اور خوش دل عابد حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں، آپ شمار میں یکتا تھے اور عبادت میں چاق وچوبند تھے۔

تصوف: منقول ہے کہ قربِ الٰہی کی سیڑھیاں چڑھنا اور بلندی پر جا پہنچنا تصوّف ہے۔

﴿12410﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک رات میں نے زمزم شریف سے

1... مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۱۱۲، حدیث: ۱۱۵۳۲

2... مصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب فضائل القرآن، باب فی حسن الصوت بالقرآن، ۷/۱۵۴، حدیث: ۱۲

3... الاحادیث المختارۃ، ۵/۳۹، حدیث: ۱۶۶۴

ڈول بھر اتو دودھ ملے شہد کا مزہ آیا۔

86سال تک ہر شب ختم قرآن:

﴿12411﴾... حضرت سیِّدُنا ہَیْثَم بن خارِجہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک طَشت میں پکی ہوئی تازہ کھجوریں رکھی ہیں۔ میں نے کہا: جناب ابو بکر! کیا ہمیں کھانے کی دعوت نہیں دیں گے؟ حضرت سیِّدُنا ہَیثم بن خارجہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کہتے ہیں: اس وقت میرا کھانے کو دل کر رہا تھا۔ حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے مجھ سے فرمایا: ہَیْثَم! یہ اہلِ جنت کا کھانا ہے اِسے دنیا والے نہیں کھا سکتے ہیں۔ میں نے کہا: آپ کو کیسے ملا؟ فرمایا: مجھ سے یہ پوچھتے ہو جبکہ مجھ پر 86 سال ایسے گزرے کہ میں ہر شب ایک قرآن پاک ختم کرتا تھا۔

فرشتو! تم دعا کرو:

﴿12412﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر بن حارث رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو کہتے سُنا: اے مجھ پر متعین فرشتو! میرے حق میں **اللہ** پاک سے دعا کرو کیونکہ تم دونوں **اللہ** پاک کے مجھ سے بڑھ کر فرماں بردار ہو۔

﴿12413﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: کسی آدمی کا درہم گُم ہو جائے تو وہ سارا دن کہتا پھرتا ہے: ہائے! میرا درہم کھو گیا، ہائے! میرا درہم کھو گیا۔ لیکن یہ افسوس کسی کو نہیں ہوتا ہے کہ ہائے میرا دن چلا گیا اور میں نے اس میں کوئی نیک عمل نہیں کیا۔

معذور، مخبور، مجبور اور مثبور:

﴿12414﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: مخلوق چار طرح کی ہے: (۱)... معذور یعنی قابلِ معافی (۲)... مخبور یعنی آزمائش میں مبتلا (۳)... مجبور یعنی پابند اور (۴)... مثبور یعنی دُھتکارا ہوا۔ قابلِ معافی جانور ہیں، آزمائش میں مبتلا آدمی ہیں، پابند فرشتے ہیں کہ وہ فرماں برداری کے پابند ہیں اور دُھتکارا ہوا شیطان ہے۔

﴿12415﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: خاموشی کا سب سے چھوٹا فائدہ سلامتی ہے اور عافیت کے نام پر سلامتی ہی کافی ہے، بولنے کا سب سے چھوٹا نقصان مشہور ہو جانا ہے اور مشہور ہو جانا

بھی کوئی کم مصیبت نہیں ہے۔

﴿12416﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے خواب میں دُنیا کو بد شکل بڑھیا کی صورت میں دیکھا ہے۔

بد شکل کبڑی بڑھیا:

﴿12417﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں ایک بد شکل کبڑی بڑھیا کو دیکھا۔ وہ تالیاں بجا رہی تھی اور لوگ اس کے پیچھے پیچھے تالیاں بجا رہے تھے اور ناچ رہے تھے۔ وہ بگڑی شکل والی بڑھیا میرے سامنے سے گزری تو میری طرف رُخ کرکے بولی: اگر تم میرے ہتھے چڑھ جاتے تو میں تمہارے ساتھ بھی یہی سُلوک کرتی جو میں ان سب کے ساتھ کر رہی ہوں۔ پھر حضرت سیِّدُنا ابو بکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے اور فرمایا: یہ خواب میں نے بغداد آنے سے پہلے دیکھا تھا۔

آخرت کا قیدی رہا نہیں ہوتا:

﴿12418﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میری جوانی میں مجھے ایک شخص نے کہا تھا: جس قدر ہو سکے آخرت کی قید سے اپنی گردن دُنیا میں ہی چھڑوا لو کہ آخرت کا قیدی کبھی نہیں چھوٹتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اس بات کو ہمیشہ یاد رکھا ہے۔

﴿12419﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میری تو چاہت ہے کہ کاش! میری جوانی کی لغزشیں معاف ہو جاتیں چاہے اس کے بدلے میرے دونوں ہاتھ ہی کاٹ لئے جاتے۔

ایک ہی جگہ 18 ہزار ختم قرآن:

﴿12420﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات کا وقت آیا تو آپ کی بہن رونے لگیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مت روؤ۔ گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تمہارے بھائی نے اس گوشے میں اٹھارہ ہزار مرتبہ ختم قرآن کیا ہے۔

سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بہت ائمہ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے احادیث لی ہیں جن میں

حضرت سیِّدُنا عاصم، حضرت سیِّدُنا اَعْمَش اور حضرت سیِّدُنا ابو حصین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم بھی شامل ہیں۔

اصل مالداری کیا ہے؟

﴿12421﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: مالداری کیا ہے؟ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی امید نہ رکھنا۔(1)

﴿12422﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم ایسی قوموں کو پاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے تو تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لینا اور ان کے ساتھ نفل کی نیّت سے شریک ہو جانا۔(2)

سحری میں برکت ہے:

﴿12423﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سَحَری کھایا کرو بے شک سَحَری میں برکت ہے۔(3)

﴿12424﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جن عورتوں کے شوہر موجود نہ ہوں اُن کے پاس نہ جاؤ کیونکہ شیطان رگوں میں خون دوڑنے کے ساتھ گردش کرتا ہے۔(4)

شانِ حسنین کریمین:

﴿12425﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھ رہے تھے، دونوں شہزادے حضرت سیِّدُنا امام حسن اور حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کھیلتے

1... معجم اوسط، ۴/۲۲۰، حدیث: ۵۷۷۸

2... ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب ماجاء فيما اخروا الصلوة عن وقتها، ۲/۸۷، حديث: ۱۲۵۵

3... نسائی، كتاب الصيام، باب الحث على السحور، ص ۳۶۰، حديث: ۲۱۴۱

4... ترمذی، كتاب الرضاع، باب ۱۷، ۲/۳۹۱، حديث: ۱۱۷۵، عن جابر

ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک پیٹھ پر بیٹھ جاتے تھے۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان شہزادوں کو آپ کے پاس سے ہٹانے لگے تو حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام پھیر کر فرمایا: میرے ماں باپ قربان! انہیں چھوڑ دو، جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اِن دونوں سے بھی محبت کرے۔[1]

پہلا تیر چلانے والے:

﴿12426﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بیان فرمایا کہ راہِ خدا میں سب سے پہلا تیر چلانے والے حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہیں۔

﴿12427﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو باتیں کفر (کے مُترادف) ہیں (۱)... نوحہ کرنا اور (۲)... نسب پر انگلی اٹھانا[2]۔[3]

رمضان کی فضیلت:

﴿12428﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رَمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جِنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا ہے، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا ہے، ایک پکارنے والا پکارتا ہے: اے بھلائی چاہنے والے! چلا آ اور اے برائی چاہنے والے! باز آ جا۔ **اللہ** پاک کی طرف سے لوگ دوزخ سے آزاد کیے جاتے ہیں اور یہ ہر رات ہوتا ہے۔[4]

1... موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا، کتاب العیال، باب حمل الولدان وشمھم وتقبیلھم، ۸/۵۸، حدیث: ۲۱۷۔ معجم کبیر، ۳/۴۷، حدیث: ۲۶۴۴

2... سَیِّدُنا امام محی الدین نَوَوِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ حدیثِ پاک نسب پر طعن کرنے اور نوحہ کرنے کی حُرمت کے سخت ہونے پر دلالت کرتی ہے اس کے بارے میں چار اقوال منقول ہیں: (۱) سب سے صحیح تر قول یہ ہے کہ یہ کفار کے اعمال اور جاہلیت کی عادات میں سے ہیں (۲) یہ اعمال کفر کی طرف لے جانے والے ہیں (۳) یہ نعمت و احسان کی ناشکری ہے اور (۴) یہ وعید انہیں حلال جاننے والے کے لئے ہے۔ (شرح النووی علی مسلم، کتاب الایمان، باب اطلاق اسم الکفر... الخ، الجزء الثانی، ۱/۵۷)

3... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان معنی قول النبی: لاترجعوا بعدی کفارا... الخ، ص ۵۵، حدیث: ۲۲۷، بتغیر قلیل

4... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی فضل شھر رمضان، ۲/۱۵۵، حدیث: ۶۸۲

﴿12429﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہودیوں پر اللہ پاک کی لعنت ہو، ان پر چربی حرام کی گئی لیکن وہ اسے بیچ کر قیمت کھا گئے۔[1]

نرمی کی فضیلت:

﴿12430﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک مہربان ہے اور مہربانی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں فرماتا۔[2]

﴿12431﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صبا (یعنی مشرقی ہوا) سے میری مدد کی گئی اور دَبور (یعنی مغربی ہوا) سے قومِ عاد ہلاک کی گئی۔[3]

﴿12432﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غریب لوگ مالداروں سے (قیامت کے) آدھے دن یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔[4]

360ہڈیوں کا صدقہ:

﴿12433﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشُبہ آدمی کے جسم میں تین سو ساٹھ ہڈیاں ہوتی ہیں، تو آدمی پر روزانہ ہر ہڈی کا صدقہ ہے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایسا کون کر سکتا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارا مسافر کو راستہ بتانا صَدَقہ ہے، تمہارا راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جو اس کام کی بھی طاقت نہ رکھے وہ (کیا کرے؟) ارشاد فرمایا: وہ اپنے شر کو لوگوں سے روک رکھے تو یہ بھی اس کا اپنی جان پر صَدَقہ ہے۔[5]

---

1 ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۲۸۷، حدیث: ۸۷۵۳

2 ...ابن ماجه، کتاب الادب، باب الرفق، ۴/۱۹۸، حدیث: ۳۶۸۸

3 ...العظمة لابی الشیخ، ذکر الریاح، ص ۲۸۵، حدیث: ۸۵۹

4 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان الفقراء المهاجرین... الخ، ۴/۱۵۸، حدیث: ۲۳۶۰

5 ...الطب النبوی لابی نعیم، باب فصول ترکیب البدن وتشریح الاعضاء، ص ۲۱۱، حدیث: ۷۵، وبتغیر

﴿12434﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرائے اور فرمایا: مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جنہیں زنجیروں میں باندھ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے اور انہیں یہ پسند نہیں ہوتا ہے۔[1] [2]

سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی فضیلت:

﴿12435﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت مولیٰ علی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: تم مجھ سے اس دَرَجہ میں ہو جو حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے تھا۔[3]

﴿12436﴾... اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ارشاد فرماتی ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر ماہِ رَمَضان میں 10 دن کا اعتکاف فرماتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصالِ ظاہری ہوا اس سال 20 دن کا اعتکاف فرمایا تھا۔[4]

دو اَجر والا:

﴿12437﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کرے اور پھر نئے مہر کے ساتھ اس سے نکاح کرلے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔[5]

﴿12438﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بُردہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں ابنِ زیاد کے پاس موجود تھا، اتنے میں

1... علامہ محمد عبد الرؤوف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **"تیسیر شرح جامع الصغیر، جلد2، صفحہ 128"** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: زنجیروں میں باندھ کر جنت کی طرف لے جانے سے مراد یہ ہے کہ انہیں دنیا میں بیڑیوں میں قید کیا جاتا ہے اور زنجیروں میں جکڑا جاتا ہے تاکہ یہ اسلام قبول کریں پھر یہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسلام میں داخل ہوتے ہیں اور اس کے بعد جب یہ اسلام کو پہچان لیتے ہیں تو دل سے بھی اسے قبول کرلیتے ہیں یوں یہ جنت میں داخلے کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔

2... مسند الفردوس، ۳/ ۷۳، حدیث: ۴۰۸۶۔ معجم کبیر، ۸/ ۲۸۳، حدیث: ۸۰۸۷، عن ابی امامۃ

3... مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن أبی طالب، ص۱۰۰۶، حدیث: ۶۲۱۷، عن سعد بن ابی وقاص

4... بخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأوسط من رمضان، ۱/ ۶۷۱، حدیث: ۲۰۴۴، عن ابی ھریرۃ

5... مسند امام احمد، حدیث ابی موسیٰ، ۷/ ۱۵۶، حدیث: ۱۹۶۷۶

باغیوں کے سر لائے جانے لگے، میں کہنے لگا: جہنم میں، جہنم میں۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن یزید انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: بھتیجے! کیا تم نہیں جانتے؟ میں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک اللہ پاک نے اس امت کا عذاب دُنیا میں قتل کو بنایا ہے[1]۔[2]

غنی و تندرست صدقہ نہ لے:

﴿12439-41﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صَدَقہ (لینا) حلال نہیں کسی غنی کے لئے نہ کسی تندرست کے لئے۔[3]

﴿12442﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طالب کے انتقال کے بعد مشرکوں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ بدکلامی شروع کر دی تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چچا! تمہارے نہ ہونے کا احساس مجھے کس قدر جلد ہو گیا۔[4]

﴿12443﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک کچھ شعر حکمت بھرے ہوتے ہیں۔[5]

بیماری کی فضیلت:

﴿12444﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کے اعمال لکھنے والے فرشتوں سے فرماتا ہے: اس کے وہ اچھے عمل لکھو جو یہ صحت یابی کی حالت میں کرتا تھا یہاں تک کہ میں اسے اپنے پاس بلا لوں یا آزاد کر دوں۔[6]

1... علامہ محمد عبد الرؤوف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **"فیض القدیر شرح جامع الصغیر، جلد 2، صفحہ 282"** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: "یعنی کچھ مسلمان اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے ہاتھوں قتل ہوں گے اور یہ قتل ان کے جرائم کا کفارہ ہو گا۔"

2... جامع صغیر، ص ۱۰۷، حدیث: ۱۷۱۶

3... ابن ماجہ، کتاب الزکوۃ، باب من سال عن ظھر غنی، ۲/ ۴۰۱، حدیث: ۱۸۳۹

4... معجم اوسط، ۳/ ۴۵، حدیث: ۳۸۱۸

5... ابو داود، کتاب الادب، باب ماجاء فی الشعر، ۴/ ۳۹۳، حدیث: ۵۰۱۰، عن ابی بن کعب

6... مسند بزار، حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۶/ ۳۹۲، حدیث: ۲۴۱۳، بتغیر قلیل

غیبی خبریں:

﴿12445﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جب کِسْریٰ (ایران کا بادشاہ) چلا جائے گا تو اس کے بعد کوئی کِسْریٰ نہ ہو گا، جب قیصر (روم کا بادشاہ) چلا جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہو گا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! قیصر و کسریٰ کے خزانے ضرور اللہ پاک کی راہ میں خرچ کئے جائیں گے۔[1]

﴿12446﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ضرور کوئی مسافر عورت مدینہ سے نکلے گی اور حِیْرہ تک سفر کرے گی، اُسے اللہ پاک کے سوا کسی کا خوف نہیں ہو گا۔[2]

﴿12447﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو خوب ظاہر کرو[3]۔[4]

اذانِ فجر کا طریقہ:

﴿12448﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو محذورہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے غزوہ حُنَیْن کے دن حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے فجر کی اذان دی، میں اُن دنوں نو عمر لڑکا تھا، جب میں "حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ" اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" تک پہنچا تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے ساتھ "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم" بھی ملا دو۔[5]

﴿12449﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1... مسند امام احمد، حدیث ابی عبد الرحمن، ۷/۳۴۳، حدیث: ۲۱۰۶۸، بتقدم وتاخر

2... معجم کبیر، ۲/۲۱۵، حدیث: ۱۸۸۰

3... مشہور مُفَسِّر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 253** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: قرآن کریم کی لوگوں میں خوب اشاعت کرو اسے چھپا نہ رکھو جیسے یہود و نصاریٰ نے اصل توریت و انجیل چھپا دی سورج چھپنے کے لیے نہیں نکلتا چمکنے کے لیے نکلتا ہے قرآن کو چمکنے دو بلکہ خود بھی چمکاؤ۔

4... معجم کبیر، ۹/۱۳۹، حدیث: ۸۶۸۵

5... دار قطنی، کتاب الصلوۃ، باب ذکر الاقامۃ واختلاف الروایات فیہا، ۱/۳۴۵، حدیث: ۸۹۹

ارشاد فرمایا: جو اس حال میں فوت ہوا کہ کسی کو **اللہ** پاک کا شریک قرار نہیں دیتا تھا وہ جنت میں داخل ہو گا۔[1]

﴿12450﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چل رہا تھا حتّٰی کہ ہم مقامِ "حرّہ" تک پہنچ گئے، آپ نے فرمایا: یہاں بیٹھ جاؤ حتّٰی کہ میں تمہارے پاس لوٹ آؤں۔ میں بیٹھ گیا، کچھ دیر بعد حضور تشریف لاتے دکھائی دیئے، میں نے سُنا حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے تھے: اگرچہ چوری کرے اور بدکاری کرے؟ حضور نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کس سے گفتگو فرما رہے تھے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے سُن لیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ جبرائیل تھے، مقامِ "حرّہ" کے ایک گوشے سے میرے سامنے نمودار ہوئے اور عرض کی: آپ اپنی امت کو خوشخبری دے دیجئے کہ جو اس حال میں مرا کہ اس نے **اللہ** پاک کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا **اللہ** پاک اسے عذاب نہیں دے گا۔ میں نے تین مرتبہ پوچھا: جبرائیل! اگرچہ وہ زنا کرے اور اگرچہ وہ چوری کرے؟ جبرائیل نے تینوں مرتبہ جواب دیا: اگرچہ وہ زنا کرے اور اگرچہ وہ چوری کرے۔[2]

خُطبہ دینے والے کو تنبیہ:

﴿12451﴾... حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر خُطبہ دیا، خطبے میں کہا: جس نے **اللہ** و رسول کی اطاعت کی اس نے راہ پائی اور جس نے "ان دونوں" کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔ تو حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خاموش ہو جاؤ! تم کتنے بُرے خطیب ہو، یوں کہو: جس نے "**اللہ** و رسول" کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔[3]

حجرِ اسود اور رُکنِ یمانی کا استلام:

﴿12452﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رکن

---

1 ...بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب مع جبریل... الخ، ۴/۵۷۰، حدیث: ۷۴۸۷

2 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب المکثرون هم المقلون، ۴/۲۳۰، ۲۳۱، حدیث: ۶۴۴۳، ۶۴۴۴، بتغیر قلیل

3 ...مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاة، ص۳۳۶، حدیث: ۲۰۱۰۔ مسند امام شافعی، ومن کتاب ایجاب الجمعة، ص۶۷

یمانی اور حجر اسود کا استلام[1] فرمایا کرتے تھے، ان کے علاوہ کسی اور رُکن کا استلام نہیں فرماتے تھے۔[2]

﴿12453﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے رَمی (کنکریاں مارنے) سے پہلے طوافِ زیارت (عرفات سے واپسی کے بعد کیا جانے والا طواف) کر لیا۔ حضور رحمت عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں اب رمی کرلو۔ ایک شخص نے عرض کی: میں نے رمی سے پہلے حلق کروالیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں اب رمی کرلو۔ ایک شخص نے عرض کی: میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں اب رمی کرلو[3]۔[4]

﴿12454﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شراب پینے اور پلانے والے دونوں پر لعنت فرمائی۔[5]

﴿12455﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے، تمہارا اُن سے واسطہ پڑے تو نماز کا جو وقت تمہیں معلوم ہے اُسی وقت میں اپنے گھروں پر نماز پڑھ لینا، پھر ان لوگوں کے

1... حجر کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چُھو کر چوم لینے یا اشارہ کرکے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۹۶)

2... مصنف عبد الرزاق، کتاب المناسک، باب الاستلام فی غیر طواف... الخ، ۵/ ۳۱، حدیث: ۸۹۲۸

3... احناف کے نزدیک: قارِن اور متمتع حاجی پہلے رمی پھر قربانی کرے گا اور اس کے بعد حلق یا تقصیر کرے گا۔ ان تینوں اُمور میں ترتیب واجب ہے۔ البتہ حج افراد والے پر قربانی واجب نہیں اس پر دو چیزوں میں ہی ترتیب واجب ہے کہ پہلے رمی کرے گا پھر حلق یا تقصیر۔ (رد المحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ۳/ ۶۶۹) علامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانا: ”کوئی حرج نہیں“ اس کے معنیٰ ہیں تم پر کوئی گناہ نہیں یہ مراد نہیں تم پر فدیہ یا قربانی واجب نہیں۔ حلق و طواف یا رمی و طواف میں ترتیب واجب نہیں لہٰذا اگر کوئی طواف پہلے کرے پھر رمی تو اس پر دم واجب نہ ہوگا۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۵/ ۵۴۱، ۵۴۳، تحت الحدیث: ۲۶۵۵ ملخصا) خیال رہے کہ جیسے نماز کے واجب رہ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے ایسے ہی حج کا واجب رہ جانے سے دم یعنی قربانی واجب ہوتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۶۹)

4... دار قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/ ۳۲۱، حدیث: ۲۵۵۳

5... معجم کبیر، ۱۲/ ۳۴۵، حدیث: ۱۳۶۴۱

پاس جانا اور نفل کی نیّت سے اُن کے ساتھ نماز میں شریک ہو جانا۔[1]

سوتے وقت کی ایک دعا:

﴿12456﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے بستر پر آرام فرما ہوتے تو دایاں ہاتھ دائیں رُخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور یوں دعا کرتے: "اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ یعنی یااللہ! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچا جس دن تُو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا۔"[2]

﴿12457﴾... حضرت سیِّدُنا جَرِیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنا ہاتھ بڑھایئے اور مجھ پر کوئی شرط فرمادیجئے، حضور شرط کے بارے میں مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (وہ شرط یہ ہے کہ) تم اللہ پاک کی عبادت کرو گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے، نماز قائم کرو گے، زکوٰۃ ادا کرو گے، مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرو گے اور مشرک سے دُور رہو گے۔[3]

مالِ غنیمت کے مالک حضور ہیں:

﴿12458﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن میں ایک تلوار اٹھائے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج اللہ پاک نے مشرکوں کے مُعاملے میں میرا کلیجہ ٹھنڈا فرمادیا ہے، آپ یہ تلوار مجھے عطا فرمادیجئے۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سعد! یہ تلوار نہ میری ہے نہ تمہاری ہے۔ چنانچہ میں نے وہ تلوار واپس رکھ دی اور یہ سوچتے ہوئے لوٹ آیا کہ شاید حضور یہ تلوار اس شخص کو عطا فرمائیں جو میری طرح آزمائش میں نہ ہو۔ اتنے میں حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قاصد آگیا اور کہا: اٹھو! تمہیں حضور بُلاتے ہیں۔ میں بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: سعد! تم نے اس وقت یہ تلوار مانگی تھی جب یہ میری نہیں تھی، اب اللہ پاک نے اسے میری ملک کردیا ہے لہٰذا یہ تمہاری ہوئی۔ اس موقع پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تھی:

---

1 ...ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب ماجاء فيما اذا اخروا الصلاة عن وقتها، ۲/ ۸۷، حديث: ۱۲۵۵

2 ...ابو داود، كتاب الادب، باب ما يقول عند النوم، ۴/ ۴۰۴، حديث: ۵۰۴۵، عن حفصة

3 ...مسند امام احمد، حديث جرير بن عبد الله، ۷/ ۷۰، ۷۱، حديث: ۱۹۲۵۳، ۱۹۲۵۸

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ (پ۹، الانفال:۱) ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ و رسول ہیں۔[1]

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی قراءت میں "يَسْـَٔلُوْنَكَ الْاَنْفَال" ہے "عَنِ الْاَنْفَالِ" نہیں ہے۔

﴿12459﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ یعنی شرمندگی توبہ ہے۔[2]

سرکہ والا گھر سالن سے خالی نہیں:

﴿12460﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ ہانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: اُمِّ ہانی! کیا تمہارے پاس کچھ موجود ہے؟ میں نے عرض کی: بس روٹی کے کچھ سوکھے ٹکڑے ہیں اور سرکہ ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں سرکہ ہو وہ گھر سالن سے خالی نہیں ہوا۔[3]

﴿12461﴾... حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز ادا فرما رہے تھے[4]۔[5]



1... ابوداود، کتاب الجهاد، باب فی النفل، ۳/ ۱۰۳، حدیث: ۲۷۳۹، بتغیر

2... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ۴/ ۴۹۲، حدیث: ۴۲۵۲

3... ترمذی، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی الخل، ۳/ ۳۳۲، حدیث: ۱۸۴۸

4... یہ حدیث پاک بیان جواز کے لئے ہے کہ ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ افضل یہ ہے نماز کے لئے دو کپڑے ہوں مثلاً قمیص اور شلوار یا قمیص اور تہبند ہو البتہ ایک کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہوں مکروہ تحریمی ہے۔ اسی طرح پیٹ یا پیٹھ یا پھر کندھا کھلا رکھ کر نماز پڑھنا منع ہے۔ ایک چادر میں نماز پڑھنی ہو تو چادر کا وہ کنارہ جو دائیں مونڈھے پر ہو اس کو بائیں ہاتھ کے بغل سے نکال کر اور جو بائیں مونڈھے پر ہو اس کو دائیں ہاتھ کے بغل سے نکال کر دونوں کناروں کو گدی یا سینہ پر باندھ لیا جائے۔ (فیوض الباری، ۲/ ۱۰۷، ۱۰۸، مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۶۵، بہار شریعت، ۱/ ۶۲۹، حصہ ۳، ماخوذاً)

5... بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی الثوب الواحد ملتحفا به، ۱/ ۱۴۴، حدیث: ۳۵۶، عن عمر بن سلمة

حضرت سیّدُنا ابو حَکَم سیّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

تبع تابعین بزرگوں میں ایک ہستی، بہت صبر کرنے والے، عبادت گزار حضرت سیِّدُنا ابو حکم سیّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں، آپ ٹھہراؤ والی طبیعت کے مالک تھے، بہت ذِکرِ الٰہی کرتے تھے، اپنے مُعاملات چھپائے رکھتے تھے اور **اللہ** پاک کا بہت شکر ادا کرتے تھے۔

﴾12462﴿... حضرت سیِّدُنا ھُشَیم بن بَشیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا ابو حکم سیّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر گئے تو وہ رو رہے تھے۔ ہم نے پوچھا: آپ کس وجہ سے رو رہے ہیں؟ فرمایا: مجھ سے اگلے عبادت گزار لوگ جس وجہ سے روتے تھے۔

﴾12463﴿... حضرت سیِّدُنا ابو حَکَم سیّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا اور آخرت بندے کے دل میں جمع ہو جاتی ہیں، اب اِن دونوں میں سے جو غالب آجائے گی دوسری اُس کی بات مانے گی۔

اولیائے کرام کے لباس:

﴾12464﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو حَکَم سیّار اور حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا ایک دوسرے سے ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سیّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بصرہ آئے۔ ان کے پاس ایک خوبصورت لباس تھا جسے وہ کبھی کبھار پہن لیا کرتے تھے۔ چنانچہ بصرہ آمد کے دن انہوں نے وہ خوبصورت لباس پہنا، عمامے کا تاج سر پر سجایا اور حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ان کے شاگردوں نے اُونی لباس پہن رکھے تھے۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیث بیان کر رہے تھے اور اپنے اصحاب کو نصیحت فرما رہے تھے۔ بالآخر سب حاضرین چلے گئے، صرف حضرت سیِّدُنا ابو حَکَم سیّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ باقی رہ گئے۔ حضرت سیِّدُنا سیار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شکل سے نہیں پہچانتے تھے، لہٰذا انہوں نے کہا: محترم! آپ پر یہ لباس مجھے پسند نہیں آیا۔ حضرت سیِّدُنا سیار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: کیا یہ لباس آپ کے سامنے میری اہمیت کم کر رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت سیِّدُنا

سیار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: وہ تو بہت اچھا لباس ہے جو اپنے پہننے والے کی اہمیت لوگوں کی نگاہ میں کم کردے۔ پھر حضرت سیِّدُنا ابو حکم سیّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: لیکن مجھے لگتا ہے کہ آپ کا اونی لباس **اللہ** پاک تک اتنا نہیں پہنچائے گا جتنا یہ آپ کو لوگوں تک پہنچادے گا۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اٹھ کر آئے اور آپ کے بالکل سامنے بیٹھ گئے اور کہا: **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ابو حکم سیّار۔

﴿12465﴾... حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو حکم سیار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس آئے، اُس وقت آپ نے نئے کپڑے پہنے ہوئے تھے، حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: آپ جیسے لوگ بھی ایسا لباس پہنتے ہیں؟ آپ نے پوچھا: جناب! یہ کپڑے آپ کی نظر میں میری اہمیت گھٹا رہے ہیں یا بڑھا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: گھٹا رہے ہیں۔ آپ نے کہا: پھر تو یہ عاجزی ہوئی نا! اس کے بعد حضرت سیِّدُنا سیّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: مالک! مجھے تو یہ ڈر ہے کہ تمہارے یہ دو بوسیدہ کپڑے تمہیں **اللہ** تک اتنا نہیں پہنچائیں گے جتنا لوگوں تک پہنچادیں گے۔

ایک گناہ ہی معاف ہوجائے!!

﴿12466﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حکم سیّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرمایا کرتے تھے: مجھے تو یہ پسند ہے کہ **اللہ** پاک میرا کوئی ایک ہی گناہ معاف فرمادے چاہے اس کے بدلے میرا نسب ہی گم ہوجائے۔

مصنفِ کتاب حضرت سیِّدُنا امام ابو نعیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ سیّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پیدائشی طور پر "واسط" سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ان کا تذکرہ اپنے طبقے سے مؤخر ہوگیا۔

سیِّدُنا ابو حکم سیّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا ابو حکم سیّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا طارق بن شہاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے حدیثیں روایت کیں جو ایک قول کے مطابق صحابی ہیں اور آپ زیادہ تر حضرت سیِّدُنا امام شَعْبِی، حضرت سیِّدُنا ابو وائل، حضرت سیِّدُنا ابو حَرَم، حضرت سیِّدُنا یزید الفقیر اور حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی وغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے روایت کرتے ہیں۔

اپنی حالت لوگوں کو مت بتاؤ:

﴿12467﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس پر محتاجی آن پڑے اور وہ لوگوں کے سامنے اس کا رونا روئے تو اس کی محتاجی ختم نہ ہو گی اور اگر وہ بارگاہِ الٰہی میں اپنی عرضی پیش کرے تو قریب ہے کہ اللہ پاک اسے بعد والے ثواب کے ساتھ یا جلد مال داری کے ساتھ غنی فرمادے[1]۔[2]

﴿12468﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت قریب آگئی ہے جبکہ (عمل کے لحاظ سے) اس سے دُوری ہی بڑھتی جارہی ہے۔[3]

آدابِ معاشرت کی تعلیم:

﴿12469﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی سفر سے واپسی پر رات میں اپنی بیوی کے پاس جائے یہاں تک کہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورت کنگھی کرلے اور زائد بالوں سے پاک صاف ہوجائے۔[4]

﴿12470﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے۔ ہم سفر سے واپس لوٹے تو اپنے گھروں کو جانے لگے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ذرا انتظار کرو یہاں تک کہ کچھ رات گزر جائے یا عشاء کا وقت ہوجائے تاکہ بکھرے ہوئے بالوں والی

1... جو اپنا فاقہ لوگوں سے چھپائے، رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعائیں مانگے اور حلال پیشہ میں کوشش کرے تو رب تعالیٰ اسے مانگنے کی ضرورت ڈالے گا ہی نہیں، اگر اس کے نصیب میں دولت مندی نہیں ہے تو اسے ایمان پر موت نصیب کرکے جنت کی نعمتیں عطا فرمائے گا اور اگر دولتمندی نصیب میں ہے تو وہ جلدی نہ سہی دیر سے ہی عطا فرمادے گا کہ اس کی کمائی میں برکت دے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۶۶)

2... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۳، حدیث: ۹۷۸۵۔ ابو داود، کتاب الزکاۃ، باب فی الاستعفاف، ۲/ ۱۷۰، حدیث: ۱۶۴۵

3... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۳، حدیث: ۹۷۸۷

4... مسند ابی داود طیالسی، ما روی عامر الشعبی عن جابر، ص۲۴۷، حدیث: ۱۷۸۶

عورتیں کنگھی کرلیں اور زائد بالوں سے پاک صاف ہو جائیں۔[1]

﴿12471﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں ایک غزوے یا سفر میں ہم نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے۔ جب ہم واپس لوٹے تو میں نے اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز بھگانا شروع کر دیا۔ اتنے میں ایک سُوار پیچھے سے میرے قریب آپہنچا اور اپنے پاس موجود نیزے سے میرے اونٹ کو ضرب لگائی تو وہ کسی بہترین اُونٹ کی طرح چلنے لگا۔ میں نے مُڑ کر دیکھا تو وہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھے۔ ارشاد فرمایا: تمہیں کس بات کی جلدی ہے؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا: کنواری سے شادی کی ہے یا ثَیِّبہ (طلاق یافتہ یا بیوہ) سے؟ میں نے عرض کی: ثَیِّبہ سے۔ فرمایا: کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اُس سے دِل بہلاتے اور وہ تمہارے ساتھ دِل بہلاتی۔ پھر ارشاد فرمایا: جب پہنچ جاؤ تو آرام کرنا۔ اُن کا بیان ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب آپہنچے اور داخل ہونے کو تھے تو فرمایا کہ ذرا انتظار کرو یہاں تک کہ کچھ رات گزر جائے یا عشاء کا وقت ہو جائے تاکہ بکھرے بالوں والی عورتیں کنگھی کرلیں اور زائد بالوں سے پاک صاف ہو جائیں۔[2]

﴿12472﴾... حضرت سیِّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک قوم کے کُوڑا کرکٹ کی جگہ تشریف لائے اور پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا اور موزوں پر مسح بھی کیا۔[3]

﴿74-12473﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور فُحش کلامی نہ کی، نہ گناہ کیا تو وہ (گناہوں سے پاک ہو کر) ایسا لوٹا جیسے اس دن تھا جب ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔[4]

بچوں کو بھی سلام کیا جائے:

﴿12475﴾... حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا پھر ہمیں حدیث بیان کی کہ میں حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1. ...بخاری، کتاب النکاح، باب الثیبات، ۳/۴۲۶، حدیث: ۵۰۷۹
2. ...مسلم، کتاب الرضاع، باب استحباب نکاح البکر، ص۵۹۴، حدیث: ۳۶۴۰
3. ...ترمذی، کتاب الطھارۃ، باب الرخصۃ فی ذلک، ۱/۹۱، حدیث: ۱۳
4. ...بخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، ۱/۵۱۲، حدیث: ۱۵۲۱

کے ہمراہ تھا، آپ کا گزر بچوں کے پاس سے ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچوں کو سلام فرمایا۔[1]

پانچ خصائص:

﴿12476﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں وہ دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں:(۱)...ایک ماہ کی مسافت تک مخالفین پر میرا رُعب بٹھا کر میری مدد فرمائی گئی (۲)...میرے لئے ساری زمین کو مسجد اور قابل تیمم بنادیا گیا کہ میرا کوئی بھی امتی جس جگہ نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لے (۳)...میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کی گئیں (۴)...مجھے شَفاعت دی گئی اور (۵)...پہلے نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے لیکن میں سارے انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔[2]

﴿12477﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوہ ہند کا وعدہ فرمایا ہے، اگر میں اس میں شہید ہو گیا تو میں بہترین شہیدوں میں سے ہوؤں گا اور اگر زندہ واپس لوٹ آیا تو میں آزاد ابو ہریرہ ہوؤں گا۔[3]



حضرت سیِّدُنا شَیْبَان راعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

تبع تابعین میں سے ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا ابو محمد شیبان راعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ آپ مُعاملے کی سمجھ رکھتے تھے، بارگاہِ الٰہی میں رجوع لاتے تھے، عبادت میں فوقیت اور ربّ کریم پر بھروسا رکھتے تھے۔

بادل غسل کرواتا:

﴿12478﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شیبان راعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

---

1 ...عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب السلام علی الصبیان، ص۱۰۲، حدیث: ۲۲۷

2 ...مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب المساجد ومواضع الصلوۃ، ص۲۱۰، حدیث: ۱۱۶۳، بتقدم وتاخر

3 ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۵، حدیث: ۷۱۳۱

کو غسل کی حاجت ہوتی اور پانی میسر نہ ہوتا تو بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ پھیلا دیتے تھے، چنانچہ بادل آتا اور آپ پر بارش برساتا جس سے آپ غسل فرمالیتے تھے۔ آپ نمازِ جمعہ کے لئے جانے لگتے تو اپنی بکریوں کے چاروں طرف ایک دائرہ کھینچ دیتے تھے، واپس تشریف لاتے تو بکریاں اسی جگہ ملتی تھیں جہاں چھوڑ کر گئے تھے۔



حضرت سیِّدُنا صالِح بن عبدُ الجلیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

تبع تابعین میں سے ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا صالح بن عبدُ الجلیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ عبادت کی لذت اٹھاتے تھے اور بقدرِ ضرورت پر اکتفا اور قناعت کرتے تھے۔

﴿12479-80﴾... حضرت سیِّدُنا صالح بن عبدُ الجلیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** پاک کی فرماں برداری کرنے والے دُنیا و آخرت کی مزے دار زندگی لے گئے۔ قیامت کے دن **اللہ** پاک ان سے فرمائے گا: دُنیا میں میری خاطر تمہیں اپنی خواہشات میں آزمائش پہنچی، تو آج میرے حضور ان خواہشات سے لُطف اٹھاؤ۔ میری عزت کی قسم! میں نے جنّتیں تمہارے ہی لیے پیدا فرمائی ہیں۔

روشن دل والوں کی عظمت:

﴿12481﴾... حضرت سیِّدُنا صالح بن عبد الجلیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن کے دل روشن ہیں وہ دُنیاوی بادشاہوں کو حقارت سے دیکھتے ہیں جبکہ دنیا والے انہیں تعظیم اور رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔



حضرت سیِّدُنا حسین بن یحییٰ حسنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

تبع تابعین میں سے ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا حسین بن یحییٰ حسنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں۔ آپ عبادت میں خوب محنت و کوشش کرتے تھے اور قابلِ تعریف تھے۔

﴿12482﴾... حضرت سیِّدُنا ابو خالد قَطّاع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسین بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: **اللہ** پاک اپنے دوستوں کو کیا نشانی عطا فرماتا ہے؟ ارشاد فرمایا: **اللہ** پاک انہیں دنیا میں اپنی

رضا والے کاموں کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

بھوک سے کم کھانے کی بَرَکت:

﴿12483﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو مسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ آیتِ مبارکہ:

فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةًۚ (پ۱۴، النحل:۹۷) ترجمۂ کنزالایمان: تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جِلائیں گے۔

کی تفسیر میں حضرت سَیِّدُنا حسین بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یعنی ”ضرور ہم اسے ایسی عبادت کی توفیق دیں گے جس کی لذت اُسے اپنے دل میں محسوس ہو گی۔“

حضرت سَیِّدُنا ابو مسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا حسین بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا ہے: جو (خوفِ خدا میں) زیادہ رونا چاہتا ہے اور اپنا دل نرم کرنا چاہتا ہے وہ آدھے پیٹ کھائے اور پیے۔

میں نے یہ بات حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: حدیث شریف میں تو یہ فرمایا گیا ہے کہ ”تہائی پیٹ کھانے کے لیے اور تہائی پیٹ پینے کے لیے ہو۔“[1] مجھے لگتا ہے کہ ان حضرات نے اپنا مُحاسَبہ کیا اور مزید چھٹے حصے کا نفع کما لیا (مطلب یہ کہ انہوں نے کھانا پینا دو تہائی پیٹ سے بھی کم یعنی آدھا پیٹ رکھا)۔

﴿12484﴾... حضرت سَیِّدُنا طیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا حسین بن یحییٰ حسنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جہنم کے ہر گھر، ہر غار، ہر بیڑی، ہر ہتھکڑی اور ہر زنجیر پر اس کا نام لکھا ہوا ہے جو اس میں گرفتار ہو گا۔ میں نے یہ بات حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: اس کا کیا حال ہو گا جو ان سب میں گرفتار ہو گا! کہ پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں، ہاتھوں میں ہتھکڑی لگا دی گئی، زنجیروں میں جکڑ دیا گیا، جہنمی گھر میں داخل کر دیا گیا اور پھر جہنمی غار میں ڈال دیا گیا (وَالْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی)۔

نوافل کے ذریعے قُربِ خداوندی:

﴿12485﴾... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مجھے جبریلِ امین نے بتایا کہ ربّ تعالٰی فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی کی توہین کی اس نے میرے ساتھ جنگ کا اعلان کر دیا۔ جو مجھے کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی میں تردد نہیں کرتا جیسے کہ میں اس مؤمن کی جان نکالنے میں

---

[1]... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی کراھیۃ کثرۃ الاکل، ۴/ ۱۶۸، حدیث: ۲۳۸۷

توقف کرتا ہوں[1] جو موت سے گھبراتا ہے اور میں اسے ناخوش کرنا پسند نہیں کرتا ادھر موت بھی اس کے لیے ضروری ہے۔ میرا مؤمن بندہ میری کوئی عبادت کرنا چاہتا ہے، میں اسے وہ عبادت کرنے نہیں دیتا ہوں کہ اس کے دل میں خود پسندی آکر اُسے ہلاک نہ کردے۔ میرا بندہ فرائض کی ادائیگی سے میرا جو قرب حاصل کرتا ہے کسی اور چیز سے وہ قرب حاصل نہیں کرپاتا ہے۔ میرا بندہ نوافل پڑھتا رہتا ہے بالآخر میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور میں جسے محبوب بنالوں اس کے کان، آنکھ اور ہاتھ ہو جاتا ہوں اور میری تائید اس کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ وہ مجھ سے دعا مانگتا ہے میں قبول فرماتا ہوں، وہ مجھ سے مانگتا ہے میں دیتا ہوں، وہ میری رضا کے لئے کام کرتا ہے میں اسے بھلائی عطا کرتا ہوں۔ میرے کچھ بندے ہیں جن کا ایمان مالداری ہی ٹھیک رکھ سکتی ہے، اگر انہیں غریب کردوں تو غریبی ان کا ایمان بگاڑ دے۔ میرے کچھ بندے ہیں جن کا ایمان غریبی ہی ٹھیک رکھ سکتی ہے، اگر انہیں مالدار کردوں تو مالداری ان کا ایمان بگاڑ دے۔ میرے کچھ بندے ہیں جن کا ایمان تندرستی ہی ٹھیک رکھ سکتی ہے، اگر انہیں بیمار کردوں تو بیماری ان کا ایمان بگاڑ دے۔ میرے کچھ بندے ہیں جن کا ایمان بیماری ہی ٹھیک رکھ سکتی ہے، اگر انہیں تندرست کردوں تو تندرستی ان کا ایمان بگاڑ دے۔ میں اپنے بندوں کے دلوں پر خبردار ہوں اسی علمِ ازلی کے مطابق بندوں کے معاملات کی تدبیر فرماتا ہوں، بے شک

---

[1]... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! کیا نازو انداز والا کلام ہے یعنی میں رب ہوں اور اپنے کسی فیصلہ میں کبھی نہ توقف کرتا ہوں نہ تامل، جو چاہوں حکم کروں، مگر ایک موقعہ پر ہم توقف و تامل فرماتے ہیں وہ یہ کہ کسی ولی کا وقت موت آجائے اور وہ ولی ابھی مرنا نہ چاہے تو ہم اسے فوراً نہیں مار دیتے بلکہ اسے اولاً موت کی طرف مائل کردیتے ہیں جنت اور وہاں کی نعمتیں اسے دکھا دیتے ہیں اور بیماریاں پریشانیاں اس پر نازل کردیتے ہیں جس سے اس کا دل دنیا سے متنفر ہو جاتا ہے اور آخرت کا مشتاق پھر وہ خود آنا چاہتا ہے اور خوش خوش ہنستا ہوا ہمارے پاس آتا ہے، یہاں تَرَدُّد کے معنی حیرانی و پریشانی نہیں کہ وہ بے علمی سے ہوتی ہے رب تعالیٰ اس سے پاک ہے بلکہ مطلب وہ ہے جو فقیر نے عرض کیا (حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات کا واقعہ اس حدیث کی تفسیر ہے حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام کو موت و زندگی کا اختیار دیا جاتا ہے وہ حضرات اپنے اختیار سے خوشی خوشی موت قبول کرتے ہیں اور یار خنداں رود بجانب یار کا ظہور ہوتا ہے۔

غرضکہ ہماری موت تو چھوٹنے کا دن ہے اور اولیاء انبیاء کی وفات پیاروں سے ملنے کا دن اسی لیے ان کی موت کے دن کو عرس یعنی شادی کا دن کہا جاتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ مشیت، رضا کراہت میں بہت فرق ہے بعض چیزیں رب تعالیٰ کو ناپسند ہیں مگر ان کا ارادہ ہے بعض چیزیں پسند ہیں مگر ان کا ارادہ نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۰۹ ملتقطاً)

میں علم والا خبردار ہوں۔[1]

تعمیر مسجد کی فضیلت:

﴿12486﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر بن حَیّان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقع رَضِیَ اللهُ عَنْه ہمارے پاس تشریف لائے، ہم اس وقت مسجد کی تعمیر میں مصروف تھے۔ آپ نے ہمیں سلام کیا پھر فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو مسجد بنائے جس میں نماز پڑھی جائے **اللہ** پاک اس کے لئے جنت میں اس سے بہتر گھر بناتا ہے۔[2]



حضرت سیِّدُنا اِدریس خَولانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه

ان تبع تابعین میں سے ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا ادریس خولانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بھی ہیں۔ آپ **اللہ** والے اور بہت عقل مند تھے۔

صوفیا میں عقلمند:

﴿12487﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن عبدُ الاعلیٰ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے صوفیا میں سے حضرت سیِّدُنا ادریس خولانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کو بہت عقل مند پایا۔

افضل ترین بزرگ:

﴿12488﴾... حضرت سیِّدُنا حافظ موسیٰ بن ہارون رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابنِ زَنْجُویَہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کو سُنا، میرے خیال میں وہ یہ بیان کر رہے تھے کہ حضرت سیِّدُنا اِدریس خَولانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه مصر میں ایسے ہیں جیسے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه ہمارے ہاں بغداد میں ہیں۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: مجھے نہیں لگتا کہ بغداد کے لوگ حضرت سیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه پر کسی اور کو فضیلت دیتے ہوں۔



[1] ...شرح السنة، کتاب الدعوات، باب التقرب إلى الله سبحانه وتعالى... الخ، ۳/ ۷۰، حدیث: ۱۲۴۲، بتغیر

[2] ...معجم کبیر، ۲۲/ ۸۸، حدیث: ۲۱۳

سیِّدُنا اِدریس خَولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

﴿12489﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** پاک زمین اپنے قبضۂ قدرت میں لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں دستِ قدرت میں لے گا پھر فرمائے گا: میں ہوں حقیقی بادشاہ۔[1]

تلاوت کرنے والے کی مثال:

﴿12490﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صاحبِ قرآن جب قرآن کی حفاظت کرے اور رات کو قرآنِ پاک کے ساتھ (نفلی نماز میں) قیام کرے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ بندھے ہوئے ہوں، اونٹوں والا انھیں باندھے رکھے تو انھیں روک سکے گا اور اگر انہیں کھلا چھوڑ دے تو وہ بھاگ جائیں گے[2]۔[3]

بُخار دوزخ کی بھڑک ہے:

﴿12491﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بخار دوزخ کی بھڑک ہے تو اسے پانی سے توڑو۔[4] حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا

---

1 ...معجم اوسط، ۱/۵۰۷، حدیث: ۱۸۷۴

2 ...یعنی جس طرح اونٹ کو رسی سے باندھ دیا جائے تو اس کے بھاگ جانے سے حفاظت رہتی ہے اسی طرح قرآن پاک تلاوت اور دور کرنے سے ذہن میں محفوظ رہتا ہے ورنہ جس طرح اونٹ کو چھوڑ دیا جائے تو وہ بھاگ جاتا ہے یونہی قرآن ذہن سے نکل جاتا ہے۔ (فیض القدیر، ۵/۳، حدیث: ۲۶۰۰ ملخصاً)

3 ...معجم اوسط، ۱/۵۰۸، حدیث: ۱۸۷۵

4 ...یعنی صفراوی بخار والے کو ٹھنڈا پانی پلاؤ، اس سے غسل دو یا کپڑا تر کرکے سر اور بعض اعضاء پر رکھو یہ علاج ہر بخار کے لیے نہیں بلکہ خاص بخاروں کے لیے ہے جو عموماً اہل عرب کو ہوتا ہے، ہمارے ہاں بھی بعض بخاروں میں اطباء مریض کے سر پر تو کپڑا بلکہ برف رکھواتے ہیں لہٰذا یہ عمل طبیب کے مشورہ سے کیا جاوے، ہمارے ہاں کے اکثر بخاروں میں پانی مضر ہوتا ہے۔ احادیث پاک میں بخار والے کو سات مشکیزوں سے نہلانے کا مشورہ بھی دیا گیا ہے مگر وہ ہی بخار گرمی والے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مؤمن کا ایک شب کا بخار ایک سال کے گناہ معاف کرا دیتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۲۲۱)

(کو بخار ہوتا تو آپ) دعا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنَّا الرِّجْزَ یعنی یا اللہ! ہم سے عذاب دُور فرمادے۔[1]

﴿12492﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر دُرود بھیجتے ہیں۔[2]

﴿12493﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بدن سے کچھ نکلنے پر وُضو ٹوٹتا ہے بدن میں کچھ جانے سے نہیں ٹوٹتا ہے۔[3]

﴿12494﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب خیبر کی طرف تشریف لے جانے لگے تو اپنے دراز گوش پر سواری فرمائی۔[4]



حضرت سیِّدُنا مُفَضَّل بِن فَضَالَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

تبع تابعین میں سے ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا مفضل بن فضالہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ آپ کی بلند اخلاق ثابت ہے، آپ اکتاہٹ سے دُور، مُستجاب الدعوات، بااثر شخصیت کے مالک اور درجۂ وِلایت پر فائز تھے۔

امیدیں ختم ہوئیں، پھر واپس آگئیں:

﴿12495﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ رَغْبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک قابلِ اعتماد شخص نے بتایا ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُفَضَّل بن فضالہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی تھی کہ میری امیدیں ختم ہو جائیں چنانچہ آپ سے امیدیں ختم ہو گئیں لیکن آپ یہ برداشت نہ کرپائے تو آپ نے دوبارہ اللہ پاک سے دعا کی کہ میرے اندر امیدیں واپس آجائیں۔

﴿12496﴾... حضرت سیِّدُنا مفضل بن فضالہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کمزوری کے باوجود نماز میں طویل قیام کیا کرتے تھے۔

---

1 ...معجم اوسط، ۱/۵۰۸، حدیث: ۱۸۷۶

2 ...مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۳/۲۶، حدیث: ۱۱۰۸۶، عن ابی سعید الخدری

3 ...السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء من الدم... الخ، ۱/۱۸۷، حدیث: ۵۶۸

4 ...ابن خزیمۃ، کتاب الصلاۃ، باب اباحۃ صلاۃ التطوع فی السفر علی الحمر... الخ، ۲/ ۲۵۲، حدیث: ۱۲۶۸ ملخصاً

سیِّدُنا مُفَضَّل بِن فَضَالَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

دو نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ:

﴿12497﴾... سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر پر روانہ ہوتے تو نمازِ ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر فرمادیتے تھے اور پھر (راستے میں کسی جگہ) قیام فرماکر ظہر اور عصر کو جمع فرمادیتے تھے اور اگر کُوچ کرنے سے قبل ہی سورج ڈھل جاتا تو حضور نمازِ ظہر ادا فرماتے اور پھر سواری پر سوار ہوتے تھے[1]۔[2]

---

[1]... **جمع بَیْنَ الصَّلَاتَیْن** (دو نمازوں کو جمع کرنے) سے متعلّق **اَحناف** کا موقف: **اللہ** پاک نے اپنے نبیِّ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے ارشادات سے نمازِ فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظہرین (ظہر و عصر) عرفہ و عشائین (مغرب و عشا) مُزدَلِفہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً (حالتِ سفر یا اقامت میں) ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ قرآنِ عظیم و احادیثِ صحاحِ سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ یہی مذہب ہے جید صحابۂ کرام، تابعین عظام، ائمۂ دین و اکابر تبع تابعین رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا۔ تحقیق مقام یہ ہے کہ **جمع بین الصلاتین** یعنی دو نمازیں ملا کر پڑھنا دو قسم (کا) ہے: **جمع فعلی** جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع (ہو) مگر ادا میں مل جائیں جیسے ظہر اپنے آخر وقت میں پڑھی کہ اس کے ختم پر وقتِ عصر آگیا اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی، ہوئیں تو دونوں اپنے اپنے وقت میں اور فعلاً و صورتاً مل گئیں۔ اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہوگیا وہ پڑھ لی، ایسا ملانا بعذرِ مَرَض و ضرورتِ سفر (یعنی عذر و سفر کی حالت میں) بلاشبہ جائز ہے ہمارے عُلَمائے کرام بھی اس کی رخصت دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بارش، سفر یا کسی اور وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ پہلی کو آخر وقت تک مُؤَخَّر کردے اور دوسری میں جلدی کرکے اول وقت میں ادا کرے، اس طرح دونوں کو جمع کرلے، تاہم ہوگی ہر نماز اپنے وقت میں۔ دوسری قسم **جمع وقتی** ہے جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔ اس جمع کے یہ معنی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں: **جمع تقدیم** کہ وقت کی نماز مثلاً ظہر یا مغرب پڑھ کر اس کے ساتھ ہی متصلاً بلا فصل پچھلے وقت کی نماز مثلاً عصر یا عشاء پیشگی پڑھ لیں، اور **جمع تاخیر** کہ پہلی نماز مثلاً ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت واختیار اٹھا رکھیں کہ جب اس کا وقت نکل جائے گا پچھلی نماز مثلاً عصر یا عشاء کے وقت میں پڑھ کر اس کے بعد متصلاً خواہ منفصلاً اس وقت کی نماز ادا کریں گے یہ دونوں صورتیں بحالتِ اختیار صرف حُجّاج کو صرف حج میں صرف عصر عرفہ و مغرب مُزدَلِفہ میں جائز ہیں۔ ان کے سوا کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت **جمع وقتی** کی اصلاً اجازت نہیں اگر **جمع تقدیم** کرے گا (تو) نماز اخیر محض باطل و ناکارہ جائے گی جب اس کا وقت آئے گا فرض ہوگی نہ پڑھے گا ذمے پر رہے گی اور جمع تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا عمداً نماز قضا کردینے والا ٹھہرے گا اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اتر جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۱۶۰تا۱۶۳ ملتقطا)

[2]... بخاری، کتاب تقصیر الصلاة، باب اذا ارتحل بعد ما زاغت الشمس... الخ، ۱/ ۳۷۸، حدیث: ۱۱۱۲

﴿12498﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب ظہر اور عصر جمع فرمانے کا ارادہ کرتے تو ظہر کو مؤخر فرمادیتے یہاں تک کہ عصر کا وقت آجاتا پھر آپ ظہر اور عصر کو جمع فرمادیتے تھے۔[1]

﴿12499﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن احمد بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سفر میں جلدی جانا مطلوب ہوتا تھا تو ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر کرتے اور دو نمازوں کو جمع کرتے اور شَفَق غائب ہونے تک مغرب کو مؤخر کرتے پھر اسے اور عشاء کو جمع کرکے پڑھتے تھے۔[2]

﴿12500﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب ظہر اور عصر کو جمع فرمانے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر فرمادیتے یہاں تک کہ عصر کا وقت آجاتا پھر آپ ظہر اور عصر کو جمع فرمالیتے تھے۔[3]

غزوہ تبوک میں نمازوں کو جمع فرمانا:

﴿12501﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر کُوچ سے پہلے سورج ڈھل گیا تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ظہر اور عصر کو جمع فرمایا اور مغرب میں بھی آپ ایسا ہی مُعاملہ فرماتے تھے کہ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے سورج غروب ہوجاتا تو مغرب اور عشا کو جمع فرمادیتے تھے اور سورج ڈوبنے سے پہلے کُوچ فرماتے تو مغرب کو مؤخر فرمادیتے یہاں تک کہ عشا کے وقت میں قیام فرماتے پھر مغرب اور عشا کو جمع فرماتے۔[4]

---

1 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر، ص٢٧٧، حدیث:١٦٢٦
السنن الکبری للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب الجمع بین الصلاتین فی السفر، ٣/ ٢٣٠، حدیث:٥٥٢٢

2 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر، ص٢٧٨، حدیث:١٦٢٧

3 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر، ص٢٧٧، حدیث:١٦٢٦
سنن الکبری للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب الجمع بین الصلاتین فی السفر، ٣/ ٢٣٠، حدیث:٥٥٢٢

4 ...ابوداود، کتاب صلاۃ المسافر، باب الجمع بین الصلاتین، ٢/ ٨، حدیث:١٢٠٨

﴿12502﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر بالغ مسلمان کے لئے جُمعہ کو جانا ضروری ہے اور جمعہ کو جانے والا ہر شخص غسل کرے۔[1]

چور پر تاوان کب نہیں:

﴿12503﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ کٹ جانے کے بعد اس پر تاوان نہیں ہے[2]۔[3]

﴿12504﴾... سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآنِ پاک لے کر دشمن کی سرزمین میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی دشمن (کافر) کے ہاتھ لگے۔[4]

وصیت کی اہمیت:

﴿12505﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی چیز لائق وصیت ہو اسے یہ مناسب نہیں کہ دو راتیں بھی اس طرح گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔[5]

﴿12506﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[6]

﴿12507﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چٹائی

1... ابو داود، کتاب الطھارۃ، باب فی الغسل یوم الجمعۃ، ١/١٥٦، حدیث: ٣٤٢

2... **احناف کے نزدیک:** وہ چیز جس کے چرانے پر ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر چور کے پاس موجود ہے تو مالک کو واپس دلائیں گے اور جاتی رہی تو تاوان نہیں اگرچہ اس نے خود ضائع کر دی ہو۔ اور اگر بیچ ڈالی یا ہبہ کر دی اور خریدار یا مَوْہُوب لَہٗ نے ضائع کر دی تو یہ تاوان دیں اور خریدار چور سے ثمن واپس لے اور اگر ہاتھ کاٹا نہ گیا ہو تو چور سے ضمان لے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ٩، ٢/ ٤٢١)

3... سنن دار قطنی، کتاب الحدود، ٣/ ٢١٢، حدیث: ٣٣٩٣، ٣٣٩٤، بتغیر قلیل

4... ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب النھی ان یسافر بالقرآن... الخ، ٣/ ٤٠٠، حدیث: ٢٨٧٩

5... بخاری، کتاب الوصایا، باب الوصایا... الخ، ٢/ ٢٣٠، حدیث: ٢٧٣٨

6... ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فضل العلماء والحث... الخ، ١/ ١٤٦، حدیث: ٢٢٤

کے مصلّے پر نماز پڑھتے تھے اور اسی پر سجدہ بھی فرماتے تھے۔[1]

مہمان میزبان کو تنگ نہ کرے:

﴿12508﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو **اللہ** پاک اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے، جو **اللہ** پاک اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے، اس کی مہمانی ایک دن رات ہے اور دعوت تین دن ہے اس کے بعد وہ صَدَقہ ہے۔ مہمان کو یہ حلال نہیں کہ اس کے پاس ٹھہرا رہے حتّٰی کہ اسے تنگ کردے اور جو **اللہ** پاک اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔[2]

جہنمیوں کا پہناوا:

﴿12509﴾... سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے مروی ہے کہ ایک شخص سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اپنا رُخِ انور پھیر لیا، وہ شخص گیا، سونے کی انگوٹھی اتاری اور لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضرِ خدمت ہوا۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ جہنمیوں کا پہناوا ہے۔ پھر وہ شخص چاندی کی انگوٹھی پہن کر حاضرِ بارگاہ ہوا تو حضور نے نہ رُخِ انور پھیرا اور نہ ہی وہ بات ارشاد فرمائی[3]۔[4]



حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن وَہْب رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡه

تبع تابعین میں سے ایک بُزُرگ خوفِ خدا و غمِ آخرت کے شہید، مصر کے محدّث حضرت سیِّدُنا عبد اللہ

---

[1] ...معجم اوسط، ۶/۲۹۸، حدیث: ۸۸۳۵

[2] ...بخاری، کتاب الادب، باب من کان یؤمن باللہ... الخ، ۴/۱۰۵، ۱۳۶، حدیث: ۶۰۱۹، ۶۱۳۵

[3] ...مرد کو صرف چاندی کی ایک انگوٹھی جائز ہے، جو وزن میں ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو۔ انگوٹھی سے مراد حلقہ ہے نگینہ نہیں، نگینہ ہر قسم کے پتھر کا ہو سکتا ہے۔ عقیق، یاقوت، زمرد، فیروزہ وغیرہا سب کا نگینہ جائز ہے۔ انگوٹھی وہی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی ایک نگینہ کی ہو اور اگر اس میں کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز ہے۔ اسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا چھلے پہننا بھی ناجائز ہے۔ (بہار شریعت، ۳/ ۴۲۸،۴۲۶، حصہ: ۱۶ملتقطاً)

[4] ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۵۶۰، حدیث: ۶۵۲۸، عن عبد اللہ بن عمرو، بتغیر قلیل

بن وَہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔

﴿12510﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خِداش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو قیامت کی دہشتوں اور اس کی لرزہ خیزیوں سے متعلق کتاب "اَھْوَالُ الْقِیَامَۃ" پڑھ کر سنائی گئی تو آپ غَش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے، اس کے بعد آپ کی زبان سے ایک لفظ نہیں سنا گیا، آخر تین دن بعد دارِ فانی سے کوچ کر گئے، یہ مُعاملہ 197 سن ہجری کو مصر میں ہوا۔

آیت سن کر بے ہوش ہو گئے:

﴿12511﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن سعید ہمدانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن وَہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک مرتبہ گرم حمام میں گئے ہوئے تھے، اتنے میں آواز آئی، کوئی شخص یہ آیت پڑھ رہا تھا:

وَاِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ (پ۲۴، المؤمن:۴۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے۔

یہ آیت سُنتے ہی حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن وَہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے، آپ کے پاس رکھا صفائی والا پاوڈر پانی میں بہہ گیا لیکن آپ کو پتا ہی نہیں چلا۔

دِلوں کی صفائی کرنے والے چلے گئے:

﴿12512﴾... حضرت سیِّدُنا ابوربیع رِشْدِینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا، حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن وَہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک بارش والے دن فُسطاط کی مسجد میں داخل ہوئے اور کوئی آدمی ڈھونڈنے لگے جس کے ساتھ بیٹھ سکیں، چنانچہ آپ مسجد کے آخری حصے میں آئے، وہاں حضرت سیِّدُنا سعید اَٰخرم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھا تو ان کے پاس چلے آئے، پھر دونوں بزرگ گلے مل کر رونے لگے۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن وَہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہہ رہے تھے: ابو عثمان! وہ بزرگ چلے گئے کہ جب ہمارے دلوں کو زنگ لگتا تھا تو وہ انہیں صاف کر دیتے تھے۔

خوفِ دوزخ سے انتقال ہو گیا:

﴿12513﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن عبدُالاعلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن وَہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قیامت کی ہولناکیوں پر مشتمل کتاب "اَھْوَالُ الْقِیَامَۃ" پڑھی، دوزخ کا بیان آیا تو ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے، آپ کو اٹھا کر گھر لایا گیا، کچھ ہی دن زندہ رہے پھر انتقال کر گئے۔

سیِّدُنا عبد اللہ بن وَہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

﴿12514﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لغزش کھانے والا ہی عقل مند ہوتا ہے اور تجربہ کار ہی دانا ہوتا ہے۔[1]

﴿12515﴾... سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلشِّتَاءُ رَبِیْعُ الْمُؤْمِنِ یعنی سردی مؤمن کی بہار ہے (کہ چھوٹے دنوں میں روزہ اور لمبی راتوں میں قیام آسان و زیادہ ہوتا ہے)۔[2]

﴿12516﴾... سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** پاک نے قرآنِ پاک میں جہاں کہیں "قُنُوت" کے کلمات ارشاد فرمائے ہیں وہاں اطاعت و فرمانبرداری مُراد ہے۔[3]

گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی:

﴿12517﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر غِفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمت عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! میں جو کہتا ہوں اُسے سمجھ لو، بڑے مال دار لوگ قیامت کے دن تنگی میں ہوں گے سوائے اس کے جو یوں اور یوں اور یوں دے یعنی آگے پیچھے دائیں بائیں خرچ کرے۔ (ابو ذر!) میں جو کہتا ہوں اسے سمجھ لو، بلاشبہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک بھلائی ہے، بے شک بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے[4]۔[5]

﴿12518﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بیتُ اللہ میں داخل ہوئے اور وہاں حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی تصویریں دیکھیں تو ارشاد فرمایا: لوگ سُن چکے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوتی

---

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی التجارب، ۳/ ۴۱۶، حدیث: ۲۰۴۰

2 ... مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۳/ ۱۵۱، حدیث: ۱۱۷۱۶

3 ... معجم اوسط، ۴/ ۵۲، حدیث: ۵۱۸۱

4 ... گھوڑوں سے مراد جہاد کے گھوڑے ہیں اور پیشانی سے مراد گھوڑے کا سارا جسم ہے۔ گھوڑوں میں جو خیر و برکت ہے اس سے مراد دنیا کی خیر بھی ہے اور آخرت کی خیر بھی۔ گھوڑوں پر سوار ہو کر جہاد کرنے سے جو مالِ غنیمت حاصل ہوتا ہے وہ دنیا کی خیر ہے اور اس کی وجہ سے جو اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے وہ آخرت کی خیر ہے۔ (عمدة القاری، ۱۰/ ۱۲۸، تحت الحدیث: ۲۸۴۹ ملخصا)

5 ... مسند امام احمد، مسند ابی ذر الغفاری، ۸/ ۱۳۶، حدیث: ۲۱۶۲۶

ہیں۔ یہ جناب ابراہیم کی تصویر بنائی ہوئی ہے، انھیں پانسا پھینکنے سے کیا کام ؟!(1)

گم شدہ چیز اپنے لئے رکھنا کیسا؟

﴿12519﴾... حضرت سَیِّدُنا زید بن خالد جُہَنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی گم شدہ چیز کو رکھ لیا تو وہ شخص گمراہ ہے(2) جب تک کہ وہ اس کا اعلان نہ کرے۔(3)

﴿12520﴾... امیر المؤمنین، حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا (عبادت کا) معمول پورا کئے بغیر سو جائے حالانکہ اُسے پورا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا تو بلاشُبہ اس کی نیند بھی اللہ پاک کا عطا کردہ ایک انعام ہے اور اسے اپنے معمول کا ثواب ملے گا۔(4)

مقروض پر نرمی کا انعام:

﴿12521﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک آدمی نے کبھی کوئی بھلائی کا کام نہیں کیا تھا بس وہ لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے پیغام رساں سے کہتا تھا: جو خوشحال ہو اس سے وصول کر لینا اور جس کا ہاتھ تنگ ہو اسے چھوڑ دینا اور اس سے درگُزر کرنا امید ہے کہ اللہ پاک ہم سے بھی درگزر فرمادے۔ جب اس کا انتقال ہوا تو اللہ پاک نے اسے معاف فرمادیا۔(5)

﴿12522﴾... حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سفر میں تھا۔ آپ نے آٹھ رکعات نوافل ادا فرمائے، سلام پھیرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے رغبت اور ڈر کی نماز پڑھی ہے، میں نے اپنے ربّ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں، اس نے مجھے دو عطا فرمادیں اور ایک سے منع فرمادیا، میں نے اس سے مانگا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ فرمائے؛ اس نے مجھے عطا فرمادیا،

1... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالی (واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا)، ۲/۴۲۱، حدیث: ۳۳۵۱

2... یعنی جو گمشدہ چیز اٹھاکر اعلان نہ کرے وہ بدنیت اور خائن ہے بہتر ہے کہ اٹھاتے وقت ہی اعلان کردے کہ میں یہ چیز مالک تک پہنچانے کے لیے اٹھا رہا ہوں، پھر چیز کا اعلان شروع کرے کہ اس میں اپنے کو تہمت سے بچانا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/۳۶۲)

3... مسلم، کتاب اللقطة، باب فی لقطة الحاج، ص۷۳۵، حدیث: ۴۵۱۰

4... جمع الجوامع، حرف المیم، ۷/۲۸۹، حدیث: ۲۳۱۹۳

5... نسائی، کتاب البیوع، باب حسن المعاملة والرفق فی المطالبة، ص۷۵۴، حدیث: ۴۷۰۳

میں نے اس سے مانگا کہ ان پر ان کا دشمن مسلط نہ فرمائے؛ مجھے عطا فرما دیا اور میں نے اس سے مانگا کہ انھیں آپس میں نہ لڑائے؛ **اللہ** پاک نے اس سے مجھے منع فرما دیا۔[1]

﴿12523﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین، حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک بار حجرِ اَسْوَد کا بوسہ لیا پھر فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تُو پتھر ہے، اگر میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے نہ چومتا۔[2]

﴿12524﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قسم اور گواہ سے فیصلہ فرمایا[3]۔[4]

﴿12525﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** پاک کے وَفْد تین ہیں: (۱)... غازی (۲)... حاجی اور (۳)... عمرہ کرنے والا۔[5]

رزق، گفتگو اور عمل کے آسمانی دروازے:

﴿12526﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان بندے کے لیے آسمان میں دو دروازے ہیں۔ ایک دروازے سے اس کا رزق اترتا ہے اور دوسرے سے اس کا عمل اور گفتگو داخل ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ آسمانی دروازے بندۂ مؤمن کو کھو دیتے ہیں (یعنی اس کا انتقال ہو جاتا ہے) تو وہ دونوں اس کی جُدائی میں روتے ہیں۔[6]

﴿12527﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

---

1 ...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۲۹۴، حدیث: ۱۲۴۸۸

2 ...مسلم، کتاب الحج، باب استحباب تقبیل الحجر الأسود فی الطواف، ص۵۰۸، حدیث: ۳۰۶۷

3 ... معنٰی یہ ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عموماً فیصلے مُدَّعٰی علیہ کی قسم اور مدعی کی گواہی پر کیے ہیں الہام یا کشف پر نہیں کیے تاکہ امت کے لیے سند رہے۔ دوسرے معنٰی یہ کہ یہاں قضا و فیصلہ مدّعٰی علیہ کے حق میں مراد ہے یعنی ایک واقعہ میں مدعی کے پاس ایک گواہ تھا اور مدعٰی علیہ نے قسم کھائی تو حضور نے مدّعٰی علیہ کے حق میں فیصلہ دیا کیونکہ گواہی کا نصاب مکمل نہ تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۳۹۶)

4 ...ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب القضاء بالشاھد والیمین، ۳/۱۲۱، حدیث: ۲۳۶۸، عن ابی ھریرۃ

5 ...نسائی، کتاب المناسک، باب فضل الحج، ص۴۳۳، حدیث: ۲۶۲۲

6 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الدخان، ۵/۱۷۱، حدیث: ۳۲۶۶، بتغیر

بے شک اللہ پاک نے شراب اور اس کی قیمت، خنزیر اور اس کی قیمت اور مُردار اور اس کی قیمت کو حرام فرمایا ہے۔[1]

مسجد سے محبت ایمان کی علامت:

﴿12528﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ مسجد کی حاضری اس کی عادت بن چکی ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ (پ۱۰، التوبة:۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے (ہیں)۔[2]

﴿12529﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یاربّ! مجھے کچھ سکھادے جس سے میں تجھے یاد کروں۔ ارشاد ہوا: اے موسیٰ! لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو۔ آپ نے عرض کی: یاربّ! یہ تو تیرے سارے ہی بندے کہتے ہیں۔ ارشاد ہوا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں)، میں کوئی ایسی چیز چاہتا ہوں جو تو خصوصیت کے ساتھ مجھے عطا فرمائے۔ ارشاد ہوا: اے موسیٰ! اگر میرے سوا ساتوں آسمان، اس کے بسنے والے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں ہوں اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دوسرے پلڑے میں تو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ان سب پر بھاری ہو گا۔[3]

والدین کی اجازت کی اہمیت:

﴿12530﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللہ! میں نے ہجرت کرلی ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بِلاشُبہ تم نے شرک کو چھوڑ دیا ہے لیکن جہاد باقی ہے۔ کیا یمن میں تمہارا کوئی ہے؟ عرض کی: جی ہاں! میرے والدین ہیں۔ اِستفسار فرمایا: کیا انہوں نے تمہیں اجازت دی ہے؟ عرض کی: نہیں۔ ارشاد

1... ابو داود، کتاب البیوع، باب فی ثمن الخمر و المیتة، ٣/٣٨٦، حدیث: ٣٤٨٥، بتقدم و تاخر

2... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة التوبة، ٥/٦٤، حدیث: ٣١٠٤

3... سنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب افضل الذکر و افضل الدعاء، ٦/٢٠٨، حدیث: ١٠٦٧٠

فرمایا: جاؤ ان سے اجازت لو، اگر وہ اجازت دے دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کی خدمت کرتے رہو۔[1]

﴿12531﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَعْلِنُوا النِّکَاحَ یعنی نکاح اعلانیہ کرو۔[2]

پالتو گدھے کا گوشت حرام کردیا:

﴿12532﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خیبر تشریف لائے تو آپ سے عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ! لوگ گدھوں میں پڑ گئے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا تو حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اعلان کر دیا کہ **اللہ** پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں پالتو گدھوں (کا گوشت کھانے) سے منع فرماتے ہیں کیونکہ یہ گندگی ہیں۔[3]

قبیلہ قریش کی چار خوبیاں:

﴿12533﴾... سیِّدُنا مُستَورِد فہری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قریش کے بارے میں ارشاد فرمایا: ان میں چار خوبیاں ہیں: (۱)... آزمائش کے وقت سب لوگوں سے زیادہ درست رہتے ہیں (۲)... مصیبت آنے پر جلد ہی اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں (۳)... پیچھے ہٹنے کے بعد بہت جلد پلٹ کر حملہ کرتے ہیں اور (۴)... مسکینوں اور یتیموں کے لیے سب لوگوں سے بہتر ہیں اور بادشاہوں کے ظلم سے سب سے زیادہ روکنے والے ہیں۔[4]

﴿12534﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی لَبَّیْک پڑھتا ہے اس کے دائیں بائیں پتھر اور درخت بھی لَبَّیْک پڑھتے ہیں۔[5]

تین باتوں کا حکم اور تین کی ممانعت:

﴿12535﴾... سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک

---

1 ...سنن الکبری للبیہقی، کتاب السیر، باب الرجل یکون لہ أبوان مسلمان... الخ، ۹/۳۵، حدیث: ۱۷۸۳۱

2 ...مسند امام احمد، حدیث عبد اللہ بن الزبیر، ۵/۴۵۳، حدیث: ۱۶۱۳۰

3 ...مسلم، کتاب الصید والذبائح، باب تحریم اکل لحم الحمر الانسیة، ص ۱۰۷۴، حدیث: ۱۹۴۰

4 ...معجم اوسط، ۱/۷۳، حدیث: ۲۰۶

5 ...ابن ماجه، کتاب المناسک، باب التلبیة، ۳/۴۲۲، حدیث: ۲۹۲۱

اللہ پاک نے تمہیں تین باتوں کا حکم دیا اور تین باتوں سے منع فرمایا ہے۔ اس نے تمہیں حکم دیا کہ (۱)...اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ (۲)...سب مل کر **اللہ** پاک کی رسی مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تَفَرُّقہ مت ڈالو اور (۳)...جسے **اللہ** پاک نے تمہارے معاملات کا والی و حاکم بنایا ہے اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔ اور **اللہ** پاک نے تمہیں (۱)...فضول باتوں (۲)...زیادہ سوالوں سے اور (۳)...مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔[1]

خیر و شر کی چابیاں اور تالے:

﴿12536﴾... حضرت سیِّدُنا سَہل بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ بھلائی خزانے ہیں اور ان خزانوں کی کچھ چابیاں ہیں اور وہ چابیاں بندے ہیں، پس اس بندے کے لیے سعادت ہے جسے **اللہ** پاک نے بھلائی کی چابی (خیر پھیلانے والا) بنایا اور بُرائی کا تالا (بُرائی کو روکنے والا) بنایا اور اس بندے کے لیے خرابی ہے جسے **اللہ** پاک نے برائی کی چابی اور بھلائی کا تالا بنایا۔[2]

راہ میں ہدی کے جانور کے مرنے کا ڈر ہو تو کیا کرے؟

﴿12537﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قربانی کے جانور لے جانے پر مامور صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے: **حضورِ اقدس** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حکم ارشاد فرمایا: اگر کوئی جانور راستے میں تھک کر رہ جائے (اور مر جانے کا ڈر ہو) تو اسے ذبح کر دینا پھر اس کے (گلے میں لٹکے ہوئے علامتی) جوتے کو اس کے خون میں رنگ کر اس کے کوہان پر چھاپ لگا دینا، پھر اُسے (فقیروں اور مسکینوں کے لیے) چھوڑ دینا اور تم اور تمہارا کوئی ساتھی اس میں سے نہ کھائے[3]۔[4]

---

1 ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۲۸۲، حدیث: ۸۷۲۶

2 ...ابن ماجہ، المقدمۃ، باب من کان مفتاحا للخیر، ۱/۱۵۵، حدیث: ۲۳۸۔ معجم کبیر، ۶/۱۵۰، حدیث: ۵۸۱۲

3 ...یعنی جو ہَدِی (قربانی) حَرَم شریف تک نہ پہنچ سکے راستہ ہی میں مرنے لگے تو اسے وہاں ہی ذبح کر دو اور تمہارے ساتھیوں اور دوسرے لوگوں میں جو غریب فقیر ہوں وہ اس کا گوشت کھائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہَدی کا جانور صرف حرم شریف میں ذبح ہو سکتا ہے اور جگہ نہیں، اگر اس کی قربانی دوسری جگہ بھی ہو جاتی تو ہر فقیر و امیر بلکہ خود قربانی والے کو بھی کھانا جائز ہوتا، یہ بھی معلوم ہوا کہ بیمار جانور کا گوشت حلال ہے، حرام یا مکروہ نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۹۳)

4 ...مسند امام احمد، حدیث ذؤیب ابی قبیصۃ، ۵/۲۸۵، حدیث: ۱۷۹۹۷، بتغیر قلیل، عن ذؤیب

وضو صحیح نہ کرنے والے کو تنبیہ:

﴿12538﴾... سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص وُضو کرکے مسجد میں داخل ہوا، اس کے پاؤں کا ایک درہم جتنا حصہ دُھلنے سے رہ گیا تھا، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جاؤ! جاکر اچھی طرح وضو کرو۔[1]

﴿12539﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے سجدوں میں یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی ذَنْبِی كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ یعنی خدایا! میرے سارے گناہ بخش دے چھوٹے بڑے، اگلے پچھلے، کُھلے چُھپے[2]۔[3]

حبشی نگینے والی انگوٹھی:

﴿12540﴾... حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی ساخت کا تھا۔[4]

پڑوسی کو تکلیف نہ دے:

﴿12541﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص **اللہ** پاک اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔[5]

﴿12542﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیتُ الخلا سے باہر تشریف لائے، خدمتِ عالیہ میں کھانا پیش کیا گیا اور عرض کی گئی: ہم حضور کی بارگاہ میں وضو کا پانی پیش نہ کردیں؟ ارشاد فرمایا: کیا مجھے نماز پڑھنی ہے جو وُضو کروں[6]؟![1]

1... ابو داود، کتاب الطہارۃ، باب تفریق الوضوء، ۱/۹۱، حدیث: ۱۷۳، بتغیر قلیل

2... خیال رہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ دُعائیں اُمّت کی تعلیم کے لیے ہیں ورنہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گناہ تو کیا گناہ کے ارادے سے بھی محفوظ ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۸۱)

3... مستدرک، کتاب الامامۃ وصلاۃ الجماعۃ، باب دعاء السجدۃ اللہم ... الخ، ۱/۵۳۶، حدیث: ۱۰۰۸، بتقدم وتاخر

4... مسلم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب فی خاتم الورق فصہ حبشی، ص۸۹۳، حدیث: ۵۴۸۶

5... بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ۴/۲۴۱، حدیث: ۶۴۷۵، عن ابی ھریرۃ

6... وہ حضرات سمجھے تھے کہ کھانے سے پہلے شرعی وضو کرنا واجب ہے اس لیے وضو کے لیے پانی لانے کی اجازت مانگی۔

فاسق کے ذریعے دین کی مدد:

﴿12543﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ غزوہ (حُنَین) میں تھے۔ ایک شخص نے زخم کی تکلیف بہت محسوس کی تو اپنا ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا، ایک تیر نکالا اور اس سے خود کو ذبح کرلیا۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! اٹھو اعلان کرو کہ جنت میں صرف مؤمن جائے گا اور بلاشُبہ اللہ پاک اپنے دین کی مدد کسی فاسق و فاجر آدمی کے ذریعے بھی فرمادیا کرتا ہے۔[2]

گھر میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا طرزِ عمل:

﴿12544﴾... سیِّدَتُنا عمرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا سے مروی ہے کہ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے پوچھا گیا: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے گھر میں کیا طرزِ عمل تھا؟ فرمایا: حضور انسانوں میں سے ایک انسان کی سی زندگی رکھتے تھے، اپنے کپڑوں کی جوئیں دیکھتے تھے[3]، اپنی بکری کا دودھ نکال لیتے تھے اور اپنے کام خود کرتے تھے۔[4]



حضرت سیِّدُنا یزید بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

تبع تابعین میں سے ایک بُزُرگ حضرت سیِّدُنا یزید بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں، آپ خوفِ خدا اور کمزور بدن والے تھے، افسردہ اور مُرجھائے رہتے تھے۔

﴿12545﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی کلائیوں سے کپڑا اٹھاتے تھے پھر کلائی کی کھال پکڑ کر کھینچتے اور فرماتے تھے: خدا کی قسم! میری تو بہت خواہش ہے کہ میں اللہ پاک کی خاطر تجھ میں کوئی حجت نہ

---(ارشادِ گرامی کا) مقصد یہ ہے کہ ہمارے اس فرمان میں کہ "کھانا وضو کرکے کھاؤ" وضو سے مراد عرفی وضو (ہاتھ منہ دھونا) ہے اور حکم استحبابی ہے۔ شرعی وضو کھانے کے لیے نہ فرض ہے نہ سنّت، اس میں امت پر آسانی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ٦/٣٣، ملتقطاً)

1 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، ١/٦٨٧، حدیث: ٣٣٨٢

2 ...بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ٤/٢٧٣، حدیث: ٦٦٠٦

3 ...خیال رہے کہ حضور انور کے سر یا کپڑوں میں جوئیں پڑتی نہ تھیں ہاں دوسرے کی چڑھ جاتی تھیں وہ آپ اپنے کپڑوں سے صاف کرتے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ٨/٧٩)

4 ...مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ١٠/١١٢، حدیث: ٢٦٢٥٤

چھوڑوں۔ یہ بات بیان کرنے والے راویوں حضرت سیِّدُنا ابو خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور حضرت سیِّدُنا ابنِ قُتَیْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عملی طور پر کھال کھینچ کر دِکھائی۔

﴿12546﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں سُواری کے لیے خچر پیش کیا گیا، انہیں خچر سے بُو محسوس ہوئی، پوچھا: یہ کیسی بُو ہے؟ بتایا گیا: خچر کا شراب سے علاج کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا یزید بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 40دن تک اس خچر پر سُوار نہیں ہوئے۔

درہم زمین پر پھینک دیئے:

﴿12547﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر جمعہ کی شام اپنے خچر پر سوار ہو کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی مسجد آتے اور اپنے خچر کو چھوڑ دیتے، وہ آس پاس گھومتا رہتا تھا۔ جب آپ واپس جانا چاہتے تو وہ آپ کے پاس آجاتا اور آپ اس پر سوار ہو جاتے تھے۔

حضرت سیِّدُنا یزید بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس چند اونٹ تھے جنہیں آپ مصر تک کے لیے کرائے پر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ اونٹ کو مصر سے واپسی پر غزہ کے مقام پر ٹھہرایا گیا اور اونٹ لے جانے پر مقرر شخص نے آگے قُصَیر تک کے لیے اسے کرائے پر دے دیا اور خود کچھ دن وہیں رہا اور حضرت سیِّدُنا یزید بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس نہیں آیا (پھر جب حاضر ہوا تو) آپ نے اس سے فرمایا: مجھے یہ اطلاع مل چکی ہے کہ تم کچھ دن پہلے ہی آچکے ہو، ویسے تم میرے پاس تاخیر سے کیوں آئے؟ اس نے کہا: میں نے اونٹ قُصَیر تک کے لیے کرائے پر دے دیا تھا۔ آپ نے پوچھا: تم نے اس کرائے کو مصر کے کرائے کے ساتھ ملا دیا ہے یا الگ رکھا ہے؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! نہیں! میں نے تو اسے مصر کے کرائے کے ساتھ ملا دیا ہے تو آپ نے اس سے کرایہ لیا اور گھر میں ان درہموں کو اس زور سے پھینکا کہ لوگ چونک گئے۔

ملک شام کے قاضی:

حضرت سیِّدُنا رجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا یزید بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ملک شام کے قاضی کا عہدہ زبردستی دیا گیا، آپ فیصلہ کرنے کے مُعاملے میں بہت سخت تھے۔ حکمرانوں کے پاس نہیں آتے تھے اور نہ ہی انہیں کوئی توجہ دیتے تھے۔ آپ کی ”زیت“ نامی زمین تھی جس میں غلہ اُگتا تھا۔ حضرت

سیِّدُنا رجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب لوگ آپ کو معزولی کا خوف دلاتے تو آپ ان سے ارشاد فرماتے: کیا میری زمین سے غلہ اور زیتون نہیں نکلتا، میں اسی سے ہی اپنا گزارہ کرلوں گا۔

سیِّدُنا یزید بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

﴾12548﴿... حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: شیطان نے رب سے کہا: تیری عزت وجلال کی قسم! جب تک آدمی کے جسم میں روح ہے میں اسے گمراہ کرتا رہوں گا تو ربِّ کریم نے ارشاد فرمایا: میری عزت وجلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتا رہے گا میں اسے بخشتا رہوں گا۔[1]

امام ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے عِلْم کے مطابق اس حدیث کی سند میں یزید نام کے راوی حضرت یزید بن عبدُ اللہ بن ھاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں (نہ کہ صاحب تذکرہ یزید بن عَبْدُ اللہ)۔

قرض صدقے سے افضل کیوں؟

﴾12549﴿... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شبِ معراج میں نے جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا: صَدَقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا اٹھارہ گنا۔ میں نے جبریل سے پوچھا: قرض کے صَدَقہ سے افضل ہونے کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا: اس لئے کہ سائل مانگتا ہے حالانکہ اس کے پاس مال موجود ہوتا ہے جبکہ قرض لینے والا بلاحاجت قرض نہیں مانگتا۔[2]

امام ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت یزید بن ابومالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حوالے سے معروف ہے (نہ کہ صاحب تذکرہ یزید بن عَبْدُ اللہ سے) اور یہ حدیث ان سے صرف ان کے بیٹے خالد نے روایت کی ہے اور حضرت یزید بن ابومالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بھی ملک شام کے قاضی کا عُہدہ سونپا گیا تھا اور (ان کے والد) ابومالک کا نام ھانی ہے۔

علم قضا کے ماہر:

﴾12550﴿... سیِّدُنا سعید بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک بار فرمایا: ہمارے یہاں کوئی بھی حضرت سیِّدُنا یزید بن

---

1 ... مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۳/ ۵۹، حدیث: ۱۱۲۴۴

2 ... ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، ۳/ ۱۵۴، حدیث: ۲۴۳۱

ابو مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑھ کر قضا کا علم نہیں رکھتا، نہ حضرت سَیِّدُنا مکحول رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رکھتے ہیں اور نہ ہی کوئی اور۔

حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا قبر میں نماز پڑھنا:

﴿12551﴾... حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نبی کا بھی وصال ہوتا ہے تو وہ اپنی قبر میں صرف 40 دن رہتے ہیں[1]۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ

---

[1]... اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ "انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی اپنی قبروں میں اُسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں، جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں، جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں، تصدیقِ وعدۂ الٰہیہ کے لیے ایک آن کو اُن پر موت طاری ہوئی، پھر بدستور زندہ ہوگئے، اُن کی حیات، حیاتِ شہدا سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔" (بہار شریعت، حصہ اول، ۱/۵۸) اس عقیدے پر کثیر دلائل موجود ہیں جیسے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک **اللہ** پاک نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام کردیا ہے، پس **اللہ** کا نبی زندہ ہوتا ہے اُسے روزی دی جاتی ہے۔ (ابن ماجہ، ۲/۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۸) نیز حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔ (مسند ابی یعلی، ۳/۲۱۶، حدیث: ۳۴۱۲) علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: بے شک حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جسم وروح کے ساتھ حیات ہیں، تصرف فرماتے ہیں، زمین وآسمان میں جہاں چاہتے ہیں تشریف لے جاتے ہیں اور یہی حال تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ہے۔ (الحاوی للفتاوی، ۲/۳۱۹، ۳۱۷) شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرات انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کو دائمی موت نہیں بلکہ وہ زندہ و باقی ہیں، وہ صرف ایک آن کے لیے موت کا ذائقہ چکھتے ہیں اور پھر ان کی روحوں کو انہی کے جسموں میں لوٹا دیا جاتا ہے اور انہیں دنیاوی زندگی کی طرح حقیقی حیات عطا فرمادی جاتی ہے بلکہ ان کی حیات شہدا کی حیات سے بھی کامل ہے۔ (تکمیل الایمان، ص ۱۲۴) اب آیئے کتاب میں مذکورہ حدیث کی طرف تو اس پر دو طرح سے کلام کیا گیا ہے پہلے تو اس کی سند پر کلام ہے کہ آیا یہ حدیث درست ہے یا نہیں اور پھر اس سے ظاہر ہونے والے مفہوم و مطلب پر کلام ہے کہ اس حدیث سے حیات انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے عقیدہ پر زد پڑتی ہے، یہاں دونوں باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ اگر ہم اصول حدیث و سند کے تحت اس حدیث پاک کا جائزہ لیتے ہیں تو علم جرح و تعدیل کے امام علامہ ابن حبان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روایت موضوع ہے۔ اس حدیث پاک کی سند میں ایک راوی حسن بن یحیٰ خشنی ہے جو منکر الحدیث ہے اور وہ ثقہ لوگوں سے ایسی روایات بیان کرتا ہے جس کی کوئی اصل نہیں ہوتی۔ (المجروحین لابن حبان، ۱/۲۸۶، ۲۸۵) علامہ ابن جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی نے اس حدیث پاک کو موضوع قرار دیا ہے۔ (الموضوعات لابن الجوزی، ۱/۳۰۳) مگر ان حضرات کی رائے کا تعاقب کرتے ہوئے علامہ ابنِ عراق کنانی اور امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: خشنی سنن ابن ماجہ کے رجال میں سے ہے جسے اکثر نے ضعیف قرار دیا ہے لیکن کسی نے اسے حدیث گھڑنے والا اور جھوٹا نہیں کہا۔ امام ابوداؤد اور حضرت دحیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کہتے ہیں: اس کی روایت میں حرج نہیں۔ امام ابو حاتم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: سچا اور حافظ کا کمزور ہے۔ امام ابن عدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کی روایات قبولیت کا احتمال رکھتی ہیں۔ جب یہ بات ہے تو اس کی حدیث پر وضع کا حکم نہیں لگایا جائے گا نیز اس حدیث پاک کے شواہد بھی موجود ہیں جس کے سبب یہ حدیث درجہ حسن تک پہنچتی ہے۔ (تنزیہ الشریعۃ، ۱/۳۳۵، اللآلی المصنوعۃ، ۱/۲۶۰) خلاصہ یہ ہوا کہ مذکورہ حدیث موضوع و من گھڑت نہیں بلکہ حسن یا پھر ضعیف ہے مگر شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث چونکہ صحیح احادیث کے معارض و منافی ہے لہٰذا ساقط ہے اور فوقیت انہی احادیث کو دی جائے گی جن میں حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے قبروں میں حیات حقیقی دائمی سے متصف ہونے کا بیان ہے اور اسی کو امام عبد الرزاق، امام بیہقی اور علامہ سمہودی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے اختیار کیا اور اسی پر ☜

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر کے پاس سے گزرا وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔[2]

پانچ گناہوں کی دنیا میں پانچ سزائیں:

﴿12552﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں مسجدِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں موجود دس لوگوں میں دسواں تھا (اور ہم 10 افراد یہ تھے:) (۱)... حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق (۲)... حضرت سَیِّدُنا عمر (۳)... حضرت سَیِّدُنا عثمان (۴)... حضرت سَیِّدُنا علی (۵)... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود (۶)... حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل (۷)... حضرت سَیِّدُنا حُذَیفہ (۸)... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف (۹)... حضرت سَیِّدُنا ابو سعید اور (۱۰)... ابن عمر (رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن)۔ ایک انصاری نوجوان نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کو سلام کیا اور بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سا مومن افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ اس نے پوچھا: کون سا مومن سب سے زیادہ عقل مند ہے؟ ارشاد فرمایا: جو موت کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو اور اس کے آنے سے پہلے اس کے لیے اچھے طریقے سے تیاری کرتا ہو اور

......امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔ امام بَیْہَقِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر حدیث کے یہ الفاظ (انبیاء اپنی قبروں میں صرف چالیس راتیں رہتے ہیں پھر وہ صور پھونکے جانے تک **اللہ** پاک کی بارگاہ میں نمازیں پڑھتے رہتے ہیں۔) صحت کو پہنچتے ہیں تو مراد یہ ہے کہ قبر میں انبیاء کی حیات دائمی ہے لیکن چالیس دن تک ان سے نماز اور عبادت ظاہر نہیں ہوتی۔ (جذب القلوب، ص۱۸۳) شیخ محقق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اجسام کو قبروں میں رکھا گیا ہے اور ان حضرات کا اپنی حالت پر باقی رہنا ہی اصل ہے جب تک کہ کوئی دلیل قطعی اس کے خلاف قائم نہ ہو اور یہ اب تک قائم نہیں ہوئی لہٰذا ثابت ہوا کہ جو حیات یقینی ہے وہ قبروں میں ہے نہ کہ آسمان میں وَاللہُ اَعْلَم۔ نیز اس مفہوم کی احادیث کے متعلق علم حدیث کے محققین و شارحین فرماتے ہیں: یہ درجہ ثبوت کو نہیں پہنچتیں اور بالفرض صحیح بھی ہوں تو مطلب یہ ہے کہ حدیث میں بیان کردہ مدت تک حضرات انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کسی عمل اور عبادت میں مشغول نہیں ہوتے پھر اس مدت کے گزرنے کے بعد وہ **اللہ** پاک کی اطاعت اور نماز میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ (جذب القلوب، ص۱۸۸) علامہ نورالدین سمہودی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر اس روایت کو مان بھی لیا جائے تو اس صورت میں بھی نبی کا اپنی قبر سے تعلق قائم رہتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قبر انور میں رکھے گئے اور آپ مستقل وہیں موجود ہیں۔ جب تک اس کے خلاف کوئی دلیل نہیں تو عقیدہ اسی پر ہے اور یہی بزرگوں سے بھی ثابت جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا قصہ مشہور ہے کہ آپ نے قبر انور سے اذان اور اقامت کی آواز سنی۔ (وفاء الوفاء، جزء:۴، ص۱۳۵۵، ۱۳۵۶ ملخصاً)

1...مسند الشامیین، ۲/ ۳۲۰، حدیث: ۱۲۱۳

2...مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل موسی، ص ۹۹۳، حدیث: ۲۱۵۷

ایسے ہی لوگ سب سے زیادہ عقل مند ہیں۔ پھر وہ نوجوان خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! کچھ عادتیں ایسی ہیں اگر تم ان میں مبتلا ہوئے (تو پھر خیر نہیں) اور میں اللہ پاک سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم انہیں پاؤ: (۱)...جب کسی قوم میں زنا ظاہر ہوتا ہے اور وہ اسے علانیہ کرنے لگتے ہیں تو ان میں طاعون پھیل جاتا ہے اور وہ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو پہلے کے لوگوں کو نہ ہوئیں تھیں۔ (۲)...جب لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگ جاتے ہیں تو انہیں قحط اور سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا جاتا ہے (۳)...جب لوگ اپنے اموال کی زکوۃ دینا چھوڑ دیتے ہیں تو ان سے بارش روک لی جاتی ہے، اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی (۴)...جب لوگ اللہ پاک اور اس کے رسول عَلَیْہِ السَّلَام کا عہد توڑتے ہیں تو ان پر ان کے دشمنوں کو مسلط کر دیا جاتا ہے (۵)...جب مسلمان حکمران اللہ پاک کی کتاب کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں اور احکام خداوندی میں سے کچھ لیتے اور کچھ چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ پاک ان کے درمیان اختلاف پیدا فرما دیتا ہے۔[1]

مالدار صحابی کو نصیحت:

﴿12553﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابنِ عوف! بے شک تم مالداروں میں سے ہو اور جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہو گے لہٰذا تم اللہ پاک کی بارگاہ میں قرضِ حَسَنہ پیش کرو وہ تمہارے قدموں کو کھول دے گا۔ عرض کی: میں بارگاہِ الٰہی میں کیا چیز قرض کے طور پر پیش کروں؟ ارشاد فرمایا: اپنے مال سے علیحدگی اختیار کر لو۔ عرض کی: کیا سارے مال سے علیحدگی اختیار کر لوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ وہاں سے باہر نکلے تو غمگین تھے۔ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بلایا اور ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا: ابنِ عوف سے فرمائیں کہ وہ مہمان نوازی کریں، مسکین کو کھانا کھلائیں، مانگنے والے کو عطا کریں اور خرچ کی ابتدا اپنے زیرِ کفالت لوگوں سے کریں، جب وہ یہ اعمال بجا لائیں گے تو یہ ان کے مال کی پاکیزگی کا باعث ہو گا۔[2]

امام ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک ان احادیث کے راوی یزید بن ابو مالک ہیں (نہ کہ

---

[1] ...مسند بزار، عطاء بن ابی رباح عن ابن عمر، ۱۲/۳۱۵، حدیث: ۶۱۷۵۔ ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، ۴/۳۶۷، حدیث: ۴۰۱۹

[2] ...مسند الشامیین، ۲/۳۲۱، حدیث: ۱۶۱۲

صاحب تذکرہ یزید بن عَبْدُ اللہ بن موہِب) اور ابو مالک کا نام ھانئ ہے اور جس نے ابو مالک کو عبد اللہ بن موہب سمجھا میرے نزدیک وہ غلطی پر ہے۔



حضرت سیِّدُنا علی بن اَبُوالْحَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین میں سے ایک حضرت سیِّدُنا علی بن اَبُوالْحَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں، جو خسیس وگھٹیا کو چھوڑنے والے اور خیر خواہی کرنے والے عبادت گزار ہیں۔

﴿12554﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ابو الحَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک رات حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن زَکَریا عَلَیْہِمَا السَّلَام نے پیٹ بھر کر روٹی کھالی جس کے سبب آپ پر نیند طاری ہو گئی اور آپ کا وظیفہ چھوٹ گیا تو **اللہ** پاک نے آپ کی طرف وحی نازل فرمائی: "اے یحییٰ! کیا تمہیں میرے گھر سے بہتر کوئی گھر مل گیا ہے؟ یا میرے پڑوس سے اچھا کوئی پڑوس مل گیا ہے؟ اے یحییٰ! مجھے اپنی عزت کی قسم! اگر تم جنت الفردوس کو ایک نظر دیکھ لو تو اس کے شوق میں تمہارا جسم پگھل جائے اور تمہاری جان چلی جائے اور ایک نظر جہنم کو دیکھ لیتے تو آنسوؤں کے بجائے پیپ بہاتے اور ٹاٹ کے بدلے لوہے کا لباس پہنتے۔



حضرت سیِّدُنا عبدُ الْعَزِیز دُوْرِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین میں سے ایک حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن اَبان دُوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں، آپ شب بیدار، تہجد گزار اور محبتِ الٰہی میں گم عبادت گزار تھے۔

﴿12555﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ثابت مُشَرَّف بن اَبان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن اَبان دُوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عبادت گزاروں میں سے تھے، آپ نے مجھے بتایا کہ ایک رات میں نماز کے ارادے سے کھڑا ہوا تو اچانک غیب سے آواز آئی: اے عبدُ العزیز! کتنے ہی خوبصورت لوگ اور صاف ستھرے کپڑے پہننے والے جہنم کے طبقات میں الٹ پلٹ ہوں گے۔



حضرت سیِّدُنا داود بن رُشَید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین میں سے ایک حضرت سیِّدُنا داود بن رُشَید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں، آپ کو غیبی آوازوں سے راحت دی گئی۔

﴿12556﴾... حضرت سیِّدُنا داود بن رُشَید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے ایک بھائی نے معمول کے مطابق قیام کیا۔ اس رات سخت سردی تھی، انہوں نے پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے، جب انہیں سردی لگی تو رونے لگے پھر ان پر نیند طاری ہوگئی۔ انہوں نے غیب سے آواز سنی: ہم نے تمہیں قیام کی توفیق دی جبکہ اور لوگوں کو سُلا دیا پھر بھی تم رو رہے ہو۔



حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین میں سے ایک حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں، آپ کو عتاب کے ذریعے ادب سکھایا گیا اور خطاب کے ذریعے تہذیب سکھائی گئی۔

﴿12557﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایک پھوپھی تھیں جو ان کے پاس کھانا بھیجا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ تین دن تک پھوپھی جان نے کوئی چیز نہ بھیجی۔ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یاربّ! کیا تو نے میرا رِزق اٹھا لیا ہے؟ تو آپ کے لیے مسجد کے کونے سے ستّو کی تھیلی ڈال دی گئی اور کہا گیا: اے بے صبرے! یہ لے۔ آپ نے عرض کی: تیری عزت کی قسم! جب تو نے مجھ پر عتاب کیا ہے تو اب میں اس کو نہیں چکھوں گا۔



حضرت سیِّدُنا علی بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین میں سے ایک حضرت سیِّدُنا علی بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں، آپ توکل کرنے والے، اپنے رب سے سوال کرنے والے اور ضُعف اور عدمِ رضا کی طرف منسوب تھے۔

﴿12558﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص **اللہ** پاک پر توکل کرتے ہوئے جنگل عبور کرتا تھا۔ معمول کے مطابق ہر تیسرے دن اس کا رِزق اس کے پاس آجاتا تھا۔ ایک مرتبہ چوتھا اور

پانچواں دن بھی آگیا لیکن اس کا رزق اس کے پاس نہیں آیا۔ اس نے اپنے اندر کمزوری محسوس کی تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یاربّ! یا تو مجھے قوت عطا کر دے یا رزق بھیج دے۔ تو پہاڑ کے پیچھے سے ایک غیبی آواز آئی:

وَيَزْعُمُ اَنَّنَا مِنْهُ قَرِيْبٌ وَاَنَّا لَا نُضِيْعُ مَنْ اَتَانَا

وَيَسْاَلُنَا الْقُوٰى ضَعْفًا وَعَجْزًا كَاَنَّا لَا نَرَاهُ وَلَا يَرَانَا

ترجمہ: وہ ہمیں اپنے قریب سمجھتا ہے اور ہم اپنے پاس آنے والے کو ضائع نہیں کرتے لیکن اس کے باوجود وہ ہم سے اپنے ضعف اور عجز کے سبب قوت ایسے مانگ رہا جیسے ہم اس کو نہیں دیکھتے اور وہ ہم کو نہیں دیکھتا۔



حضرت سیّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین میں سے ایک حضرت سیّدُنا ابو نصر بِشْر بن حارِث حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں، جنہیں **اللہ** پاک نے بہت نعمتوں سے نوازا اور سخت مصائب سے بچایا۔ آپ **اللہ** پاک کے کافی ہونے پر بھروسا کرنے والے ہیں، آپ نے **اللہ** پاک پر بھروسا کیا تو دلی راحت حاصل کی۔

تصوف: بلندی درجات کے لئے **اللہ** پاک پر بھروسا کرنا اور آزمائش سے دل کا راحت حاصل کرنا تصوف ہے۔

مقدس کاغذ کی تعظیم کی بَرَکت:

﴿12559﴾... حضرت سیّدُنا محمد بن صَلْت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ آپ کا ابتدائی معاملہ کیسا تھا کیونکہ لوگوں کے درمیان آپ کا نام ایسے ہے گویا کوئی نبی کا نام ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ **اللہ** پاک کا فضل ہے۔ میں آپ لوگوں کو کیا بتاؤں؟ پہلے میں ایک آوارہ اور ٹولی بنا کر رہنے والا انسان تھا۔ ایک دن میں کہیں جا رہا تھا کہ مجھے ایک کاغذ راستے میں پڑا ملا، میں نے اسے اٹھایا تو اس میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا ہوا تھا۔ میں نے اسے صاف کر کے جیب میں ڈال لیا۔ میرے پاس صرف دو درہم تھے۔ خوشبو والے سے میں نے ان دو درہم کی ایک مہنگی خوشبو لے کر اس کاغذ کو لگائی۔ رات کو جب میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: ”اے بِشْر بن حارث! تو نے ہمارا نام راستے سے اٹھا کر اسے خوشبو میں بسایا ہے ہم بھی تیرا نام دنیا و آخرت میں مہکا دیں گے“ پھر ایسا ہی ہوا۔

مغفرت کی بشارت:

﴿12560﴾... سفیان بن محمد مِصِّیصی کا بیان ہے: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشر بن حارِث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے میری مغفرت فرمادی اور میرے لیے آدھی جنت حلال فرمادی اور مجھ سے ارشاد فرمایا: اے بِشر! اگر تو انگاروں پر سجدے کرتا تو بھی اس مقام اور مرتبے کا شکر ادا نہ کرپاتا جو میں نے اپنے بندوں کے دلوں میں تیرے لیے پیدا کیا ہے۔

﴿12561﴾... سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حدیث کی زکوۃ ادا کرو، ہر دو سو حدیثوں میں سے پانچ پر عمل کرو۔

﴿12562﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن داوٗد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سنا: عِلْم کو جہالت پر صرف اس وجہ سے فضیلت حاصل ہے کہ اس کے ذریعے تقویٰ اختیار کیا جاتا ہے۔

سرخ سونا بن کر نکلے:

﴿12563﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو آزمائش کی بھٹی میں داخل کیا گیا تو وہ اس میں سے سرخ سونا بن کر نکلے۔ جب یہ بات حضرت سیِّدُنا احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پہنچی تو آپ نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْضٰی بِشْرًا بِمَا صُنِعْنَا یعنی اللہ پاک کا شکر ہے کہ اس نے حضرت سیِّدُنا بِشر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ہمارے ساتھ کیے گئے عمل سے راضی کر دیا۔

نیکی کی دعوت دینے والا کیسا ہو؟

﴿12564﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیکی کی دعوت اور برائی سے منع وہی شخص کرے جو اذیت پر صبر کر سکتا ہو۔

﴿12565﴾... سیِّدُنا یحییٰ بن عثمان حَرْبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو (بطورِ عاجزی) یہ فرماتے ہوئے سنا: اس نشہ کرنے والے کے ساتھ بیٹھنے والے لوگوں کی شہادت قبول نہیں کی جانی چاہیے۔

اللہ پاک کی عظمت میں غور و فکر:

﴿12566﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر لوگ اللہ پاک کی عظمت میں غور و فکر کرتے

تو ہر گز اس کی نافرمانی نہ کرتے۔

﴿12567﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر بن حارِث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو اللہ پاک سے دُنیا کا سوال کرتا ہے وہ دنیا میں طویل عرصہ رہنے کا سوال کرتا ہے۔

﴿12568﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا گیا کہ فُلاں شخص کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے دنیا جمع کی اور آخرت کی طرف چلا گیا اور خود کو ضائع کر دیا۔ عرض کی گئی: یہ شخص فُلاں فُلاں نیکیاں کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا: دنیا جمع کرنے کی صورت میں یہ اعمال کیسے فائدہ پہنچائیں گے؟

احادیث سنانے میں احتیاط:

﴿12569﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس تھے۔ ایک خُراسانی شخص آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ کر عرض کرنے لگا: اے ابو نَصر! ہمارا خُراسان سے وَفْد آیا ہوا ہے، آپ مجھے پانچ حدیثیں بیان کیجئے، میں خُراسان میں ان حدیثوں کے ساتھ آپ کا ذکر کروں گا۔ اور وہ (حدیثیں سننے کے لیے) آپ کے سامنے عاجزی و انکساری کرتا رہا۔ آپ نے اس سے فرمایا: محدثین بہت ہیں (ان سے احادیث سن لو) لیکن وہ نرمی اور پیار کے ساتھ گزارش کرتا رہا اور اس کے لیے خوب کوشش کرتا رہا۔ جب اس نے دیکھا کہ کوئی چیز فائدہ نہیں دے رہی تو اس نے عرض کی: اے ابو نَصر! کیا آپ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ فرمان روایت نہیں کرتے "جو علم سیکھے، اس پر عمل کرے اور اسے دوسروں کو سکھائے تو آسمانوں کی بادشاہی میں اسے عظیم پکارا جاتا ہے؟" آپ وہ کیسے روایت کرتے ہیں؟ ذرا مجھے بھی بیان کیجئے۔ آپ نے یہی فرمان اس کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا: آپ نے سچ کہا، ہم نے علم حاصل کیا، اب ہم اس پر عمل کریں گے پھر اسے دوسروں کو سکھائیں گے۔

مومن کی عزت اور شرف:

﴿12570﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مومن کی عزت اس میں ہے کہ اسے لوگوں کی حاجت نہ رہے اور اس کا شَرَف اس میں ہے کہ وہ رات میں قیام کرے۔

﴿12571﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا معافٰی بن عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اور

انہوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے سنا: مخلوق کو راضی کرنا ایک ایسی انتہا ہے جس تک پہنچنا ممکن نہیں (یعنی مخلوق کو راضی نہیں رکھا جاسکتا)۔

﴿12572﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا معافی بن عمران رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے سنا: لوگوں کو دُنیا میں جو مصیبتیں پہنچیں ہیں وہ ان کے لیے نقصان دہ نہیں، اللہ پاک ہر مصیبت کا بدلہ انہیں جنت کی صورت میں عطا فرمادے گا۔

سب سے قابل بھروسا عمل:

﴿12573﴾... حضرت سیِّدُنا سَری سَقَطی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اپنے کسی عمل پر اتنا بھروسا نہیں ہے جتنا صحابۂ کرام سے محبت پر ہے۔

حضرت سیِّدُنا عبید بن محمد وَرَّاق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: میرا سب سے قابلِ بھروسا عمل صحابۂ کرام کی محبت ہے۔

﴿12574﴾... حضرت سیِّدُنا حسین بن عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: دنیا کی حقارت میں سے ہے کہ ربّ نے اپنے گھر (بَیْتُ الله) کو دُشوار گزار بنایا ہے۔

﴿12575﴾... حضرت حسن بن بنتِ عاصم طبیب رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میری حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے ملاقات ہوئی، آپ مجھ سے علاج معالجے سے متعلق پوچھنے لگے، میں نے کہا: اے ابو نصر! اس طرف سورج ہے، آپ سائے میں تشریف لے آئیں۔ ہماری یہ بات چیت ربیعہ یا عمران اشعث یا کسی اور کے گھر میں ہوئی، بہر حال وہ گھر ایسے شخص کا تھا جو سلاطین کے ساتھ ہوتا تھا تو حضرت سیِّدُنا بِشر بن حارث رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: یہ مکان بُرا اور ردی ہے یا اس جیسی کوئی بات فرمائی۔

حج، عمرہ اور جہاد سے افضل:

﴿12576﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ صدقہ دینا حج، عمرہ اور جہاد سے افضل ہے پھر ارشاد فرمایا: حج، عمرہ اور جہاد کرنے والے لوگوں کے سامنے سُوار ہو کر جاتے اور آتے ہیں جبکہ صدقہ دینے والا چھپا کر صدقہ دیتا ہے جسے اللہ پاک کے

سوا کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا۔

عقلمند کون؟

﴿12577﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: عقلمند وہ نہیں جو بھلائی اور بُرائی کو پہچانتا ہے بلکہ عقل مند وہ ہے جو بھلائی کو دیکھتا ہے تو اس کی پیروی کرتا ہے اور بُرائی کو دیکھتا ہے تو اس سے بچتا ہے۔

سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ الرَّحْمَه کی عاجزی:

﴿12578﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے کہا: اے ریاکار! آپ نے اس سے پوچھا: تم میرے نام سے کب واقف ہوئے؟ تمہارے علاوہ کسی نے بھی میرا نام نہیں پہچانا۔

﴿12579﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے حضرت سیِّدُنا مُعافٰی بن عمران رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے سنا کہ ہم نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اپنی مُرُوَّت کی اس زمانے کے علما سے کہیں زیادہ حفاظت کرتے تھے۔

﴿12580﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے حضرت سیِّدُنا مُعافٰی بن عمران رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے سنا کہ مجھے کسی (دنیادار) عالم کے ساتھ سفر کرنے سے زیادہ پسند یہ ہے کہ میں کسی شاطر کے ساتھ سفر کروں۔

﴿12581﴾... حضرت سیِّدُنا عباس بن عبد العظیم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے ایک دن فرمایا: حَدَّثَنِی عِيْسَى بْنُ يُوْنُس یعنی عیسٰی بن یونس نے ہمیں حدیث بیان کی۔ پھر فرمایا: اَسْتَغْفِرُ الله! ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ بات "حَدَّثَنَا فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ یعنی ہمیں فلاں نے فلاں سے حدیث بیان کی" دنیا کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔[1]

---

1 ...علامہ علی قاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: بعض بزرگانِ دین کا یہ کہنا حَدَّثَنَا دنیا کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب حدیث پاک بیان کرنے سے مقصود اللہ پاک کی رضا نہ ہو۔ (مرقاة المفاتيح، ۱/۴۸)

خود کو آگ کے لیے پیش نہ کرو:

﴿12582﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے، آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے کھانے کو دیکھو کہ وہ کہاں سے آرہا ہے اور خود کو آگ کے لیے پیش نہ کرو۔

کسب حلال کی ترغیب:

﴿12583﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن محمد بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 225ھ میں مجھ سے ارشاد فرمایا: نرمی اپناؤ اور خرچ میں میانہ روی اختیار کرو (اور ارشاد فرمایا کہ) مجھے تمہارا مال ہوتے ہوئے رات بھوک کی حالت میں گزارنا، مال نہ ہوتے ہوئے رات پیٹ بھر کر گزارنے سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم کمانے کے لئے بازار پابندی سے نہیں جاتے، بازار پابندی سے جایا کرو۔ جب میں اٹھ کر جانے لگا تو آپ نے دوبارہ مجھ سے ارشاد فرمایا: بازار پابندی سے جایا کرو۔ میرے دل میں آیا کہ آپ کی مراد یہ تھی کہ بازار پابندی سے جاؤ اگرچہ نفع نہ ہو۔

بھاؤ کم ہو جانے پر شکر ادا کیا:

﴿12584﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن محمد بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اور میرے بھائی سخت سردی کے دن حضرت سیِّدُنا بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضری کے لیے نکلے، آپ ہمیں اپنے دروازے پر مل گئے، آپ کے ساتھ خلیل خَیَّاط بھی تھے، آپ ہمارے آگے چلنا شروع ہوئے۔ آپ نے پُرانی گرم قمیص اور بہت پتلا تہبند زیب تن کیا ہوا تھا اور چھوٹے موزے پہنے ہوئے تھے۔ آپ بازار کی طرف جانے لگے اور جب بھی کسی شخص یا مجمع کے پاس سے گزرتے تو بلند آواز سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے اور جب بازار پہنچے تو آٹا فروش کے پاس رُک گئے اور اس سے گزشتہ کل کے آٹے کا بھاؤ معلوم کیا تو اس نے کہا: اے ابو نَصْر! خوش ہو جائیے! بھاؤ کم ہو گیا ہے تو آپ نے اللہ پاک کی حمد کی اور آٹا لے لیا۔

میری عیادت نہ کرو:

مزید فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بارش والے دن یہ افواہ پھیلی کہ حضرت بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال

ہو گیا ہے، اس وقت آپ "بَابُ الطَّاق" محلے میں رہائش پذیر تھے، چنانچہ میں بارش اور کیچڑ میں آپ کو دیکھنے گیا، جب دروازے پر پہنچا تو وہاں پہلے سے تین افراد موجود تھے اور ایک بڑی عمر والے کہہ رہے تھے: اے ابو نصر! ہم آپ کی عیادت کے لیے آئے ہیں تو آپ نے روتے ہوئے فرمایا: مجھے تم لوگوں کی عیادت کی کوئی حاجت نہیں، میرے پاس سے چلے جاؤ، تم لوگوں نے مجھے اذیت پہنچائی ہے اور فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: میری خواہش ہے کہ میں بیمار پڑوں تو میری عیادت کرنے کوئی نہ آئے۔

خوشگوار زندگی کی دعا:

﴿12585﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: آپ **اللہ** پاک سے سوال کیجئے وہ آپ کو خوشگوار زندگی عطا فرمائے گا۔

﴿12586﴾... سیِّدُنا محمد بن یوسف جوہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے نبیذ کا حکم پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے پانی کی تنگی کا سامنا ہے تو میں نبیذ کے بارے میں کیسے کلام کروں؟

علم کو ذریعہ معاش نہ بناؤ:

﴿12587﴾... حضرت سیِّدُنا فضل بن عباس حَلَبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو علم اور طلبِ علم کے متعلق یہ گفتگو فرماتے ہوئے سنا: جب علم پر عمل نہ ہو تو اسے چھوڑ دینا ہی بہتر ہے، علم تو درحقیقت عمل کا نام ہے۔ جب تم **اللہ** پاک کی اطاعت و فرمانبرداری کرو گے تو وہ تمہیں علم سے نوازے گا اور جب اس کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں علم سے محروم کر دے گا۔ علم ایک ایسا آلہ ہے جس کے ذریعے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دلیل قائم کرتے ہیں۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ علم اپنے صحابہ کو سکھایا، انہوں نے اسے مضبوطی سے تھاما، اسے یاد کیا اور اس پر عمل کیا پھر صحابۂ کرام نے علم بعد والوں تک پہنچایا۔ بعد والوں نے پھر اسے دوسرے لوگوں تک پہنچایا، یوں حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تین طبقات کا ذکر کیا پھر فرمایا: اب علم ایسے لوگوں تک پہنچ گیا ہے جنہوں نے اسے ذریعہ مَعاش بنا لیا ہے۔

﴿12588﴾... حضرت سیّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں حضرت سیّدُنا عیسٰی بن یونُس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے جُدا ہونے لگا تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا تم علم لے کر بُرے شہر کی طرف جا رہے ہو؟

﴿12589﴾... حضرت سیّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدُنا عیسٰی بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اے **اللہ**! مجھے علما کے دلوں میں لعنتی نہ بنانا، علما نے پوچھا: ہم آپ کو کیسے لعنت کرسکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: یوں کہ آپ لوگ مجھے ناپسند کرنے لگیں۔

بہت بڑی بیماری:

﴿12590﴾... حضرت سیّدُنا قاسم بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں کو ذلیل وحقیر کرنے کے لئے علم طلب نہ کرو، یہ بہت بڑی بیماری ہے اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ آدمی اپنے پیچھے اپنے گھر میں دو رکعت پڑھی ہوئی نماز سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا۔

﴿12591﴾... حضرت سیّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آدمی کی مُروَّت اس وقت تک کامل نہیں ہوتی جب تک کہ اس کا دشمن بھی اس سے سلامت نہ رہے اور ایسا کیسے ممکن ہے؟ اب تو حالت یہ ہے کہ اس کا دوست بھی اس سے سلامت نہیں ہے۔

﴿12592﴾... حضرت سیّدُنا حسن بن عَمْرو سَبِیْعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ صَبْر خاموشی اور خاموشی ہی صبر ہے۔ باتونی شخص خاموش رہنے والے سے زیادہ پرہیز گار نہیں، البتہ وہ عالم اس سے زیادہ پرہیز گار ہے جو گفتگو کے موقع پر گفتگو کرے اور خاموش رہنے کے موقع پر خاموش رہے۔

نصیحتوں سے مالامال طویل خط:

﴿12593﴾... حضرت سیّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیّدُنا ابو الحسن علی بن خَشْرم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس مضمون کا خط لکھا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ! میں تمہارے ساتھ **اللہ** پاک کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں **اللہ** پاک سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارے اور تمہارے پاس جو نعمتیں ہیں **اللہ** پاک انہیں کامل فرمائے اور

ہمیں اور تمہیں اس کے احسان پر شکر کی توفیق عطا فرمائے، اسلام پر زندہ رکھے اور اسلام ہی پر موت دے اور ضائع ہو جانے والی شے کا اچھا بدلہ دے اور ہر مصیبت کا عوض عطا فرمائے۔ اے علی! میں آپ کو اللہ پاک سے ڈرنے، اس کے حکم کو لازم پکڑنے اور اس کی کتاب کو مضبوطی سے تھامنے کی وصیت کرتا ہوں پھر اُن حضرات کے اقوال و افعال کی اتباع کرنے کی وصیت کرتا ہوں جو ہم سے پہلے ایمان لائے، جنہوں نے ہمارے لیے دین پر چلنا آسان کیا لہٰذا تم انہیں اپنا نصبُ العین بناؤ اور ان کے حالات بکثرت اپنے اوپر پیش کر کے اپنا جائزہ لو، (نیز ان کے حالات کا مطالعہ کرتے ہوئے) خلوت میں ان کے ساتھ اُنسیت حاصل کرو وہ تمہیں لوگوں کو دیکھنے سے بے نیاز کر دیں گے۔ ان کے حالات آنکھوں کے سامنے ایسے لاؤ گویا انہیں دیکھ رہے ہوں۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کی صُحبت مُردہ لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے بہتر ہے اور اس کے ساتھ بیٹھنے سے بھی بہتر ہے جو تیری لغزش اور ٹھوکر کھانے کا موقع ڈھونڈ رہا ہے اور اگر اُسے موقع نہ ملے تو کسی (بُرے) شخص کو ہمنشین بناتا ہے پھر اگر اُسے تیرے پاس دیکھتا ہے تو تجھ پر عیب اور تہمت لگاتا ہے۔

اللہ پاک تمہیں خیر کا علم عطا فرمائے اور تمہیں اہلِ خیر میں سے بنائے۔ جان لو! تمہاری عمر کا اکثر حصہ گزر چکا ہے، اچھے لوگ اس دنیا سے جا چکے اور تم بھی ان تک پہنچنے والے ہو۔ تم مطلوب ہو، تمہارا طالب تم سے کبھی عاجز نہ ہو گا، تم اس کے دستِ قدرت میں قیدی ہو۔ تمام مخلوق اس کی کبریائی کے مقابلے میں حقیر ہے اور ساری مخلوق اس کی محتاج ہے۔ تمہیں چاہنے والوں کی کثرت تمہیں غافل نہ کر دے۔ اس کے حضور ایسے گڑگڑاؤ جیسے کمزور شخص غالب کے سامنے اور محتاج شخص مالدار کے سامنے گڑگڑاتا ہے اور اس کی بارگاہ میں ایسے آہ وزاری کرو جیسے وہ قیدی کرتا ہے جس کے پاس نہ کوئی جائے پناہ ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی جائے فرار۔ یا جیسے وہ شخص جو اپنے اعمال سے خوف زدہ ہوتا ہے، اسے اپنے اعمال پر بھروسا نہیں ہوتا، نہ وہ امید ختم کرتا ہے، نہ دعا کرنا چھوڑتا ہے اور نہ ہی فتنوں اور بلاؤں سے محفوظ ہوتا ہے۔ اگر **اللہ** پاک تمہیں اس طرح آہ وزاری کرتا ہوا دیکھ لے تو ہو سکتا ہے اپنے فضل سے تم پر رحم فرمائے، تمہاری مدد فرمائے اور تمہیں تمہاری امید عطا فرمائے یعنی تمہیں اپنے عفو و رحمت سے نواز دے۔ تم آفتوں اور مصیبتوں میں اس کا سہارا لو۔ جو چیز تمہاری قوت کو کمزور کرے اس کے خلاف اس سے مدد مانگو۔ جب تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں اپنے حُضور جھکنے کی توفیق دے کر اپنا قُرب عطا فرمائے گا اور تم اس کی رحمت

کو اپنے والدین سے بھی زیادہ جلد اپنی طرف لپکنے والا اور اسے اپنی جان سے بھی زیادہ قریب پاؤ گے۔ توفیق اللّٰہ پاک کی طرف سے ہے اور میں اللّٰہ پاک سے اپنے اور تمہارے لیے سب سے بہتر عطا کا سُوال کرتا ہوں۔

اے علی! جان لو! جو شہرت اور لوگوں میں جان پہچان ہونے کی آزمائش میں مبتلا ہوا اس کی مصیبت بڑھ گئی، پس اللّٰہ پاک ہمیں اور تمہیں اس آزمائش میں اپنی عظمت کے آگے جھکنے اور عاجزی وانکساری کی توفیق عطا فرمائے اور شہرت کے فتنے اور اس کے بُرے انجام سے بچائے بلاشُبہ وہ اپنے اولیا کو اس کے فتنے سے بچاتا ہے اور ان لوگوں کو بھی جنہوں نے اس کی توفیق کا ارادہ کیا۔ تم دو معاملات میں سے اُسے اختیار کرو جو تمہیں تمہارے ربّ کی رضا کے قریب لے جائے اور اپنے دل کو اپنے زمانے والوں کی تعریف اور مذمّت کی طرف متوجہ نہ کرو بلاشبہ جسے اس سے بچالیا گیا سمجھ لو وہ مر چکا۔ دلوں کی روشنی اپنے زمانے کے نیک لوگوں سے ہے۔ تم مُردوں کے محل اور زندوں کے قبرستان میں ہو جو آخرت سے غافل ہو کر گویا مر چکے ہیں اور آخرت کے راستوں سے ان کے قدموں کے نشان بھی مٹ چکے ہیں۔ یہ تمہارے زمانے کے لوگ ہیں لہٰذا تم اس زمانے سے چھپ جاؤ جس میں اللّٰہ پاک کے نور سے روشنی حاصل نہیں کی جاتی اور اس کی کتاب پر عمل نہیں کیا جاتا، ہاں اس زمانے کے ان لوگوں سے ملو جنہیں اللّٰہ پاک نے محفوظ رکھا ہے اور اہلِ زمانہ میں سے جو تمہیں چھوڑ دے اس کی پروانہ کرو اور اسے کھودینے پر غم نہ کھاؤ۔ جان لو کہ اہل زمانہ سے قریب رہنے کے مقابلے میں دور رہنے میں تمہارا زیادہ فائدہ ہے۔ اللّٰہ پاک تمہیں کافی ہے اور تم اُسے انیس (یعنی اُنسیت دینے والا) بناؤ، یہ لوگوں کو کھودینے کا عوض ہے۔ تم اپنے اہل زمانہ سے بچ کر رہو، اہل زمانہ میں سے کسی کے ساتھ بھی زندگی گزارنا بہتر نہیں اگرچہ ایسا شخص ہی کیوں نہ ہو جس کے متعلق اچھا گمان رکھا جاتا ہو اور اسی طرح ایسے شخص کے ساتھ بھی جس کے متعلق بُرا گمان رکھا جاتا ہے۔ عقل مند آدمی کو پریشان کرنے والی سب سے ناپسند دخل اندازی اس آدمی کی ہونی چاہیے جو اس کے معاملات زندگی میں تاک جھانک کرے کیونکہ اگر تم ایسے آدمی کے ساتھ بیٹھو تو تم فتنہ میں مبتلا ہوسکتے ہو اور تم اس کے پہلو میں ہوئے تو آفت سے محفوظ نہیں رہو گے۔ ایسی زندگی سے تو گوشہ نشینی کی موت بہتر ہے۔ اگر کوئی آدمی شر سے بچ جائے اور سمجھے کہ میں فتنہ سے محفوظ ہی ہو گیا ہوں تو وہ نجات میں نہیں ہے۔ اگر ایسے بُرے لوگوں کو تم خود پر قابو دو گے تو یہ تمہیں گناہ میں لگادیں گے اور اگر تم ان

کے ساتھ رہو گے وہ تمہیں بھی بُرے کاموں میں شریک کرلیں گے اب دیکھ لو تمہیں اپنے لئے کیا پسند ہے اور تم اپنے لئے ان کی صحبت ناپسند رکھو۔ میں تو اب گوشہ نشینی کو ہی افضل سمجھتا ہوں کیونکہ اسی میں سلامتی ہے اور فضیلت کے لئے سلامتی کافی ہے۔ جو چیز تمہیں گناہ گار کرے اس سے اپنے کان بہرے اور آنکھیں اندھی رکھو، بدگمانی سے بچو کہ **اللہ** پاک نے تمہیں اس سے ڈرایا ہے اور وہ فرمان الٰہی یہ ہے:

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (پ۲۶، الحجرات: ۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

وَالسَّلَام

ملاقات کی خواہش دنیا کی محبت:

﴿12594﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں سے ملاقات کو پسند کرنا دنیا سے محبت کرنا ہے اور لوگوں سے ملنا ترک کر دینا ترکِ دنیا ہے۔

﴿12595﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو شہرت پسند کرتا ہو پھر اس کا دین سلامت رہا ہو اور اس کے عیب نہ کھلیں ہوں اور فرماتے ہیں: وہ شخص آخرت کی حلاوت و مٹھاس نہیں پا سکتا جسے یہ پسند ہو کہ لوگ اس کو پہچانیں۔

بدترین خواہش:

﴿12596﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا یحییٰ قطّان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بدترین خواہش یہ ہے کہ تم آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرو۔ حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا خالد طَحّان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: پوشیدہ شرک سے بچو۔ میں نے پوچھا: پوشیدہ شرک کیسے ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے اور لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے نماز کا رکوع اور سجدہ طویل کرتا ہے۔

دنیادار عالم کی مثال:

﴿12597﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی کو دوست بناؤ تو اس کے پاس فُقَرا کو

نہ بھیجو کہیں اس کے ساتھ تمہارے تعلقات خراب نہ کر دیں۔

آپ ہی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے نزدیک دنیادار عالم کھوٹے سکے کی طرح ہے، جب تم اس سکہ کو توڑو گے تو اس میں سے کھوٹ نکل آئے گی اور فرماتے ہیں: جب تمہیں کسی عالم سے کوئی حاجت ہو تو پہلے اُسے ٹھوک بجا کر دیکھ لو۔

حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نفس کا مَدح سے سکون حاصل کرنا اور اسے قبول کرنا اس کے لیے گناہوں سے بھی زیادہ مضر ہے۔

ایک دوسرے کی تعریف کیوں؟

﴿12598﴾... حسن بن عَمْرو مَرْوَزی کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ اشعار کہتے ہوئے سنا:

ذَهَبَ الرِّجَالُ الْمُرْتَجٰى لِفِعَالِهِمْ   وَالْمُنْكِرُوْنَ لِكُلِّ اَمْرٍ مُنْكَرٍ

وَبَقِيْتُ فِيْ خَلْفٍ يُزَيِّنُ بَعْضُهُمْ   بَعْضًا لِيَدْفَعَ مُعْوِرٌ عَنْ مُعْوِرِ

ترجمہ: وہ لوگ دنیا سے چلے گئے جن کے اعمال قبول ہونے کی امید ہے، جو ہر برائی کو ناپسند کرتے تھے اور میں ایسے بُرے لوگوں میں باقی رہ گیا ہوں جو ایک دوسرے کی تعریف میں مصروف ہیں تاکہ ایک بدباطن دوسرے بدباطن کا دفاع کرے۔

﴿12599﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ کیا غیبت کرنے والا عادل ہو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ جب وہ غیبت کرنے کے حوالے سے مشہور ہو تو کمینہ ہے۔

آپ ہی فرماتے ہیں: جب بندہ عمل میں کوتاہی کرتا ہے تو اسے غم میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔

دنیا میں معزز اور آخرت میں سلامت:

﴿12600﴾... احمد بن صَلْت کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو دنیا میں مُعَزَّز اور آخرت میں سلامت رہنا چاہتا ہے تو وہ نہ حد جاری کرے (یعنی حاکم و قاضی نہ بنے)، نہ گواہی دے، نہ لوگوں کی امامت کرے اور نہ کسی کا کھانا کھائے۔

﴿12601﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایسا ہی قول روایت کیا ہے لیکن اس میں یہ اضافہ بھی ہے: اور نہ ہی کسی کا ہدیہ قبول کرے۔

سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا حُلیہ مبارک:

﴿12602﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جنازے سے واپس آتے ہوئے دیکھا، آپ ہمارے پاس سے گزرے، میں کھڑا ہوا تاکہ آپ کو دیکھوں، چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپ پر عاجزی والا لباس تھا، میرا گمان ہے کہ وہ اون کا لباس تھا اور میں نے دیکھا کہ آپ بارُعب ہیں، لمبے بال والے ہیں، سر اور داڑھی کے اکثر بال سفید ہو چکے ہیں اور کچھ کچھ کالے بھی ہیں۔ آپ اپنے بالوں کو کسی چیز سے رنگتے نہیں تھے اور میرے خیال میں آپ نے یہاں تک یعنی چھوٹا تہبند پہنا ہوا تھا۔

﴿12603﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ملک شام کو اس لیے اختیار کیا تاکہ میں حلال روٹی سے شکم سیر ہو سکوں۔

﴿12604﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کاش کہ ان (خَلقِ قرآن کے فتنے میں مبتلا ہونے والوں) کے سر ان کے خون سے رنگ جاتے اور یہ لوگ اس فتنے کو قبول نہ کرتے۔

ستھرے باطن کی برکت:

﴿12605﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا معافی بن عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضر حارِثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: میں کہاں **اللہ** پاک کی عبادت کروں؟ ارشاد فرمایا: اپنے باطن کی اصلاح کر لو اور جہاں چاہے **اللہ** پاک کی عبادت کرو۔

﴿12606﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک شخص نے اپنا خواب بیان کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ رات کے قصے کہانیاں ہیں۔

﴿12607﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن

مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سُوال کیا کہ میری والدہ مجھ سے شادی کے لیے اصرار کرتی رہیں یہاں تک کہ میں نے شادی کرلی، اب جب میں نے شادی کرلی ہے تو وہ مجھ سے کہتی ہیں کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو، بتایئے میں کیا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے (اپنی ماں کے ساتھ) تمام بھلائیاں کرلی ہیں اور صرف یہ بھلائی تمہارے ذمہ باقی رہ گئی ہے تو تم اسے طلاق دے دو اور اگر تم طلاق دینے کے بعد بھی اپنی ماں کے ساتھ جھگڑے میں مشغول ہو جاؤ گے تو اپنی بیوی کو مار پیٹ لو لیکن طلاق نہ دو۔[1]

زبردست عاجزی انکساری:

﴿12608﴾... حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: یہاں بہتان لگانے والوں، احسان جتانے والوں میں سے کوئی ہے؟ اس قول کے راوی حضرت سَیِّدُنا عبد الصمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: اُس وقت حضرت سَیِّدُنا بشر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بطور عاجزی فرمایا: انہیں معلوم نہیں کہ میں ان میں سے ہوں۔

﴿12609﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن سَہْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ محدثین نے حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: آپ ہمیں حدیث بیان کیجئے تو آپ نے یہ شعر پڑھا:

صَارَ اَهْلُ الْحَدِيْثِ فِيهِمْ حَدِيْثًا   اَنَّ شَيْنَ الْحَدِيْثِ اَهْلُ الْحَدِيْثِ

ترجمہ: حدیث بیان کرنے والے اپنے درمیان خود ایک قضیہ ہوگئے ہیں کہ حدیث کا عیب ہی بعض محدثین ہیں۔

آپ نے یہ اشعار بھی کہے ہیں:

وَلَيْسَ مَنْ يَرُوْقُ لِيْ دِيْنُهُ   يَغُرُّنِيْ يَا صَاحِ تَبْرِيْقُهُ

مَنْ حَقَّقَ الْاِيْمَانَ فِيْ قَلْبِهِ   يُوْشِكُ اَنْ يَظْهَرَ تَحْقِيْقُهُ

---

[1]... بلاوجہ شرعی بیوی کو مارنے کی اجازت نہیں البتہ بعض صورتوں میں شرعی اعتبار سے بیوی کو مارنے کی اجازت ہے۔ اس مار سے مراد ہے کہ ہاتھ یا مسواک جیسی چیز سے چہرے اور نازک اعضاء کے علاوہ دیگر بدن پر ایک دو ضربیں لگادے۔ وہ مار مراد نہیں جو ہمارے ہاں جاہلوں میں رائج ہے کہ چہرے اور سارے بدن پر مارتے ہیں، مکّوں، گھونسوں اور لاتوں سے پیٹتے ہیں، ڈنڈا یا جو کچھ ہاتھ میں آئے اس سے مارتے اور لہولہان کردیتے ہیں یہ سب حرام وناجائز، گناہِ کبیرہ اور پرلے درجے کی جہالت اور کمینگی ہے۔ (صراط الجنان، ۲/۱۹۷)

ترجمہ: اے دوست! ایسا نہیں کہ جس کی دینداری مجھے اچھی لگتی ہو وہ اپنی چمک دمک سے مجھے دھوکا دے۔ جس کے دل میں ایمان پختہ ہو قریب ہے کہ اس کے ایمان کی سچائی ظاہر ہو جائے۔

دنیا ہی ذبح کر دیتی ہے:

﴿12610﴾... حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

أُقْسِمُ بِاللهِ لَرَضْخُ النَّوٰى وَشُرْبُ مَاءِ الْقُلُبِ الْمَالِحَة

اَعَزُّ لِلْاِنْسَانِ مِنْ حِرْصِهِ وَمِنْ سُؤَالِ الْاَوْجُهِ الْكَالِحَة

فَاسْتَغْنِ بِالْيَأْسِ تَكُنْ ذَا غِنًى مُغْتَبِطًا بِالصَّفْقَةِ الرَّابِحَة

اَلْيَأْسُ عِزٌّ وَالتُّقٰى سُؤْدُدٌ وَرَغْبَةُ النَّفْسِ لَهَا فَاضِحَة

مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا بِهِ بَرَّةً فَاِنَّهَا يَوْمًا لَهُ ذَابِحَة

ترجمہ: بخدا! گٹھلی کوٹنا اور نمکین پانی پینا انسان کے لئے حرص ولالچ اور ترش چہرے والوں سے مانگنے سے زیادہ عزت والا کام ہے۔ لہٰذا ناامید ہو کر لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ تم نفع بخش سودے کے ساتھ خوشحال اور غنی ہو جاؤ گے۔ ناامیدی میں عزت اور تقویٰ میں سرداری ہے اور نفسانی خواہش رُسوائی کا باعث ہے۔ دنیا جس کے ساتھ اچھا سلوک کرتی رہی ایک دن اسے ذبح بھی کر دے گی۔

﴿12611﴾... حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کوئی چیز لوگوں کی ملامت کے خوف سے نہ دیا کرو۔

﴿12612﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن عثمان حَرَبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوزکریا! جو ایسی جگہ بیٹھے جہاں شراب کے جام گھمائے جا رہے ہوں تو اس کی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔

نیکیاں چھپاؤ:

﴿12613﴾... حضرت سَیِّدُنا بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اپنی نیکیاں ایسے چھپاؤ جیسے اپنی بُرائیاں چھپاتے ہو۔

﴿12614﴾... حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو یہ چاہتا ہے کہ اسے حکمت ملے وہ اللہ پاک

کی نافرمانی نہ کرے۔

﴾12615﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف جَوہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ان کی بہن کے جنازے میں یہ فرماتے ہوئے سنا: جب بندہ طاعت و فرمانبرداری میں کوتاہی کرتا ہے اس سے اس کا انیس چھین لیا جاتا ہے۔

شہرت چاہنے کی مذمت:

﴾12616﴿... حضرت سیِّدُنا حسین بن محمد بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملاقات کی، کچھ دیر آپ کی خدمت میں حاضر رہا، اس دوران آپ نے صرف یہی بات ارشاد فرمائی: جو شہرت پسند کرتا ہے، اسے **اللہ** پاک کا خوف نہیں ہوتا۔

﴾12617﴿... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ دو داناؤں کی ملاقات ہوئی، تو ایک نے دوسرے سے کہا: **اللہ** پاک تمہیں وہاں نہ پائے جہاں سے اس نے تمہیں منع فرمایا ہے اور وہاں سے غیر حاضر نہ پائے جہاں کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔

﴾12618﴿... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس لیے عمل نہ کرو کہ لوگوں میں تمہارا تذکرہ ہو اور وہ کرو جو **اللہ** پاک چاہتا ہے۔

﴾12619﴿... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تمہیں بولنا اچھا لگے تو خاموش رہو اور جب خاموشی اچھی لگے تو بولو۔

خواہشات اور غم کو بھلانے والی چیز:

﴾12620﴿... حضرت بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم (اشیاء کے) بھاؤ بڑھ جانے کے باعث غمگین ہو جاؤ تو موت کو یاد کر لو تم سے مہنگائی کا غم دور ہو جائے گا اور میں نے آپ سے یہ بھی سنا کہ جب تم موت کو یاد کرو گے تو دنیا کی بہاریں اور اس کی خواہشات تمہارے دل سے چلی جائیں گی اور موت کی یاد سے جماع کی خواہش بھی ختم ہو جائے گی۔

حضرت سَیِّدُنا ابو العباس سُلَمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا بِشْر بن حارث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تلووں کو دیکھا جو ننگے پیر چلنے کے باعث مٹی کے اثر سے سیاہ ہو چکے تھے۔

علم سیکھنے کا مقصد:

﴿12621﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن فَتْح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم تو صرف لذت حاصل کرنے کے لیے عِلْم سنتے اور لکھتے ہو۔ علم سیکھنے کا مقصد اس پر عمل کرنا ہوتا ہے۔ توجہ سے علم سنو، اسے سیکھو، اس پر عمل کرو، اسے دوسروں کو سکھاؤ اور دنیا سے بھاگو۔ کیا تم نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نہیں دیکھا ؟ کیسے انہوں نے علم طلب کیا، اسے سیکھا، اس پر عمل کیا اور اسے دوسروں کو سکھایا اور دنیا سے بچ نکلے۔ علم کا طلب کرنا دنیا سے علیحدگی اختیار کرنے پر دلالت کرتا ہے اس سے محبت کرنا نہیں سکھاتا۔

﴿12622﴾... حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم عمل نہیں کر سکتے تو **اللہ** پاک کی نافرمانی بھی نہ کرو۔

﴿12623﴾... حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو **اللہ** پاک کے ساتھ سچائی کا معاملہ اختیار کرتا ہے وہ لوگوں سے وحشت محسوس کرنے لگتا ہے۔

﴿12624﴾... حضرت سَیِّدُنا بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اپنی نیکیاں ایسے چھپاؤ جیسے اپنی برائیاں چھپاتے ہو۔

میٹھی اور اچھی باتیں:

﴿12625﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم حَرْبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میرے والد مجھے حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں لے گئے اور ان سے کہا: اے ابو نَصْر! میرا یہ بیٹا حدیثیں اور عِلْم کی باتیں لکھنے کے حوالے سے مشہور ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بیٹا! مناسب یہ ہے کہ اس علم پر عمل کیا جائے، اگر سارے علم پر عمل نہیں کر سکتے تو درہموں کی زکوٰۃ کی طرح ہر دو سو (حدیثوں اور علم کی باتوں) میں سے پانچ پر عمل کرو۔ میرے والد نے آپ سے کہا: اے ابو نَصْر! اس کے لیے دعا کر دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: آپ کی دعا اس کے لیے

زیادہ بہتر ہے، والد کی دعا اپنے بیٹے کے لیے ایسے ہے جیسے نبی کی دعا اپنی امت کے لیے۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم حَرْبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے آپ کا کلام بہت میٹھا اور اچھا لگا۔ ایک مرتبہ میں نماز جمعہ کے لیے جا رہا تھا، میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بالوں والے گنبد نما چھوٹے خیمے میں نماز پڑھ رہے ہیں، چنانچہ میں جمعہ کی اذان ہونے تک نماز کی نیت باندھ کر آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ فارغ ہوئے تو ایک خستہ حال شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ! میں سچا ہوں، اضطرار کی حالت میں اختیار باقی نہیں رہتا، کچھ نہ ہو تو خاموش نہیں رہا جا سکتا اور کچھ پاس ہو تو مانگنے کی اجازت نہیں، اللہ پاک تم پر رحم کرے۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم حَرْبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے دانق کا ٹکڑا دیا۔ میں اس کے پاس گیا اور اسے ایک درہم دے کر کہا: وہ دانق کا ٹکڑا مجھے دے دو۔ اس نے کہا: میں نہیں دوں گا۔ میں نے کہا: یہ دو درہم لے لو۔ اس نے پھر منع کر دیا۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم حربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے پاس 10 کھرے درہم تھے، میں نے اس سے کہا: یہ دس کے دس درہم لے لو۔ اس نے مجھ سے پوچھا: اے شخص! تمہیں اس ٹکڑے کی اتنی خواہش کیوں ہے جس کے بدلے میں تم 10 کھرے درہم خرچ کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: اس لیے کہ یہ ایک نیک شخص کا ہے۔ اس نے کہا: میں ان بزرگ کی خیر کا زیادہ خواہش مند ہوں، میں نعمت کو زحمت سے تبدیل نہیں کروں گا۔ اس ٹکڑے کے خرچ تک یا تو میں دنیا میں خوشحال ہو جاؤں گا یا پھر (فقر و فاقہ سے) مر جاؤں گا۔ میں نے لوگوں سے کہا: اس لینے والے کی بھلائی تو دیکھو! اس کے بعد میں نے اس سے کہا: اے شیخ! میرے لیے دعا کر دیجئے۔ اس نے کہا: اللہ پاک مرتے دم تک تمہارا دل زندہ رکھے اور تمہیں ان لوگوں میں سے بنائے جو ہر چیز کے بدلے اپنی جان خریدتے ہیں اور کسی چیز کے عوض اسے نہیں بیچتے۔

مقام و مرتبہ سے دوری کی نصیحت:

﴿12626﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایسی جگہ رہ سکتے ہو جہاں لوگ تمہیں چور سمجھیں تو وہیں رہائش اختیار کرو اور ہو سکے تو اس صفت میں اضافہ کرو اس میں کمی نہ کرو۔

﴿12627﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو دنیا سے محبت کرتا ہے وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور جو دنیا سے بے رغبت ہوتا ہے وہ موت کو محبوب رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے ربّ سے جاملتا ہے۔

﴿12628﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خود پسندی یہ ہے کہ تم اپنے عمل کو زیادہ اور دوسرے کے عمل کو کم سمجھو۔

قبرستان سے باہر بھی مُردے:

﴿12629﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر باقِلّانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ (بغداد کے محلے) "بابِ حَرْب" میں تھے۔ آپ نے وہاں کے قبرستان میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو ارشاد فرمایا: اس چار دیواری میں دفن مُردوں کے مقابلے میں اس چار دیواری کے باہر مردے زیادہ ہیں۔

بچت کی اہمیت:

﴿12630﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اپنی کسی دنیاوی حاجت کے موقع پر (دنیاداروں کا) قرب پانے کے ارادے سے حدیث ذکر کرے۔ جس جگہ دنیا کا تذکرہ ہو وہاں علم کی بات نہ کی جائے۔ میں نے کئی مشائخ کو دیکھا جنہوں نے دنیا کے لیے علم طلب کیا تو رُسوا ہو گئے اور میں نے ایسے مشائخ بھی دیکھے جنہوں نے علم طلب کیا، اسے اس کی جگہ رکھا، اس پر عمل کیا، اس کا حق ادا کیا تو یہ لوگ سلامت رہے اور اللہ پاک نے ان کو علم سے فائدہ پہنچایا۔ جب تم کسی اہلِ علم سے کوئی بات سنو اور اسے تھامنے کے بعد دوسرے سے اس کے خلاف بات سنو تو اس سے نہ جھگڑو ورنہ تم اس بات سے نفع نہیں اٹھا سکو گے، تم اس بات پر اپنے لیے عمل کرو۔ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے تھوڑا علم حاصل کیا اور اس پر عمل کر لیا اور ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جنہوں نے بہت علم حاصل کیا لیکن اللہ پاک نے ان کو علم سے نفع نہ دیا اور انہیں نفع ملتا بھی کیسے؟ جان لو کہ اس حدیث (کے علم) کو طلب کرنا رزق کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ میں نے حضرت حَفْص بن غِیاث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں دنیا سے بے نیاز ہو جاتے تھے اور ان ہی سے سنا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں فُقَرا ہی اُمَرا ہوتے

تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: جس کے پاس تھوڑا بہت بھی مَعاش زندگی ہو وہ اسے سنبھال کر رکھے (یعنی بچت کرے) کیونکہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ حاجت مند پہلے اپنے دین کو ہی بیچے گا۔

مسئلہ پوچھ کر عمل کرو:

﴾12631﴿... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم ایسے سوالات نہ کرو جس کے سبب لوگوں کے عیب تم پر کھلیں، لوگوں کی باتوں میں نہ پڑو اور جب تم کوئی مسئلہ پوچھو تو اس پر عمل کرو، اگر عمل کی طاقت نہیں رکھتے تو **اللہ** پاک سے مدد طلب کرو۔

﴾12632﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: مجھے پسند ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے طریقے پر چلوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ میں نے پوچھا: وہ کیوں؟ ارشاد فرمایا: اس لیے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عمل کیا، باتیں نہیں کی اور تم باتیں کرتے ہو، عمل نہیں کرتے۔

عبادت کی چاشنی سے محروم:

﴾12633﴿... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو معرفتِ الٰہی سے محروم ہو وہ عبادت کی مٹھاس نہیں پا سکتا۔ جسے اعمال کا ثواب معلوم نہ ہو اس کے لیے نیک اعمال کرنا تمام اوقات میں بھاری ہوتا ہے۔ جو صحیح معنٰی میں دنیا سے منہ موڑ لے اس کی مشقت کم ہو جائے گی اور جسے رضائے الٰہی پر راضی رہنے کی توفیق دی گئی وہ افضل درجے کو پہنچ گیا۔ مؤمن جب غمگین زندگی گزارے اور اپنی قسمت کو بُرا نہ کہے تو وہ **اللہ** پاک کی رضا پر راضی رہنے والوں سے افضل ہے۔

﴾12634﴿... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ناپسندیدہ کو دیکھنا باطن کا بخار ہے۔

رنج و غم کا باعث:

﴾12635﴿... حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بخیلوں کا باقی رہنا مومنوں کے دلوں کے لیے رنج و غم کا باعث ہے۔

﴿12636﴾... حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: احمق کو دیکھنا باعثِ تکلیف ہے۔ بخیل کو دیکھنے سے دل سخت ہوتا ہے۔ جو غم اور اذیت برداشت نہیں کر سکتا وہ پسندیدہ کاموں کو شروع نہیں کر سکتا۔

دل کو سخت کرنے والی دو باتیں:

﴿12637﴾... حضرت سَیِّدُنا قاسم بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا بِشْر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کو فرماتے ہوئے سنا کہ دنیادار کتنا بے وفا اور بے حیاء ہوتا ہے! اور ارشاد فرمایا: اگر تم عمل نہیں کر سکتے تو گناہ بھی نہ کرو اور ارشاد فرمایا: دو صفتیں دل کو سخت کر دیتی ہیں: (۱)...زیادہ بولنا (۲)...زیادہ کھانا۔

﴿12638﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُثَنّٰی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سَیِّدُنا بِشْر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: جائداد والا سخی مجھے بخیل اہلِ علم سے زیادہ پسند ہے اور فرمایا: میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو آزمائش میں مبتلا نہ ہوا ہو، اللہ پاک ایک شخص کا رزق کشادہ فرماتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ اس کا کیسے شکر ادا کرتا ہے اور ایک شخص کا رزق تنگ کر دیتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ کس طرح صبر کرتا ہے۔

﴿12639﴾... حضرت سَیِّدُنا علی بن خَشْرَم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا بِشْر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کو یہ شعر کہتے ہوئے سنا:

خَلَتِ الدِّيَارُ فَسُدْتُ غَيْرَ مُسَوَّدِ ۔۔۔ وَمِنَ الشَّقَاءِ تَفَرُّدِي بِالسُّؤْدَدِ

ترجمہ: شہر (سرداروں سے) خالی ہو گئے تو مجھے بغیر کسی کے بنائے سردار بننا پڑا اور بد نصیبی یہ ہے کہ سرداری کے لیے تنہا میں ہی بچ گیا۔

حضرت سَیِّدُنا علی بن خَشْرَم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کو بھی لوگوں کے سامنے یہ شعر کہتے ہوئے سنا ہے۔

عُوج بن عُنُق:

﴿12640﴾... حضرت سَیِّدُنا جعفر بَرَدانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا بِشْر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یاربّ! ۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

لَبَّیْکَ اے موسیٰ!۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلا۔ ارشاد ہوا: میں جب چاہوں گا کھلاؤں گا۔

حضرت سَیِّدُنا جعفر بَرۡدانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا بِشر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عُوج بن عُنُق سمندر میں داخل ہوتا تو سمندر کا پانی اس کے پاؤں تک یا جتنا اللہ پاک چاہتا وہاں تک پہنچتا اور وہ ساگون کے درخت کی لکڑیاں اکٹھی کرتا۔ چنانچہ عوج ہی وہ پہلا شخص ہے جس نے ساگون درخت کی لکڑیاں متعارف کرائیں۔ چنانچہ وہ انہیں ایلہ شہر لے کر آجاتا۔ وہ اپنے ہاتھ سے سمندر کی مچھلی نکالتا اور اسے سورج کی حرارت میں بھونتا اور بھنی ہوئی مچھلی لے کر آجاتا۔ تاجر روزانہ اس کے لیے 2 کُر (60 قفیز) آٹا تیار رکھتے اور اس آٹے سے دو جماعتیں اس کے لیے روٹیاں بناتیں اور وہ اکیلا سب روٹیاں کھا جاتا اور (اس کے عوض) تاجروں کو ساگون کی لکڑیوں کی ایک گٹھڑی دے دیتا۔

تو اے مخاطب! اللہ پاک روزانہ اس کافر کو دو کُر کھانا اور مچھلی کھلاتا تھا اور سمندر کا ہر جانور اس کافر سے عاجز تھا، تیرا کیا خیال ہے اللہ پاک تجھے ضائع کر دے گا جبکہ تو اللہ پاک کی توحید کا اقرار کرتا ہے اور تیری خوراک ایک یا دو روٹیاں ہیں لیکن تجھ پر افسوس ہے کہ تو ایک روٹی کی وجہ سے اپنے ربّ سے تعلق نہیں رکھتا۔

ربّ اپنے ولی کے لئے دنیا پسند نہیں کرتا:

حضرت سَیِّدُنا جعفر بَرۡدانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا بِشر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یاربّ! مجھے اپنا کوئی ولی دکھا دے، ارشاد ہوا: اے موسیٰ! فُلاں فُلاں کھنڈرات میں تلاش کرو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے تلاش کیا تو ایک ویرانے میں دیکھا کہ ایک شخص کی ہڈیاں پڑی ہوئی ہیں جسے درندوں نے کھالیا ہے۔ عرض کی: یاربّ! مجھے ہڈیوں کے علاوہ کچھ نہیں نظر آرہا، ارشاد ہوا: یہ میرے ولی کی ہڈیاں ہیں۔ عرض کی: یاربّ! تو نے اپنے ولی پر درندوں کو مُسَلَّط کر دیا؟ ارشاد ہوا: میری عزت کی قسم! ہاں! لیکن اس کے باوجود میں نے اسے دنیا سے بھوکا پیاسا اُٹھایا ہے۔ عرض کی: یاربّ! اس کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد ہوا: میری بارگاہ میں اس کا ایک ایسا مقام و مرتبہ

ہے اگر تم اسے دیکھ لو تو اس کے شوق میں تمہاری جان چلی جائے، میں اپنے کسی ولی کے لیے دنیا پسند نہیں کرتا۔

توکل کیا ہے؟

حضرت سیِّدُنا مازِنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: توکل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اِضطراب بِلا سُکون اور سُکون بِلا اِضطراب۔ حضرت سیِّدُنا مازِنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: ہم لوگ آپ کی بات نہیں سمجھے۔ ارشاد فرمایا: ہاں! یہ بات تمہاری سمجھ میں آنے والی نہیں۔ حضرت سیِّدُنا مازِنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: آپ ہمارے سامنے وضاحت فرمایئے تاکہ ہماری سمجھ میں یہ بات آجائے۔ ارشاد فرمایا: اِضطراب بِلا سُکون یہ ہے کہ ایک شخص کے اعضاء بے چین ہوتے ہیں لیکن اس کا دل اپنے عمل کے بجائے **اللہ** پاک سے مانوس ہوتا ہے اور سُکون بِلا اِضطراب یہ ہے کہ ایک شخص کا دل **اللہ** پاک سے مانوس ہوتا ہے اور اس کے اعضا میں کوئی حرکت نہیں ہوتی لیکن یہ صِفت نادر اور کمیاب ہے اور یہ ابدال کی صفت ہوتی ہے۔

﴿12641﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے حضرت سیِّدُنا علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو (بھوک کی) تکلیف پہنچی تو حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان سے ارشاد فرمایا: شاید تیرا رب تجھے بھوک میں زیادہ اطاعت گزار دیکھ رہا ہے۔

تعریفِ بشر بزبان خضر عَلَیْہِ السَّلَام:

﴿12642﴾... حضرت سیِّدُنا عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کی زیارت ہوئی، میں نے آپ سے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق پوچھا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: ان کے انتقال کے دن روئے زمین پر ان سے بڑھ کر خوفِ خدا رکھنے والا کوئی نہیں تھا۔

﴿12643﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میرے سامنے یہ حدیث بیان کرو کہ "**اللہ** پاک ہر کہنے والے کی زبان کے پاس ہوتا ہے" میں نے کہا: مجھے عمر بن ذر نے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بے شک **اللہ** پاک ہر کہنے والے کی زبان کے پاس ہوتا ہے۔" میں نے

کہا: کوئی آدمی نہیں بچا جو آپ کی مراد جان سکے۔ یہ سن کر انہوں نے کہا: بس کرو پھر وہ لوٹ آئے۔

﴿12644﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر بَزَّاز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو فرماتے ہوئے سنا: طالبِ دنیا سے کہہ دو کہ وہ ذلت ورُسوائی کے لیے تیار رہے۔

بدگمان تاجر کی توبہ:

﴿12645﴾... حضرت سَیِّدُنا قاضی ابو عبد اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: میرے والد صاحب نے مجھے بتایا کہ ہمارے یہاں بغداد میں میرا ایک تاجر دوست رہتا تھا۔ میں اکثر اس کی زبان سے صوفیائے کرام کی برائیاں سنتا تھا۔ کچھ عرصے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ صوفیائے کرام کی صحبت میں رہنے لگا ہے اور اپنی ساری دولت بھی ان پر لُٹادی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تو صوفیائے کرام سے بُغض نہیں رکھتا تھا؟ اس نے کہا: معاملہ ویسا نہیں جیسا میں نے سمجھا۔ میں نے کہا: تو پھر کیسا ہے؟ اس نے کہا: ایک مرتبہ میں جمعہ کی نماز پڑھ کر مسجد سے باہر نکل آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بھی بہت جلدی میں مسجد سے باہر نکل رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ دیکھو تو سہی یہ شخص بڑا زاہد کہلاتا ہے اور مسجد میں اس کا دل نہیں لگتا۔ میں نے اپنی ضرورت کو چھوڑا اور اپنے دل میں کہا: دیکھوں تو سہی کہ یہ کہاں جاتے ہیں؟ اور ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ انہوں نے بازار جاکر نان بائی سے ایک درہم کی روٹیاں خریدیں، میں نے دل میں کہا: صُوفی صاحب کو دیکھئے روٹیاں لے رہے ہیں، اس کے بعد آپ نے کباب والے سے ایک دِرہم کے کباب خریدے۔ یہ دیکھ کر میرا غصہ اور بڑھا۔ وہاں سے وہ حلوائی کی دُکان پر پہنچے اور ایک دِرہم کا فالُودہ لیا۔ میں نے دِل میں ٹھان لی کہ انہیں خریدنے دو، جب یہ اسے کھانے بیٹھیں گے تو میں اِن کا مزہ کرکرا کروں گا۔ سب چیزیں خریدنے کے بعد انہوں نے جنگل کی راہ لی۔ میں نے سوچا: انہیں بیٹھ کر کھانے کے لئے شاید سبزہ زار اور پانی کی تلاش ہے۔ چُنانچہ میں ان کے پیچھے لگا رہا حتّٰی کہ عَصْر کے وقت آپ ایک گاؤں کی مسجد میں پہنچے، جہاں ایک بیمار آدمی موجود تھا۔ آپ اس کے سرہانے بیٹھ کر اسے کھانا کھلانے لگے۔ میں تھوڑی دیر کے لئے وہاں سے چلا گیا اور گاؤں کی سیر کو نکل گیا۔ جب میں واپس لوٹا تو حضرت بِشْر حافی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه وہاں نہیں تھے۔ میں نے اس بیمار سے آپ کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا

کہ وہ بغداد چلے گئے۔ میں نے پوچھا: بغداد یہاں سے کتنی دور ہے ؟ اس نے بتایا: 40 فرسخ (یعنی 120 میل)۔ میری زبان سے نکلا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مجھے اپنے کئے پر بہُت پچھتاوا ہوا۔ میرے پاس اتنے پیسے نہ تھے کہ سواری پر جاؤں اور نہ جسم میں اتنی سکت کہ پیدل جا پہنچوں۔ اس بیمار نے مشورہ دیا کہ حضرت بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے آنے تک یہیں رہو۔ چنانچہ میں دوسرے جمعہ تک وہیں رکا رہا۔ اگلے جمعۃُ المبارک حضرت بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھانا لے کر پھر سے بیمار کے پاس پہنچے۔ جب آپ اسے کھانا کھلا چکے تو اس نے کہا: اے ابونصر! یہ شخص گزشتہ جمعہ آپ کے پیچھے یہاں آیا تھا اور ہفتہ بھر سے یہیں پڑا ہوا ہے اسے واپس پہنچا دیجئے۔ حضرت بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جلال سے میری طرف دیکھا اور پوچھا: میرے ساتھ کیوں آئے تھے ؟ میں نے کہا: مجھ سے غلطی ہوگئی۔ فرمایا: میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ میں ان کے پیچھے چلتا رہا حتّٰی کہ مغرب کے وقت ہم بغداد شہر کے قریب جا پہنچے۔ انہوں نے میرے محلے کے بارے میں پوچھا اور میرے بتانے کے بعد فرمانے لگے: جاؤ اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔ میں نے اسی وقت سے صوفیائے کرام کے بارے میں بدگوئی سے توبہ کرلی اور ان کی صحبت اِختیار کرلی اور اب اسی پر قائم ہوں۔

25سال سے مچھلی اور روٹی کی خواہش:

حضرت سیِّدُنا محمد بن ہَیْثَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں بچپن میں حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ہمشیرہ کے پاس جاتا رہتا تھا، ایک دن انہوں نے مجھے سوت کا ایک گولا دیا اور کہا کہ اس گولے کو بیچ کر ان پیسوں کی روٹی اور مچھلی لے آؤ، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا پھر جب حضرت سیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ روٹی اور مچھلی رکھی ہوئی ہے۔ آپ نے پوچھا: یہ کہاں سے آئی ؟ آپ کی بہن نے کہا کہ میرے خواب میں آپ کی اور میری امی جان تشریف لائیں اور مجھ سے کہا کہ اگر تم میرے دل میں خوشی اور فرحت داخل کرنا چاہتی ہو تو اپنے سوت کو بیچ کر روٹی اور مچھلی خریدو کیونکہ تمہارے بھائی بِشْر کو اس کی خواہش ہے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے اور فرمانے لگے: **اللہ** پاک امی جان پر رحم فرمائے، زندگی میں بھی میرے لیے غمگین رہتی تھیں اور وصال کے بعد بھی میرے لیے غمزدہ رہتی ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: مجھے

25 سال سے روٹی اور مچھلی کھانے کی خواہش ہے، **اللہ** پاک مجھے نہ دیکھے کہ میں اس چیز کو کھاؤں جسے میں نے **اللہ** پاک کے لئے چھوڑا ہے۔

خاک پھانکنا:

حضرت سیِّدُنا محمد بن ہَیْثَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا رنگ بدل چکا ہے، میں نے آپ سے کہا کہ میں آپ کو **اللہ** پاک کا واسطہ دیتا ہوں، مجھے بتائیے کہ کس وجہ سے آپ کا رنگ ایسا ہوا؟ فرمایا: بغداد میں مجھے (شبہات سے) پاک کھانا نہیں ملا، میں 40 سال سے بیابانوں کی خاک پھانک رہا ہوں، جس کی وجہ سے میرا پیٹ خراب ہو گیا اور میرا رنگ تبدیل ہو گیا۔

تقویٰ کے مطابق فتویٰ:

حضرت سیِّدُنا محمد بن خُفَیف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ہمشیرہ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: ہم لوگ رات میں سوت کاتتے ہیں اور ہمارا گزر بَسر اسی سے ہوتا ہے، بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم چھت پر ہوتی ہیں اور بغداد کے حکمران بنو طاہر کی مشعلیں گزرتی ہیں تو ہم ان کی روشنی میں سوت کے ایک دو گولے کات لیتی ہیں، کیا ہمارا ایسا کرنا حلال ہے یا حرام؟ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ عرض کی: میں حضرت بِشْر کی بہن ہوں۔ فرمایا: آہ! اے آلِ بشر! تمہارے لئے جائز نہیں، میں تمہارے بارے میں خالص ورع و پرہیز گاری سنتا چلا آرہا ہوں۔

﴿12646﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن عَمْرو سَبِیْعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمہارا دشمن بھی تم سے بے خوف نہ ہو جائے اور تم بہتر ہو بھی کیسے سکتے ہو جبکہ تمہارا دوست بھی تم سے امن میں نہیں۔

میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: مجھ میں ایک بیماری ہے، جب تک میں اپنے نفس کا علاج نہ کر لوں کسی دوسرے کے لیے فارغ نہیں ہوتا، جب علاج کر لیتا ہوں تو دوسرے کے لیے فارغ ہو جاتا ہوں۔ اگر اس کی مدد

میرے شامل حال رہی تو میں بیماری اور اس کی دوائی کو جانتا ہوں۔ پھر ارشاد فرمایا: تم لوگ بیمار ہو، میں ایسے لوگوں کے چہرے دیکھتا ہوں جن میں آخرت کے معاملے میں سستی کے باعث خوفِ خدا کے آثار نظر نہیں آتے۔

نفسانی خواہشات اور لوہے کی دیوار:

﴿12647﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن عَمرو سَبِیعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ اس وقت تک عبادت کی مٹھاس نہیں پاسکتا جب تک اپنی نفسانی خواہشات کے آگے لوہے کی دیوار نہ کھڑی کرلے اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ دُعا گناہوں کا کفارہ ہے۔

﴿12648﴾... حضرت سیِّدُنا حسن مُسُوحی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے دیکھا کہ میں سردی سے کانپ رہا ہوں تو آپ نے یہ اشعار پڑھے:

قَطْعُ اللَّيَالِیْ مَعَ الْاَيَّامِ فِیْ خَلَقٍ ... وَالنَّوْمُ تَحْتَ رُوَاقِ الْهَمِّ وَالْقَلَقِ

اَحْرٰی وَاَعْذَرُ لِیْ مِنْ اَنْ يُّقَالَ غَدًا ... اِنِّی الْتَمَسْتُ الْغِنٰی مِنْ كَفِّ مُخْتَلِقِ

قَالُوْا رَضِيْتَ بِذَا قُلْتُ الْقُنُوْعُ غِنًی ... لَيْسَ الْغِنٰی كَثْرَةُ الْاَمْوَالِ وَالْوَرِقِ

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ فِیْ عُسْرِیْ وَفِیْ يُسْرِیْ ... فَلَسْتُ اَسْلُكُ اِلَّا وَاضِحَ الطُّرُقِ

ترجمہ: (۱)...رنج وغم کے سائے میں سوکر مخلوق کے ساتھ رات دن گزارنا میرے لیے بہتر ہے اس بات سے۔ (۲)...کہ کل (بروزِ قیامت) کہا جائے کہ میں نے بناوٹی ہاتھ سے مالداری چاہی۔ (۳)...لوگوں نے کہا: تم اس پر راضی ہو، میں نے کہا: قناعت (یعنی جو مل جائے اس پر راضی رہنا) ہی اصل میں غنا (یعنی دولت مندی) ہے، مال و دولت کی کثرت ہونا امیری نہیں ہے۔ (۴)...میں اپنی مشکل اور آسانی میں **اللہ** پاک کی رضا پر راضی ہوں اور میں واضح راستے پر ہی چلتا ہوں۔

خامیاں بتانے والا خیر خواہ ہوتا ہے:

﴿12649﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا جعفر بن بُرقان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا میمون بن مِہران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے جعفر! آدمی اپنے بھائی کا اس وقت تک خیر خواہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اس کے سامنے اس کی خامیاں نہ بتائے۔

﴿12650﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان درندہ ہے اور ایسا اس لئے کہ درندہ گوشت کھاتا ہے اور تیرا اسے اکسانا ہی کافی ہوتا ہے۔

﴿12651﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر آسمان سے ٹوپی گرتی تو اس شخص کے سر پر بھی گرتی جو اسے نہیں چاہتا۔

خواہش نفس کی مخالفت:

﴿12652﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو شہرت کا دلدادہ ہو پھر اس کا دین سلامت رہا ہو اور وہ رُسوا نہ ہوا ہو۔

حضرت سیِّدُنا یوسف باقِلّانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حدیث بیان کرنے کی درخواست کی، آپ نے انکار کر دیا، وہ آپ کو حدیث بیان کرنے کی ترغیب دینے لگا لیکن آپ انکار کرتے رہے، آخر کار جب وہ مایوس ہو گیا تو اس نے کہا: اے ابو نَصر! آپ کل بروزِ قیامت **اللہ** پاک کو کیا جواب دیں گے جب آپ کی اس سے ملاقات ہو گی اور وہ آپ سے پوچھے گا کہ تم نے حدیث کیوں نہیں بیان کی؟ آپ نے فرمایا: میں کہوں گا: اے میرے ربّ! میرا نفس حدیثیں بیان کرنے کی خواہش کرتا تھا اس لیے میں حدیثیں بیان کرنے سے باز رہا اور نفس کو اس کی خواہش نہیں دی۔

﴿12653﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی اپنے پیچھے گھر میں پڑھی گئی دو رکعت نماز سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا۔

﴿12654﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب کسی شخص کی عیادت کرتے تو اس سے فرماتے: عَافَاکَ اللہُ مِنَ النَّارِ یعنی **اللہ** پاک تجھے آگ سے محفوظ رکھے۔

تین چیزیں کم ہو جائیں گی:

﴿12655﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا معافٰی بن عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سنا اور انہوں نے امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حوالے سے بیان کیا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں تین چیزیں سب سے کمیاب ہوں گی: (۱)... اُنسیت پہنچانے والا دوست (۲)... حلال کا پیسہ (۳)... سنت پر عمل۔

﴿12656﴾... حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن ادریس نے اور انہوں نے حضرت سَیِّدُنا حُصَیْن سے اور انہوں نے حضرت سَیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے حوالے سے بیان کیا کہ آدمی اس وقت متقی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ غصے سے پرہیز نہ کرے۔

ختمِ قرآن کی فضیلت:

﴿12657﴾... حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن یمان نے اور انہوں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان سے اور انہوں نے حضرت سَیِّدُنا حبیب بن ابو جمرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے حوالے سے بیان کیا کہ جب آدمی قرآن ختم کرتا ہے تو فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے۔

امام ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (بہت زیادہ) احادیث روایت کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور اس سے بے رغبتی برتتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ نے محدثینِ اَعلام اور راویانِ احادیث سے حدیثیں روایت کی ہیں۔

حضرت سیدنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حدیث کے لئے سفر:

﴿12658﴾... حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں پیدل چل کر حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ بن یونُس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ نے مجھے عزت دی اور مجھے اپنے قریب کیا اور مجھ سے آنے کا سبب پوچھا۔ میں نے کہا: میں اس لیے آیا ہوں کہ مجھے آپ کو دیکھنا اور آپ سے ملاقات کرنا پسند ہے۔ انہوں نے کہا: اے میرے بھائی! میری کیا حیثیت ہے؟ میرے پاس کون سی ایسی اچھی چیز ہے؟ پھر کہنے لگے: کیا کچھ جاننے کے لیے آئے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! حضرت سَیِّدُنا عبداللہ کی اپنے والد حضرت سَیِّدُنا عِراک بن مالک سے مروی حدیث۔ آپ نے کہا: اچھا! (اور پھر درج ذیل حدیث بیان کی:)

﴿12659 تا 12661﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں صدقہ (یعنی زکوٰۃ) واجب نہیں ہے۔[1]

---

[1] ...مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لا زکاۃ علی المسلم فی عبدہ وفرسہ، ص ۳۸۰، حدیث: ۲۲۷۳

﴿12662﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا: میں (تمہارے لیے) ایسا ہوں جیسے ابو زَرْع اُمِّ زرع کے لیے تھا۔[1] پھر اُمِّ زَرْع والی حدیث بیان فرمائی۔[2]

﴿12663﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مُثَنّٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کی: اے ابو نَصْر! حدیثِ اُمِّ زرع تو آپ نے ارشاد فرمایا: حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن یونس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھے اس حدیث کے ساتھ پورا قصہ بھی بیان کیا ہے۔

عملِ زوجیت سے غسل کا وجوب:

﴿12664﴾... حضرت سیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بھانجے حضرت سیِّدُنا ابو حَفْص رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے ماموں جان کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ آپ نے ایک رجسٹر نکالا اور اس میں سے پڑھنا شروع کیا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَاجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ یعنی ہمیں حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن یونس نے اور انہیں حضرت سیِّدُنا اشعث بن عبد الملک نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحِمَہُمُ اللّٰہ سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت کی اور وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی عورت کی چار شاخوں (ہاتھوں اور پاؤں) کے درمیان بیٹھے پھر کوشش کرے (یعنی جماع کرے) تو اس پر غسل واجب ہے۔[3]

﴿12665﴾... حضرت سیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے پیدل حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن یونس رَحْمَۃُ

1... ابو زَرْع عرب کا ایک شخص تھا جس نے اپنی بیوی اُمِّ زرع کو خوشحال رکھا تھا اور مختلف قسم کی آسائشیں دے رکھی تھیں تو رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو خوش کرنے اور ان کے ساتھ حُسنِ معاشرت کے لئے فرمایا: "میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسے ابو زَرْع اُمِّ زرع کے لیے تھا۔" حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے یہ سنا تو عرض کی: آپ پر میرے ماں باپ قربان! آپ میرے لئے ابو زرع سے بہت بہتر ہیں۔ (عمدة القاری، ۱۴/ ۱۵۸، تحت الحدیث: ۵۱۸۹)

2... مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب ذکر حدیث ام زرع، ص۱۰۲۱، حدیث: ۶۳۰۵

3... نسائی، کتاب الطهارة، باب وجوب الغسل اذا التقی الختانان، ص۳۹، حدیث: ۱۹۲

اللہِ عَلَیْہ کی طرف سفر کیا، جب میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ نے مجھے عزت دی اور مجھے اپنے قریب کیا پھر پوچھا: کیا آپ کچھ معلوم کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی حدیث۔ آپ نے کہا: اچھا! (اور پھر درج ذیل حدیث بیان کی:)

عورتوں کا جہاد:

﴿12666﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا عورتوں پر جہاد ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! وہ جہاد جس میں لڑائی نہیں یعنی حج و عمرہ۔[1]

تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں:

﴿12667-68﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں: (۱)... حجامہ (یعنی فصد) (۲)... احتلام اور (۳)... قے[2]۔[3]

﴿12669﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم ہانڈی میں کچھ پکاؤ تو شوربا زیادہ رکھو اور اس میں سے اپنے پڑوسیوں کو بھی دو۔[4]

﴿12670﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

1... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الحج جہاد النساء، ۳/۴۱۳، حدیث: ۲۹۰۱

2... احناف کے نزدیک قے سے روزہ ٹوٹنے نہ ٹوٹنے کی درجہ ذیل صورتیں ہیں: (۱)... روزہ میں خود بخود کتنی ہی قے (الٹی) ہو جائے (خواہ بالٹی ہی کیوں نہ بھر جائے) اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (۲)... اگر روزہ یاد ہونے کے باوجود قصداً (یعنی جان بوجھ کر) قے کی اور اگر وہ منہ بھر ہے (یعنی جسے بلا تکلف نہ روکا جاسکے) تو اب روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (۳)... قصداً منہ بھر ہونے والی قے سے بھی اس صورت میں روزہ ٹوٹے گا جبکہ قے میں کھانا یا (پانی) یا صفراء (یعنی کڑوا پانی) یا خون آئے۔ (۴)... اگر قے میں صرف بلغم نکلا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۵)... قصداً قے کی مگر تھوڑی سی آئی، منہ بھر نہ آئی تو اب بھی روزہ نہ ٹوٹا۔ (۶)... منہ بھر سے کم قے ہوئی اور منہ ہی سے دوبارہ لوٹ گئی یا خود ہی لوٹا دی، ان دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۷)... منہ بھر قے بلا اختیار ہو گئی تو روزہ نہ ٹوٹا البتہ اگر اس میں سے ایک چنے کے برابر بھی واپس لوٹا دی تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور ایک چنے سے کم ہو تو روزہ نہ ٹوٹا۔
(درمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ۳/۴۵۰)

3... ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی الصائم یذرعہ القیٔ، ۲/۱۷۴، حدیث: ۷۱۹، بتقدم و تاخر

4... تاریخ بغداد، رقم: ۱۶۵۸، محمد بن منصور بن الفتح، ۴/۱۹

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کچا لہسن کھاؤ، اگر فرشتہ میرے پاس نہ آتا ہوتا تو میں اسے ضرور کھاتا۔[1]

﴿12671﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں لہسن کھانے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: اگر مجھ پر فرِشتہ نہ اترتا ہوتا تو میں اسے ضرور کھاتا۔[2]

سیِّدُنا معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے لئے دُعا:

﴿12672-73﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو عمیرہ مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا، آپ ان کے لیے دُعا کر رہے تھے کہ **اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَھْدِیًّا وَاھْدِ بِہٖ** یعنی اے **اللہ**! تو اسے ہدایت کرنے والا، ہدایت یافتہ بنادے اور اس کے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت عطا فرما۔[3]

سواری پر نماز:

﴿12674﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفر میں سُواری پر نماز پڑھتے تھے اور جہاں سواری کا رُخ ہوتا اسی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے اور رُکوع و سجود اشارے سے کرتے اور سجدے میں رکوع کے مقابلے میں زیادہ جُھکتے[4]۔[5]

خلافت کی طرف اشارہ:

﴿12675﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مُصْطَلِق کے وفد نے مجھے رسولُ اللہ

---

1 ...مسند الفردوس، ٣/٣٣٠، حدیث: ٨٣٢١

2 ...مسند البزار، وممارویٰ حبۃ العرنی عن علی بن ابی طالب، ٢/٣١٧، حدیث: ٧٤٨

3 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، ٥/٤٥٥، حدیث: ٣٨٦٨

4 ...**احناف کے نزدیک:** سواری پر نفل فرض و واجب و سنت فجر نہیں ہو سکتی البتہ بیرونِ شہر سواری پر نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبالِ قبلہ شرط نہیں بلکہ سواری جس رُخ کو جارہی ہو ادھر ہی منھ ہو اور اگر ادھر منھ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف منھ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری جدھر جارہی ہے اس طرف ہو۔ سواری پر نفل پڑھنے سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے **مکتبۃ المدینہ** کی **1250** صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ 671 تا 673** کا مطالعہ کیجئے۔

5 ...معجم اوسط، ٦/٢١٥، حدیث: ٨٥٥٤

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ اگر ہم آئندہ سال آئیں اور آپ کو نہ پائیں تو اپنے صدقات کس کو دیں؟ حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ان سے کہہ دو کہ ابو بکر کو دے دینا۔ میں نے واپس جا کر انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا: آپ دوبارہ یہ پوچھئے کہ اگر ہم حضرت سَیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو نہ پائیں تو؟ میں نے حاضرِ خدمت ہو کر یہ سُوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ان سے کہہ دو کہ عمر کو دے دینا، میں نے جب ان کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا: آپ یہ پوچھئے کہ اگر ہم حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو نہ پائیں تو؟ میں نے بارگاہِ رسالت میں یہ سُوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: عثمان کو دے دینا اور ارشاد فرمایا: تمہارے لیے تباہی ہو گی جس دن عثمان شہید ہوں گے۔[1]

افضل صحابی کون؟

﴿12676﴾... حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بن حُرَیْث رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سَیِّدُنا سُوَید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: میں نے امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل حضرت سَیِّدُنا ابو بکر، حضرت سَیِّدُنا عمر اور حضرت سَیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُم ہیں۔[2]

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے:

﴿12677﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فِسْق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے[3]۔[4]

1... ابن عساکر، رقم: ۴۶۱۹، عثمان بن عفان بن ابی العاص، ۳۹/۱۷۷، حدیث: ۷۹۶۳

2... الاربعین فی شیوخ الصوفیۃ، ذکر بشر بن الحارث، ص ۱۵۵

3... یہ کفر بمعنیٰ ارتداد اس صورت میں ہو گا جبکہ قتل کو حلال جانے۔ اس حدیث پاک کے معنیٰ کے بارے میں دیگر تاویلات یہ ہیں: (۱)... کفر سے مراد کفرانِ نعمت ہے اور ایسا شخص اسلامی اُخُوّت کی ناشکری کرنے والا ہے۔ (۲)... اس فعلِ شنیع کی نحوست بندے کو کفر کے قریب لے جاتی ہے یا (۳)... مراد یہ ہے کہ یہ فعل کفار کے افعال کی طرح ہے۔
(شرح المسلم للنووی، کتاب الایمان، باب بیان قول النبی سباب المسلم فسوق... الخ، الجزء الثانی، ۱/۵۴)

4... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر، ۴/۳۲۲، حدیث: ۳۹۴۰

﴿12678-79﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوجُحَیْفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے کوفہ کے منبر پر ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: سنو! بلاشبہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد لوگوں میں بہترین شخص حضرت سَیِّدُنا ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہیں پھر حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے (بہترین) شخص کے متعلق بھی تمہیں خبر دے سکتا ہوں پھر آپ منبر سے یہ فرماتے ہوئے اترے: وہ عثمان ہیں، عثمان ہیں (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ)۔[1]

﴿12680-81﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوواقِد لیثی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نے کئی اعمال کئے لیکن طلبِ آخرت میں دنیا سے کنارہ کشی کرنے والے عمل سے بڑھ کر کسی عمل کو مؤثر نہیں پایا۔

عُلَما کی مجلس میں بیٹھو:

﴿12682﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم نَخَعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: علما کی مجلس میں بیٹھو اور دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرو اور ایسے لوگوں سے بچو جو طلبِ حدیث میں تمہارے پاس آتے ہیں کیونکہ اگر وہ تمہاری تصدیق کریں گے تو تمہیں نوافل سے غافل کر دیں گے اور اگر تمہیں جھٹلائیں گے تو تمہارے دل کو سوچ و بچار میں مشغول کر دیں گے پھر تم دلیل قائم کرو گے اور ان کے لیے تَصَنُّع (بناوٹ) اختیار کرو گے اور اپنی نفسانی خواہش کے لیے دوبارہ ان کے سامنے علمی گفتگو کرو گے، آخرکار انجام یہ ہوگا کہ وہ تمہیں چھوڑ دیں گے اور تم فرائض سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گے۔



حضرت سَیِّدُنا مَعروف کَرْخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین میں سے ایک حضرت سَیِّدُنا ابو مَحفوظ معروف کَرْخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ نیکیوں کے حریص، فانی دنیا سے بے رغبت اور باقی رہنے والی آخرت میں دلچسپی رکھتے تھے۔ نیز عُمدہ خصلتوں کے حامل تھے اور لُطف و مہربانی آپ کی عادت میں شامل تھی۔

تصوف: میلے پن سے بچنا اور (گناہوں کی) گندگیوں سے صاف رہنا تصوف ہے۔

---

[1]... تاریخ بغداد، رقم: ۳۵۱۷، بشر بن الحارث، ۷/ ۷۳

چھٹکارے کی راہ:

﴾12683﴿...حضرت سیِّدُنا محمد بن مَسْلَمہ یامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک شخص سے فرمایا: اللہ پاک پر بھروسا کرو یہاں تک کہ وہی تمہارا مُعَلِّم، وہی تمہارا انیس اور تمہاری عرضیاں اُسی کی بارگاہ میں پیش ہوں اور موت کی یاد تمہاری ایسی ہم نشین ہو جو تم سے کبھی جدا نہ ہو۔ جان لو کہ جو بھی آزمائش و مصیبت تم پر نازل ہو اس سے چھٹکارا اس کو چھپائے رکھنے میں ہے کیونکہ لوگ تم کو نہ فائدہ دے سکتے ہیں، نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں، نہ تم سے کچھ روک سکتے ہیں اور نہ ہی تم کو کچھ دے سکتے ہیں۔

مر کر بھی زندہ رہنے والے لوگ:

﴾12684﴿...حضرت سیِّدُنا ابو بکر خَیّاط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں خود کو قبرستان میں دیکھا۔ قبر والے اپنی قبروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اُن کے سامنے خوشبو دار پھول ہیں۔ اچانک میں نے دیکھا کہ میں قبر والوں میں سے حضرت سیِّدُنا ابو محفوظ معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قریب کھڑا ہوں، آپ کبھی اِدھر جاتے ہیں اور کبھی اُدھر۔ میں نے پوچھا: اے ابو محفوظ! آپ کے ربّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ اور کیا آپ اس دنیا سے کوچ نہیں کر چکے؟ تو آپ نے جواباً فرمایا: کیوں نہیں، پھر آپ نے یہ شعر پڑھا:

مَوْتُ التَّقِيِّ حَيَاةٌ لَا نَفَادَ لَهَا　　　قَدْ مَاتَ قَوْمٌ وَهُمْ فِي النَّاسِ اَحْيَاءُ

ترجمہ: مُتّقی انسان کی موت در حقیقت ایسی زندگی ہے جو ختم ہونے والی نہیں۔ کئی لوگ اس جہانِ فانی سے کوچ کر چکے ہیں لیکن وہ ابھی تک لوگوں میں (اچھائی کے ساتھ) زندہ ہیں۔

اذان دیتے ہوئے کپکپی طاری ہونا:

﴾12685﴿...حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو طالب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مسجد میں داخل ہوا، ہم لوگ ایک جماعت کی صورت میں تھے، آپ بھی گھر سے مسجد تشریف لائے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ کہا، ہم نے سلام کا جواب دیا، آپ نے دُعا فرمائی کہ اللہ پاک آپ لوگوں کو چین و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور ہمیں اور آپ کو دنیا میں غموں سے راحت عطا فرمائے۔ پھر آپ اذان کے

لیے بڑھے اوراذان دینا شروع کی تو بے چین ہوگئے اور آپ پر کپکپی طاری ہوگئی اور جب آپ نے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا تو آپ کی ابروؤں اور داڑھی کے بال کھڑے ہوگئے، مجھے خوف ہوا کہ آپ اذان مکمل نہیں کر سکیں گے اور آپ کی کمر بھی جھک گئی، قریب تھا کہ زمین پر تشریف لے آتے۔

سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دعائیں:

﴿12686﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو طالب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: اے وہ ذات جس نے بھلائی والوں کو بھلائی تک پہنچایا اور اس پر اُن کی مدد فرمائی! ہماری اصلاح فرما اور بھلائی پر ہماری مدد فرما۔

﴿12687﴾... حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دعاؤں میں یہ دُعا بھی تھی: (اے اللہ!) تو ہمیں لوگوں کے درمیان دھوکے میں مبتلا نہ رکھنا اور اپنی پردہ پوشی کے سبب ہمیں فتنہ میں مبتلا نہ فرمانا، ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جو تجھ سے ملاقات پر ایمان رکھتے ہیں، تیرے فیصلے پر راضی رہتے ہیں، تیرے دیئے ہوئے پر قناعت کرتے ہیں اور تجھ سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے ڈرنے کا حق ہے۔

لمبی امید عمل خیر سے روکتی ہے:

﴿12688﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابراہیم دَوْرَقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نماز کا وقت ہوا تو حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو توبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھایئے، انہوں نے کہا: اگر میں آپ حضرات کو یہ نماز پڑھاؤں تو دوسری نماز کی امامت نہیں کروں گا۔ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہم لمبی امید سے اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں کیونکہ لمبی امید عمل خیر سے روک دیتی ہے۔

﴿12689﴾... حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا تو صرف اُبلتی ہوئی ہنڈیا ہے اور بیتُ الخلا ہے جس میں فضلات ڈالے جاتے ہیں۔

عمل اور بحث کے دروازے:

﴿12690﴾... حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب اللہ پاک کسی بندے کے ساتھ بھلائی

کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے اور بحث و مُباحثہ کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور جب **اللّٰہ** پاک کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے عمل کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور بحث و مباحثہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

تائیدِ الٰہی سے محرومی:

﴿12691﴾... حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندے کا بے فائدہ کلام کرنا تائیدِ الٰہی سے محرومی کی علامت ہے۔

﴿12692﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن منصور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حجام حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مونچھ کاٹ رہا تھا جبکہ آپ تسبیح میں مشغول تھے، حجام نے عرض کی: حضور! آپ کے تسبیح پڑھتے ہوئے مونچھ کاٹنا ممکن نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم تو اپنا کام کرو اور میں اپنا کام نہ کروں؟

سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامات

دعا قبول ہونا:

﴿12693﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن مَرزُبان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ ایک شخص آیا، اس کے ساتھ ایک اونٹ بھی تھا۔ وہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہنے لگا: یہ میرا اونٹ ہے، میرے اہل و عیال کافی ہیں اور اسی کے ذریعے ہمارا گزر بسر ہوتا ہے۔ (میں اس پر محنت مزدوری کرتا ہوں اور اسی پر سوار ہو کر اپنے اہل کے پاس آتا ہوں۔ تین دن سے اس اونٹ کا پیشاب بند ہو گیا ہے، اس نے پیشاب نہیں کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کی: میں چاہتا ہوں کہ آپ **اللّٰہ** پاک سے میرے لئے دعا کریں۔ آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اپنے بھائی کے لئے **اللّٰہ** پاک سے دعا کرو کہ **اللّٰہ** اس سے مصیبت دور کر دے۔ آپ نے ہاتھ اٹھائے پھر آپ نے دُعا کی اور ہم نے بھی دعا کی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اونٹ نے ٹانگیں پھیلائیں اور پیشاب کرنا شروع کر دیا۔)[1]

1... **"حلیۃ الاولیاء"** میں یہ واقعہ مکمل نہیں اس لئے بریکٹ میں علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتاب "مناقب معروف الکرخی"، الباب التاسع عشر، ص۱۲۰ سے اضافہ کیا گیا ہے۔

﴿12694﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر زَجّاج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ان کی بیماری میں وصیت کرنے کا کہا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب میرا انتقال ہو جائے تو میری یہ قمیص صَدَقہ کر دینا کیونکہ مجھے پسند ہے کہ میں دنیا سے اس حال میں نکلوں کہ میرے پاس کوئی لباس نہ ہو جیسا کہ جب میں دنیا میں آیا تھا تو میرے بدن پر کوئی کپڑا نہ تھا۔

کھویا ہوا بیٹا مل گیا:

﴿12695﴾... خلیل صَیَّاد نامی شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرا بیٹا محمد گم ہو گیا، اس کی والدہ نے رونا پیٹنا شروع کر دیا۔ میں حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے ابو محفوظ! میرا بیٹا محمد غائب ہو گیا ہے اور اس کی والدہ کا بُرا حال ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: آپ **اللہ** پاک سے دعا کیجئے کہ وہ بچے کو اس کی ماں کے پاس لوٹا دے، آپ نے دعا کی: اَللّٰھُمَّ اِنَّ السَّمَاءَ سَمَاؤُكَ وَالْاَرْضَ اَرْضُكَ وَمَا بَیْنَھُمَا لَكَ فَاْتِ بِہٖ یعنی اے **اللہ**! بے شک آسمان بھی تیرا ہے، زمین بھی تیری ہے اور جو زمین و آسمان کے درمیان ہے وہ بھی تیرا ہے پس تو اس بچے کو لے آ۔ خلیل کہتے ہیں: میں بابُ الشام پر آیا تو اچانک میں نے دیکھا کہ میرا بیٹا محمد کھڑا ہوا ہے اور اس کا سانس پھولا ہوا ہے، میں نے محمد سے پوچھا: کہاں تھے؟ اس نے کہا: بابا جان، ابھی ابھی میں (عراق کے) اَنبار شہر میں تھا۔

ولی کی دعا کا کمال:

﴿12696﴾... حضرت سیِّدُنا مَرْدُوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پڑوسی حضرت سیِّدُنا ابو محمد ضریر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا مَرْدُوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے اپنے پاس آنے کا پیغام بھیجا، میں آیا تو آپ نے بتایا کہ کئی دنوں سے میرا بیٹا لاپتا ہے اور عورتوں کے رونے دھونے کے باعث میں بڑا پریشان ہوں، آپ صبح مجھے حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس لے جائیں۔ چنانچہ میں اور وہ صبح کے وقت مسجد میں حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، سلام دُعا کے بعد حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: اے ابو بکر! کیسے آنا ہوا؟ حضرت سیِّدُنا مردویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: حضور! میرا بیٹا کئی دنوں سے غائب ہو

گیا ہے اور عورتوں کے رونے کی وجہ سے میں بہت پریشان ہو گیا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تین مرتبہ یہ دعا کی: یَا عَالِمًا بِکُلِّ شَیْءٍ وَیَا مَنْ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ وَیَا مَنْ عِلْمُہٗ مُحِیْطٌ بِکُلِّ شَیْءٍ اَوْضِحْ لَنَا اَمْرَ ذَا الْغُلَامِ یعنی اے ہر شے کا علم رکھنے والے! اے وہ ذات جس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے! اے وہ ہستی جس کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے! ہم پر اس لڑکے کا معاملہ ظاہر کر دے۔ پھر ہم آپ کے پاس سے آ گئے۔

حضرت سیِّدُنا ابو محمد ضریر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگلے دن صبح فجر کی نماز سے پہلے حضرت سیِّدُنا مَرْدُوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا قاصد مجھے بلانے کے لیے آیا، میں نے اس سے پوچھا: کیا خبر ہے؟ اس نے بتایا کہ لڑکا آچکا ہے، جب میں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ بچہ حضرت سیِّدُنا مردویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے بیٹھا ہے۔ حضرت سیِّدُنا مردویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے کہا کہ ایک تعجب خیز بات سنو، اس بچے نے بتایا: میں کوفہ میں چل رہا تھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کوفہ سے باہر لے آئے اور مجھ سے کہا: اپنے گھر کی طرف چلو، میں راستے میں نہ کہیں بیٹھا ہوں، نہ میں نے کچھ کھایا پیا ہے حالانکہ میں 9 کنوؤں یا کہا: 90 کنوؤں کے قریب سے گزرا ہوں، مجھے کھانا دو، آپ لوگوں کے پاس پہنچنے تک میں نے کچھ نہیں کھایا ہے۔

دکان کا باکس پیسوں سے بھر گیا:

﴿12697﴾... حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھائی حضرت سیِّدُنا عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے بھائی جان حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: اگر آپ آٹے کے پاس بیٹھ جائیں تو میں ایک ضروری کام سے چلا جاؤں۔ آپ نے کہا: ایک شرط ہے کہ میں سائل کو خالی نہیں لوٹاؤں گا۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے اور سوچا: آپ ایک مٹھی یا اس سے کم زیادہ دیں گے۔ جب میں واپس آیا تو آپ کافی آٹا خیرات کر چکے تھے۔ غصے سے میرا چہرہ سرخ ہو گیا، جب آپ نے میری طرف دیکھا تو کہا: میں آئندہ اس جگہ نہیں آؤں گا اور پھر جب میں دکان کے گلّے کی طرف بڑھا تو کیا دیکھا کہ وہ پیسوں سے بھرا ہوا ہے۔

مشکل حل ہو گئی:

﴿12698﴾... حضرت سیِّدُنا قاری ابو الحجاج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے یہاں بچے کی ولادت ہوئی،

میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا، میں نے اس بارے میں حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ سے عرض کی تو انہوں نے کہا: اے بھائی! اللہ پاک سے دعا کرو، چنانچہ وہ دعا کرتے جاتے اور میں آمین کہتا جاتا اور جب میں دعا کرتا تو وہ آمین کہتے، جب دعا کا سلسلہ طویل ہوا تو میں اٹھا اور چپکے سے باہر آگیا، اچانک میں نے دیکھا کہ ایک سُوار مجھے پیچھے سے آواز دے رہا ہے، اس کے پاس پیسوں کی تھیلی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا: حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے آپ سے کہا ہے کہ اس تھیلی کو اس کام میں خرچ کرو جس کا آپ نے ان سے ذکر کیا تھا اور اس تھیلی میں سو دینار یا اس کے قریب قریب تھے۔

رب کریم کی رضا میں راضی:

﴿12699﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الجبار بن عبد اللہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے ایک دینی بھائی نے ان کی دعوت کی۔ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے سیر وسیاحت کرنے والے ایک نیک شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے دعوت میں لے آئے۔ جب اس نیک سَیّاح نے انواع واقسام کی چیزیں دیکھیں تو اسے بُرا لگا اور اس نے کہا: اے ابو محفوظ! کیا آپ یہاں نہیں دیکھ رہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے ان لوگوں کو ان چیزوں کے خریدنے کا حکم نہیں دیا۔ جب اس نے حلوہ دیکھا تو کہا: سُبۡحٰنَ اللّٰہ! اے ابو محفوظ! کیا آپ یہاں نہیں دیکھ رہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے ان کو اس کے بنانے کا حکم نہیں دیا۔ پھر جب اس نے مختلف قسم کی مٹھائیاں دیکھیں تو کہا: کیا آپ یہاں نہیں دیکھ رہے؟ آپ نے فرمایا: تم نے مجھ سے ڈھیر سارے سُوالات کر لیے، میں تو ایک سمجھدار غلام ہوں، میرا آقا جو مجھے کھلاتا ہے میں کھالیتا ہوں، جہاں مجھے میری مہمانی کے لیے ٹھہراتا ہے وہاں ٹھہر جاتا ہوں۔

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے بھانجے نے آپ سے کہا: ماموں جان! آپ ہر ایک کی دعوت قبول کر لیتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: بیٹا! تمہارا ماموں مہمان ہے، جب اسے مہمانی کے لیے بلایا جاتا ہے تو وہ آجاتا ہے۔

﴿12700﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن منصور طُوسی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحۡمَۃُ

اللہِ عَلَیْہ نے میرے پاس کپڑا دیکھا تو مجھ سے پوچھا: اے محمد! اس کا کیا بناؤ گے؟ میں نے عرض کی: کاٹ کر اس کی قمیص بناؤں گا، آپ نے فرمایا: اس کی چھوٹی قمیص بناؤ، اس سے تم کو تین فائدے حاصل ہوں گے: (۱)...سنت کو پالو گے (۲)...تمہارا کپڑا صاف ستھرا رہے گا (۳)...تمہارے لئے کپڑے کا ٹکڑا بچ جائے گا۔

میرے وسیلے سے دعا کرو:

﴿12701﴾... حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھتیجے حضرت سیِّدُنا یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: میرے چچا جان نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! جب تمہیں اللہ پاک سے کوئی حاجت ہو تو میرا وسیلہ دے کر اس سے سُوال کرنا۔

﴿12702﴾... حضرت سیِّدُنا احمد دَوْرَقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دریائے دِجلہ کے قریب پیشاب کرنے کے بعد تیمم کیا، آپ سے عرض کی گئی: حضور! پانی تو آپ سے قریب ہے۔ ارشاد فرمایا: ہو سکتا ہے پانی کے پاس پہنچنے تک میں زندہ نہ رہوں۔

﴿12703﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن منصور طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں لمبی امید سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ لمبی امید عملِ خیر سے روک دیتی ہے۔

تجارت کی ترغیب:

﴿12704﴾... حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بکر بن خُنَیْس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خرید و اور بیچو اگرچہ قیمتِ خرید ہی پر ہو کیونکہ اس مال میں بھی ایسے ہی بَرَکت ہوتی ہے جیسے زراعت میں نَشو و نُما ہوتی ہے۔

﴿12705﴾... حضرت سیِّدُنا سلمہ بن عفّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بادشاہ کے تذکرہ کے وقت یہ دعا کیا کرتے: اے اللہ! تو مجھے ان لوگوں کا چہرہ نہ دکھانا جنہیں دیکھنا تجھے پسند نہیں ہے۔

غیبت کرنے والے کو تنبیہ:

﴿12706﴾... حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں ایک شخص نے کسی کی غیبت کی تو آپ نے

اس سے ارشاد فرمایا: اس وقت کو یاد کرو جب لوگ تمہاری آنکھوں پر روئی رکھیں گے۔

﴿12707﴾... حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** پاک فرماتا ہے: میرے بندوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ مساکین ہیں جنہوں نے میرا فرمان سنا اور میرا حکم مانا اور میرے ذمہ ان کا اعزاز یہ ہے کہ میں انہیں دنیا نہ عطا کروں تاکہ وہ میری عبادت کی طرف متوجہ رہیں۔[1]

﴿12708﴾... حضرت سیِّدُنا عبید بن محمد وَرَّاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جا رہے تھے کہ راستے میں ایک لکڑی پڑی تھی، آپ اس لکڑی کو پھلانگ کر گزرے۔ عرض کی گئی: اسے پھلانگنے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اس لئے تاکہ اس کا مالک حرج میں نہ پڑے۔

زمین و آسمان میں شہرت:

حضرت سیِّدُنا عُبید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص ملکِ شام سے حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سلام کرنے کے لیے حاضر ہوا، لوگوں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہا جا رہا ہے: معروف کے پاس جاؤ اور انہیں سلام کرو کیونکہ وہ زمین والوں میں بھی معروف ہیں اور آسمان والوں میں بھی معروف ہیں۔

غور و فکر فرمانے والے:

﴿12709﴾... حضرت سیِّدُنا عبید بن محمد وَرَّاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بسا اوقات ہم حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں ہوتے تھے اور آپ بیٹھے ہوئے گہری سوچ و فکر میں ہوتے پھر اچانک گھبرا جاتے اور کہتے: اَعُوْذُ بِاللہِ۔

حضرت سیِّدُنا عبید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم آپ کی مجلس میں ہوتے تھے اور آپ کی مجلس میں غور و فکر سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا تھا اور فرماتے ہیں: میں نے جمعہ کے دن کی دو خفیف رکعتوں کے سوا کبھی آپ کو نفل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

---

[1]... تھذیب الآثار للطبری، مسند ابن عباس، ذکر بعض من حضرنا... الخ، السفر الاول، ص۳۰۱، رقم ۵۱۰

دعا کی امید پر پانی نوش کرنا:

حضرت سیِّدُنا عبید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک پانی پلانے والے کے پاس سے گزرے جو کہہ رہا تھا: اللہ پاک اس شخص پر رحم فرمائے جو پانی پئے۔ آپ آگے بڑھے اور اس سے لے کر پانی پی لیا، آپ سے عرض کی گئی: کیا آپ کا روزہ نہیں تھا؟ ارشاد فرمایا: ہاں! کیوں نہیں لیکن میں نے اس کی دُعا قبول ہونے کی امید پر پانی پی لیا۔[1]

فتنہ اور ذلت:

﴿12710﴾... حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بکر بن خُنَیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: وہ شخص کیسے متقی ہو سکتا ہے جسے پتا ہی نہ ہو متقی کون ہوتا ہے؟ پھر حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم صحیح طریقے سے تقویٰ اختیار نہیں کروگے تو سود کو کھالوگے اور جب تم اچھی طرح تقویٰ اختیار نہیں کروگے تو عورت سے سامنا ہونے کے وقت اپنی نگاہیں نیچی نہیں رکھوگے، جب تم درست طریقے پر تقویٰ اختیار نہیں کروگے تو اپنی تلوار اپنی گردن پر رکھ لوگے حالانکہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا محمد بن سَلَمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا تھا: جب تم دیکھو کہ میری امت میں نااتفاقی ہوگئی ہے (اور وہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگے ہیں) تو اپنی تلوار لے کر اسے اُحد پہاڑ پر مارنا (یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے)۔[2] پھر حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے گھر کی دہلیز کی طرف جس کے سامنے آپ رونق افروز تھے، دیکھ کر کہا: ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم اس مجلس سے بھی بچیں پھر فرمایا: تمہارا میرے ساتھ مسجد سے یہاں تک آنا اس سے بھی ہمیں بچنا چاہیے، کیا حدیث شریف میں یہ نہیں فرمایا: یہ مَتبوع (جس کی اتباع کی جائے اس) کے لئے

---

[1]... **احناف کے نزدیک:** نفل روزہ بلا عذر توڑ دینا ناجائز ہے، مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اسے ناگوار ہوگا یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے تو میزبان کو اذیت ہوگی تو نفل روزہ توڑ دینے کے لیے یہ عذر ہے، بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اس کی قضا رکھ لے گا اور بشرطیکہ ضحوۂ کبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔ زوال کے بعد ماں باپ کی ناراضی کے سبب توڑ سکتا ہے اور اس میں بھی عصر کے قبل تک توڑ سکتا ہے بعد عصر نہیں۔" (بہار شریعت، ۱/ ۱۰۰۷، حصہ:۵) بعض علما کے نزدیک اگر قضا رکھنے کا ارادہ ہو تو بلا عذر بھی نفل روزہ توڑ سکتا ہے۔ (الدر المختار، باب مایفسد الصوم ومالایفسدہ، فصل فی العوارض، ۳/ ۴۷۵)

[2]... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب التثبت فی الفتنۃ، ۴/ ۳۳۷، حدیث: ۳۹۶۲۔ جامع العلوم والحکم، الحدیث الثامن عشر، ص ۲۰۲

فتنہ اور تابع (اتباع کرنے والے) کے لئے ذلت ہے۔[1]

لڑائی پر جانے والوں کو دعا دینا:

﴿12711﴾... حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زُہَیر کے کچھ ساتھیوں کے پاس سے گزرے جو لڑائی کے لیے جا رہے تھے، ان کے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا، آپ نے دعا کی: اے **اللہ**! ان لوگوں کی حفاظت فرما۔ آپ سے عرض کی گئی: حضور! آپ ان کے لیے دُعا فرمارہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم پر افسوس ہے! اگر **اللہ** پاک نے ان کی حفاظت فرمائی تو یہ لوٹ آئیں گے اور لڑنے نہیں جائیں گے۔

﴿12712﴾... حضرت سیِّدُنا معروف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے پروا نہیں کہ عورت کو دیکھوں یا دیوار کو (کہ میرے لیے دونوں برابر ہیں)۔

﴿12713﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آئے اور جب بیٹھے ہوئے ان کو کافی دیر ہوگئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: لوگو! (اعمال لکھنے والا) فرشتہ ہمیشہ ہمارے پاس ہوتا ہے وہ کبھی اپنے کام میں کوتاہی نہیں کرتا۔

بغداد کے بڑے عالم:

﴿12714﴾... حضرت سیِّدُنا قاری اسماعیل بن شداد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہم سے پوچھا: آپ لوگوں کا تعلق کہاں سے ہے؟ ہم نے کہا: بغداد سے۔ پھر پوچھا: اس حَبْر (یعنی بڑے عالم) کا کیا ہوا؟ ہم نے پوچھا: کون؟ ارشاد فرمایا: معروف کرخی۔ پھر فرمایا: جب تک وہ آپ لوگوں میں موجود ہیں آپ لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے۔

محبت الٰہی سے سرشار:

﴿12715﴾... حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ انصاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا، گویا آپ عرش کے سائے میں ہیں اور **اللہ** پاک فرشتوں سے فرمارہا ہے: اے میرے فرشتو! یہ کون ہے؟ فرشتوں نے عرض کی: تو زیادہ جانتا ہے۔ یہ حضرت معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں

1... الزھد لابن المبارک ما رواہ نعیم بن حماد، باب فی اعجاب المرء بنفسہ، ص ۱۳، حدیث: ۴۸، قول عمر

اور انہیں تیری محبت کا ایسا نشہ چڑھ چکا ہے جو تیری ملاقات ہی پر ختم ہو گا۔

ابدالوں کی فضیلت حاصل کرنے کا وظیفہ:

﴿12716﴾... حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ 10 مرتبہ یہ کلمات "اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ یعنی اے **اللہ**! اُمّتِ محمدیہ کی اصلاح فرما، ان کی تکلیفیں دور کر دے اور ان پر رحم فرما۔" کہے گا اسے ابدالوں میں لکھ دیا جائے گا۔

﴿12717﴾... حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے بَیْتُ اللہ شریف سے رخصت ہوتے ہوئے کہا: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ عَفْوِکَ عَنْ خَلْقِکَ یعنی اے **اللہ**! تیرے لیے اتنی تعداد میں حمد ہو جتنی تعداد میں تو اپنی مخلوق کو معاف کرتا ہے۔ پھر جب آئندہ سال وہ شخص دوبارہ آیا اور یہی کلمات کہے تو اس نے ایک آواز سنی کہ پچھلے سال جب سے تم نے یہ کلمہ کہا تھا اس وقت سے ہم اس (کے ثواب) کو نہیں گن سکے۔

حاجت پوری کرنے والے کلمات:

﴿12718﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن محمد انصاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے بستر سے علیحدہ ہوتے وقت یہ کلمات کہے: "سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَسْتَغْفِرُ اللہَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّھُمَا بِیَدِکَ لَا یَمْلِکُھُمَا اَحَدٌ سِوَاکَ یعنی **اللہ** پاک ہے اور تمام تعریفیں **اللہ** کے لئے ہیں، **اللہ** کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں **اللہ** سے مغفرت مانگتا ہوں۔ اے **اللہ**! میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں یہ دونوں تیرے قبضہ میں ہیں، تیرے سوا کوئی ان کا مالک نہیں۔" تو **اللہ** کریم بندوں کی حاجتیں پوری کرنے پر مقرر فرشتے یعنی حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرماتا ہے: اے جبریل! میرے بندے کی حاجت پوری کر دو۔"

وفا کی حقیقت:

میں نے اپنے والد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے وفا کی حقیقت کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: دل کا غفلت سے دور اور بے مقصد ارادے

سے خالی ہونا حقیقتِ وفا ہے۔

حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بغیر عمل کے جنت طلب کرنا گناہوں میں سے ایک گناہ ہے اور بغیر سبب اختیار کیے شفاعت کا انتظار کرنا ایک قسم کا دھوکا ہے اور رب تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے رحمت کی امید لگانا جہالت اور حماقت ہے۔

دنیا کو دل سے کیسے نکالا جائے؟

حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: دنیا کو دل سے کیسے نکالا جائے؟ ارشاد فرمایا: خالص محبت اور اچھے مُعاملہ کے ذریعے اور خالص محبت کی تین علامتیں ہیں: (۱)...وفا بغیر کسی خوف وخطر کے ہو (۲)...عطا بغیر سُوال کے ہو (۳)...مَدح بغیر جود و سخاوت کے ہو اور اولیا کی تین علامتیں ہیں: (۱)...ان کے ارادے اور اَفکار **اللہ** پاک کے لیے ہوتے ہیں (۲)...ان کی مشغولیت **اللہ** پاک کے لیے ہوتی ہے اور (۳)...وہ ہر چیز سے دامن چھڑا کر **اللہ** پاک کی طرف دوڑتے ہیں۔

حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے مسکین! تو کب روئے گا اور کب ہوشیار بنے گا؟ مخلص بن اور چھٹکارا حاصل کر۔

آپ ہی فرماتے ہیں: عارف کے لئے ایک نعمت نہیں بلکہ وہ تو ہر نعمت میں ہے۔

آپ ہی نے فرمایا: مشکل گھڑی میں جس چیز کی حاجت ہو اسے ایثار کر دینا سخاوت ہے۔

ایک شخص نے عرض کی: میں نے اپنی نیکیوں کا شکر ادا نہیں کیا۔ تو آپ نے اس سے فرمایا: تیری نیکیاں چونکہ بغیر ثواب کی نیت سے تھیں لہٰذا کسی قبول نہ کرنے والے کے پاس پہنچ گئیں۔

سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

امام ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کثیر علم کو اچھے طریقے سے سمجھنے اور اسے یاد کرنے میں مشغول رہے اور اسی چیز نے انہیں روایت کرنے سے دور رکھا تاہم ان کی جو مسند احادیث ہم تک پہنچی، ان میں سے دو یہ ہیں:

70سال کے گناہ معاف:

﴿12719﴾...حضرت سیِّدُنا قاری خَلَف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اکثر یہ دعا کرتے ہوئے سنا کرتا تھا: ”اَللّٰھُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا وَجَوَارِحَنَا بِیَدِکَ لَمْ تُمَلِّکْنَا مِنْھَا شَیْئًا فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ بِھِمَا فَکُنْ اَنْتَ وَلِیَّھُمَا اے اللہ! بے شک ہمارے دل اور ہمارے اعضاء تیرے قبضہ میں ہیں تو نے ہمیں ان میں سے کسی چیز کا مالک نہیں بنایا، جب تجھے ایسا ہی کرنا منظور تھا تو ان کا ولی و مدد گار بھی بن جا۔“ میں نے عرض کی: اے ابو محفوظ! میں آپ کو اکثر یہ دعا کرتے ہوئے سنتا ہوں کیا آپ نے اس بارے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! پھر آپ نے سند حدیث پڑھی اور یہ حدیث بیان کی: حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ ارشاد فرمایا: غصہ نہ کرو۔ اس نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں اس کی طاقت نہ رکھوں تو؟ ارشاد فرمایا: روزانہ بعد نماز عصر 70مرتبہ استغفار کیا کرو تمہارے 70 سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ عرض کی: اگر میری عمر 70سال تک نہ پہنچے تو؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں کے گناہ معاف فرمادے گا۔ عرض کی: اگر میری ماں کا انتقال ہو جائے اور وہ بھی 70 سال تک نہ پہنچیں تو؟ ارشاد فرمایا: اللہ پاک تمہارے عزیز و اقارب کے گناہ معاف فرمادے گا۔[1]

﴿12720﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت کا شرک اندھیری رات میں چیونٹی کے چکنی چٹان پر رینگنے سے بھی زیادہ مخفی ہو گا اور اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تم ظلم کی کسی بات کو پسند کرو یا عدل و انصاف کی کسی بات سے نفرت کرو اور دین تو اللہ پاک کے لئے محبت کرنے اور اللہ پاک کے لئے نفرت کرنے ہی کا نام ہے۔ اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پ۳، اٰل عمرٰن: ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔[2]



---

1 ...تاریخ بغداد، رقم: ۷۰۸۰، ابو علی المفلوج، ۱۴/ ۴۲۵

2 ...نوادر الاصول، الاصل السادس والسبعون والمائتان، ۲/ ۱۱۹۷، حدیث: ۱۳۹۶

حضرت سیِّدُنا وَکِیع بن جَرَّاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

ان تبع تابعین میں سے ایک حضرت سیِّدُنا ابو سُفیان وَکیع بن جَرّاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں، جو بہت خیر خواہ، سمجھانے والے اور بڑے فصیح و بلیغ ہیں۔

﴾12721﴿... حضرت سیِّدُنا جریر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ میرے پاس آئے، میں نے پوچھا: اے ابو عبد الرحمٰن! آج کوفہ کا مرد کون ہے؟ آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر مجھ سے کہا: (بصرہ و کوفہ) دونوں شہروں کے مرد حضرت سیِّدُنا وکیع بن جَرّاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں۔

﴾12722﴿... حضرت سیِّدُنا عباس بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: حَدَّثَنَا وَکِیْع یعنی حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ہمیں حدیث بیان کی (پھر فرمایا:) اگر تم حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دیکھتے تو ایسا شخص دیکھتے جس کی مثل تمہاری آنکھوں نے کبھی نہ دیکھا ہوتا۔

عِلْمِ حدیث میں ضخیم شخصیت:

﴾12723﴿... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن معین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عَیّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس گیا، میرے ساتھ (میرا بیٹا) احمد بھی تھا۔ میں نے آپ کے پاس کچھ احادیث کا انتخاب کیا، جب آپ نے ہمیں وہ احادیث بیان کر دیں اور ہم اٹھ گئے تو حضرت سیِّدُنا ابو بکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک شخص سے فرمایا: جانتے ہو کس نے ان احادیث کا انتخاب کیا تھا؟ انہیں ایک ضخیم شخص نے چُنا تھا (آپ کی مراد علم اور حدیث کی معرفت کے لحاظ سے ضخیم تھی)۔

سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے جانشین:

﴾12724﴿... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا وکیع بن جَرّاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: "یہ رُقاشی مرے گا نہیں جب تک کہ اس کی قدر و منزلت نہ ہو جائے۔" فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے وصال کے بعد حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ان کی مسند پر جلوہ افروز ہوئے۔

آداب مجلس کے زبردست محافظ:

﴿12725﴾... حضرت سیِّدُنا سَلم بن جُنَادہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں سات سال حضرت سیِّدُنا وکیع بن جراح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں بیٹھا ہوں میں نے آپ کو تھوکتے ہوئے نہیں دیکھا، خدا کی قسم! میں نے آپ کو ہاتھ سے کنکری چھوتے ہوئے نہیں دیکھا، میں نے نہیں دیکھا کہ آپ مجلس میں بیٹھے ہوں اور ہل جل رہے ہوں، میں نے آپ کو جب بھی دیکھا قبلہ رُخ دیکھا اور میں نے آپ کو **اللہ** کی قسم کھاتے ہوئے بھی نہیں دیکھا۔

﴿12726﴾... حضرت سیِّدُنا حُسین بن ابو زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں مکہ شریف تک حضرت سیِّدُنا وکیع بن جَرّاح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صُحبت میں رہا میں نے آپ کو تکیے پر ٹیک لگائے بیٹھے نہیں دیکھا اور نہ ہی پالکی میں آپ کو سوتے ہوئے دیکھا۔

قبلہ رُخ ہو کر درسِ حدیث:

﴿12727﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن صَبّاح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا وکیع بن جَرّاح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب حدیث کا درس دینے کا ارادہ فرماتے تو اِحْتِباء کر کے بیٹھتے (یعنی سُرین پر بیٹھتے اور گھٹنے کھڑے کر کے دونوں ہاتھوں سے انہیں گھیر لیتے)، جب آپ احتباء کرتے تو محدثین آپ سے سوالات کرتے اور جب احتباء کھول دیتے تو محدثین بھی آپ سے سوالات نہ کرتے اور جب آپ درسِ حدیث دیتے تو قبلہ رُخ ہو جاتے۔

﴿12728﴾... حضرت سیِّدُنا قَعْنَبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھے، میں آپ کو 70 سال سے جانتا ہوں، آپ کے پاس حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تھے، جب حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (حدیث بیان کر کے) تشریف لے گئے تو طلبائے حدیث نے کہا: یہ تو حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روایت ہے تو حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے: یہ اگر حدیث بیان کریں تو یہ حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے زیادہ راجح ہیں۔

ریاکاری کی ایک قسم:

﴿12729﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر بن ابان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک سے زائد مرتبہ

حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: منقول ہے کہ بات سمجھ کر بھی سمجھنے کی درخواست کرنا ایک قسم کی ریاکاری ہے۔

﴿12730﴾... حضرت سیِّدُنا یونس بن عبد الاعلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ ہمیشہ روزے رکھتے ہیں مگر آپ ایسے ہی موٹے تازے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا: دین اسلام پر ہونے کی خوشی کے سبب ایسا ہوں۔

نماز کی تعظیم و توقیر کیجئے:

﴿12731﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن شَمّاس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا وکیع بن جَرّاح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: جو وقت سے پہلے نماز کی تیاری نہ کرے اس نے نماز کی تعظیم و توقیر نہیں کی۔ آپ ہی کا فرمان ہے: جو تکبیرِ اُولیٰ میں سُستی کرتا ہے اس سے کنارہ کشی کرو۔

﴿12732﴾... حضرت سیِّدُنا مروان بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے سامنے جس شخص کی بھی تعریف کی گئی میں نے اسے اس کی تعریف سے کم پایا لیکن حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو میں نے ان کی تعریف سے بھی بڑھ کر پایا۔

خالص حلال کو چھوڑنا زُہد ہے:

﴿12733﴾... فضل بن محمد بیہقی کے والد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص مَعاش یا وَرَع کے مُعاملے میں مجھ سے مناظرہ کرنے کے لیے آیا، میں نے اس سے پوچھا: تم کہاں سے کھاتے ہو؟ اس نے کہا: اس مال سے جو مجھے اپنے والد سے وِراثت میں ملا ہے۔ میں نے پوچھا: تمہارے والد کے پاس وہ مال کہاں سے آیا؟ اس نے کہا: وہ اپنے والد سے اس کے وارث بنے تھے۔ میں نے پوچھا: تمہارے دادا کے پاس وہ مال کہاں سے آیا؟ اس نے کہا: پتا نہیں۔ میں نے کہا: اگر کوئی شخص یہ نذر مانے کہ وہ صرف حلال کھائے گا، حلال مال سے لیے ہوئے ہی کپڑے پہنے گا اور حلال ہی میں چلے گا تو ضرور ہم اس سے کہیں گے: کپڑے اتار کر اپنے آپ کو دریائے فُرات میں ڈال دو لیکن تم اپنے اندر اس کی طاقت نہیں پاؤ گے۔ پھر میں نے کہا: اگر

کوئی شخص دنیا کو ایسے چھوڑدے جیسے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی، حضرت سیِّدُنا ابوذر، حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے چھوڑا تھا تب بھی ہم اس کو زاہد نہیں کہیں گے کیونکہ زُہد تو خالص حلال کے چھوڑنے کا نام ہے جبکہ آج خالص حلال ہمیں معلوم نہیں۔ ہمارے نزدیک دنیا کی چیزیں یا تو حلال ہیں یا حرام ہیں یا شُبہ والی، حلال پر حساب ہے، حرام پر عذاب ہے اور شبہات پر عتاب و ملامت ہے، تو دنیا کو مردار کے مرتبے میں اتارو اور اس سے اتنی مقدار میں لو جس سے زندہ رہ سکو۔ اگر وہ مقدار حلال ہو گی تو بے شک تم نے دنیا سے کنارہ کشی کی، اگر وہ مقدار حرام ہو گی تو تم نے دنیا سے اتنا لیا جو تمہیں زندہ رکھ سکے کیونکہ تمہارے لیے مُردار سے صرف اسی قدر حلال ہے جس سے تم اپنی زندگی بچا سکو اور اگر وہ مقدار شبہ والی ہو گی تو تم کو اس پر کچھ ملامت کی جائے گی۔

احکامِ الٰہی کو سمجھنا عقلمندی ہے:

﴿12734﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابوحواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: عقلمند وہ ہے جسے اللہ پاک کے احکامات کی سمجھ حاصل ہو، وہ شخص عقلمند نہیں جو محض دنیوی مُعاملات کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو۔

﴿12735﴾... حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ (یعنی روایتِ حدیث) ایسی پونجی ہے جس میں سچا آدمی ہی آگے بڑھتا ہے۔

کبھی کسی کو نہ مارا:

﴿12736﴾... حضرت سیِّدُنا ملیح بن وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: جب میرے والد صاحب کی موت کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے ہاتھ میری طرف نکالے اور ارشاد فرمایا: بیٹا! تم میرے ہاتھ دیکھ رہے ہو، میں نے ان سے کبھی کسی کو نہیں مارا۔ حضرت سیِّدُنا ملیح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا داوٗد بن یحییٰ بن یمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بتایا کہ میں نے خواب میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ابدال کون ہوتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو اپنے ہاتھ سے کسی کو مارتے نہیں اور وکیع بن جرّاح انہیں میں سے ہیں۔

﴿12737﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مَعِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سوا کسی کو رضائے الٰہی کے لیے حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا، میں نے حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑا حدیث یاد کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا، حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے زمانے میں ایسے تھے جیسے اپنے زمانے میں حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے۔

﴿12738﴾... حضرت سیِّدُنا جَریر رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے پاس آئے، میں نے آپ سے پوچھا: آپ پیچھے عراق میں کس کو چھوڑ کر آئے ہیں؟ ارشاد فرمایا: حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو، میں نے پوچھا: ان کے بعد پھر کس کو؟ فرمایا: حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو۔

سیِّدُنا وکیع بن جَرَّاح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کثیر ائمہ اور اکابرین سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں جن کے خصائل وصفات اَن گنت اور بے شمار ہیں۔

﴿12739﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے راہِ خدا میں ایک گھوڑا دیا، پھر میں نے اس گھوڑے کو بازار میں بکتے ہوئے پایا، میں نے چاہا کہ اسے خرید لوں، چنانچہ میں نے اس بارے میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا تو آپ نے مجھے راہِ خدا میں دی ہوئی چیز دوبارہ لینے سے منع فرمادیا۔[1]

افطار کا وقت:

﴿12740﴾... (الف) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب رات یہاں (یعنی طلوع آفتاب کی سمت) سے نمودار ہو جائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ افطار کرنے کا وقت ہو گیا۔[2]

﴿12740﴾... (ب) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نماز کی کنجی طہارت ہے، نماز میں داخل ہونے کا ذریعہ تکبیر اور اس سے نکلنے کا

---

1 ...مسند امام احمد، مسند عمر، ۱/۸۸، حدیث: ۲۵۸، بتغیر قلیل

2 ...بخاری، کتاب الصوم، باب متی یحل فطر الصائم، ۱/۶۴۳، حدیث: ۱۹۵۴، بتغیر قلیل

ذریعہ سلام ہے۔[1]

﴿12741﴾... حضرت سیِّدُنا مُصعب بن سعد بن ابی وقاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جب رکوع کرتا تھا تو اپنے ہاتھ گھٹنوں کے بیچ رکھتا تھا، ایک مرتبہ میرے والد حضرت سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مجھے ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے مجھے اس سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: پہلے ہم اس طرح کیا کرتے تھے لیکن پھر ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکالنے کا حکم:

﴿12742﴾... حضرت سیِّدُنا ابوعُبیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آخری جملہ یہ ارشاد فرمایا تھا کہ حجاز کے یہودیوں اور نجران کے عیسائیوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو۔[2]

﴿12743﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مقامِ محمود شفاعت (کُبریٰ) ہے۔[3]

﴿12744﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اگر نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آپ کے شہزادے کا وصال نہ ہوتا۔

﴿12745﴾... ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن شُعبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ (منہ پر نقاب اوڑھے) رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر مبارک کے قریب کھڑے تھے اور حضرت سیِّدُنا عُروہ بن مسعود ثَقَفی (جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے) رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بات کر رہے تھے (اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگا رہے تھے) حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس وقت تلوار اپنی گردن میں لٹکائے ہوئے تھے، کہنے لگے: اپنا ہاتھ ہٹا لے ورنہ تیرا ہاتھ تجھ تک واپس نہیں آئے گا (یعنی تیرا ہاتھ کاٹ دوں گا)۔ حضرت سیِّدُنا عُروہ بن مسعود ثقفی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے پوچھا: یا رسولَ اللہ! یہ کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارا بھانجا ہے۔[4]

---

1 ... ابو داود، کتاب الطھارۃ، باب فرض الوضوء، ۱/۵۲، حدیث: ۶۱

2 ... مسند امام احمد، مسند ابی عبیدہ بن الجراح، ۱/۴۱۷، حدیث: ۱۶۹۹

3 ... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۵۲۱، حدیث: ۱۰۲۰۴

4 ... ابن حبان، کتاب السیر، باب طاعۃ الائمۃ، ۷/ ۵۳، حدیث: ۴۵۶۴

ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا:

﴿12746﴾... حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ **اللہ** پاک کا امر (یعنی قیامت) آجائے اور وہ اسی طرح غالب ہوں گے۔(1)

﴿12747﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا نُمیر خُزاعی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ نماز میں اپنا سیدھا ہاتھ (سیدھی ران پر) رکھے ہوئے ہیں اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کر رہے ہیں۔(2)

سچے دل سے دُرُود پڑھنے کی فضیلت:

﴿12747﴾... (ب) بدری صحابی حضرت سیِّدُنا عُمیر انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ سچے دل سے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے **اللہ** پاک اس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے لیے 10 نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے 10 گناہ مٹا دیتا ہے۔(3)

﴿12748﴾... حضرت سیِّدُنا صُنابحی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ امت اپنے اصل دین پر قائم رہے گی جب تک یہ جنازوں کو ان کے گھر والوں کے آسرے پر نہیں چھوڑیں گے۔(4)

بارگاہِ رسالت میں معافی چاہنا:

﴿12749﴾... حضرت سیِّدُنا مالک رُؤاسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے اور بنو کلاب کے بعض لوگوں نے بنو اَسد کے کچھ لوگوں پر حملہ کیا اور انہیں قتل کر دیا اور ان کی عورتوں کے ساتھ بدتمیزی کی، جب یہ بات حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچی تو آپ نے ان لوگوں کے خلاف دعا فرمائی اور ان پر لعنت کی۔ حضرت سیِّدُنا مالک رُؤاسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے ہاتھ باندھے اور بارگاہِ رسالت میں

1... بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم "لاتزال طائفۃ من امتی... الخ"، ۴/۵۱۱، حدیث: ۷۳۱۱

2... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، من کان یقول باصبعہ یدعو بھا، ۷/۱۱۰، حدیث: ۲

3... الدعوات الکبیر، باب فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص۲۵۶، حدیث: ۱۷۶، عن ابی بردۃ بن نیار

4... شعب الایمان، باب فی الصلاۃ علی من مات من اھل القبلۃ، ۷/۴، حدیث: ۹۲۳۷

حاضر ہو کر عرض کی: (یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!) مجھ سے راضی ہو جایئے، **اللہ** پاک آپ سے راضی ہو۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے منہ پھیر لیا، وہ گھوم کر آپ کی طرف آئے اور عرض کی: مجھ سے راضی ہو جایئے، **اللہ** پاک آپ سے راضی ہو۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے منہ پھیر لیا، وہ تیسری مرتبہ پھر گھوم کر آئے اور عرض کی: مجھ سے راضی ہو جایئے، **اللہ** پاک آپ سے راضی ہو، خدا کی قسم! **اللہ** پاک سے اس کی رضا مانگی جائے تو وہ بھی راضی ہو جاتا ہے۔ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: کیا تم نے اپنے فعل سے توبہ کرلی اور اس کی معافی مانگ لی؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ نے یوں دعا کی: اے **اللہ**! اس کی توبہ قبول فرما اور اس سے راضی ہو جا۔[1]

مقامِ موت پر بندہ کیسے پہنچتا ہے؟

﴿12750﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عَزّہ ہُذلی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب **اللہ** پاک کسی حِصّۂ زمین میں بندے کی روح قبض کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے اس حِصّۂ زمین کی طرف کوئی حاجت رکھ دیتا ہے۔[2]

﴿12751﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نجس دوا (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔[3]

ہر ماہ تین دن روزے:

﴿12752﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عَقْرَب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روزے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: مہینے میں ایک دن روزہ رکھو۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں زیادہ قوت رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: مہینے میں دو دن روزہ رکھو۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے زیادہ روزے رکھنے کی اجازت دیجئے، ارشاد فرمایا: زیادہ زیادہ

---

1 ...معرفۃ الصحابۃ، ۴/۲۰۳، حدیث: ۶۰۴۴، رقم: ۲۵۹۹، مالک الرؤاسی

2 ...مسند ابی یعلی، ۱/۳۸۹، حدیث: ۹۲۳، ابو عزۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

3 ...ابو داود، کتاب الطب، باب فی الادویۃ المکروھۃ، ۴/۹، حدیث: ۳۸۷۰

کی بات نہ کرو، ہر مہینے تین دن روزہ رکھو۔[1]

قرض لوٹاتے وقت دعا و تعریف:

﴿12753﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ربیعہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوہ حُنَین کے موقع پر مجھ سے 30 یا 40 ہزار درہم قرض لیے، جب آپ غزوہ سے لوٹے تو انہیں ادا فرمایا اور مجھے دُعا دیتے ہوئے کہا: "بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي اَهْلِكَ وَمَالِكَ یعنی اللہ پاک تمہارے اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے۔" اور ارشاد فرمایا: قرض کا بدلہ اسے ادا کرنا اور (قرض دینے والے کی) تعریف کرنا ہے۔[2]

منافق پر فجر و عشا بھاری ہیں:

﴿12754﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں داخل نہ ہو سکو گے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ اور تم (کامل) مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگو، سُنو! کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو، اپنے درمیان سلام عام کرو۔[3] بے شک منافقین پر نمازوں میں سب سے بھاری عشا اور فجر کی نماز ہے، اگر وہ جان لیتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا ہے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ گھسٹتے ہوئے آتے۔[4] بہترین صَدَقہ وہ ہے جس کے دینے کے بعد بھی آدمی غنی رہے[5] اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتدا اپنے زیرِ کفالت ماں باپ، بہن بھائی سے پھر دَرَجہ بہ درجہ اپنے قریبی لوگوں سے کرو۔[6]

بے پردہ عورتیں منافقہ ہیں:

﴿12755﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ...مسند امام احمد، حدیث ابی نوفل بن ابی عقرب، ۷/ ۳۳، حدیث: ۱۹۰۷۳

2 ... ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب حسن القضاء، ۳/ ۱۴۹، حدیث: ۲۴۲۴

3 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان انه لا یدخل الجنة الا المومنون، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۴، عن ابی ھریرۃ

4 ... ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب صلاۃ العشاء والفجر فی جماعۃ، ۱/ ۴۳۷، حدیث: ۷۹۷، عن ابی ھریرۃ

5 ...بخاری، کتاب الزکاۃ، باب لا صدقة إلا عن ظھر غنی، ۱/ ۴۸۱، حدیث: ۱۴۲۶، عن ابی ھریرۃ

6 ...مسند البزار، عاصم بن بھدلة عن أبی وائل، ۵/ ۱۳۸، حدیث: ۱۷۲۷

فرمایا: خُلَع لینے والیاں اور بے پردہ عورتیں منافقہ ہیں۔[1]

﴿12756﴾... حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشُبہ اللہ پاک حق بات کہنے سے حیا نہیں فرماتا، تم عورتوں کے پچھلے مقام میں جماع نہ کرو۔[2]

دو تسموں والے نعلین مبارک:

﴿12757﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نعلین شریف کے دو تسمے تھے جو دو قسموں سے بٹے ہوئے تھے۔[3]

﴿12758﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ راہِ خدا میں جہاد کرنے والا ستون کی مانند روزے دار شب بیدار کی طرح ہے۔[4]

﴿12759﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جبریل امین میرے پاس کَفِیت نامی ایک ہنڈیا لے کر آئے، میں نے اس میں سے کھایا تو مجھے 40 مردوں کے برابر جماع کی طاقت حاصل ہو گئی۔[5]

تین سانس میں پانی پینا:

﴿12760﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم برتن سے پینے میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔[6]

﴿12761﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس آیت مبارکہ

---

1 ...جامع صغیر، ص۵۵۰، حدیث: ۹۱۸۰

2 ...ابن ماجه، كتاب النكاح، باب النهی عن اتيان النساء فی ادبارهن، ۲/۴۵۰، حديث: ۱۹۲۴، عن خزيمه بن ثابت

3 ...ابن ماجه، كتاب اللباس، باب صفة النعال، ۴/۱۶۶، حديث: ۳۶۱۴

4 ...مسند الفردوس، ۲/۱۳۹، حديث: ۴۳۳۰

5 ...طب النبوی لابی نعیم، باب فيما يقوی الانعاظ ويزيد فی الباه، ص۴۶۷، حديث: ۴۴۲

6 ...مسلم، كتاب الاشربة، باب كراهة التنفس فی نفس الاناء، ص۸۶۳، حديث: ۵۲۸۶

یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ (پ۸، الانعام: ۱۵۸) ترجمۂ کنزالایمان: جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی۔

کی تفسیر میں فرمایا: اس نشانی سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔[1]

مکی و مدنی زندگی کے سال:

﴿12762﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 40 سال کی عمر میں اعلان نبوت فرمایا۔ اعلان نبوت کے بعد آپ نے 15 سال مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا اور دس برس مدینہ منورہ میں رونق افروز رہے اور 65 برس کی عمر میں آپ کا وصال ہوا[2]۔[3]

﴿12763﴾... حضرت سیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے (رات دشمن کے حملے کا) ڈر ہوتا ہے وہ رات کی ابتدا میں چل پڑتا ہے اور جو ابتدائی شب سے چلتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ سن لو! **اللہ** کا سودا بہت مہنگا ہے، سن لو! **اللہ** کا سودا جنت ہے۔ تھر تھرانے والی آپہنچی جس کے پیچھے آنے والی بھی آپہنچی اور موت اپنی تکلیفوں کے ساتھ آپہنچی۔[4]

﴿12764﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (سال کی) پہلی بارش کے انتظار میں رہتے تھے اور اس وقت ازار کے علاوہ اپنا سارا لباس اتار دیتے تھے۔[5]

1... مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۱۹۵، حدیث: ۱۱۹۳۸

2... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 47** پر فرماتے ہیں: تمام کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور انور کی نبوت کا ظہور چالیس سال کی عمر شریف میں ہوا، اس پر بھی سب متفق ہیں کہ بعد ہجرت مدینہ منورہ میں قیام دس سال رہا مگر اس میں اختلاف ہے کہ ظہور نبوت کے بعد ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں کتنا قیام رہا دس سال، تیرہ سال، پندرہ سال۔ قوی یہ ہے کہ تیرہ سال قیام رہا لہٰذا عمر شریف کل تریسٹھ سال ہوئی ساٹھ یا پینسٹھ سال نہیں۔ (صاحب) مرقات نے فرمایا کہ ساٹھ والی روایت میں دہائی لی گئی ہے تین جو کسر تھی وہ چھوڑ دی گئی اور پینسٹھ سال والی روایت میں ولادت اور وفات کے سال شامل کر لیے گئے ہیں ورنہ عمر شریف تریسٹھ سال ہے اور یہ دونوں روایات اس کے خلاف نہیں۔

3... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب التاریخ، باب ماجاء فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن کم... الخ، ۸/ ۴۳۷، حدیث: ۲

4... مستدرک، کتاب الرقاق، باب قلب ابن آدم مثل العصفور، ۵/ ۴۳۸، حدیث: ۷۹۲۴

5... جامع صغیر، ص ۴۳۴، حدیث: ۷۰۴۸

درندے باتیں کریں گے:

﴿12765﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے اور یہاں تک کہ آدمی سے اس کے کوڑے کا سرا اور اس کے جوتے کا تسمہ باتیں کرے گا اور اسے ان سارے مُعاملات کی خبریں دے گا جو اس کے گھر والوں نے اس کے پیچھے کئے ہوں گے۔[1]

﴿12766﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ اپنی خادمہ کو بلایا، وہ تاخیر سے حاضر ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر بروزِ قیامت ملامت کا خوف نہ ہوتا تو میں تجھے اس مسواک سے تکلیف پہنچاتا۔[2]

بچوں کو سلام کرنا:

﴿12767﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چھوٹے بچے تھے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس سے گزرے تو آپ نے کہا: بچو! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔[3]

﴿12768﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سچ بھلائی کی طرف لے جاتا اور بھلائی جنت کی طرف لے جاتی ہے، آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی ہی جُستجو رکھتا ہے یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بُرائی کی طرف لے جاتا اور بُرائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے، آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی ہی جستجو لگا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔[4]

﴿12769﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

---

1 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی کلام السباع، ۴/ ۷۲، حدیث: ۲۱۸۸، بتغیرِ قلیل

2 ...معجم کبیر، ۲۳/ ۳۷۶، حدیث: ۸۸۹، بتغیرِ قلیل

3 ...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۶۶، حدیث: ۱۲۸۹۵

4 ...مسلم، کتاب البر والصلة، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله، ص۱۰۷۸، حدیث: ۶۶۳۹

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل نے آپ کے وصال تک (مسلسل تین دن) پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔[1]

کھجور کی چھال کا بستر:

﴿12770﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی مکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک بستر میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔[2]

﴿12771﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گھن کرنے والے یعنی سالن میں مکھی گرنے پر اسے بہانے والے ہلاک ہوگئے۔[3]

﴿12772﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جس روز حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا اس روز آپ نے محاصرہ کرنے والوں کی طرف جھانکا اور ان سے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ قتل صرف چار شخصوں کا واجب ہوتا ہے: (۱)...جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے (۲)...جو شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے (۳)...جو ناحق کسی کا قتل کرے (۴)...جو قومِ لوط کا سا عمل کرے۔[4]

﴿12773﴾... حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مانگنے والے کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر آئے۔[5]

رحمت الٰہی ذریعہ نجات ہے:

﴿12774﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

1...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المؤمن، ص ۱۲۱۳، حدیث: ۷۴۴۳، ۷۴۴۴

2...مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۱۰/۲۳، حدیث: ۲۵۷۸۷

3...مسند الفردوس، ۳/۳۴۴، حدیث: ۶۹۹۶

4... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 295** پر فرماتے ہیں: امام اعظم کے نزدیک لواطت میں (قتل کی) حد نہیں بلکہ تعزیر ہے، صاحبین اور امام شافعی کے ہاں لواطت کا حکم زنا کا سا ہے کہ فاعل اگر محصن ہے تو رجم کیا جائے گا اور اگر غیر محصن ہے تو سو کوڑے کھائے گا، امام مالک و احمد کے نزدیک بہر حال رجم کیا جائے گا محصن ہو یا غیر محصن مگر امام اعظم کا قول بہت قوی ہے۔

5...ابو داود، کتاب الزکاۃ، باب حق السائل، ۲/۱۷۶، حدیث: ۱۶۶۵

تم میں سے کسی شخص کو بھی اس کا عمل نجات نہیں دے گا، صحابہ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ **اللہ** پاک مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا[1]۔[2]

﴿12775﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مدینے تشریف لائے تو آپ نے مجھے مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور آپ نے ایک گائے یا اونٹنی ذبح فرمائی۔[3]



حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہْدی اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قَطَّان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا

ان تبع تابعین میں سے حضرت سیِّدُنا امام عبد الرحمٰن بن مَہدی اور حضرت سیِّدُنا امام یحییٰ بن سعید قطّان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا بھی ہیں۔ دونوں آپس میں مصاحب (یعنی دوست)، لوگوں میں حدیث و سُنن کے حافظ، اپنی عبادات کو چھپانے والے، حقائقِ دینیہ کے عارف، حدیثوں میں سے صحیح حدیث کو پرکھنے والے، گمراہ اور بدمذہبوں سے نفرت کرنے والے اور عبادت گزاروں سے محبت رکھنے والے تھے اور دونوں کا عَرُوسُ الزُّھّاد یعنی زاہدوں کے دولہا حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ بھائی چارہ تھا۔

﴿12776﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قُدامہ عُبَیْدُ اللہ بن سعید یَشکُری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت

1... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 294** پر اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ نیک اعمال جنت ملنے کا سبب ظاہری ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سبب حقیقی۔ نیک اعمال کی توفیق اور ان کی قبولیت اللہ کی رحمت سے ہے، عمل تخم (بیج) ہیں اور رب تعالیٰ کا فضل بارش اور دھوپ۔ اس میں فرمایا یہ گیا کہ جب میں سید الانبیاء ہونے کے باوجود اللہ کی رحمت سے بے نیاز نہیں پھر ان سے کون بے نیاز ہو سکتا ہے۔ خیال رہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ سب کچھ رب تعالیٰ کے لحاظ سے فرمایا، امت کے لحاظ سے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سب کی پناہ ہیں۔ سب کو اللہ کی رحمت حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ذریعہ ملتی ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ابرِ رحمت ہیں جس میں پانی رب کے حکم سے آتا ہے مگر تمام جہان کو پانی اس بادل سے ملتا ہے، اس بادل کے فیض سے سمندر میں موتی ہوتے ہیں اور خشکی میں دانے و پھل وغیرہ۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فیض سے صحابہ کے سینوں میں معرفت کے موتی پیدا ہوئے، عام مسلمانوں کے سینوں میں ایمان و تقویٰ۔

2... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۶۰۵، حدیث: ۱۰۷۳۸

3... مسند ابی عوانۃ، باب ذکر الخبر الموجب علی الوازن... الخ، ۳/۲۵۴، حدیث: ۴۸۶۴

سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے جو احادیث حضرت سَیِّدُنا امام اَعْمش سے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما کے واسطے سے لکھی ہیں وہ مجھے ان احادیث سے زیادہ محبوب ہیں جو میں نے براہِ راست حضرت سَیِّدُنا امام اَعْمش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سنی ہیں۔

20سال امام شُعبہ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی صحبت:

﴿12777﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ولید ہِشام بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: آپ نے حدیث میں کسی کو حضرت سَیِّدُنا شُعْبَہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بہتر دیکھا ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا: آپ کتنا عرصہ ان کی صحبت میں رہے ہیں؟ فرمایا: 20سال۔

﴿12778﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم حدیث میں بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ حدیث لینے میں احتیاط سے کام لے، جو اُس سے کہا جارہا ہے اسے سمجھے، حدیث کے راویوں پر نظر رکھے اور پھر اس بات کو اپنے اوپر لازم کرلے۔

﴿12779﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے بارے میں حضرت سَیِّدُنا ہِشام بن عُروہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کوئی بات پہنچی تو انہوں نے مجھے حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمن بن قاسم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ان کے والد کے حوالے سے حدیث بیان کرکے فرمایا: علم کا ایک برتن علم کے دوسرے برتن سے روایت کررہا ہے (یعنی عبد الرحمن بن قاسم اور ان کے والد دونوں علمی شخصیت ہیں)۔

﴿12780﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ لوگوں کو (روایت بالمعنی چھوڑ کر) بعینہٖ الفاظ حدیث کی تلاش پر مجبور کیا جائے حالانکہ قرآن پاک کی حُرمت تو بڑھ کر ہے اور اسے مختلف قراءت کے ساتھ پڑھنے کی گنجائش ہے کیونکہ سب کا معنیٰ ایک ہے۔

﴿12781﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جن ائمہ کو پایا انہیں یہ کہتے ہوئے پایا کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے اور یہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔[1]

---

[1]... فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت سَیِّدُنا شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: ایمان کے سلسلے میں کثیر اختلافات ہیں۔ ان میں بنیادی اختلاف دو ہیں: اعمال و اقوال ایمان کے جز ہیں یا نہیں؟ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے یا نہیں؟ امام مالک، امام ☜

﴿12782﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تقدیر، علمِ الٰہی اور کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) ہمارے نزدیک ایک ہی ہیں اور میں نے سنا کہ آپ کے صاحبزادے محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ سے پوچھا: ابا جان! کیا گناہ تقدیر میں لکھے ہوتے ہیں؟ فرمایا: گناہ بھی تقدیر میں لکھے ہوتے ہیں۔

قرآن کو مخلوق کہنے والا زندیق ہے:

﴿12783﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطّان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو یہ دعویٰ کرے کہ قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (یعنی قرآن) مخلوق ہے، اس رب کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں! ایسا شخص زندیق ہے۔

﴿12784﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس حضرت سیِّدُنا سلیمان تیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: میں ان سے زیادہ خوفِ خدا رکھنے والے کسی شخص کے ساتھ نہیں بیٹھا۔

مقام ابراہیم کے پاس سجدہ میں انتقال:

﴿12785﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن مسلم خُراسانی المعروف موسیٰ صغیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مقامِ ابراہیم کے پیچھے سجدے کی حالت میں انتقال ہوا۔ میں نے پوچھا: کیا آپ وہاں موجود تھے؟ فرمایا: میں مکہ ہی میں تھا، لوگوں نے بتایا کہ اُن کا انتقال حالتِ سجدہ میں ہوا۔

---شافعی، امام احمد و جمہور مُحَدِّثِین اعمال و اقوال کو ایمان کا جز مانتے ہیں اور امام اعظم اور جمہور متکلمین و محققین محدثین اعمال و اقوال کو ایمان کا جز نہیں مانتے۔ اسی کی فرع ایمان کے گھٹنے بڑھنے کا بھی مسئلہ ہے۔ فریق اول کے نزدیک اعمال و اقوال کی زیادتی سے ایمان بڑھتا ہے اور کمی سے گھٹتا ہے۔ اور فریق ثانی کے نزدیک ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ صحیح اور راجح یہی ہے کہ اعمال و اقوال ایمان کے جز نہیں اور ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ (نزہۃ القاری، ۱/ ۲۹۱)

خیال رہے کہ دین یا ایمان کی مقدار میں زیادتی کمی نہیں ہوتی یعنی کوئی آدھا یا چوتھائی مسلمان نہیں ہوتا سارے پورے مؤمن ہوتے ہیں ہاں کیفیت میں فرق ہوتا ہے بعض مومن، بعض کامل مومن، بعض اکمل یعنی کامل تر مومن۔ (مراۃ المناجیح، ۸/ ۳۶۳)

﴿12786﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میری حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حِمْص میں ملاقات ہوئی، میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عراق میں ہمارے نزدیک حدیث میں مضبوط تین اشخاص ہیں: (۱)... یحییٰ بن سعید (۲)... عبد الرحمٰن بن مَہدی (۳)... وکیع بن جَرّاح۔

اپنی چاہت سے بڑھ کر چاہت خداوندی:

﴿12787﴾... حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ خاموشی کے بعد جب کلام کرتے تو یہ پڑھتے:

نُحۡیٖ وَ نُمِیۡتُ وَ اِلَیۡنَا الۡمَصِیۡرُ ﴿ۙ۴۳﴾ (پ۲۶، ق:۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: ہم جِلائیں اور ہم ماریں اور ہماری طرف پھرنا ہے۔

میں نے آپ کے مرضِ موت میں آپ سے کہا: اِنْ شَآءَ اللہ، **اللہ** پاک آپ کو صحت وعافیت عطا فرمائے گا، آپ نے فرمایا: مجھے اپنی چاہت سے زیادہ **اللہ** پاک کی چاہت پسند ہے۔

قرآن سن کر غشی طاری ہونا:

﴿12788﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ مسجد میں تھے، آپ جب مسجد سے گھر کی طرف نکلے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہو لیے، آپ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ کر ٹھہر گئے، ہم بھی آپ کے ساتھ رُک گئے، اتنے میں رُوبی ہمارے پاس پہنچے، آپ نے جب انہیں دیکھا تو فرمایا: سب گھر میں داخل ہو جاؤ، ہم داخل ہو گئے پھر آپ نے روبی سے فرمایا: قرآن پڑھو۔ اس نے سورۂ دخان پڑھنا شروع کی، جب وہ قرآن پڑھ رہا تھا تو میری نظر حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف گئی، میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا ہے، جب وہ اس آیتِ مبارکہ پر پہنچا:

اِنَّ یَوۡمَ الۡفَصۡلِ مِیۡقَاتُہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿ۙ۴۰﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک فیصلہ کا دن ان سب کی میعاد ہے۔

(پ۲۵، الدخان: ۴۰)

تو آپ نے ایک چیخ ماری اور آپ پر غشی طاری ہونے لگی اور آپ کی آواز بھی بلند ہو گئی، آپ اوندھے ہو کر

گرے تو گھر کے دروازے سے ٹکرائے جس سے آپ کی کمر زخمی ہو گئی اور خون بہنے لگا۔ یہ منظر دیکھ کر گھر کی عورتوں کی چیخیں نکل گئیں، ہم دروازے پر آکر ٹھہر گئے اور کافی دیر بعد آپ کو ہوش آیا پھر جب ہم بعد میں آپ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوئے تو آپ بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ کی زبان پر یہی آیتِ مبارکہ جاری تھی:

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَۙ(۴۰) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک فیصلہ کا دن ان سب کی میعاد ہے۔

(پ۲۵، الدخان: ۴۰)

اور آپ کو جو زخم لگا تھا وہ آپ کے وصال تک باقی رہا۔

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وقت کے بڑے علما اور اکابر آئمہ دین سے جو شہروں کے چراغ تھے روایات بیان کیں اور تابعین کی ایک جماعت سے احادیث روایت کیں، اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو۔

سیِّدُنا یحی بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز سکھائی:

﴿12789﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسولِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف فرما تھے، اس نے نماز پڑھی پھر حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے (دُرست) نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ وہ گیا اور دوبارہ ویسے ہی نماز پڑھی اور حاضر ہو کر آپ کو سلام کیا۔ آپ نے کہا: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اور فرمایا: واپس جاؤ پھر پڑھو کہ تم نے (درست) نماز نہیں پڑھی۔ اس نے پھر اسی طرح نماز پڑھی اور آکر سلام کیا۔ آپ نے کہا: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اور فرمایا: جاؤ دوبارہ پڑھو کہ تم نے (درست) نماز نہیں پڑھی۔ جب تین مرتبہ اس طرح ہوا تو اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! مجھے اس سے اچھی نماز پڑھنا نہیں آتی، آپ مجھے سکھائیں۔ ارشاد فرمایا: جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر آسانی سے جتنا ہو سکے قرآن پڑھو، پھر اطمینان سے رُکوع کرو اس کے بعد رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو پھر اطمینان سے سجدہ کرو اور پوری نماز اسی طرح مکمل کرو۔[1]

---

1 ...نسائی، کتاب الافتتاح، باب فرض التکبیرۃ الاولی، ص ۱۵۴، حدیث: ۸۸۱

نکاح میں دین کو ترجیح:

﴿12790﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے (یعنی نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے): (۱)...مال (۲)...خاندان (۳)...خوبصورتی (۴)...دِین، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تو دِین والی کو ترجیح دے۔[1]

زیادہ عزت والا کون؟

﴿12791﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! زیادہ عزت والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: ہم اس بارے میں آپ سے سوال نہیں کر رہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تو وہ یوسف نبیُّ اللہ ہیں جو ابن نبیُّ اللہ ابنِ خَلِیْلُ اللہ ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: ہم اس کے متعلق بھی آپ سے نہیں پوچھ رہے۔ آپ نے اِستِفسار فرمایا: تم عرب کے قبیلوں کے متعلق سُوال کر رہے ہو؟ ان میں جو زمانۂ جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانۂ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کرلیں۔[2]

اسلام، ایمان اور تقدیر کی وضاحت:

﴿12792﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یَعْمَر اور حضرت سیِّدُنا حُمَید بن عبد الرحمٰن حِمْیَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ ہماری حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے ملاقات ہوئی تو ہم نے تقدیر کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے کچھ لوگوں کا نظریہ بیان کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم ان لوگوں کی طرف واپس جاؤ تو ان سے کہنا کہ ابنِ عمر تم سے بیزار ہے اور تم اس سے لاتعلق اور یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر فرمایا: حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے خبر دی کہ ہم حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے، ایک صاحب چلتے ہوئے آئے، حسین و جمیل اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ حاضرین ایک دوسرے کو حیرت

---

1 ...بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، ۳/۴۲۹، حدیث: ۵۰۹۰

2 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ (واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا)، ۲/۴۲۱، حدیث: ۳۳۵۳

سے دیکھنے لگے کیونکہ نہ انہیں کوئی پہچانتا تھا اور نہ ہی ان کی حالت مسافروں جیسی تھی۔ انہوں نے اجازت طلب کرتے ہوئے عرض کی: یارسولَ اللہ! میں آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! چنانچہ وہ آپ کے قریب آئے اور آپ کے گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر اور اپنے ہاتھ زانو پر رکھ کر بیٹھ گئے اور آپ سے پوچھا: اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ **اللہ** پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور **محمد اللہ** کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو، بیتُ اللہ کا حج کرو۔ پوچھا: ایمان کیا ہے؟ فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم **اللہ** پاک، اس کے فرشتوں، جنت و دوزخ، موت کے بعد اٹھائے جانے اور ہر (اچھی بُری) تقدیر کو مانو۔ پوچھا: احسان کیا ہے؟ فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم **اللہ** پاک کی عبادت ایسے کرو کہ گویا اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ نہ ہو سکے تو خیال کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پوچھا: قیامت کب آئے گی؟ فرمایا: جس سے پوچھا گیا ہے وہ اس بارے میں پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ عرض کی: قیامت کی کچھ نشانیاں ہی بیان کر دیجئے۔ فرمایا: قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ وہ لوگ جنہیں پاؤں کی جوتیاں اور تن کا کپڑا نصیب نہ ہو گا وہ بکریوں کے چرواہے محلات میں فخر کریں گے اور باندی اپنے آقا کو جنے گی۔ پھر وہ سائل چلے گئے۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: انہیں میرے پاس لے کر آؤ۔ صحابۂ کرام نے ہر طرف تلاش کیا مگر وہ نہ ملے۔ دو یا تین دن بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے ابنِ خطاب! جانتے ہو فُلاں فُلاں چیز کے بارے میں سوال کرنے والے کون تھے؟ میں نے عرض کی: **اللہ** پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: وہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا نے مزید فرمایا: قبیلہ جُھَیْنَہ یا مُزَیْنَہ کے ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم یہ سمجھ کر عمل کریں کہ یہ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے یا یہ سمجھ کر (تقدیر میں کچھ نہیں لکھا گیا بلکہ ہمارے عمل کرنے کے بعد) اب اسے لکھا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: یہ سمجھ کر کہ یہ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔ کسی نے پوچھا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تو پھر ہم عمل کس لیے کریں؟ ارشاد فرمایا: جو اہلِ جنت ہوں گے ان کے لیے جنتیوں والے اعمال آسان کر دیئے جائیں گے اور جو اہلِ دوزخ ہوں گے ان کے لیے

دوزخیوں والے اعمال آسان کر دیئے جائیں گے۔[1]

قرآن پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت:

﴿12793﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔" امام سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی روایت میں ہے: "تم میں افضل شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"[2]

﴿12794﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ جہنم میں داخل ہو گا۔[3]

﴿12795﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عثمان تَیمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ساتھ حالتِ احرام میں تھے، آپ کے لیے تحفے میں (بھنا ہوا) پرندہ لایا گیا مگر آپ اس وقت سو رہے تھے، ہم میں سے بعض نے اسے کھایا اور بعض نے احتیاط کی پھر جب حضرت سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیدار ہوئے تو آپ نے کھانے والوں کو درست قرار دیا اور ارشاد فرمایا: ہم نے اسے (یعنی غیر مُحرِم کا شکار حالت احرام میں) رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کھایا ہے۔[4]

راہِ خدا میں سب سے پہلا تیر:

﴿12796﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں وہ پہلا عربی ہوں جس نے راہِ خدا میں تیر چلایا، ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اس حالت میں جہاد کرتے تھے کہ ہمارے پاس کانٹے دار درختوں کے پتوں اور ببول کے درخت کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی قضائے حاجت

---

1 ...مسند امام احمد، مسند عمر بن خطاب، ۱/۲۶، حدیث: ۱۸۴

2 ...بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم من تعلم القرآن، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷، ۵۰۲۸

3 ...مسلم، مقدمۃ المؤلف، باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص۱۶، حدیث: ۲

4 ...**احناف کے نزدیک:** غیر مُحرِم نے شکار کیا تو مُحرِم اُسے کھا سکتا ہے اگرچہ اُس نے اسی کے لیے کیا ہو، جب کہ اس محرم نے نہ اُسے بتایا نہ حکم کیا نہ کسی طرح اس کام میں اعانت کی ہو اور یہ شرط بھی ہے کہ حَرَم سے باہر اُسے ذبح کیا ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/۱۱۸۴)

میں بکری کی طرح مینگنیاں کرتا تھا جو ایک دوسرے سے جدا ہوتی تھیں اور اب یہ بنو اَسد میرے اسلام کے عمل (یعنی میری نماز) میں عیب نکالتے ہیں (کہ میں درست نماز نہیں پڑھتا) اگر ایسا ہے تب تو میں گھاٹے میں رہا اور میرے (پچھلے) اعمال رائیگاں گئے۔

سات زمینوں کا طوق:

﴿12797﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لے لی قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔[1]

﴿12798﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عُبَیدہ بن جَرّاح رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آخری جملہ یہ ارشاد فرمایا تھا کہ حجاز کے یہودیوں اور نجران کے عیسائیوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو اور جان لو کہ بدترین ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔[2]

﴿12799﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَعرابی (عرب کے دیہاتی) تمہاری نماز (یعنی نمازِ عشاء) کے نام میں تم پر غالب نہ آجائیں کیونکہ کتابُ اللہ میں اس کا نام "عشاء" ہے۔ اعرابی نماز عشاء کو عَتَمَہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس وقت میں وہ اپنی اونٹنیوں کا دودھ دوہتے ہیں۔[3]

﴿12800﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا سلیمان بن یَسار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر ہوا اور (لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھ کر) پوچھا: کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ کوئی نماز ایک دن میں دو مرتبہ نہ پڑھو۔[4]

---

1 ...بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی سبع ارضین، ۲/۳۷۷، حدیث: ۳۱۹۸

2 ...مسند امام احمد، حدیث عبیدۃ بن الجراح، ۱/۴۱۳، حدیث: ۱۶۹۱

3 ...مسند البزار، وما روی الشیوخ عن عبد الرحمن بن عوف، ۳/۲۴۲، حدیث: ۱۰۵۵

4 ...ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب اذا صلی ثم ادرک جماعۃ، ۱/۲۳۸، حدیث: ۵۷۹

باجماعت نماز کی فضیلت:

﴿12801﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: باجماعت نماز اکیلے شخص کی نماز سے 25 درجہ بڑھ کر ہے۔[1]

﴿12802﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ مروی ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کی مشقت ودُشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔[2]

تعظیم مصطفٰے پر دعائے مصطفٰے:

﴿12803﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں رات کے آخری حصے میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کو نماز کی حالت میں پایا تو میں بھی آپ کے پیچھے نماز کی نیت سے کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے برابر کھڑا کر دیا، میں نے سلام پھیرا اور پیچھے ہٹ گیا آپ نے (نماز سے فارغ ہو کر) پوچھا: کیا وجہ ہے کہ میں نے تم کو اپنے برابر کھڑا کیا لیکن تم پیچھے ہٹ گئے؟ میں نے عرض کی: آپ **اللہ** کے رسول ہیں اور کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ آپ کے برابر کھڑا ہو تو آپ نے (خوش ہو کر) **اللہ** پاک سے میرے لیے علم اور دین کی سمجھ میں اضافے کی دعا فرمائی۔[3]

﴿12804﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ وہ یا کوئی دوسرے شخص صبح کے فرض سے پہلے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعت سنتیں پڑھ رہے تھے (حالانکہ نماز فجر کی اقامت ہو چکی تھی) تو حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا صبح کی چار رکعت پڑھ رہے ہو؟[4]

مہمان نوازی کرنے والا بے مثال ہے:

﴿12805﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... نسائی، کتاب الامامۃ، باب فضل الجماعۃ، ص١٣٦، حدیث: ٨٣٦

2 ... بخاری، کتاب الجمعۃ، باب السواک یوم الجمعۃ، ١/٣٠٧، حدیث: ٨٨٧

3 ... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ١/٧٠٨، حدیث: ٣٠٦١

مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب صلاۃ ابن عباس مع النبی فی بیتہ، ٤/٢٨٨، حدیث: ٦٣٣٣

4 ... مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب اذا اقیمت الصلاۃ ھل یصلی غیرھا؟، ٢/٢٢٣، حدیث: ٢٣٩٥

نے غزوۂ تبوک کے موقع پر ایک دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اس شخص کی مثل کوئی نہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑ کر راہِ خدا میں چلا جائے اور لوگوں کے شر سے بچ جائے اور اس شخص کی مثل بھی کوئی نہیں جو اپنی نعمتیں اپنے مہمان پر خَرْچ کرتے ہوئے اس کی ضیافت کرے اور اسے اس کا حق دے۔[1]

﴿12806﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ دودھ پیا تو اس کے بعد کلی کی اور ارشاد فرمایا: بلاشُبہ دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔[2]

کعبہ کو اکھاڑنے والا:

﴿12807﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گویا کہ میں کعبہ کے گرانے والے کو دیکھ رہا ہوں، ایک کالا چوڑی ٹانگوں والا شخص کعبہ کا ایک ایک پتھر اکھاڑ رہا ہے۔[3]

عربی گھوڑے کی مالک کے حق میں دعا:

﴿12808﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر عربی گھوڑے کو روزانہ فجر کے وقت دو دعاؤں کی اجازت دی جاتی ہے (وہ دعا کرتا ہے:) اے **اللہ**! جس شخص کی ملکیت میں تو نے مجھے دیا ہے اس کی نظر میں مجھے (۱)...اس کے مال اور (۲)...اس کے گھر والوں سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔[4]

﴿12809﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ صادق و مصدوق (سچے اور جن کی تصدیق کی گئی) رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر کسی کا مادہ پیدائش اپنی ماں کے پیٹ میں 40 دن تک (بصورتِ نطفہ) جمع رہتا ہے۔[5]

---

1 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ۱/۴۸۶، حدیث: ۱۹۸۷

2 ...بخاری، کتاب الوضوء، باب هل یمضمض من اللبن، ۱/۹۴، حدیث: ۲۱۱

3 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ۱/۴۹۰، حدیث: ۲۰۱۰

4 ...نسائی، کتاب الخیل، باب دعوة الخیل، ص۵۸۶، حدیث: ۳۵۷۸، بتغیرٍ قلیل

5 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم صلوات اللہ علیه وذریته، ۲/۴۱۳، حدیث: ۳۳۳۲

منصب مانگنے کی ممانعت:

﴿12810﴾... سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن سَمُرَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: امارت (یعنی سرداری و منصب) کا سوال نہ کرنا کیونکہ امارت اگر تمہیں بن مانگے مل گئی تو تمہاری اس پر مدد کی جائے گی اور جب تم کسی کام کی قسم کھاؤ پھر بہتری اس کے غیر میں دیکھو تو جو بہتر ہے اسے کرو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔[1]

﴿12811﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حائضہ عورت اور کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں[2]۔[3]

﴿12812﴾... سیِّدُنا عبد اللہ بن فَرُّوخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے عرض کی: میرے شوہر میرا بوسہ لے لیتے ہیں حالانکہ ہم دونوں کا روزہ ہوتا ہے تو اُمُّ الْمُؤمنین نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی میرا بوسہ لے لیتے تھے جبکہ میں بھی روزے سے ہوتی تھی اور آپ بھی[4]۔[5]

عاشورا کا روزہ:

﴿12813﴾... حضرت سیِّدُنا سَلَمَہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبیلہ اَسْلَم کے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں میں یا اپنی قوم میں اعلان کر دو: آج عاشورا کا دن ہے، جو کھا چکا ہے وہ بقیہ دن روزے سے رہے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے۔[6]

---

1 ...بخاری، کتاب کفارات الایمان، باب الکفارۃ قبل الحنث وبعدہ، ۴/ ۳۱۱، حدیث: ۶۷۲۲

2 ...اگر نمازی کے سامنے سے ان میں سے کوئی گزرے تو خیال بٹے گا اور نماز کا خُشوع خُضوع جاتا رہے گا، یہاں نماز ٹوٹنے سے مراد نماز کا باطل ہونا نہیں۔ خُلاصہ یہ ہے کہ نمازی کے آگے گزرنے کا وبال دونوں پر پڑتا ہے، گزرنے والا سخت گنہگار ہوتا ہے اور نمازی کا دل حاضر نہیں رہتا، ان تین کے ذکر کی حکمت **اللہ** اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی جانتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲)

3 ...ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب ما یقطع الصلاۃ، ۱/ ۲۷۷، حدیث: ۷۰۳

4 ...بیوی کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن کو چھونا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ اِنزال ہو جائے گا یا جماع میں مُبتلا ہو گا اور ہونٹ اور زبان چُوسنا روزہ میں مُطلقًا (یعنی چاہے انزال و جماع کا ڈر ہو یا نہ ہو) مکروہ ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۹۷)

5 ...مسند امام احمد، حدیث ام سلمۃ، ۱۰/ ۱۷۵، حدیث: ۲۶۵۶۲

6 ...بخاری، کتاب الصوم، باب اذا نوی بالنہار صوما، ۱/ ۶۳۴، حدیث: ۱۹۲۴

ابن حبان، کتاب الصوم، باب صوم التطوع، ذکر الامر بصوم بعض... الخ، ۵/ ۲۵۲، حدیث: ۳۶۱۰

﴿12814﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو دن یعنی عیدُ الفِطر اور قربانی والے دن روزہ نہ رکھو۔[1]

ایامِ بیض کے روزے:

﴿12815﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔[2]

﴿12816﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی مدد کرنا **اللہ** پاک کے ذمہ کرم پر ہے (۱)...جو راہِ خدا میں جہاد کرے (۲)...جو پاکدامنی کے ارادے سے نکاح کرے اور (۳)...وہ مکاتب غلام جو (بدل کتابت کی) ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو۔[3]

خوشحالی یا پریشانی:

﴿12817﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں خوشحالی سے ہیں اور چار چیزیں مشقت و پریشانی سے ہیں: (۱)...بُری بیوی (۲)...بُرا پڑوسی (۳)...تنگ گھر اور (۴)...بُری سواری مشقت و پریشانی سے ہیں اور (۱)...نیک بیوی (۲)...اچھا پڑوسی (۳)...اچھی سواری اور (۴)...کُشادہ گھر خوشحالی سے ہیں۔[4]

﴿12818﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے حالتِ احرام میں نکاح فرمایا۔[5]

کھانا خراب کیوں ہوتا ہے؟

﴿12819﴾... سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر

---

1 ...مسند الفردوس، ۵/ ۳۹، حدیث: ۷۳۹۲

2 ...مسند امام احمد، حدیث ابی ذر الغفاری، ۸/ ۱۲۸، حدیث: ۲۱۵۹۳

3 ...مسند ابی یعلی، مسند ابی هریرة، ۵/ ۴۸۷، حدیث: ۶۵۰۲، بتغیر

4 ...اتحاف الخیرة المهرة، کتاب النکاح، باب ماجاء فی المرأة الصالحة... الخ، ۴/ ۴۵۵، حدیث: ۴۱۷۰

5 ...بخاری، کتاب جزاء الصید، باب تزویج المحرم، ۱/ ۶۰۷، حدیث: ۱۸۳۷

بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا کبھی خراب نہ ہوتا اور اگر حوّا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔[1]

﴿12820﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک نوجوان عُمدہ پوشاک پہن کر فخر سے اتراتے ہوئے چل رہا تھا کہ اچانک زمین اسے نگل گئی تو وہ قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔[2]

﴿12821﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے **اللہ** پاک کا شکر ادا نہیں کیا۔[3]

تین چیزوں کی وصیت:

﴿12822﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین چیزوں کی وصیت کی: (۱)... وتر پڑھ کر سونے کی (۲)... جمعہ کے دن غسل کرنے کی اور (۳)... ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی۔[4]

﴿12823﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رَہن رکھے جانور کا دودھ اس پر ہونے والے خَرچ کے عوض میں پیا جاسکتا ہے اور مَرہون جانور پر خرچ کے بدلے میں سُوار بھی ہوسکتے ہیں[5]۔[1]

---

1 ...مسلم، کتاب الرضاع، باب لولا حواء لم تخن انثی زوجھا الدھر، ص ۵۹۲، حدیث: ۳۶۵۱

2 ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۵۵۰، حدیث: ۱۰۳۸۷، بتغیر قلیل

3 ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی شکر المعروف، ۴/ ۳۳۵، حدیث: ۴۸۱۱

4 ...نسائی، کتاب الصیام، باب صوم ثلاثۃ ایام من الشھر، ص ۳۹۴، حدیث: ۲۴۰۴۔ مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۹۰، حدیث: ۷۱۴۱

5 ... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 286** پر فرماتے ہیں: جمہور علماء کے نزدیک اس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ مالک یعنی مقروض اپنی گروی چیز کا خرچہ برداشت کرے اور اس سے نفع حاصل کرسکتا ہے لہٰذا گروی بھینس یا گھوڑے کا خرچ مالک یعنی مقروض دے گا اور دودھ یا سواری کا حق بھی مقروض ہی کو ہوگا، اس صورت میں حدیث ظاہر ہے۔ اگر یہ مطلب ہو کہ قرض خواہ گروی پر خرچ کرے اور اس کے دودھ سواری سے فائدہ اٹھائے تو احادیث ربٰو سے یہ حدیث منسوخ ہے کہ جو قرض نفع کا ذریعہ ہو وہ حرام ہے، امام احمد و اسحاق اس حدیث کی بنا پر فرماتے ہیں کہ قرض خواہ رہن سے نفع بھی اٹھائے اس پر خرچ بھی کرے وہ بھی صرف سواری دودھ کی اجازت دیتے ہیں، باقی منافع حاصل ☜

﴿12824﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب چھینک آتی تو آواز پست کرلیتے اور منہ مبارک پر ہاتھ یا کپڑا رکھ لیتے۔(2)

چھینک آنے پر کیا کہیں؟

﴿12825﴾... حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَهُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور چھینک کا جواب دینے والا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے اور چھینکنے والا یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ کہے۔(3)

نارِ دوزخ سے بچانے والی تین خصلتیں:

﴿12826﴾... حضرت سیِّدُنا نَوفَل بن مسعود رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: آپ ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنی ہوئی کوئی حدیث بیان کریں، آپ نے فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین خصلتیں جس شخص میں ہوں گی وہ جہنم کی آگ پر اور جہنم کی آگ اس پر حرام ہے: (۱)... جو **اللہ** پاک پر ایمان لاتا ہو (۲)... جو کسی کو **اللہ** پاک کے لیے محبوب رکھتا ہو اور (۳)... جسے آگ میں ڈالا جانا اور اس میں جل جانا کفر میں لوٹنے سے زیادہ پسند ہو۔(4)

---- کرنا ان کے ہاں بھی حرام ہے مگر ان کا یہ قول ضعیف بھی ہے اور جمہور علماء و احادیث ربُو کے مخالف بھی کیونکہ ان کے ہاں بھی اگر مرہون غلام قرض خواہ کے قبضہ میں فوت ہو جائے تو اس کا کفن دفن مالک پر ہے نہ کہ قرض خواہ پر۔

محدِّثِ جلیل امام ابو جعفر احمد طَحاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کو "شرح معانی الآثار" میں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ مرہون جانور سے نفع اٹھانے کی اجازت اس وقت کی بات ہے جب سود کی ممانعت نہ تھی اور اس وقت اس قرض سے منع نہیں کیا گیا تھا جو نفع لاتا ہے اور کسی چیز کو دوسری چیز کے بدلے لینے سے منع نہیں کیا گیا تھا اگرچہ وہ برابر نہ ہوں پھر اس کے بعد سود کو حرام کیا گیا تو ہر وہ قرض جو نفع لائے اس کو حرام قرار دیا گیا اور اہلِ علم اس بات پر متفق ہوگئے کہ مالِ مرہون کا خرچ راہن پر ہے، مُرتَہِن پر نہیں اور مرتہن کو رہن کے استعمال کا حق نہیں۔ (شرح معانی الآثار، کتاب الرھن، ۳/ ۳۷۳، حدیث: ۵۷۵۴)

1... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرة، ۳/ ۵۰۹، حدیث: ۱۰۱۱۲، بتغیر قلیل

2... ابو داود، کتاب الادب، باب باب فی العطاس، ۴/ ۳۹۹، حدیث: ۵۰۲۹ بتقدم و تاخر

3... بخاری، کتاب الادب، باب اذا عطس کیف یشمت، ۴/ ۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۴، عن ابی ھریرة

4... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۲۸، حدیث: ۱۲۱۲۳

سواری کو باندھنا توکل کے منافی نہیں:

﴿12827﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اپنی اونٹنی یونہی چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسا کروں یا اسے باندھوں اور خدا پر توکل کروں؟ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے باندھ دو اور بھروسا خدا پر کرو۔[1]

﴿12828﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جو کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو یہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے مقابلے میں نِصف اَجر ملے گا اور جو لیٹ کر نماز پڑھے اس کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کے مقابلے میں آدھا اجر ملے گا۔[2]

﴿12829﴾... حضرت سیِّدُنا سَلَمہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (عاشورا کے دن) قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو حکم دیا کہ اپنی قوم میں اعلان کر دو: جس نے کھا لیا تو وہ (بقیہ دن بغیر کھائے پیے) پورا کرے یا (فرمایا:) وہ (بقیہ دن) روزے سے رہے اور جس نے نہیں کھایا تو وہ نہ کھائے۔[3]

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب کے ساتھ ہیں:

﴿12830﴾... حضرت سیِّدُنا سلمہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہ اَسلم کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: اے بنو اسماعیل! تیر پھینکو کیونکہ تمہارے باپ بھی تیر پھینکتے تھے اور دو میں سے ایک فریق کے متعلق فرمایا: میں بنو فُلاں کے ساتھ ہوں تو دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے، آپ نے پوچھا: تم نے ہاتھ کیوں روک لیے؟ انہوں نے عرض کی: ہم کیسے تیر پھینکیں جبکہ آپ بنو فلاں کے ساتھ ہیں؟ ارشاد فرمایا: تیر پھینکو، میں تم سب کے ساتھ ہوں۔[4]

---

1 ...ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۱۲۵، ۴/ ۱۳۲، حدیث: ۲۵۲۵

2 ...بخاری، کتاب تقصیر الصلاة، باب صلاة القاعد بالایماء، ۱/ ۳۷۹، حدیث: ۱۱۱۶

3 ...بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ما کان یبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الامراء... الخ، ۴/ ۴۹۵، حدیث: ۷۲۶۵، بتغیر قلیل

4 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالٰی (واذکر فی الکتاب... الخ)، ۲/ ۴۳۰، حدیث: ۳۳۷۳

بخاری، کتاب المناقب، باب نسبة الیمن الی اسماعیل، ۲/ ۴۷۶، حدیث: ۳۵۰۷

بہترین زمانے والے:

﴿12831﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ لوگ جو اِن کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو اُن کے بعد آئیں گے۔ حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ آپ نے اپنے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا، پھر حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (بعد میں) ایسے لوگ آئیں گے جو نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے، وہ خیانت کریں گے، ان میں امانت داری نہیں ہو گی، وہ گواہ بنیں گے حالانکہ ان کو گواہ نہیں بنایا جائے گا نیز ان میں موٹاپا پھیل جائے گا۔[1]

بوقتِ اقامت کب کھڑے ہوں؟

﴿12832﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔[2]

﴿12833﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سواری پر نوافل پڑھا کرتے[3]۔[4]

﴿12834﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ جس نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر 100 بار دُرودِ پاک پڑھا اس کی مغفرت ہو جائے گی۔[5]



---

1 ...مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل الصحابۃ رضی اللہ عنہم ثم الذین یلونھم... الخ، ص ۱۳۷۲، حدیث: ۲۵۳۵

مسند امام احمد، حدیث عمران بن حصین، ۷/ ۲۱۱، حدیث: ۱۹۹۲۷

2 ...مسلم، کتاب المساجد، باب متی یقوم الناس للصلاۃ، ص ۲۳۹، حدیث: ۱۳۶۵

3 ...فقہ حنفی کے مطابق سواری پر نفل پڑھنے سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے **مکتبۃ المدینہ** کی **1250** صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ 671 تا 673** کا مطالعہ کیجئے۔

4 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز صلاۃ النافلۃ... الخ، ص ۲۷۶، حدیث: ۱۶۱۱

5 ...معجم کبیر، ۱/ ۱۹۰، حدیث: ۵۰۳

تصوف کی تعریفات

امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی عادت کریمہ ہے کہ حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء میں کسی بزرگ کا تذکرہ کرتے ہیں تو اکثر ان کی سیرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تصوف کی ایک تعریف بیان کرتے ہیں، آٹھویں جلد میں بیان کردہ تمام تعریفات کو یہاں ایک فہرست میں یکجا کر دیا گیا ہے۔

نمبر شمار	تعریف	صفحہ نمبر
01	شکوک و شبہات سے بچنے اور راہِ سلوک میں احتیاط سے کام لینے کا نام تصوُّف ہے۔	105
02	سفر (آخرت) میں جلدی کرنے اور حالتِ قیام (دنیا) میں شب بیداری کرنے کا نام تصوف ہے۔	123
03	تصوف عاجزی والے کی آہ و بکا ہے اور بہار (نیکی) کا اشتیاق ہے۔	197
04	نیکیوں میں اضافے کے لئے کمربستہ ہونے، تیار رہنے اور اس کی جستجو کا نام تصوف ہے۔	226
05	تصوف عطیات کی کثرت اور مصیبتوں کو چھپانے کا نام ہے۔	260
06	بارگاہِ الٰہی تک یقینی طور پر پہنچانے والے اصولوں پر کاربند رہنے کا نام تصوف ہے۔	278
07	تصوف وعدوں کو یاد رکھنے اور رات بھر بارگاہِ الٰہی میں حاضر رہنے کا نام ہے۔	296
08	منتقل ہونے اور کوچ کرنے یعنی خرابی سے دوری اور قید سے رہائی کا نام تصوف ہے۔	305
09	بلند رتبہ کے لئے سنورنے اور اللہ پاک سے ملاقات کے لئے خود کو فارغ کر لینے کا نام تصوف ہے۔	323
10	گناہوں کی آلودگیوں سے پاک ہونے اور دیدارِ باری تعالیٰ کی تیاری کرنے کا نام تصوف ہے۔	395
11	قربِ الٰہی کی سیڑھیاں چڑھنا اور بلندی پر جا پہنچنا تصوُّف ہے۔	411
12	بلندی درجات کے لئے اللہ پاک پر بھروسا کرنا اور آزمائش سے دل کا راحت حاصل کرنا تصوف ہے۔	455
13	میلے پن سے بچنا اور (گناہوں کی) گندگیوں سے صاف رہنا تصوف ہے۔	488



مُبَلِّغِین کے لئے فہرست



تفصیلی فہرست



ھدایت کا سبب بننے کا انعام

رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ پاک تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سرخ اونٹ ہوں۔

(مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ص ۱۳۱۱، حدیث: ۲۴۰۶)

حضرت علامہ یحیٰی بن شَرَف نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ نَبَوِی کی شَرْح میں لکھتے ہیں: سُرخ اُونٹ اہلِ عرب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اس لئے ضَرْبُ الْمَثَل یعنی کہاوت کے طور پر سرخ اونٹوں کا ذکر کیا گیا، اُخروی اُمور کو دُنیوی چیزوں سے تشبیہ یعنی مثال دینا صرف سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کا ایک ذَرّہ بھی دنیا اور اس جیسی جتنی دُنیائیں تصوُّر کی جا سکیں ان سب سے بہتر ہے۔

(شرح مسلم للنووی، ۱۷۸/۱۵)

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	⁘⋯⁘⋯⁘
ترجمۂ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
تفسیر ثعلبی	امام ابو اسحاق احمد المعروف امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
تفسیر طبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
صراط الجنان	مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ	مکتبۃ المدینۃ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
صحیح ابن خزیمۃ	امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
ابن حبان	امام حافظ ابو حاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
سنن الدارقطنی	امام ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	ملتان پاکستان
سنن کبرٰی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۱ھ
سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
موطا امام محمد	امام محمد بن الحسن بن فرقد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۹ھ	دار القلم دمشق ۱۴۲۶ھ
شرح معانی الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	امام حافظ سلیمان بن داود طیالسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار المعرفۃ بیروت

المسند	امام ابویعلی احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
المسند	امام حافظ حارث بن ابی اسامہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۸۲ھ	المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۳ھ
مسند الشامیین	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۹ھ
المسند	امام ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۱۶ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسند الشہاب	حافظ ابوعبد اللہ محمد بن سلامۃ بن جعفر قضاعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ
المسند	امام ابوعبد الرحمن عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۸۱ھ	مکتبۃ المعارف ریاض ۱۴۰۷ھ
مسند ابراهیم بن ادهم	امام محمد بن اسحاق بن محمد ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۹۵ھ	مکتبۃ القرآن
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
البعث والنشور	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۵۸ھ	مرکز الخدمات والابحاث الثقافیۃ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۵ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
معرفۃ السنن والآثار	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
المصنف	حافظ عبد اللہ محمد بن ابی شیبۃ عبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المصنف	امام حافظ ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
المعجم الصغیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
مکارم الاخلاق	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
الموسوعۃ	امام ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
السنۃ	امام حافظ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۸۷ھ	دار ابن حزم ۱۴۲۴ھ
الزہد	امام ابوعبد الرحمن عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
الزہد	امام ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۸۱ھ	دار ابن کثیر ۱۴۲۰ھ

الزھد	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
الزھد الکبیر	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ ۱۴۱۷ھ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
الشمائل	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
السنن الکبری	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
مسند فردوس	حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	ملتان
شرح صحیح مسلم	محیی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۱ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
التیسیر	علامہ محمد عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	مکتبۃ الامام الشافعی ۱۴۰۸ھ
ابن عساکر	حافظ ابوالقاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابواحمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
الاسماء والصفات	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	مکتبۃ السوادی جدۃ ۱۴۱۳ھ
تاریخ بغداد	حافظ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
فضائل الصحابۃ	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار العلم للطباعۃ والنشر ۱۴۰۳ھ
مساوئ الاخلاق	حافظ ابوبکر محمد بن جعفر بن محمد خرائطی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۷ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت ۱۴۱۳ھ
الدعاء	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
اتحاف الخیرۃ المھرۃ	امام احمد بن ابوبکر بن اسماعیل بوصیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۴۰ھ	مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۱۹ھ
الاحادیث المختارۃ	ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد حنبلی مقدسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۴۳ھ	دار خضر بیروت ۱۴۲۱ھ
معرفۃ الصحابۃ	امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
اخلاق النبی وآدابہ	عبداللہ بن محمد المعروف بابی الشیخ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۹ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۲۸ھ
العظمۃ	امام عبداللہ بن محمد المعروف بابی الشیخ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۳ھ

نوادر الاصول	امام محمد بن علی بن حسین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۰ھ	مکتبۃ الامام بخاری
المتفق والمفترق	حافظ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالقادری ۱۴۱۷ھ
تاریخ اصبہان	حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۰ھ
شرح السنۃ	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
کتاب الجہاد	امام ابوعبد الرحمٰن عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	الدار التونسیۃ تونس
عمل الیوم واللیلۃ	امام ابوبکر احمد بن محمد دینوری ابن سنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۴ھ	الشرکۃ الجزائریۃ اللبنانیۃ ۱۴۲۷ھ
تہذیب الآثار	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	مطبعۃ المدنی مصر
الدعوات الکبیر	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	غراس للنشر والتوزیع ۱۴۲۹ھ
اخبار مکۃ	ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس فاکہی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی بعد ۲۷۲ھ	دار خضر بیروت ۱۴۱۴ھ
طب النبوی	حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۲۷ھ
الشفابتعریف حقوق المصطفٰی	امام قاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۴۴ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
لطائف المعارف	حافظ زین الدین ابی الفرج ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۹۶ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۳۰ھ
معرفۃ التذکرۃ	امام ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۷ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ ۱۴۰۶ھ
الموضوعات	امام ابوالفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
مناقب معروف الکرخی	امام ابوالفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۶ھ
ردالمحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضافاؤنڈیشن لاہور پاکستان
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
کشف الغمامہ عن سنیۃ العمامہ	علامہ محدث وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۳۴ھ	جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی باب المدینہ کراچی
نزہۃ القاری	علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۰ھ	فرید بک سٹال لاہور ۱۴۲۸ھ



مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ اور دیگر مجالس کی طرف سے پیش کردہ 553 کُتُب و رسائل

﴿شعبہ فیضانِ قرآن﴾

01... تفسیر صراط الجنان جلد:1 (کل صفحات:524)
02... تفسیر صراط الجنان جلد:2 (کل صفحات:495)
03... تفسیر صراط الجنان جلد:3 (کل صفحات:573)
04... تفسیر صراط الجنان جلد:4 (کل صفحات:592)
05... تفسیر صراط الجنان جلد:5 (کل صفحات:617)
06... تفسیر صراط الجنان جلد:6 (کل صفحات:717)
07... تفسیر صراط الجنان جلد:7 (کل صفحات:619)
08... تفسیر صراط الجنان جلد:8 (کل صفحات:674)
09... تفسیر صراط الجنان جلد:9 (کل صفحات:777)
10... تفسیر صراط الجنان جلد:10 (کل صفحات:899)
11... معرفۃ القرآن جلد:1 (پارہ 1 تا 5، کل صفحات:404)
12... معرفۃ القرآن جلد:2 (پارہ 6 تا 10، کل صفحات:376)
13... معرفۃ القرآن جلد:3 (پارہ 11 تا 15، کل صفحات:407)
14... معرفۃ القرآن جلد:4 (پارہ 16 تا 20، کل صفحات:404)
15... معرفۃ القرآن جلد:5 (پارہ 21 تا 25) (کل صفحات:405)
16... آیئے قرآن سمجھتے ہیں۔ (حصہ 1) (کل صفحات:147)
17... آیئے قرآن سمجھتے ہیں۔ (حصہ 2) (کل صفحات:184)
18... ہدایت برائے اساتذۂ کرام (حصہ 1) (کل صفحات:103)
19... آیئے قرآن سمجھتے ہیں۔ (حصہ 3) (کل صفحات:251)
20... آیئے قرآن سمجھتے ہیں۔ (حصہ 4) (کل صفحات:309)

﴿شعبہ فیضانِ حدیث﴾

01... فیضانِ ریاض الصالحین جلد:1 (کل صفحات:656)
02... فیضانِ ریاض الصالحین جلد:2 (کل صفحات:688)
03... فیضانِ ریاض الصالحین جلد:3 (کل صفحات:743)
04... فیضانِ ریاض الصالحین جلد:3 (کل صفحات:760)
05... فیضانِ ریاض الصالحین جلد:5 (کل صفحات:749)
06... فیضانِ ریاض الصالحین جلد:6 (کل صفحات:779)

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اردو کُتُب:

01... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَ الْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِیْرَانِ وَ مُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)
02... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْهِ الْفَاهِم فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم) (کل صفحات:199)
03... فضائلِ دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاء لِاٰدَابِ الدُّعَاء مَعَهٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَاء لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)
04... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَةِ الْعِیْد) (کل صفحات:55)
05... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)
06... حدائقِ بخشش (کل صفحات:446)
07... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیرِ فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات:41)
08... اَلْوَظِیْفَةُ الْکَرِیْمَة (کل صفحات:46)
09... الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)
10... فیضانِ خطباتِ رضویہ (کل صفحات:24)
11... شریعت و طریقت (مَقَالُ عُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاء) (کل صفحات:57)
12... بیاضِ پاک حُجَّةُ الْاِسْلَام (کل صفحات:37)
13... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِی) (کل صفحات:100)
14... اعتقاد الاحباب (دس عقیدے) (کل صفحات:200)

15...ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃ) (کل صفحات:60)
16...کنزالایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185)
17...حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)
18...ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)
19...ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقِ اِثْبَاتِ ہِلَال) (کل صفحات:63)
20...اولاد کے حقوق (مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات:31)
21...شفاعت کے متعلق 40 حدیثیں (کل صفحات:27)
22...ذوقِ نعت (کل صفحات:319)

عربی کُتُب:

23...جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار (سات جلدیں) (کل صفحات:4000)
24...اَلتَّعْلِیْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِیْحِ الْبُخَارِی (کل صفحات:458)
25...اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70)
26...اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)
27...اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ (کل صفحات:60)
28...تَمْہِیْدُ الْاِیْمَان (کل صفحات:77)
29...کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاہِم (کل صفحات:74)
30...اَلْفَضْلُ الْمَوْہَبِی (کل صفحات:46)
31...اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃ (کل صفحات:93)
32...اَلْفَتَاوٰی الْمُخْتَارَۃ (کل صفحات:135)
33...اَنْوَارُ الْمَنَّان (کل صفحات:93)

﴿شعبہ تراجم کُتب﴾

01...سایۂ عرش کس کس کو ملے گا۔۔۔؟ (تَمْہِیْدُ الْفَرْشِ فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَۃِ لِظِلِّ الْعَرْش) (کل صفحات:88)
02...مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاہِرُ فِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِالْبَاطِنِ وَالظَّاہِر) (کل صفحات:112)
03...نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّۃُ الْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:142)
04...نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (اَلْمَوَاعِظُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّۃ) (کل صفحات:54)
05...جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح) (کل صفحات:743)
06...جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد:1) (اَلزَّوَاجِر عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر) (کل صفحات:853)
07...جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد:2) (اَلزَّوَاجِر عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر) (کل صفحات:1012)
09...دین و دنیا کی انوکھی باتیں (اَلْمُسْتَطْرَف فِیْ کُلِّ فَنٍّ مُسْتَظْرَف، جلد:1) (کل صفحات:552)
10...اصلاحِ اعمال (جلد:1) (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ شَرْحُ طَرِیْقَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃ) (کل صفحات:866)
11...مختصر منہاج العابدین (تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن مُخْتَصَرِ مِنْہَاجِ الْعَابِدِیْن) (کل صفحات:281)
12...نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْف وَالنَّہْیُ عَنِ الْمُنْکَر) (کل صفحات:98)
13...امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وصیتیں (وَصَایَا اِمَامِ اَعْظَم عَلَیْہِ الرَّحْمَہ) (کل صفحات:46)
14...اللہ والوں کی باتیں (جلد:1) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:896)
15...اللہ والوں کی باتیں (جلد:2) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:625)
16...شرحُ الصُّدُور (مترجم) (کل صفحات:572)
17...اللہ والوں کی باتیں (جلد:3) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:580)
18...76 کبیرہ گناہ (الکبائر) (کل صفحات:264)
19...اللہ والوں کی باتیں (جلد:4) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:510)
20...منہاج العابدین (کل صفحات:496)
21...اللہ والوں کی باتیں (جلد:5) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:571)
22...اَلدَّعْوَۃ اِلَی الْفِکْر (کل صفحات:148)

23...اللہ والوں کی باتیں (جلد:6) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:586)

24...بیٹے کو نصیحت (اَیُّھَا الْوَلَد) (کل صفحات:64)

25...اللہ والوں کی باتیں (جلد:7) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:531)

26...آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوْع) (کل صفحات:300)

27...اللہ والوں کی باتیں (جلد:8) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:580)

28...قوت القلوب (مترجم جلد:1) (کل صفحات:826)

29...فیضانِ مزاراتِ اولیاء (کَشْفُ النُّوْرِ عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر) (کل صفحات:144)

30...قوت القلوب (مترجم جلد:2) (کل صفحات:784)

31...دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّھْدُ وَقَصْرُ الْاَمَل) (کل صفحات:85)

32...152 رحمت بھری حکایات (کل صفحات:326)

33...عاشقانِ حدیث کی حکایات (اَلرِّحْلَۃُ فِیْ طَلَبِ الْحَدِیْث) (کل صفحات:105)

34...آدابِ دین (اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن) (کل صفحات:63)

35...احیاء العلوم (جلد:1) (اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات:1124)

36...حُسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:102)

37...احیاء العلوم (جلد:2) (اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات:1393)

38...بہارِ نیت (کِتَابُ النِّیَّات) (کل صفحات:159)

39...احیاء العلوم (جلد:3) (اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات:1290)

40...عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)

41...احیاء العلوم (جلد:4) (اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات:911)

42...احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْیَاء) (کل صفحات:641)

43...احیاء العلوم (جلد:5) (اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات:814)

44...شُکر کے فضائل (اَلشُّکْرُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ) (کل صفحات:122)

45...ایک چُپ سو سُکھ (حُسْنُ السَّمْتِ فِی الصَّمْت) (کل صفحات:37)

46...اچھے برے عمل (رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَۃ) (کل صفحات:122)

47...اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَۃ ترجمہ بنام احوالِ آخرت (کل صفحات:816)

48...فیضانِ علم و علما (فَضْلُ الْعِلْمِ وَ الْعُلَمَاء) (کل صفحات:38)

49...راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیْقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)

50...عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم حصہ اول) (کل صفحات:412)

51...حکایتیں اور نصیحتیں (اَلرَّوْضُ الْفَائِق) (کل صفحات:649)

52...شاہراہِ اولیاء (مِنْهَاجُ الْعَارِفِیْن) (کل صفحات:36)

شعبہ درسی کُتُب

01...الانوار الرضویۃ فی القواعد التفسیریۃ ماخوذۃ من الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی (کل صفحات:67)

02...دیوانِ الحماسۃ مع الحاشیۃ الجدیدۃ زُبدۃ الفصاحۃ (کل صفحات:206)

03...المرقاۃ (کل صفحات:91)

04...دیوانِ المتنبی مع الحاشیۃ المفیدۃ اتقان المتلقی (کل صفحات:88)

05...القطبی (کل صفحات:223)

06...تلخیص المفتاح مع شرحہ الجدید تنویر المصباح (کل صفحات:219)

07...الحق المبین (کل صفحات:128)

08...مراح الارواح مع حاشیۃ ضیاء الاصباح (کل صفحات:241)

09...تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات:144)

10...اتقان الفراسۃ شرح دیوان الحماسہ (کل صفحات:325)

11...اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات:299)

12...نور الایضاح مع حاشیۃ النور و الضیاء (کل صفحات:392)

13...شرح العقائد مع حاشیۃ جمع الفرائد (کل صفحات:384)

14...الفرح الکامل علی شرح مئۃ عامل (کل صفحات:158)

15...عنایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو (کل صفحات:280)

16...الاربعین النوویۃ فی الاحادیث النبویۃ (کل صفحات:155)

17...دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ (کل صفحات:241)

18...مقدمۃ الشیخ مع التحفۃ المرضیۃ (کل صفحات:119)

19...شرح الجامی مع حاشیۃ الفرح النامی (کل صفحات:419)

20...صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات:55)

21...فیض الادب (مکمل حصہ اول، دوم) (کل صفحات:228)

22...قصیدہ بردہ مع شرح خرپوتی (کل صفحات:317)

23...منتخب الابواب من احیاء علوم الدین (عربی) (کل صفحات:173)

﴿شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ﴾

﴿شعبہ تخریج﴾

28...اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
29...بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
30...سرمایۂ آخرت (کل صفحات:200)
31...مکاشفۃ القلوب (کل صفحات:692)
32...سیرتِ مصطفٰی (کل صفحات:875)
33...کتاب العقائد (کل صفحات:64)
34...قانونِ شریعت (کل صفحات:274)
35...دلائل الخیرات (کل صفحات:319)
36...سامانِ بخشش (کل صفحات:231)

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

01...فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (جلد اول) (کل صفحات:864)
02...فیضانِ امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (کل صفحات:56)
03...فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (جلد دوم) (کل صفحات:856)
04...فیضانِ سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (کل صفحات:32)
05...حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (کل صفحات:132)
06...حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (کل صفحات:60)
07...حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (کل صفحات:89)
08...فیضانِ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (کل صفحات:720)
09...حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (کل صفحات:56)
10...حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (کل صفحات:72)

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

01...بارگاہِ رسالت میں صحابیات کے نذرانے (کل صفحات:48)
02...صحابیات وصالحات اور راہِ خدا میں خرچ کرنا (کل صفحات:56)
03...فیضانِ حضرت آسیہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا) (کل صفحات:36)
04...صحابیات اور نصیحتوں کے مدنی پھول (کل صفحات:144)
05...فیضانِ بی بی مریم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا) (کل صفحات:91)
06...صحابیات اور شوقِ عبادت (کل صفحات:76)
07...صحابیات وصالحات اور صبر (کل صفحات:108)
08...شانِ خاتونِ جنت (کل صفحات:501)
09...صحابیات اور عشقِ رسول (کل صفحات:64)
10...فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ (کل صفحات:84)
11...فیضانِ امہات المؤمنین (کل صفحات:367)
12...فیضانِ عائشہ صدیقہ (کل صفحات:608)
13...صحابیات اور شوقِ علم دین (کل صفحات:55)
14...فیضانِ بی بی ام سلیم (کل صفحات:60)
15...ازواجِ انبیاء کی حکایات (کل صفحات:260)
16...صحابیات اور پردہ (کل صفحات:56)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

01...اعرابی کے سوالات عربی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جوابات (کل صفحات:118)
02...حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات (کل صفحات:590)
03...احادیث مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)
04...غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات (کل صفحات:106)
05...گناہوں کے عذابات (حصہ 1) (کل صفحات:95)
06...40 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87)
07...گناہوں کے عذابات (حصہ 2) (کل صفحات:98)
08...دلچسپ معلومات سوالاً جواباً (حصہ 1) (کل صفحات:305)
09...اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ دوم) (کل صفحات:104)
10...دلچسپ معلومات سوالاً جواباً (حصہ 2) (کل صفحات:361)
11...اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ اول) (کل صفحات:60)
12...اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ سوم) (کل صفحات:352)
13...قصیدہ بردہ سے روحانی علاج (کل صفحات:22)
14...اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)
15...تراویح کے فضائل ومسائل (کل صفحات:69)
16...نیک بننے اور بنانے کے طریقے (کل صفحات:696)
17...فیضانِ اسلام کورس (حصہ دوم) (کل صفحات:102)

18... فیضانِ اسلام کورس (حصہ اول) (کل صفحات:79)

19... محبوبِ عطار کی 122 حکایات (کل صفحات:208)

20... نیکیاں برباد ہونے سے بچائیے (کل صفحات:103)

21... نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات:39)

22... چندہ کرنے کی شرعی احتیاطیں (کل صفحات:47)

23... اسلام کے بنیادی عقیدے (کل صفحات:122)

24... امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)

25... قومِ جنات اور امیر اہلسنت (کل صفحات:262)

26... آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)

27... حج و عمرہ کا مختصر طریقہ (کل صفحات:48)

04... حسد (کل صفحات:97)

29... جیسی کرنی ویسی بھرنی (کل صفحات:110)

30... تذکرہ صدر الافاضل (کل صفحات:25)

02... تکبر (کل صفحات:97)

32... فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)

33... وہ ہم میں سے نہیں (کل صفحات:112)

06... بدگمانی (کل صفحات:57)

35... تعارف امیر اہلسنت (کل صفحات:100)

36... سورۂ یٰسٓ شریف (کل صفحات:16)

26... نور کا کھلونا (کل صفحات:32)

38... ضیائے صدقات (کل صفحات:408)

39... آقا کا پیارا کون؟ (کل صفحات:63)

16... بدشگونی (کل صفحات:128)

41... مزاراتِ اولیاء کی حکایات (کل صفحات:48)

42... انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

10... ریاکاری (کل صفحات:170)

44... اصلاح کے مدنی پھول (کل صفحات:372)

45... عشر کے احکام (کل صفحات:48)

08... حرص (کل صفحات:232)

47... توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات:124)

48... تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)

49... فیضانِ معراج (کل صفحات:134)

50... حافظہ کیسے مضبوط ہو؟ (کل صفحات:200)

51... ٹی وی اور مووی (کل صفحات:32)

52... فیضانِ زکوۃ (کل صفحات:150)

53... تذکرۂ جانشین عطار (کل صفحات:37)

54... تکلیف نہ دیجئے (کل صفحات:219)

55... فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

56... تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)

57... مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)

58... آسان نیکیاں (کل صفحات:192)

59... قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات:115)

60... خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ (کل صفحات:160)

61... بہتر کون؟ (کل صفحات:139)

62... کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:63)

63... شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)

64... سنتیں اور آداب (کل صفحات:125)

65... طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)

66... کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

67... نام رکھنے کے احکام (کل صفحات:180)

68... جلد بازی کے نقصانات (کل صفحات:168)

69... جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)

70... آدابِ دعا (کل صفحات:49)

71... تجہیز و تکفین کا طریقہ (کل صفحات:358)

72... فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)

73... بغض و کینہ (کل صفحات:83)

شعبہ امیر اہلسنت

01... علم و حکمت کے 125 مدنی پھول (تذکرہ امیر اہلسنت قسط 5) (کل صفحات:102)

02... دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات:220)

03... سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات:49)

04... غریب فائدے میں ہے (بیان 1) (کل صفحات:30)

05... حقوق العباد کی احتیاطیں (تذکرہ امیر اہلسنت قسط 6) (کل صفحات:47)

06... میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33)

07... تذکرہ امیر اہلِ سنت قسط 8 فیضانِ مدنی مذاکرہ (کل صفحات:78)

08... جوانی کیسے گزاریں؟ (بیان 2) (کل صفحات:32)

09... اصلاح کا راز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات:32)

10... اداکاری کا شوق کیسے ختم ہوا؟ (کل صفحات:32)

11... تذکرہ امیر اہلسنت (قسط 7) (پیکر شرم و حیا) (کل صفحات:86)

12... مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33)

13... 25 کرسچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات:33)

14... چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات:32)

15...دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
16... اراکین شوریٰ کی مدنی بہاریں (کل صفحات:218)
17...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط3) (سنّتِ نکاح) (کل صفحات:86)
18...چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32)
19...شادی خانہ بربادی کے اسباب اور ان کا حل (کل صفحات:16)
20...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط2) (کل صفحات:48)
21...پانچ روپے کی برکت سے سات شادیاں (کل صفحات:32)
22...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط4) (کل صفحات:49)
23...آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)
24...نو مسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات:32)
25...اوباش دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟ (کل صفحات:32)
26...والدہ کا نافرمان امام کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
27...میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟ (کل صفحات:32)
28...نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات:32)
29...بد اطوار شخص عالم کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
30...والدین کے نافرمان کی توبہ (کل صفحات:32)
31...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط1) (کل صفحات:49)
32...بریک ڈانسر کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
33...معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات:32)
34...عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
35...قاتل امامت کے مصلے پر (کل صفحات:32)
36...ڈانسر بن گیا سنّتوں کا پیکر (کل صفحات:32)
37...شرابی، مؤذن کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
38...ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات:32)
39...کرسچین مسلمان ہو گیا (کل صفحات:32)
40...ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32)
41...مفلوج کی شفایابی کا راز (کل صفحات:32)
42...ڈانسر نعت خوان بن گیا (کل صفحات:32)
43...بری سنگت کا وبال (کل صفحات:32)
44...بد چلن کیسے تائب ہوا؟ (کل صفحات:32)
45...سینگوں والی دلہن (کل صفحات:32)
46...قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
47...اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات:32)
48...کالے بچھو کا خوف (کل صفحات:32)
49...عمامہ کے فضائل (کل صفحات:517)
50...جھگڑالو کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
51...فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات:32)
52...حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)
53...خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات:32)
54...میں نیک کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
55...عجیب الخلقت بچی (کل صفحات:32)
56...نشے باز کی اصلاح کا راز (کل صفحات:32)
57...سینما گھر کا شیدائی (کل صفحات:32)
58...ہیروئنچی کی توبہ (کل صفحات:32)
59...جرائم کی دنیا سے واپسی (کل صفحات:32)
60...بدکردار کی توبہ (کل صفحات:32)
61...چند گھڑیوں کا سودا (کل صفحات:32)
62...کرسچین کا قبولِ اسلام (کل صفحات:32)
63...دلوں کا چین (کل صفحات:32)
64...اسلحے کا سوداگر (کل صفحات:32)
65...بھنگڑے باز سدھر گیا (کل صفحات:32)
66...آنکھوں کا تارا (کل صفحات:32)
67...نادان عاشق (کل صفحات:32)
68...گلوکار کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
69...غافل درزی (کل صفحات:36)
70...خوشبودار قبر (کل صفحات:32)
71...مجوسی کا قبولِ اسلام (کل صفحات:62)
72...شرابی کی توبہ (کل صفحات:33)
73...کینسر کا علاج (کل صفحات:32)
74...مدنی ماحول کیسے ملا؟ (کل صفحات:56)
75...بھیانک حادثہ (کل صفحات:30)
76...جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)
77...فیضانِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:101)
78...کفن کی سلامتی (کل صفحات:32)
79...خوفناک بلا (کل صفحات:33)
80...ڈرامہ ڈائریکٹر کی توبہ (کل صفحات:32)
81...اجنبی کا تحفہ (کل صفحات:32)
82...قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
83...ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات:32)

﴿شعبہ اولیاوعلما﴾

﴿شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی﴾

﴿شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات﴾

مجلس المدینۃ العلمیہ کی معاونت سے دیگر مجالس کی کُتُب

﴿مجلسِ افتاء﴾

01... ویلنٹائن ڈے (قرآن وحدیث کی روشنی میں) (کل صفحات:34)
02 تا 09... فتاوی اہل سنّت (آٹھ حصے)
10... فتاوی اہلسنّت احکام روزہ واعتکاف (کل صفحات:34)
11... عقیدۂ آخرت (کل صفحات:41)
12... مالِ وراثت میں خیانت مت کیجئے (کل صفحات:42)
13... فتاوی اہلسنّت احکام زکوٰۃ (کل صفحات:612)
14... بنیادی عقائد و معمولات اہلسنت (کل صفحات:135)
15... کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام (کل صفحات:34)
16... 27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام (کل صفحات:205)
17... مختصر فتاوی اہلسنت (کل صفحات:243)

﴿مرکزی مجلسِ شوریٰ﴾

01... مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے (کل صفحات:73)
02... فیصلہ کرنے کے مدنی پھول (کل صفحات:56)
03... اجتماعی سنّتِ اعتکاف کا جدول (کل صفحات:195)
04... صحابی کی انفرادی کوشش (کل صفحات:124)
05... مدنی مرکز کی آبادکاری کیسے ہو؟ (کل صفحات:64)
06... گستاخِ رسول کا عملی بائیکاٹ (کل صفحات:52)
07... اللہ والوں کا اندازِ تجارت (کل صفحات:68)
08... رسائل دعوتِ اسلامی (کل صفحات:422)
09... شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟ (کل صفحات:47)
10... بیوی کو کیسا ہونا چاہئے (کل صفحات:45)
11... علما پر اعتراض منع ہے۔ (کل صفحات:34)
12... تنظیمی کاموں کی تقسیم (کل صفحات:50)
13... یہ وقت بھی گزر جائے گا (کل صفحات:39)
14... مدرسۃ المدینہ بالغان (کل صفحات:72)
15... یوم تعطیل اعتکاف (کل صفحات:43)
16... جامع شرائط پیر (کل صفحات:87)
17... پیر پر اعتراض منع ہے (کل صفحات:59)
18... جنت کا راستہ (کل صفحات:56)
19... کامل مرید (کل صفحات:48)
20... ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ (کل صفحات:51)
21... موت کا تصور (کل صفحات:44)
22... پیارے مرشد (کل صفحات:48)
23... ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ (کل صفحات:116)
24... صدقے کا انعام (کل صفحات:60)
25... برائیوں کی ماں (کل صفحات:112)
26... مقصد حیات (کل صفحات:60)
27... سیرت ابو درداء (کل صفحات:75)
28... سود اور اس کا علاج (کل صفحات:92)
29... چوک درس (کل صفحات:36)
30... بیٹی کی پرورش (کل صفحات:72)
31... گناہوں کی نحوست (کل صفحات:112)
32... وقفِ مدینہ (کل صفحات:86)
33... بارہ مدنی کام (کل صفحات:72)
34... صدائے مدینہ (کل صفحات:32)
35... عشقِ رسول (کل صفحات:54)
36... بیٹے کی وصیت (کل صفحات:36)
37... فیضانِ مرشد (کل صفحات:46)
38... علم وعلماء کی شان (کل صفحات:51)
39... غیرت مند شوہر (کل صفحات:47)
40... مدنی انعامات (کل صفحات:72)
41... احساسِ ذمہ داری (کل صفحات:50)
42... بعدِ فجر مدنی حلقہ (کل صفحات:46)
43... مدنی قافلہ (کل صفحات:80)
44... ایک آنکھ والا آدمی (کل صفحات:48)

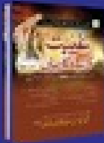
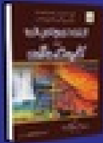
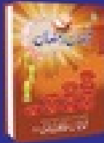
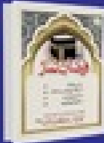


اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لیے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ جائزہ لیتے ہوئے "نیک اعمال" کا رسالہ پُر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے رسالہ "نیک اعمال" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مدنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔



978-969-722-138-7



01013021




فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net